بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتباہی نوٹس

عوام النّاس کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جماعت المسلمین ایک خالص دینی جماعت ہے اس کا کسی فرقے، مسلک، مذہبی مکاتب فکر یا سیاسی گروہ سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ انہی نظریات کے پرچار کے لئے امیر جماعت المسلمین سید مسعود احمدؒ (متوفی) نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر مبنی تفسیر قرآن عزیز، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام والمسلمین و دیگر کتب تحریر کیں اور جماعت المسلمین کے مرکز سے شعبۂ نشر و اشاعت جماعت المسلمین کی زیر ادارت نفع و نقصان سے مبرّا، خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے شائع کرتے رہے اُن کے انتقال کے بعد موجودہ امیر جماعت المسلمین محمد اشتیاق صاحب کی زیر نگرانی مطبوعات جماعت المسلمین شائع ہو رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کاروباری ذہنیت کے افراد و مفاد پرست ادارے مطبوعات جماعت المسلمین کو یا ان کے اقتباسات کو بغیر ہماری اجازت طبع یا فروخت کر رہے ہیں۔

اشتہار ہذا کے ذریعہ ان تمام افراد و اداروں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ مطبوعات جماعت المسلمین (مصنف سید مسعود احمدؒ) کی طباعت و اشاعت کرنا یا بغیر اجازت جماعت المسلمین کے نام یا اس کے ذیلی ادارے، ادارۂ مطبوعات اسلامیہ کے نام کو استعمال کر کے کوئی بھی کتاب چھاپ کر فروخت کرنا یا جماعت المسلمین کے لوگو (logo) کو بغیر اجازت استعمال کرنا سوسائٹی آرڈیننس XXI 1860، کاپی رائٹ آرڈیننس XXXI 1962، اور ٹریڈ مارک آرڈیننس 2001 کے تحت سنگین جرم ہے۔

لہٰذا ایسے تمام افراد و ادارے جو ایسے غیر قانونی و غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہیں انتظامیہ جماعت المسلمین ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی اور بھاری ہرجانہ وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا اِمام صرف ایک یعنی : محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم .. فِرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فِرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبّت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلّق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمانُ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر قرآن عزیز

۱۰

سورۂ حاقّہ تا سورۂ قل اعوذ بربِّ النّاس

مرتّبہ

مسعود احمد

بی، ایس سی۔

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب کا نام ـــــــــــــــــــ تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ۱)

خوشنویس ـــــــــــــــــــ محمد نذیر

اشاعت ـــــــــــــــــــ اوّل

سالِ اشاعت ـــــــــــــــــــ ۱۴۱۷ھ (مطابق ۱۹۹۶ء)

تعداد ـــــــــــــــــــ ایک ہزار

جملہ حقوقِ طبع بحق جماعت المسلمین
رجسٹرڈ (رجسٹریشن نمبر ۳۶۶/۱۹۸۵) محفوظ ہیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی، نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ

سورۂ حآقّہ

قیامت	۱۱
فرعون کی ہلاکت	۱۷
قیامت	۲۰

سورۂ سَاَل سائِل

قیامت	۳۵
نمازیوں کی خصوصیات	۴۴

سورۂ نوح

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جمیل	۵۸
حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات	۷۷

سورۂ جن

جنّات کا قرآن مجید سننا	۸۴
توحید	۹۳

سورۂ مزّمّل

قیام اللّیل	۱۰۷

قیام اللیل میں تخفیف	۱۲۷
قیام اللیل کے مسائل	۱۳۲

سورۂ مدثّر

تبلیغ کا حکم عام	۱۴۴
قیامت	۱۴۹
دوزخ	۱۵۳

سورۂ لآ اقسم بیوم القیٰمۃ

قیامت	۱۷۶
وحی کی آمد	۱۸۷
موت کی آمد	۱۹۰

سورۂ ہل اتیٰ

انسان کی پیدائش	۲۰۰
نذر کے متعلق جملہ مسائل	۲۱۰
اللہ تعالیٰ کی قدرت	۲۲۰

سورۂ والمرسلٰت

قیامت	۲۲۷
جنّت اور دوزخ	۲۴۳

سورۂ عَمَّ یتسآءَلون

توحید	۲۵۰
قیامت	۲۵۴
جہنم کے عذابات	۲۶۲

جنّت کی نعمتیں	۲۶۶

سورۂ النازعات

قیامت	۲۷۲
حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جمیل	۲۷۷
قیامت	۲۸۲

سورۂ عبس

ایک کافر کا تکبّر	۲۹۳
توحید اور قیامت	۳۰۰

سورۂ اذا الشمس کوّرت

قیامت	۳۰۹
رسالت	۳۱۷

سورۂ اذا السمآء انفطرت

قیامت	۳۲۴
کراماً کاتبین	۳۳۰

سورۂ ویل للمطففین

کم تولنے اور کم ناپنے کی برائی	۳۳۶
سِجّین	۳۳۹
عِلّیّین	۳۴۳

سورۂ اذا السّمآء انشقت

قیامت	۳۴۹
زندگی کے مختلف حالات	۳۵۸

سورۂ والسمآء ذات البروج

کھائیوں والے	۳۶۲
توحید	۳۷۰

سورۂ والسمآء والطّارق

انسان کی پیدائش	۳۷۴
قرآن مجید قول فصل ہے	۳۷۹

سورۂ سبّح اسم ربك الاعلےٰ

قرآن مجید کی حفاظت	۳۸۳
آخرت کو ترجیح دی جائے	۳۸۹

سورۂ ہل اتٰىك حديث الغاشيه

قیامت	۳۹۲
توحید اور رسالت	۴۰۱

سورۂ والفجر

مکذبین رسل کا انجام	۴۰۶
یتیم کی عزّت نہ کرنا گناہ ہے	۴۱۳

سورۂ لآاقسم

گھاٹی پار کرنا کیا ہے	۴۲۱
مکّہ معظمہ کے متعلق جملہ مسائل	۴۲۵
غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۴۳۰
لونڈی اور غلام آزاد کرنے کے جملہ مسائل	۴۳۱

سورۂ والشمس وضحٰہا

انسان کو اچھی اور بری باتیں دونوں سکھائیں	۴۴۱
قوم ثمود کی تباہی و بربادی	۴۴۴

سورۂ واللّیل اذا یغشٰی

اللہ کے نام دینے کی فضیلت	۴۴۷

سورۂ والضحٰی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انعامات الٰہی	۴۵۵
سائل کے متعلق جملہ احکام	۴۵۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۴۶۵

سورۂ الم نشرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۴۷۰

سورۂ والتین والزیتون

انسان کی پیدائش	۴۸۳

سورۂ انّآ انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت	۴۹۲

سورۂ لم یکن الّذین کفروا

رسالت اور توحید	۴۹۷

سورۂ اذازلزلت الارض

قیامت	۵۰۶
انسان کا ہر عمل محفوظ ہے	۵۰۷

سورۂ والعادیات

جہاد کے گھوڑوں کی فضیلت	۵۱۳

سورۂ القارعہ

قیامت	۵۲۰
قوم ثمود کا انجام	۵۲۰

سورۂ الھٰکم التکاثر

مال کی کثرت کی خواہش اور اس کا انجام	۵۲۴

سورۂ والعصر

آخرت میں نقصان سے کون بچے گا	۵۳۰

سورۂ ویل لّکل

مال کی کثرت کی خواہش کا انجام	۵۳۵

سورۂ الم ترکیف فعل

اصحابِ فیل کا انجام	۵۴۱

سورۂ لایلافِ قریش

قریش کو دعوتِ توحید	۵۴۵

سورۂ ارئیت الّذی

یتیم کو دھکا دینے والا	۵۴۸
کون سے نمازی دوزخ میں جائیں گے	۵۴۸

سورۂ کوثر

نہرِ کوثر	۵۵۵

سورۂ قل یآیّھا الکافرون

توحید میں لچک نہیں	۵۶۳

سورۂ اذا جآءَ نصر اللہ والفتح

دینِ اسلام میں لوگوں کا فوج در فوج داخل ہونا	۵۶۷

سورۂ تبت یدا ابی لہب

ابولہب کا انجام	۵۷۹

سورۂ قل ھو اللہ احد

توحید	۵۸۲

سورۂ قل اعوذ برب الفلق

چاند کی ، جادو کی اور حسد کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگنے کی ہدایت	۵۸۸

سورۂ قل اعوذ برب الناس

شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کی ہدایت	۵۹۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ حآقّہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلۡحَآقَّۃُ ① مَا الۡحَآقَّۃُ ② وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ
مَا الۡحَآقَّۃُ ③ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ
عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ④ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ
فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَۃِ ⑤ وَاَمَّا
عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ
عَاتِيَۃٍ ⑥ سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ

لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ
اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ
تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝۸

ترجمہ قیامت ① کیا ہے قیامت ② اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے قیامت ③ یہ لوگ قیامت کو جھٹلا رہے ہیں تو کیا ہوا، ان سے پہلے) ثمود اور عاد نے بھی اس کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا ④ تو ثمود تو بجلی کی کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے ⑤ اور عاد کو انتہائی تیز آندھی سے ہلاک کیا گیا ⑥ اللہ نے اس (آندھی) کو سات منحوس راتیں اور آٹھ منحوس دن ان پر مسخر کر دیا تھا تو (اے رسول اگر) آپ (عذاب کے بعد) ان لوگوں کو دیکھتے (تو یہ دیکھتے کہ) وہ اس طرح زمین پر) پڑے ہوئے ہیں گویا کہ وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے ہیں ⑦ تو کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتے ہیں ⑧

معانی و مصادر

(حَآقَّةٌ) حَقَّ، يَحُقُّ، حَقٌّ (ن، ض) ثابت اور واجب ہونا۔ (حَآقَّةٌ = قیامت)

(قَارِعَةٌ) قَرَعَ، يَقْرَعُ، قَرْعٌ (ف) کھٹکھٹانا۔

(طَاغِيَةٌ) طَغَا، يَطْغُوْ، طُغْوٌ وطُغُوٌّ وطُغْوَانٌ (ن) حد سے بڑھ جانا (طَاغِيَةٌ = حد سے بڑھ جانے والی)

طَغٰى وطَغِيَ، يَطْغٰى، طَغْيٌ وطُغْيَانٌ (ف وس) حد سے بڑھ جانا۔

(صَرْصَرٌ) صَرْصَرَ، يُصَرْصِرُ، صَرْصَرَةٌ (باب فَعْلَلَةٌ۔ رباعی مجرد) چیخنا (صَرْصَرٌ = آندھی)

(عَاتِيَةٌ) عَتَا، يَعْتُوْ، عُتُوٌّ وعُتِيٌّ (ن) سرکشی کرنا۔ (عَاتِيَةٌ = سرکشی کرنے والی)۔

(حُسُوْمًا) حَسَمَ، یَحْسِمُ، حَسْمٌ (ض) جڑ سے کاٹنا، داغ دینا (حُسُوْمٌ = حَاسِمٌ کی جمع، منحوس)۔
(صَرْعٰی) صَرَعَ، یَصْرَعُ، صَرْعٌ وصِرْعٌ ومَصْرَعٌ (ف) زمین پر دے مارنا۔ (صَرْعٰی = صَرِیْعٌ کی جمع، پچھاڑے ہوئے)۔
(اَعْجَازُ) اَعْجَازٌ = عَجُزٌ وعِجْزٌ کی جمع، کسی چیز کا آخری حصہ، درخت کا تنہ۔
(خَاوِیَةٌ) خَوٰی، یَخْوِیْ، خَوَاءٌ (ض) گر پڑنا، خالی ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلْحَآقَّةُ، مَا الْحَآقَّةُ، وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ) قیامت کیا ہے قیامت اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے قیامت۔

قیامت کو اَلْحَآقَّةُ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کا واقع ہونا بالکل حق ہے، ثابت ہے، وہ آکر رہے گی، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ، (الانعام۔ ۱۲)
اللہ تم کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○
(الحجر۔ ۸۵)
قیامت یقیناً آنے والی ہے (ہم ضرور قیامت کے دن ان کافروں سے بدلہ لیں گے) لہٰذا (دنیا کی زندگی میں) آپ ان کو خوبصورتی کے ساتھ معاف کرتے رہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
(الجاثیة۔ ۲۶)
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○
(اذا وقعت الواقعة۔ ۱، ۲)
(اے لوگو) جب واقع ہونے والی (یعنی قیامت) واقع ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں جھوٹ کو کوئی دخل نہیں (وہ ایک حقیقت ہے، ضرور واقع ہو کر رہے گی)۔

آگے فرمایا (كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ) (یہ لوگ قیامت کو جھٹلا رہے ہیں تو کیا ہوا، ان سے پہلے قوم) ثمود اور (قوم) عاد نے بھی اس کھڑکھڑانے والی کو جھٹلایا تھا (فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ) تو قوم ثمود کے لوگ تو بجلی کی کڑک سے ہلاک کر دئے گئے (وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ) اور رہے قوم عاد کے لوگ تو وہ انتہائی تیز آندھی سے ہلاک کر دئے گئے (سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ) اللہ نے اس (آندھی) کو سات منحوس راتیں اور آٹھ منحوس دن ان پر مسخر کر دیا تھا (وہ آندھی سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی۔ اس نے ان کو بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دیا) تو (اے رسول اگر) آپ (عذاب کے بعد) ان لوگوں کو دیکھتے (تو یہ دیکھتے کہ) وہ اس طرح (زمین پر) پڑے ہوئے ہیں گویا کہ وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے ہیں (فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ) (ان سب کو ہلاک کر دیا گیا۔ کسی کو باقی نہیں چھوڑا) تو (اے رسول) کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتے ہیں (اگر کفار مکہ نے آپ کی اور قیامت کی تکذیب جاری رکھی تو ان کا بھی وہی حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آئے گا پھر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا)۔

قیامت کو قارعہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ ایک بڑی آواز کے ساتھ واقع ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○

(عبس ۔ ۳۳ تا ۳۶)

تو جب وہ شور مچانے والی آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھاگے گا) اور اپنی بیوی اور بیٹوں سے (بھاگے گا)۔

آٹھ دن اور سات راتوں کو جن کے دوران آندھی چلتی رہی منحوس کہا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ○ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ○ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ○

(اقتربت الساعۃ ۔ ۱۸ تا ۲۰)

(قوم) عاد نے بھی (اپنے رسول کی) تکذیب کی تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا۔ ہم نے ان پر ہمیشہ باقی رہنے والی نحوست کے دن ایک تیز آندھی چلائی۔ وہ ان لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی (ان کی لاشیں اس طرح پڑی ہوئی تھیں) گویا کہ وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے درختوں کے تنے ہیں۔

یہ سات راتیں اور آٹھ دن واقعی ان کے لئے بڑے منحوس تھے کہ ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

نحوست ایام اور اشیاء میں نہیں ہوتی بلکہ انسانوں کی بداعمالی میں ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ، اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ، بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○

(یٰسٓ - ۱۸، ۱۹)

بستی والوں نے (رسولوں سے) کہا ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم (اپنی تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم کو دردناک تکلیف پہنچے گی۔ (رسولوں نے) کہا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے، اگر تم کو نصیحت کی گئی تو کیا (تم سمجھتے ہو کہ نحوست (میری) نصیحت کی وجہ سے ہے؟ نہیں) بلکہ (نحوست تمہارے ایمان نہ لانے کا نتیجہ ہے) تم لوگ (کفر میں) حد سے بڑھ گئے ہو۔

اگرچہ بداعمالی نحوست کا سبب ہوتی ہے اور نحوست عذاب الٰہی کا سبب ہوتی ہے اور عذاب الٰہی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق آتا ہے اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ نحوست کے نتائج اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ، قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○

(النمل - ۴۷)

قوم نے کہا (اے صالح) تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی نحوست میں ہم گرفتار ہیں (صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہا تمہاری نحوست تو اللہ کی طرف سے ہے بلکہ (تم سب اللہ کی طرف سے) آزمائش میں مبتلا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ، اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف - ۱۳۱)

توجب کبھی انہیں خوشحالی نصیب ہوتی تو کہتے یہ ہمارا (حق) ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی تو کہتے کہ یہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ہے، خبردار ہو جاؤ کہ ان کی نحوست تو اللہ کے پاس (مقدر ہو چکی) تھی لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ (صحیح بخاری کتاب النکاح

اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

باب ما یتقی من شؤم المرأۃ جزء ۷ ص۱
وصحیح مسلم کتاب السلام باب الطیرۃ
والفأل جزء ۲ ص۲۹۱)

الغرض نحوست کسی چیز میں نہیں۔ نحوست اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور اس کا سبب لوگوں کی بداعمالی ہے۔

عمل

اللہ تعالیٰ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائیے۔
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کیجئے۔

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ
الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا
رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً
رَّابِيَةً ۝١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ
فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ
تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢

ترجمہ اور (اے لوگو) فرعون نے، اس سے پہلے کی (متعدد) قوموں نے اور الٹی ہوئی بستیوں والوں نے گناہ کیا ۝٩ انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بڑی سخت سزا میں پکڑ لیا ۝١٠ اور (اے لوگو) جب (نوح کے زمانے میں) پانی طغیانی پر آیا تو (اس طغیانی سے پہلے ہی) ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر لیا تھا ۝١١ تاکہ اس (واقعہ) کو تمہارے لئے (باعث عبرت و) نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان (اس واقعہ کے حالات سنکر) اسے یاد رکھیں (اور نصیحت حاصل کریں) ۝١٢

معانی و مصادر

(اَلْمُؤْتَفِكٰتُ) اِئْتَفَكَ، يَأْتَفِكُ، اِئْتِكَافٌ (باب افتعال) الٹ دینا۔

(خَاطِئَةٌ) خَطِئَ، يَخْطَأُ، خِطَاءٌ وَخِطْأَةٌ (س) گناہ کرنا، خطا کرنا۔

(رَابِيَةٌ) رَبَا، يَرْبُوْ، رِبَاءٌ وَرُبُوٌّ (ن) زیادہ ہونا، پھلنا پھولنا۔
(تَعِيَ) (وَاعِيَةٌ) وَعٰى، يَعِيْ، وَعْيٌ (ض) جمع کرنا، یاد رکھنا۔

تفسیر قوم ثمود اور قوم عاد کی ہلاکت اور تباہی کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید قوموں کا ذکر فرمایا جن کو تکذیب رسول کی سزا میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ) اور (اے لوگو) فرعون نے اور اس سے پہلے کی (متعدد) قوموں نے اور الٹی ہوئی بستیوں والوں نے گناہ کیا (فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً) اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بڑی سخت سزا میں پکڑ لیا (اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ) [اسی طرح نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے زمانے میں] جب پانی طغیانی پر آیا (تو) ہم نے (اسلام قبول نہ کرنے والوں کو غرق کر دیا اور) تم کو (یعنی تمہارے بزرگوں کو طغیانی سے پہلے ہی) کشتی میں سوار کر لیا (اور عذاب سے بچا لیا) (لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ) تاکہ (اس) واقعہ کو تمہارے لئے باعث عبرت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان (اس واقعہ کے حالات سن کر) اسے یاد رکھیں (اور نصیحت حاصل کریں)۔

فرعون اور اس کی قوم کے لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی قوم کو غرق کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۳۶)

بالآخر ہم ان سے بدلہ لے کر ہی رہے، ہم نے ان کو سمندر میں ڈبو دیا اس لئے کہ وہ (مسلسل) ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور ان سے غفلت برتتے رہے۔

فرعون سے پہلے بھی بہت سی قومیں ایمان نہ لانے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ○ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ○

(الفرقان ۔ ۳۸، ۳۹)

عاد کو، ثمود کو، کنویں والوں کو اور ان کے درمیان اور بہت سی امتوں کو (ہم نے ہلاک کر ڈالا) اور ہر امت (کی عبرت) کے لئے ہم نے (عبرتناک) مثالیں بیان کیں (لیکن جب وہ نہیں مانے) تو ہم نے ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔

الٹی ہوئی بستیوں سے مراد حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی بستیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○

(الحجر ۔ ۷۳ تا ۷۵)

الغرض صبح ہوتے ہوتے ایک چنگھاڑ نے انہیں آدبوچا پھر ہم نے اس (بستی کو الٹ کر) زیروزبر کر دیا اور ان پر سنگ گل کے پتھر برسائے، بے شک اس قصہ میں عقل مندوں کے لئے (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ، وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

(الفرقان ۔ ۳۷)

اور (اے لوگو) نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ان کو لوگوں کے لئے (عبرت کی) ایک نشانی بنا دیا۔ (دنیا میں تو ان کو یہ سزا ملی کہ غرق کر دئے گئے) اور (آخرت میں) ان ظالموں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الغرض کفار مکہ کی نصیحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (اے کفار مکہ) تم سے پہلے کئی قومیں ایمان نہ لانے کی سزا میں تباہ و برباد کی جا چکی ہیں۔ تم کو ان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر تم لوگ ایمان نہیں لائے تو تم کو بھی انہیں قوموں کی طرح تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے تاکہ آپ عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ
وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ
وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ
عَلَىٰٓ أَرْجَآئِهَا، وَيَحْمِلُ عَرْشَ
رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ

خَافِيَةٌ ⑱

ترجمہ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی ⑬ اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا ⑭ تو اس دن قیامت واقع ہو گی ⑮ آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن وہ بہت ہی کمزور ہو گا ⑯ اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور (اے رسول) اس دن آپ کے رب کے تخت کو آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ⑰ اس دن تم (اللہ کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات (نہ اللہ سے پہلے پوشیدہ تھی اور) نہ (اس دن) پوشیدہ ہو گی ⑱

معانی و مصادر (دُکَّتَا) (دَکَّۃٌ) دَکٌّ، یَدُکُّ، دَکٌّ (ن) گرا کر زمین کے برابر کر دینا۔ (وَاھِیَۃٌ) وَھْیٌ، یَھِیْ، وَھْیٌ (ض) کمزور ہونا، پھٹ جانا۔ (اَرْجَآءٌ) اَرْجَآءٌ = رَجَا اور رَجَاءٌ کی جمع، کنارے (حروف اصلی: ر، ج، ی)۔

تفسیر قیامت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ) پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی (وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً) اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ایک ہی (جھٹکے) میں انہیں (توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ اور) ہموار کر دیا جائے گا (فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ) تو اس دن قیامت قائم ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا ○ فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ○

(طٰہٰ ۔ ۱۰۵ تا ۱۰۷)

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا پھر ان کو ہموار چٹیل میدان میں تبدیل کر دیگا (پھر اے رسول) آپ کو اس (میدان) میں نہ تو کوئی موڑ نظر آئے گا اور نہ ٹیلا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْبَثًّا ○

(اذا وقعت ۔ ۴ تا ۶)

(اور اے لوگو) جب زمین بہت زور سے ہلائی جائے گی، (جب) پہاڑ ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے (اور) غبار کی طرح اڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَ حُمِلَتِ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۔ (الحاقۃ ۔ ۱۴)
جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ○ (المزمل ۔ ۱۴)
جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ (عمّ یتسآءلون ۔ ۲۰)
پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت بن جائیں گے۔

الغرض قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے۔ پہلے وہ ریت کے ٹیلوں کی شکل میں ہوں گے پھر انہیں زمین کے ساتھ ہموار میدان میں تبدیل کر دیا جائیگا۔

آگے فرمایا (وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ) اور (اے رسول قیامت کے دن) آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن وہ بہت کمزور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○ (عمّ یتسآءلون ۔ ۱۹)
آسمان کھول دیا جائیگا اور (اس میں کئی) دروازے ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○
جب آسمان پھٹ جائے گا۔

آگے فرمایا (وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ) (قیامت کے دن) آسمان کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور (اے رسول) اس دن آپ کے رب کے تخت کو آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے (يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ) اس دن تم سب (اللہ کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات (نہ اللہ سے پہلے پوشیدہ تھی اور) نہ (اس دن) پوشیدہ ہوگی۔

عمل

اے لوگو، قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی پھر تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہوگی لہٰذا اپنے اعمال کی اصلاح کیجئے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ
فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾
اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾
فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ
جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ
فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾

ترجمہ پھر جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (فرط مسرت سے) کہے گا لو، یہ میرا (اعمال) نامہ پڑھو ﴿۱۹﴾ مجھے یقین تھا کہ (ایک دن) میرا حساب (تحریری صورت میں) مجھے ملے گا ﴿۲۰﴾ تو (اے رسول) یہ شخص خاطر خواہ عیش (وراحت) میں ہوگا ﴿۲۱﴾ بلند وبالا جنتوں میں (وہ رہے گا) ﴿۲۲﴾ جن (میں پھلوں) کے خوشے جھک رہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ (ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم نے گذشتہ ایام میں آگے بھیج دئے تھے ان کے بدلے میں بغیر مشقت کھاؤ اور پیو ﴿۲۴﴾

معانی ومصادر

(هَآؤُمُ) هَآءُمُ = ھا کی جمع، لو۔
(مُلٰقٍ) لَاقٰی، یُلَاقِیْ، مُلَاقَاۃٌ (باب مفاعلہ) ملاقات کرنا۔
(قُطُوْفٌ) قَطَفَ، یَقْطِفُ، قَطْفٌ (ض) پھل توڑنا۔ (قُطُوْفٌ = قَطْفٌ کی جمع، توڑے ہوئے پھل)۔
(دَانِیَۃٌ) دَنَا، یَدْنُوْا، دُنُوٌّ (ن) قریب ہونا۔
(هَنِیْئًا) هَنُؤَ، یَهْنُؤُ، هَنَاءَۃٌ وهَنَاءٌ (ك) بغیر مشقت کے آسان ہونا (هَنِیْئًا بغیر مشقت کے ملنے والا)۔
(اَسْلَفْتُمْ) اَسْلَفَ، یُسْلِفُ، اِسْلَافٌ (باب افعال) آگے بھیج دینا۔
(خَالِیَۃٌ) خَلَا، یَخْلُوْ، خُلُوٌّ وخَلَاءٌ (ن) خالی کرنا، گذر جانا۔

تفسیر

اوپر کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا پھر فرمایا (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ) پھر جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (فرط مسرت سے) کہے گا: لو یہ میرا (اعمال) نامہ پڑھو (اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ) مجھے یقین تھا کہ (ایک دن) میرا حساب (تحریری شکل میں) مجھے ملے گا (فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ) تو (اے رسول) یہ شخص خاطر خواہ عیش (وراحت) میں ہوگا (فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ) بلند وبالا جنتوں میں (وہ رہے گا) (قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ) جنت (میں پھلوں) کے خوشے جھک رہے ہوں گے (كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ) (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) جو عمل تم نے گذشتہ ایام (یعنی دنیا کی زندگی) میں آگے بھیج دئے تھے ان کے بدلہ میں بغیر مشقت کھاؤ اور پیو۔

نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کے سلسلہ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ○ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○
(اذا السمآء انشقت - ۷ تا ۹)

پھر (اس دن) جس شخص کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جائے گا۔

نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ○
(بنی اسرآءیل - ۷۱)

(اے لوگو، قیامت کے دن کو یاد رکھو) جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (وہ بڑی خوشی کے ساتھ) اپنے نامۂ اعمال کو پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ
فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا
كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ
مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ
صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾
وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾
لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ اور جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ کہے گا کاش میرا (اعمال نامہ) مجھے نہ دیا جاتا ﴿٢٥﴾ اور نہ میں یہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ﴿٢٦﴾ اے کاش موت نے میرا کام تمام کر دیا ہوتا ﴿٢٧﴾ (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا ﴿٢٨﴾ میری قوت میرے پاس سے جاتی رہی ﴿٢٩﴾ (وہ یہ باتیں کہہ ہی رہا ہوگا کہ اللہ حکم دے گا) اسے پکڑ لو اور اس کے گلے میں طوق پہنا دو ﴿٣٠﴾ پھر اس کو دوزخ میں داخل کر دو ﴿٣١﴾ پھر ایک زنجیر سے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو ﴿٣٢﴾ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا ﴿٣٣﴾ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا ﴿٣٤﴾ تو آج اس کا یہاں نہ کوئی دوست ہے ﴿٣٥﴾ اور نہ (اس کے لئے یہاں) کوئی کھانا ہے سوائے دھوون کے ﴿٣٦﴾ جس کو گناہگاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھائے گا ﴿٣٧﴾

معانی ومصادر (اُوْتَ) اٰتٰی، یُؤْتِیْ، اِیْتَآءٌ (باب افعال) دینا۔
(یٰلَیْتَنِیْ) یٰلَیْتَنِیْ = اے کاش۔
(اَدْرِ) دَرٰی، یَدْرِیْ، دِرَایَةٌ (ض) جاننا۔
(غُلُّوْا) غَلَّ، یَغُلُّ، غَلٌّ (ن) داخل کرنا، ہاتھ یا گردن میں طوق ڈالنا۔
(صَلُّوْا) صَلّٰی، یُصَلِّیْ، تَصْلِیَةٌ (باب تفعیل) آگ میں داخل کرنا۔
(اُسْلُكُوْا) سَلَكَ، یَسْلُكُ، سَلْكٌ وسُلُوْكٌ (ن) داخل ہونا، داخل کرنا، پرونا۔
(غِسْلِیْنٌ) غَسَلَ، یَغْسِلُ، غَسْلٌ وغُسْلٌ (ض) دھونا (غِسْلِیْنٌ = دھوون)۔

تفسیر اور ان لوگوں کے انعام واکرام کا ذکر تھا جن کے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔ آیات زیر تفسیر میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ) اور رہا وہ شخص جس کا (اعمال) نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش میرا (اعمال) نامہ مجھے نہ دیا جاتا (وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ) اور اے کاش میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے (یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ) اے کاش موت نے میرا کام تمام کر دیا ہوتا (مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ) (آج) میرا حال میرے کچھ کام نہ آیا (هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ) میری قوت میرے پاس سے جاتی رہی (خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ) (وہ یہ باتیں کہہ ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے گا) اسے پکڑو اور اس کے (گلے میں) طوق ڈال دو (ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ) پھر اس کو دوزخ میں داخل کر دو (ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ) پھر ایک زنجیر سے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو (اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ) یہ (وہ شخص ہے جو) عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا (وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا (فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ) تو (اب آج) یہاں اس کا کوئی دوست نہیں (وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ) اور نہ (یہاں اس کے لئے) کوئی کھانا ہے سوائے (زخموں کے) دھوون کے (لَا یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ) جس کو گناہگاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝
فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا ۝

(اذا السمآء انشقت۔ ۱۰ تا ۱۲)

اور جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ وہ موت، موت پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ۝

(عمّ یتسآءلون۔ ۲۱ تا ۲۸)

بے شک دوزخ گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ وہ اس میں سالہا سال تک رہیں گے۔ وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا۔ سوائے گرم پانی کے اور بہتی ہوئی پیپ کے (مزے کے)۔ (ان کو ان کے بداعمالیوں کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ انہیں حساب (وکتاب) کی کوئی توقع نہیں تھی اور ہماری آیتوں کو شدت کے ساتھ جھٹلایا کرتے تھے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا
لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ
كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ، قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾
تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٤٣﴾
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ
لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنكُم

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾
وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾
وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

ترجمہ تو (اے لوگو) میں ان (تمام) چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم کو نظر آتی ہیں (۳۸) اور جو تم کو نظر نہیں آتیں (۳۹) یہ (قرآن) عزت والے رسول کا کلام ہے (۴۰) یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، (مگر) تم لوگ کم ہی یقین کرتے ہو (۴۱) اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے لیکن تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو (۴۲) اور یہ کلام رسول کا خود ساختہ نہیں ہے بلکہ یہ کلام) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے (۴۳) اور اگر یہ رسول کوئی بات (بنا کر) ہماری طرف منسوب کر دے (۴۴) تو ہم انکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (۴۵) اور ان کی دل کی رگ کاٹ ڈالتے (۴۶) تو پھر تم میں سے کوئی بھی (ہم کو) اس کام سے روکنے والا نہیں ہوتا (۴۷) بے شک یہ (کتاب) متقین کے لئے نصیحت ہے (۴۸) اور ہمیں معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلاتے ہیں (۴۹) لیکن یہ (کتاب ایک دن) کافروں کے لئے (باعث) حسرت ہو گی (۵۰) اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ (کتاب) یقیناً حق ہے (۵۱) تو (اے رسول اگر یہ نہیں مانتے تو نہ

مائیں) آپ اپنے عظمت والے رب کی تسبیح پڑھتے رہیئے (۵۲)

معانی ومصادر

(کَاهِنٌ) کَهَنَ، یَکْهَنُ، کَهَانَةٌ (ف، ن) غیب کی خبر دینا۔
کَهُنَ، یَکْهُنُ، کَهَانَةٌ (ك) کاہن ہونا۔
(تَقَوَّلَ) تَقَوَّلَ، یَتَقَوَّلُ، تَقَوُّلٌ (باب تفعّل) جھوٹ بات بنانا۔
(اَقَاوِیْلُ) قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلٌ و قَالٌ وقِیْلٌ و قَوْلَةٌ و مَقَالٌ ومَقَالَةٌ (ن) کہنا۔ اَقَاوِیْلُ = اَقْوَالٌ کی جمع۔ اَقْوَالٌ قَوْلٌ کی جمع ہے۔
(وَتِیْنٌ) وَتَنَ، یَتِنُ، وَتْنٌ و وَتِیْنٌ (ض) دل کی رگ کو پہنچنا۔
وَتِیْنٌ = دل کی رگ جس سے تمام رگوں میں خون جاری ہوتا ہے۔
(حَاجِزِیْنَ) حَجَزَ، یَحْجِزُ، حَجْزٌ و حِجَازَةٌ (ض و ن) روکنا (حَاجِزٌ = روکنے والا، اوٹ)۔
(حَسْرَةٌ) حَسِرَ، یَحْسَرُ، حَسَرٌ وحَسْرَةٌ (س) حسرت ہونا۔

تفسیر

کفار مکہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے تھے کبھی کہتے کہ یہ پریشان خیالات ہیں، کبھی کہتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں اور انہی کا یہ کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ۔
(الانبیآء۔ ۵)
(ظالم) کہنے لگے (ان کی باتیں تو) خوابہائے پریشان ہیں (یہ وحی کی باتیں ہرگز نہیں) بلکہ اس کلام کو انہوں نے خود ہی گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہیں (اور قرآن مجید ان کے شاعرانہ کلام کا مجموعہ ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○
(الصّٰفّٰت۔ ۳۶)
اور (کافر) کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے شاعر (کے کہنے) سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ○
(الطور۔ ۳۰)
کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں، ہم ان کے معاملہ میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔

کبھی کہتے یہ کاہن ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ
(اے رسول) آپ نصیحت کرتے رہیئے، آپ

وَّلَا مَجْنُوْنٍ ○
(الطور۔ ۲۹)

اپنے رب کے فضل وکرم سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانے۔

کبھی کہتے ہیں کہ ایک عجمی آدمی ان کو آکر سکھا جاتا ہے۔ یہ اس سے سیکھ کر یہ کلام سُنا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ، لِسَانُ الَّذِىْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِىٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ ○
(النحل ۔ ۱۰۳)

(اور اے رسول) ہمیں (بخوبی) علم ہے کہ کفار یہ کہہ رہے کہ ان کو (یعنی آپ کو) کوئی شخص سکھا جاتا ہے حالانکہ جس شخص کی طرف یہ لوگ کجروی سے نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح و بلیغ عربی زبان (میں) ہے (عجمی شخص ایسی فصیح و بلیغ عربی زبان کیا جانے)

ان تمام باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ بھی دیا ہے لیکن آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی جگہ تمام باتوں کی تردید کر دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ) (اے لوگو) میں ان تمام چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم کو دکھائی دیتی ہیں۔

(وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ) اور جو تم کو دکھائی نہیں دیتیں (اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ) یہ کلام عزت والے فرشتہ کا (پہنچایا ہوا) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ○
(اذا الشمس کورت ۔ ۱۹ تا ۲۱)

بے شک یہ ایک معزز فرشتہ کا (پہنچایا ہوا) کلام ہے جو (بڑا) طاقتور اور عرش والے کے پاس بلند مرتبہ ہے۔ وہ سردار ہے اور وہاں (اللہ کے نزدیک بڑا) امانتدار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○
(البقرۃ ۔ ۹۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو (اسے خبردار ہو جانا چاہئے کہ) بے شک وہی تو ہے جس نے اللہ کے حکم سے یہ کتاب آپ کے قلب پر اتاری ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت (کا مژدہ سُناتی) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○
(النحل ۔ ۱۰۲)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو آپ کے رب کی طرف سے روح القدس نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ (یہ قرآن) ایمان والوں کو ثابت قدم) رکھے اور مسلمین کو ہدایت دے اور (جنت کی) بشارت سنائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○
(الشعرآء ۔ ۱۹۲ تا ۱۹۵)

اور (اے رسول) بے شک یہ (قرآن) رب العٰلمین کا نازل کردہ ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا ہے (اس نے اس کو) صاف عربی زبان میں آپ کے قلب پر (القاء کیا ہے) تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں (اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں)۔

آگے فرمایا (وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ) اور (اے لوگو) یہ کسی شاعر کا کلام بھی نہیں ہے (مگر) تم کم ہی یقین کرتے ہو (وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ، قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ) اور یہ کسی کاہن کا کلام بھی نہیں ہے (لیکن) تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو (تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ) یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
الٓمّٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
(الٓمّٓ تنزیل ۔ ۱، ۲)

الٓمّٓ، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا نزول رب العالمین کی طرف سے ہے۔

آگے فرمایا (وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ) (یہ کلام ان کا بنایا ہوا بھی نہیں ہے) اور اگر یہ کوئی بات (اپنی طرف سے بنا کر) ہماری طرف منسوب کر دیتے (لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ) تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ) پھر ان کے دل کی رگ کاٹ ڈالتے (فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ) تو پھر تم میں سے کوئی بھی (ہم کو) اس (کام) سے روک نہیں سکتا تھا (وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ) اور (اے لوگو، خبردار ہو جاؤ) یہ کلام متقین کے لئے نصیحت ہے (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اس کلام سے نصیحت حاصل کرتے ہیں (وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ) اور (اے لوگو) ہمیں معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلاتے ہیں (وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ)

اور (اے لوگو، ایک دن آئے گا کہ) یہ جھٹلانا کافروں کے لئے باعث حسرت ہوگا (کافر کہیں گے وائے افسوس ہم کیوں نہ اس کلام پر ایمان لائے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○ (الحجر۔۲)

ایک وقت آنے والا ہے جب کافر یہ تمنا کریں گے کاش وہ مسلم ہوتے۔

آگے فرمایا (وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ) اور (اے لوگو) اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ (کلام) یقیناً حق ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے)۔

(فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) (اگر یہ نہیں مانتے تو نہ مانیں) آپ تو (اے رسول) اپنے عظمت والے رب کی تسبیح پڑھتے رہیے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:۔

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل جزء اول ص۲۱۲)

میں نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا سو آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے لیکن آپ تو آگے بڑھ گئے۔ میں نے سوچا سورۂ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے لیکن آپ آگے بڑھ گئے۔ آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی پھر اس کو پورا پڑھ ڈالا پھر آل عمران شروع کر دی اور اس کو بھی پورا پڑھ ڈالا۔ آپ بہت آہستہ آہستہ قرآن کی قرأت کر رہے تھے۔ جب آپ ایسی آیت پر سے گذرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح پڑھتے اور جب کسی سوال پر سے گذرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے کی آیت پر سے گذرتے تو اللہ کی پناہ طلب کرتے پھر آپ نے رکوع کیا اور آپ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے رہے۔ آپ کا رکوع قیام کے مثل تھا پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا پھر آپ نے رکوع کے مثل قیام

کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ میں آپ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے رہے۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس پر ایمان لائیے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن آپ کو اس پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے حسرت و ندامت ہو۔
اے ایمان والو، اپنے عظمت والے رب کی تسبیح پڑھا کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

سورۂ سَآلَ سَآئِل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾
لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾
مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ۙ﴿۳﴾ تَعۡرُجُ
الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ
كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ
سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِيۡلًا ○﴿۵﴾

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝٦ وَنَرَاهُ
قَرِيبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ
حَمِيمًا ۝١٠ يُبَصَّرُونَهُمْ، يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ
بِبَنِيهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝١٢
وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝١٣ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝١٤

كَلَّآ ۚ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾
تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ
فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾

ترجمہ ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واقع ہو کر رہے گا (۱) کافروں سے اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں (۲) (وہ عذاب، سیڑھیوں والے اللہ کی طرف سے (نازل ہوگا) (۳) جس طرف فرشتے اور روح (الامین) چڑھتے ہیں (وہ عذاب) اس دن (نازل ہوگا) جس دن کی مقدار (پچاس ہزار سال دن کے برابر) ہوگی (۴) تو (اے رسول) آپ خوبصورتی کے ساتھ صبر کرتے رہئے (۵) وہ دن ان کی نظر میں (بہت) دور ہے (۶) اور ہمیں قریب نظر آرہا ہے (۷) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہو جائے گا (۸) اور پہاڑ اون کی طرح ہو جائیں گے (۹) (اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسانِ حال نہ ہوگا (۱۰) حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو (۱۱) اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو دیدے (۱۲) اور اپنے خاندان کو جو اسے (دنیا میں) پناہ دیا کرتا تھا فدیہ میں دے دے (۱۳) بلکہ روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو (فدیہ میں) دیدے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے (۱۴) لیکن ایسا ہوگا نہیں، وہ (دوزخ جس میں اسے ڈالا جائے گا) شعلہ مارنے والی آگ ہے (۱۵) وہ سر کی کھال تک ادھیڑ دے گی (۱۶) وہ ان لوگوں کو بلائے گی جنہوں نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ موڑ لی تھی اور (اس سے) روگردانی کر کے چلے جاتے تھے (۱۷) جنہوں نے (مال خوب) جمع کیا تھا (اور) پھر (اس کو) محفوظ کر لیا تھا (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اسے خرچ نہیں کرتے تھے) (۱۸)

معانی و مصادر

(سَأَلَ) (سَائِلٌ) سَأَلَ. يَسْئَلُ، سُؤَالٌ و سَالَةٌ و مَسْأَلَةٌ و تَسْأَالٌ (ف) دریافت کرنا۔

(مَعَارِجُ) (تَعْرُجُ) عَرَجَ، يَعْرُجُ، عُرُوجٌ و مَعْرَجٌ (ن) چڑھنا (مَعَارِجُ = مِعْرَاجٌ کی جمع، سیڑھیاں)۔

(جَمِیْلٌ) جَمُلَ، یَجْمُلُ، جَمَالٌ (ک) خوبصورت ہونا۔
(مُهْلٌ) مُهْلٌ = پگھلا ہوا تانبا۔
(عِهْنٌ) عِهْنٌ = اُون۔
(یُبَصَّرُوْنَ) بَصَّرَ، یُبَصِّرُ، تَبْصِیْرٌ (باب تفعیل) پہچاننا۔
(یَفْتَدِیْ) اِفْتَدٰی، یَفْتَدِیْ، اِفْتِدَاءٌ (باب افتعال) فدیہ دینا۔
(فَصِیْلَةٌ) فَصِیْلَةٌ = قبیلہ۔
(تُؤْوِیْ) اٰوٰی، یُؤْوِیْ، اِیْوَاءٌ (باب افعال) پناہ دینا۔
(یُنْجِیْ) اَنْجٰی، یُنْجِیْ، اِنْجَاءٌ (باب افعال) نجات دینا۔
(نَظٰی) نَظِیَ، یَنْظٰی، نَظًی (س) شعلہ مارنا (نَظٰی = آگ، شعلہ)۔
(نَزَّاعَةٌ) نَزَعَ، یَنْزِعُ، نَزْعٌ (ض) کھینچ لینا، معزول کرنا۔
(شَوٰی) شَوٰی، یَشْوِیْ، شَیٌّ (ض) بھوننا (شَوٰی = سر کی کھال)۔
(اَوْعٰی) اَوْعٰی، یُوْعِیْ، اِیْعَاءٌ (باب افعال) حفظ کرنا، جمع کرنا۔

تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار قیامت کے عذاب سے ڈراتے تھے لیکن کفار مکہ کسی طرح قیامت کے وقوع کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ قیامت کا عقیدہ بالکل لغو ہے، قیامت کوئی چیز نہیں۔ آیات زیر تفسیر کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار مکہ میں سے کسی شخص نے مذاقاً اور تکذیباً قیامت کے عذاب کا مطالبہ کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ) ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واقع ہو کر رہے گا (لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ) کافروں سے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں (کافر اس عذاب میں مبتلا ہو کر رہیں گے اس سے بچ نہیں سکتے) (مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ) (وہ عذاب) سیڑھیوں والے اللہ کی طرف سے (نازل ہوگا) (تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ) جس طرف فرشتے اور روح (الامین) چڑھتے ہیں (فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ) (وہ عذاب) اس دن (نازل ہوگا) جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال (کے برابر) ہوگی۔

کفار بار بار عذاب کے لئے جلدی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔

(الحج۔ ۴۷)

اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں (عذاب یقیناً وعدہ کے مطابق آئے گا) اللہ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ، وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ، وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ، وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ○ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

(العنکبوت۔ ۵۴ تا ۵۵)

اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں، اگر (عذاب کا) وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر (کبھی کا) عذاب آگیا ہوتا اور (اے رسول) وہ عذاب تو ان پر (اس طرح) ناگہانی طور پر واقع ہوگا کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب (آخرت) کی جلدی کر رہے ہیں (تو کیا یہ عذاب سے بچ کر کہیں چلے جائیں گے، کہیں نہیں جا سکتے) دوزخ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ (ایک دن آنے والا ہے) جس دن عذاب ان کو اوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی ڈھانک لے گا اور (اللہ ان سے) فرمائے گا جو عمل تم کرتے تھے ان کا مزا چکھو۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے سوال کا جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ آخر یہ کیوں اس عذاب کی جلدی کر رہے ہیں جس عذاب کو کافروں سے دفع کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ انہیں تو اس عذاب سے ڈرنا چاہئے نہ کہ اس کا مطالبہ کرنا۔ اس عذاب کا ایک دن مقرر ہے اور وہ قیامت کا دن ہے۔ اس دن سے پہلے وہ عذاب نہیں آسکتا۔ اس دن کا طول پچاس ہزار سال ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول ص۳۹۳)

نہ کوئی سونے والا اور نہ کوئی چاندی والا جو ان کا حق ادا نہیں کرتا (ایسا نہیں کہ عذاب سے بچ جائے) مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہوں گی تو انہیں پھر گرم کیا جائے گا۔ اس دن جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (یہی ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا پھر جس کو جنت میں جانا ہے وہ

اپنا راستہ دیکھ لے گا اور جس کو دوزخ میں جانا ہے وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا۔

آگے فرمایا (فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا) (اے رسول، قیامت کا مطالبہ کرکے یہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں، آپ ان کے مذاق سے آزردہ نہ ہوں بلکہ) خوبصورتی کے ساتھ صبر کرتے رہیں (إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا) وہ دن ان کی نظر میں (بہت) دور ہے (وَنَرَاهُ قَرِيبًا) اور ہمیں قریب نظر آرہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے اگرچہ انسانوں کو بہت دور معلوم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○
(اقتربت الساعة۔ ۱)

قیامت قریب آگئی اور (اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ) چاند شق ہوگیا (جو قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ○
(الانبیآء۔ ۱)

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آپہنچا ہے لیکن وہ پھر بھی غفلت میں (پڑے ہوئے دین حق سے) روگردانی کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَزِفَتِ الْآزِفَةُ ○
(النجم۔ ۵۷)

وہ آنے والی (یعنی قیامت) قریب آپہنچی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین

ہیں اور قیامت (اس طرح ساتھ ساتھ اور قریب قریب) بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں (شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی)۔

جزء ۸ ص ۱۳۲)

آگے فرمایا (يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ) (وہ عذاب جس کے جلد بھیجنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے اس دن واقع ہوگا) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوجائے گا (وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ) اور پہاڑ اون کی طرح ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ○
(القارعۃ۔ ۵)

اور پہاڑ ایسے ہوجائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○
(طٰہٰ ۔ ۱۰۵، ۱۰۶)

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا پھر ان کو ہموار چٹیل میدان میں تبدیل کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ○ (المرسلٰت ۔ ۱۰) جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

آگے فرمایا (وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا) (اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہیں ہوگا (يُبَصَّرُونَهُمْ، يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ) حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو (وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ) اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو دیدے (وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُـْٔوِيهِ) اور اپنے خاندان کو جو (اسے دنیا میں) سہارا دیا کرتا تھا فدیہ میں دیدے (وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ) (حتیٰ کہ) روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو فدیہ میں دیدے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے (كَلَّا، إِنَّهَا لَظَىٰ) لیکن ایسا ہوگا نہیں (اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (وہ دوزخ کیا ہے) شعلہ مارنے والی آگ ہے (نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ) وہ سر کی کھال تک ادھیڑ دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ○
(المؤمنون ۔ ۱۰۳، ۱۰۴)

اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنا نقصان کیا ہوگا (اور اب وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ اس میں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

آگے فرمایا (تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ) وہ ان لوگوں کو بلائے گی جنہوں نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ موڑلی تھی اور (اس سے) روگردانی کر کے چلے جاتے تھے (وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ) جنہوں نے (مال خوب) جمع کیا تھا اور اسے محفوظ کر کے رکھ چھوڑا تھا (اللہ کے راستہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے تھے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ○ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ○ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ○ كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○

ہر غیبت کرنے والے اور منہ در منہ عیب نکالنے والے کی (بڑی) خرابی ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○
اَلَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ
مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○

(ویل لکل۔ اتا ۹)

اسے حیات جاودانی بخشے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا چیز ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں تک کی خبر لے گی۔ (مزید برآں) وہ ان پر لمبے لمبے ستونوں کے درمیان بند کر دی جائے گی (بھاپ تک کو باہر نہیں نکلنے دیا جائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ
الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○

(الھٰکم التکاثر۔ اتا ۸)

مال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی حرص نے تمہیں (اللہ کے احکام سے) غافل کر دیا۔ (اور تم اسی کی غفلت میں رہے) یہاں تک کہ قبروں میں جا پہنچے۔ (تمہاری یہ غفلت) ہرگز (تمہارے لئے فائدہ مند) نہیں (ہوگی)، عنقریب تمہیں (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا پھر (سن لو، تمہاری یہ غفلت) ہرگز (تمہارے لئے فائدہ مند) نہیں (ہوگی) تمہیں عنقریب (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ (تمہاری خوش فہمیاں) ہرگز (تمہارے کام نہیں آئیں گی) اگر تمہیں اس کا یقینی علم ہوتا (تو تم کبھی غفلت نہ برتتے)۔ تم (اپنی غفلت کی سزا میں) ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر (سن لو کہ) تم ضرور اسے دیکھو گے (تمہارا وہ دیکھنا یقینی دیکھنا (ہوگا) پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ تم نے کہاں تک ان کا شکر ادا کیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ
اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا
يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(اور اگر تم دنیا کی خاطر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ) جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت، کے طالب ہوتے ہیں تو ہم ان کے اعمال کا صلہ دنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں، ان کے صلہ میں کسی قسم

(ھود۔ ۱۵، ۱۶)

کی کمی نہیں کی جاتی۔ (لیکن) ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں، جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب رائیگاں گئے اور جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے سب باطل (و بے سود) تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب مایتقی من فتنۃ المال جزء ۸ ص۱۱۵)

دینار، درہم قطیفہ اور خمیصہ (چادروں) کا بندہ برباد ہوگیا۔ اگر اسے یہ (چیزیں) دی جائیں تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ دی جائیں تو ناراض ہو جاتا ہے۔

عمل

اے لوگو، اس دن سے ڈریئے جس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، اس دن ہر شخص یہ چاہے گا کہ کسی طرح وہ بچ جائے خواہ اس کو اپنے چھٹکارے کے لئے اپنے بیٹے، بیوی، بھائی، خاندان جو مصیبت کے وقت اس کی حمایت کرتا تھا بلکہ تمام دنیا کے لوگ فدیہ میں کیوں نہ دینے پڑ جائیں۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا
مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾
الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾
وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾
وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم
مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ

غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ
ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾
وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ
مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ بے شک انسان بڑا ہی بے صبرا پیدا کیا گیا ہے (۱۹) جب اسے کوئی برائی پہنچتی ہے تو واویلا کرنے لگتا ہے (۲۰) اور جب کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (۲۱) مگر (ہاں) نمازی ایسے نہیں ہوتے (۲۲) جو اپنی نماز کو ہمیشہ بلاناغہ ادا کرتے ہیں (۲۳) جن کے مالوں میں (ایک) حصہ مقرر ہے (۲۴) مانگنے والے کے لئے اور (اس کے لئے جو مانگنا نہیں اور) کما بھی نہیں سکتا (۲۵) جو روز جزاء کی تصدیق کرتے ہیں (۲۶) جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (۲۷) بے شک ان کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے (۲۸) جو تمام (عورتوں سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۲۹) مگر ہاں اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں سے (حفاظت نہ کرنے میں) ان پر کوئی ملامت نہیں (۳۰) پھر جو شخص ان کے علاوہ (کسی اور عورت کا) طلب گار ہو تو ایسے ہی لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں (۳۱) جو اپنی امانتوں کی اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں (۳۲) جو اپنی گواہیوں پر (سچائی کے ساتھ) قائم رہتے ہیں (۳۳) اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (۳۴) یہی (وہ) لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت واکرام کے ساتھ ہوں گے (۳۵)

معانی ومصادر (هَلُوْعٌ) هَلِعَ، يَهْلَعُ، هَلَعٌ (س) واویلا کرنا، بے صبری کرنا (هَلُوْعٌ = بہت واویلا کرنے والا)۔

(جَزُوْعٌ) جَزِعَ، يَجْزَعُ، جَزَعٌ وجُزُوْعٌ (س) بے صبری کرنا (جَزُوْعٌ = بہت بے صبری کرنے والا)۔

(مَنُوْعٌ) مَنَعَ، يَمْنَعُ، مَنْعٌ (ف) روکنا (مَنُوْعٌ = بہت روکنے والا)۔

(دَآئِمُوْنَ) دَامَ، يَدُوْمُ ويَدَامُ، دَوْمٌ ودَوَامٌ ودَيْمُوْمَةٌ (ن، ف) ہمیشہ رہنا (دَائِمٌ = ہمیشہ رہنے والا)۔

(مَاْمُوْنٌ) اَمِنَ، يَاْمَنُ، اَمْنٌ واَمَنٌ واَمَانٌ واَمَنَةٌ (س) محفوظ ہونا۔

(رَاعُوْنَ) رَعٰى، يَرْعٰى، رَعْيٌ ورِعَايَةٌ ومَرْعًى (ف) چرانا، نگرانی کرنا (رَاعُوْنَ = رَاعٍ کی جمع، نگران)۔

(عَادُوْنَ) عَدًا، یَعْدُوْ، عَدْوٌ وعُدْوَانٌ (ن) حد سے بڑھ جانا۔
(اَمْنٰتٌ) اَمُنَ، یَاْمُنُ، اَمَانَةٌ (ک) امانت دار ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا) بے شک انسان بڑا ہی بے صبرا پیدا کیا گیا ہے (یعنی انسان کی خلقت میں بے صبری بہت ہے) (اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا) جب اسے کوئی برائی پہنچتی ہے تو واویلا کرنے لگتا ہے اپنے نقصان اور مصیبت پر صبر نہیں کرتا بلکہ بے صبری کے ساتھ چیخ و پکار، شکوے شکایت کرنے لگتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ یَّسْتَعِفَّ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً خَیْرًا وَّ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ جز ۲ ص۱۵۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل التعفف والصبر جزء اول ص۳۲۲)

جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اسے سوال سے بچائے گا، جو شخص بے نیازی چاہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اسے صابر بنا دے گا اور کوئی شخص بھی صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز نہیں دیا گیا۔

آگے فرمایا (وَاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا) جب اُسے دولت ملتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطٰی واتقٰی جزء ۲ ص۱۱۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فی المنفق والممسک جزء اول ص۳۲۳)

ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے، دوسرا کہتا ہے: اے اللہ ہاتھ روکنے والے (کے مال) کو برباد کر دے۔

آگے فرمایا (اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ) مگر (ہاں) نمازی (ایسا نہیں کرتے یعنی نہ بے صبری کرتے ہیں اور نہ شکوے شکایت کرتے ہیں اور نہ دولت کے مل جانے پر بخل کرتے ہیں۔ نمازیوں میں یہ بُری صفات نہیں ہوتیں) (اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ) (لیکن اس سے مراد ہر نمازی نہیں بلکہ صرف وہ نمازی مراد ہیں) جو اپنی نماز کو ہمیشہ بلاناغہ ادا کرتے ہیں (وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ) جن کے مالوں میں

ایک حصہ مقرر ہوتا ہے (لِلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ) مانگنے والے کے لئے اور اس کے لئے بھی جو (مانگتا بھی نہیں اور) کما بھی نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ سَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب الصدقۃ فی المساکین جزء۲ صـ۵۹۲)

اس حال میں کہ ایک شخص جنگل میں چلا جا رہا تھا اس نے بادل سے ایک آواز سنی (وہ آواز یہ تھی) فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا۔ وہ بادل ایک طرف ہٹ گیا پھر اس نے ایک سنگستان میں اپنا پانی برسایا۔ ایک نالی نے تمام نالیوں کا پورا پانی لے لیا۔ اس شخص نے پانی کا پیچھا کیا تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ میں اپنے پھاوڑے سے پانی کو موڑ رہا ہے۔ اس نے باغ والے آدمی سے کہا: اے اللہ کے بندے، تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا فلاں یعنی اس نے وہی نام بتایا جو اس شخص نے بادل سے آنے والی آواز سے سنا تھا۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے بندے تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا اس بادل سے جس بادل کا یہ پانی ہے میں نے ایک آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر یعنی اس نے تمہارا نام لیا تو بتاؤ تم اس باغ کے معاملہ میں کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا جب تم نے یہ بات پوچھی ہے (تو سنو) میں اس کی پیداوار کو غور سے دیکھتا ہوں۔ تہائی صدقہ کر دیتا ہوں تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور تہائی اسی میں لوٹا دیتا ہوں (یعنی تہائی پھر بو دیتا ہوں)۔

آگے فرمایا (وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ) اور جو روز جزاء (یعنی قیامت کے دن) کی تصدیق کرتے ہیں (یعنی قیامت پر ایمان لاتے ہیں) وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ) جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ) بے شک ان کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے (وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ)

جو (تمام عورتوں سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ) مگر ہاں، اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں سے (حفاظت نہ کرنے میں) ان پر کوئی ملامت نہیں (فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ) البتہ جو شخص ان کے علاوہ (کسی اور عورت کا) طلب گار ہو تو ایسے ہی لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں (وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں (نہ امانت میں خیانت کرتے ہیں اور نہ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہیں) (وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ) جو اپنی شہادتوں پر (سچائی کے ساتھ) قائم رہتے ہیں (کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے) (وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ) جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں (یعنی ہر نماز کو یکے بعد دیگرے بلا ناغہ ادا کرتے ہیں) (اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ) یہی (وہ) لوگ ہیں جو جنتوں میں (عزت و) اکرام کے ساتھ رہیں گے۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ نمازیوں میں مندرجہ ذیل صفات ہونی چاہئیں:۔

(۱) نمازوں کی حفاظت کرنا وقت پر بلا ناغہ نماز ادا کرنا،

(۲) اپنے مالوں میں سائل اور نادار کے لئے رقم مختص کرنا،

(۳) قیامت پر ایمان لانا،

(۴) عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا،

(۵) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا، زنا سے بچنا،

(۶) امانتوں کی حفاظت کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا،

(۷) اپنے عہد پر قائم رہنا، عہد کی خلاف ورزی نہ کرنا اور

(۸) سچی گواہی دینا اور اس پر قائم رہنا،

جن نمازیوں میں مندرجہ بالا صفات ہوں وہ درحقیقت نمازی ہیں۔ ایسے نمازی بے صبرے نہیں ہوتے، مصیبت و تنگ دستی میں واویلا اور شکوے شکایت نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے۔

عمل

اے ایمان والو، نمازوں کو پابندی سے وقت پر بلا ناغہ ادا کرتے رہیئے۔ سائل اور نادار کی مالی امداد کرتے رہیئے۔

اے ایمان والو، قیامت پر پختہ یقین رکھئے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہیئے۔

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیجئے،
امانتوں میں خیانت نہ کیجئے،
عہد کی خلاف ورزی نہ کیجئے اور ہمیشہ سچی گواہی دیجئے۔

(نوٹ: امانت کے متعلق سورۂ نساء کی آیت ۵۸ کی تفسیر، عہد کے متعلق سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۷ کی تفسیر اور گواہی کے متعلق سورۂ طلاق کی آیت ۱ تا ۲ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ
مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ
الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ
نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم
مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ
الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾
عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا
نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ
يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا
كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾

ترجمہ تو (اے رسول) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف تیزی سے بڑھے چلے آتے ہیں (۳۶) ٹولیاں بنا بنا کر داہنی طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی (۳۷) کیا ان میں ہر شخص امید رکھتا ہے کہ اسے نعمتوں کی جنت میں یونہی داخل کر دیا جائے گا (۳۸) ہرگز نہیں، ہم نے انہیں ایسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ بھی بخوبی جانتے ہیں (ایسی صورت میں حسب نسب پر فخر کیسا؟) (۳۹) مشارق اور مغارب کے رب کی قسم ہم قادر ہیں (۴۰) کہ ان کے بدلہ میں ان سے بہتر لوگ لے آئیں، (ہم کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا) اور نہ ہم عاجز ہونے والے ہیں (۴۱) تو (اے رسول) انہیں چھوڑ دیجئے کہ بے ہودہ مشاغل میں

منہمک رہیں اور کھیلتے رہیں۔ یہاں تک کہ یہ اس دن سے ملاقات کریں جس دن کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے (۴۲) جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح تیزی کے ساتھ دوڑ رہے ہوں گے گویا کہ وہ کسی (پالے کے) پتھر کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں (۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہوگا جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (۴۴)

معانی و مصادر

(مُهْطِعِيْنَ) اَهْطَعَ، يُهْطِعُ، اِهْطَاعٌ (باب افعال) تیزی سے بھاگنا۔
(عِزِيْنَ) عِزِيْنَ = عِزَةٌ کی جمع، جماعتیں، ٹولیاں۔
(نَعِيْمٌ) نَعِمَ، يَنْعَمُ، نَعْمَةٌ ومَنْعَمٌ (ف) خوش حال ہونا (نَعِيْمٌ = خوشحالی، مال)
(اَجْدَاثٌ) اَجْدَاثٌ = جَدَثٌ کی جمع، قبریں۔
(سِرَاعًا) سَرُعَ، يَسْرُعُ، سُرْعَةٌ وسَرَعٌ وسَرْعٌ وسَرَاعَةٌ (ک وس) جلدی کرنا (سِرَاعٌ = سَرِيْعَةٌ کی جمع، جلدی کرنے والیاں)۔
(نُصُبٌ) نَصَبَ، يَنْصِبُ، نَصْبٌ (ض و ن) کھڑا کرنا، تکلیف پہنچانا، گاڑنا (نُصُبٌ = غیر اللہ کے آستانے، گڑا ہوا پتھر، بت)۔
(يُوْفِضُوْنَ) اَوْفَضَ، يُوْفِضُ، اِيْفَاضٌ (باب افعال) دوڑنا، جلدی کرنا۔
(تَرْهَقُ) رَهِقَ، يَرْهَقُ، رَهَقٌ (س) پہنچنا۔
(ذِلَّةٌ) ذَلَّ، يَذِلُّ، ذُلٌّ وذِلَّةٌ وذَلَالَةٌ ومَذَلَّةٌ (ض) ذلیل ہونا۔
(يُوْعَدُوْنَ) اَوْعَدَ، يُوْعِدُ، اِيْعَادٌ (باب افعال) وعدہ کرنا۔

تفسیر

قرآن مجید کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانے کے لئے آپ کے پاس ٹولیاں بنا بنا کر آتے تھے۔ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ شرافت نسب کی وجہ سے ضرور جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ) (اے رسول) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف تیزی سے دوڑتے ہوئے آتے ہیں (عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ) ٹولیاں بنا بنا کر داہنی طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی (اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ) کیا ان میں سے ہر شخص یہ امید رکھتا ہے کہ اسے نعمت کی جنت میں داخل کر دیا جائے گا (كَلَّا، اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ) ہرگز (ایسا) نہیں (ہو گا) ہم نے انہیں ایسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ (بخوبی) جانتے ہیں (ایسی صورت میں حسب و نسب پر فخر کیسا، حسب و نسب کی وجہ سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہو گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○

(اے لوگو) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا۔ پھر ہم نے اس کو (وقت کے) ایک مقررہ اندازے

فَقَدَّرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○
(والمرسلٰت ۔ ۲۰ تا ۲۳)

پر ایک محفوظ مقام میں رکھا۔ وہ اندازہ بھی ہم ہی نے مقرر کیا تو (دیکھو) ہم کتنے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ○ (والسماء والطارق ۔ ۵ تا ۷)

انسان کو چاہیئے کہ دیکھے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○
(المؤمنون ۔ ۱۰۱)

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو (لوگ) آپس میں نہ رشتوں کا لحاظ کریں گے نہ وہ ایک دوسرے کے پرسانِ حال ہوں گے۔

آگے فرمایا (فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ) مشارق اور مغارب کے رب کی قسم ہم یقیناً قادر ہیں (عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ) کہ ان کے بدلے ان سے بہتر لوگ لے آئیں (ہم کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا) اور نہ ہم عاجز ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى، بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (الاحقاف ۔ ۳۳)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ، بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○
(قٓ ۔ ۱۵)

اور (اے لوگو) کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں، (نہیں، ہم تو نہیں تھکے) البتہ یہی لوگ از سر نو پیدا ہونے کے سلسلہ میں بلا وجہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ، بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ

کیا جس (اللہ) نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ ان (کی پہلی پیدائش) کے مثل (ان کو دوبارہ) پیدا کر دے، کیوں نہیں!

شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○
(یٰسٓ - ۸۱ و ۸۲)

وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام تو بس اتنا ہوتا ہے کہ اس چیز سے کہتا ہے "ہو جا" تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○
بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ○
(القیٰمۃ - ۳، ۴)

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے۔ کیوں نہیں (ہم جمع کر سکتے ہیں) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور ٹھیک کر دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ○
(الواقعۃ - ۶۰ تا ۶۲)

ہم نے تم لوگوں کے درمیان مرنا مقدر کر دیا ہے اور ہم عاجز نہیں کہ تمہاری مثل تمہاری جگہ اور لوگ لے آئیں اور تم کو ایسی شکل میں پیدا کر دیں جس سے تم واقف نہیں ہو اور (اے لوگو) پہلی پیدائش کا تو تمہیں علم ہے ہی پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کہ دوسری پیدائش کو بھی اسی طرح مان لو)۔

موسم کے ساتھ سورج، چاند وغیرہ کے طلوع و غروب ہونے کی جگہیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس لحاظ سے سورج، چاند وغیرہ کی ہر روز ایک نئی مشرق اور ایک نئی مغرب ہوتی ہے۔ سال پورا ہونے کے بعد از سر نو طلوع و غروب ہونے کی جگہوں کا وہی دور دوبارہ شروع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشارق اور مغارب جمع کے صیغے استعمال کئے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے مشارق اور مغارب کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ کفار مکہ سے بہتر مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے فخر و غرور کرنا لغو و لایعنی ہے۔ جس ذلیل چیز سے یہ پیدا کئے گئے ہیں اس ذلیل چیز سے تمام انسان پیدا ہوئے ہیں تو پھر فخر کس بات پر اور محض پیدائش کی بنیاد پر جنت کی آرزو رکھنا کس دلیل سے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو عزت ایمان سے ملتی ہے نہ کہ خاندانی شرافت سے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
(اذا جاءک المنفقون - ۸)

عزت تو اللہ کی ہے، اس کے رسول کی ہے اور مؤمنین کی ہے۔

آگے فرمایا (فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ) تو (اے رسول) انہیں چھوڑ دیجئے کہ بیہودہ مشاغل میں منہمک رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ یہ اس دن سے ملاقات کریں جس دن کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ○

(الطور۔ ۱۱ و ۱۲)

تو اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کی جو (محض اعتراض کرنے کے لئے) غور و فکر میں کھیلتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا۔

(الانعام۔ ۷۰)

اور (اے رسول) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور جن کو دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے ایسے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے۔

آگے فرمایا (يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ) جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح تیزی کے ساتھ دوڑ رہے ہوں گے گویا وہ کسی (پالے کے) پتھر کی طرف دوڑتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ، يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ۔ ۶ تا ۸)

تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی فرمائیں (قیامت کے دن ان کو اس کا مزا معلوم ہو جائے گا) جس دن ایک پکارنے والا ان کو ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے یہ لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں (پھر) پکارنے والے کی طرف تیزی کے ساتھ رواں دواں ہوں گے اور کافر یہ کہتے جا رہے ہوں گے یہ دن (بڑا) سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا، ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ○

جس دن زمین ان (کی لاشوں) پر سے پھٹ جائے گی (اور) وہ (قبروں سے نکل کر) تیزی کے

(قٓ ۔ ۴۴) ساتھ (میدان محشر میں جمع ہوجائیں گے تو یہ جمع کرلینا ہمارے لئے آسان ہوگا۔

آگے فرمایا (خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ، ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ) (قیامت کے دن جب یہ کفار قبروں سے نکلیں گے تو) ان کی نظریں نیچی ہوں گی ذلت ان پر چھارہی ہوگی، یہی وہ دن ہوگا جس دن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

دنیا میں یہ کفار اپنے حسب، نسب، منصب اور مال و دولت پر فخر کرتے ہیں اور ان چیزوں کو باعزت سمجھتے ہیں لیکن یہ چیزیں حقیقی عزت کا باعث نہیں، قیامت کے دن ان کی یہ عزت خاک میں مل جائے گی، یہ لوگ ذلت سے دوچار ہوں گے۔ اس دن عزت اسے ملے گی جو مؤمن ہوگا۔ کفار کو چاہئے کہ وہ فانی اور غیر حقیقی عزت پر فخر نہ کریں بلکہ ایمان لاکر دائمی اور حقیقی عزت کو حاصل کریں۔

عمل

اے لوگو، دنیا کی فانی شرافت پر فخر نہ کیجئے۔ ایمان لاکر دائمی، اخروی اور حقیقی شرافت و عزت کو حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ نوح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان اور بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ
اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ
یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ① قَالَ
یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ②
اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ
اَطِیۡعُوۡنِ ③ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ

ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى، إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ
لَا يُؤَخَّرُ، لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾

ترجمہ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا (اور ان سے کہا) کہ اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں (ان کے برے اعمال کے انجام سے) ڈراؤ (۱) (انہوں نے) کہا: اے میری قوم، میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۲) (اور تمہیں ہدایت کرتا ہوں) کہ اللہ کی عبادت کرو، اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۳) وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور ایک وقت مقررہ تک کے لئے تمہیں (دنیا میں رہنے کی) مہلت دیگا، (پھر) جب اللہ کا مقررہ وقت آجائے گا تو پھر وہ (ذرا سی دیر کے لئے بھی) مؤخر نہیں کیا جائے گا، کاش تم (اس بات کو جانتے ہوتے (۴)

معانی و مصادر (اَجَلٌ) اَجِلَ، یَاْجَلُ، اَجَلٌ (س) تاخیر کرنا، وقت مقرر کرنا (اَجَلٌ: وقت کی انتہا، موت)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا (اور ان سے کہا) کہ اپنی قوم کو، اس سے پہلے کہ وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں (ان کے برے عقائد و اعمال کے انجام سے) ڈراؤ۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ، اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ○

(ھود - ۲۵ و ۲۶)

اور (اے رسول) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا، انہوں نے (اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں صاف صاف (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں) کہ تم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو (اور اگر تم میری بات نہیں مانو گے

تو) مجھے تمہارے متعلق المناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ، اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○

(الاعراف - ۵۹)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا، اے میری قوم، اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں، مجھے تمہارے متعلق (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا (بہت) ڈر ہے۔

آگے فرمایا (قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ) نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا: اے میری قوم، میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ) (اور تمہیں ہدایت کرتا ہوں) کہ اللہ کی عبادت کرو، اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى) (اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دیگا اور ایک وقت مقررہ تک کے لئے تمہیں (دنیا میں رہنے کی) مہلت دیگا (اور اگر تم ایمان نہیں لائے اور عذاب کا وقت مقررہ آگیا تو پھر مہلت نہیں ملے گی، عذاب آئے گا اور تمہیں تباہ و برباد کر دے گا) (اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ، لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) (اور اے کافرو، خبردار ہو جاؤ) جب اللہ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر وہ مؤخر نہیں کیا جاتا (خواہ وہ موت کا وقت ہو یا عذاب کا وقت) کاش تم اس بات کو جانتے (اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس وقت کے آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائے)۔

موت کا یا عذاب کا ایک وقت مقرر ہے لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ وہ وقت کب آئے گا لہذا اس وقت کے آنے سے پہلے ہوشیار ہو جانا چاہئے اور اپنی اصلاح کر لینی چاہئے۔ وہ وقت آجاتا ہے تو ایک لمحہ کے لئے بھی مؤخر نہیں ہوتا لہذا اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ، وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

(اذا جاءك المنٰفقون - ۱۰-۱۱)

اور (اے ایمان والو) جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے جب کسی موت آئے تو وہ کہنے لگے: اے میرے رب تو نے مجھے کچھ عرصہ اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ لیکن (کیا انہیں نہیں معلوم کہ) جب کسی شخص کی موت (کا وقت) آجاتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○

(الاعراف ۔ ۳۴)

ہے تو پھر اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور (اے لوگو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

ہر جماعت (کی ہلاکت) کا ایک وقت مقرر ہے تو جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر وہ ایک گھڑی کی بھی نہ تاخیر کر سکتے ہیں اور نہ تقدیم (نہ موت کا وقت آنے کے بعد زندہ رہ سکتے ہیں اور نہ موت کے وقت سے پہلے مر سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ○

(الحجر ۔ ۴، ۵)

اور (اے رسول) ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا (تو) اس (کے ہلاک ہونے) کا مقررہ وقت (پہلے سے) لکھا ہوا تھا۔ کوئی قوم نہ اپنے وقت مقررہ سے آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے (وقت مقررہ پر ضرور ہلاک ہو جاتی ہے)

عمل

اے لوگو، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے اور اس سے ڈرتے رہئے۔
اے ایمان والو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجئے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا
وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ
اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ
اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ
اَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْٓ
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ

كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ
وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ
لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ
خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ
خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ
جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللّٰهُ

أَنۢبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾
ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ
إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا
سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾

ترجمہ (نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں سمجھاتے رہے لیکن جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے) فریاد کی: اے میرے رب، میں نے اپنی قوم کو رات دن (حق کی) دعوت دی (۵) لیکن میری دعوت سے وہ اور زیادہ ہی بھاگتے رہے (۶) اور جب کبھی میں نے ان کو بلایا (کہ آؤ اور توبہ کرو) تاکہ (اے اللہ) تو ان کی مغفرت فرما دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے۔ انہوں نے (کفر پر) اصرار کیا اور تکبر کرتے رہے (۷) میں نے ان کو بلند آواز سے بھی دعوت دی (۸) ان کو علی الاعلان بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا (۹) میں نے (ان سے) کہا: اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف کرنے والا ہے (۱۰) (اگر تم ایمان لے آئے تو) تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا (۱۱) مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا، تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور (ان میں) تمہارے لئے نہریں (جاری) کر دے گا (۱۲) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار (وعظمت) سے ڈرتے نہیں (اس کا ذرا لحاظ نہیں کرتے) (۱۳) حالانکہ اس نے تم کو (مختلف) شکلوں میں پیدا کیا (۱۴) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اوپر تلے سات آسمان کیسے (عجیب وغریب) بنائے (۱۵) اور ان کے بیچ میں چاند کو ایک نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا (۱۶) اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا

کیا (۱۷) پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور (پھر) تم کو (اسی میں سے) نکالے گا (۱۸) اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنادیا (۱۹) تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو (پھرو) (۲۰)

معانی ومصادر

(فِرَارٌ) فَرَّ، یَفِرُّ، فِرَارٌ و فَرٌّ و مَفَرٌّ (ض) بھاگنا۔
(اِسْتَغْشَوْا) اِسْتَغْشٰی، یَسْتَغْشِیْ، اِسْتِغْشَاءٌ (باب استفعال) اوڑھنا، کسی کا اس طرح کپڑے کو اوڑھنا کہ نہ کوئی اس کی بات سُن سکے اور نہ کوئی اسے دیکھ سکے۔
(اَصَرُّوْا) اَصَرَّ، یُصِرُّ، اِصْرَارٌ (باب افعال) کسی چیز پر جم جانا اور ثابت رہنا، گناہ پر اصرار کرنا،
(جِهَارًا) جَهَرَ، یَجْهَرُ، جَهْرٌ و جِهَارٌ و جَهْرَةٌ (ف) ظاہر کرنا، اعلان کرنا، آواز بلند کرنا۔
(مِدْرَارًا) دَرَّ، یَدُرُّ، دَرٌّ و دُرُوْرٌ (ن) بہنا، برسنا، روشن ہونا (مِدْرَارٌ = بہت برسنے والا)۔
(تَرْجُوْنَ) رَجَا، یَرْجُوْ، رَجَاءٌ و رَجْوٌ و رَجَاةٌ و مَرْجَاةٌ و رَجَاءَةٌ (ن) ڈرنا، امید رکھنا۔
(وَقَارًا) وَقَرَ، یَقِرُّ، وَقْرٌ و وَقَارَةٌ و قِرَّةٌ (ض) باوقار ہونا۔
وَقُرَ، یَوْقُرُ، وَقَارَةٌ و وَقَارٌ (ك) باوقار ہونا۔
(اَطْوَارًا) طَارَ، یَطُوْرُ، طَوْرٌ و طَوَرَانٌ (ن) قریب ہونا۔ (اَطْوَارٌ = طَوْرٌ کی جمع، حالتیں، اندازے ہیئتیں)۔
(طِبَاقًا) طَابَقَ، یُطَابِقُ، مُطَابَقَةٌ، طِبَاقٌ (باب مفاعلہ) مطابق ہونا (طِبَاقٌ = اوپر تلے)۔
(تَسْلُكُوْا) سَلَكَ، یَسْلُكُ، سُلُوْكٌ و سَلْكٌ (ن) راستہ پر چلنا، پرو دینا۔
(فِجَاجًا) فَجَّ، یَفُجُّ، فَجٌّ (ن) کھولنا۔ (فِجَاجٌ = فَجٌّ کی جمع، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ)۔

تفسیر

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو سمجھاتے رہے لیکن جب وہ کسی طرح باز نہ آئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی (قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا) انہوں نے کہا: اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن (حق کی) دعوت دی (فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا) لیکن میری دعوت سے وہ اور زیادہ ہی بھاگتے رہے (حق سے ان کی نفرت بڑھتی ہی رہی) (وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا) اور جب کبھی میں نے ان کو بلایا (کہ آؤ اور توبہ کرو) تاکہ (اے میرے رب) تو ان کی مغفرت فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے (تاکہ میری بات نہ سُن سکیں، اے میرے رب) انہوں نے (کفر پر) اصرار کیا (یعنی کفر پر جمے رہے) اور تکبر کرتے رہے (میری بات کو تسلیم نہیں کیا)۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے حق بات کو تسلیم نہیں کیا، یہی ان کا تکبر تھا۔ حضرت عبداللہ بن

مسعودؓ فرماتے ہیں :۔

قَالَ (رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَنَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ جزء اول ص۵۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول) بے شک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کی جوتی اچھی ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ تکبر نہیں) اللہ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دربار الٰہی میں اپنی فریاد جاری رکھتے ہوئے عرض کیا (ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُھُمْ جِھَارًا) میں نے ان کو بلند آواز سے بھی دعوت دی (ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَارًا) ان کو علی الاعلان بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا (یعنی میں نے ان کو مجمع میں بھی نصیحت کی اور فرداً فرداً ہر ایک کو خفیہ طور پر بھی نصیحت کی (لیکن وہ کسی طرح نہیں مانے) (فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا) میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف کرنے والا ہے (تم کفر سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دیگا۔ آخرت میں تمہیں تمہارے گناہوں کی کوئی سزا نہیں دیگا اور دنیا میں بھی تم پر اپنا فضل و کرم کرے گا (یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا) (اگر تم ایمان لے آئے تو) وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا (وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا) مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا (دولت بھی تمہیں خوب دے گا اور بیٹے بھی تمہیں خوب دے گا) تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور (ان میں) تمہارے لئے نہریں (جاری کر دے گا (تاکہ تم خوب کھاؤ اور پیو) (مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار (و عظمت) سے ڈرتے نہیں (اس کے وقار اور اس کی عظمت کا ذرا لحاظ نہیں کرتے اور اس کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے وقار اور اس کی عظمت کے منافی ہے کہ اس کی تو عبادت نہ کی جائے، اس سے تو نہ مانگا جائے اور دوسرے بے بس لوگوں کی عبادت کی جائے، ان سے مانگا جائے) (وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا) حالانکہ اس نے تم کو مختلف حالتوں اور شکلوں میں پیدا کیا (دوسرے تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً

لوگوں نے اس کے علاوہ دوسرے الٰہ بنا لئے حالانکہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں، وہ اپنے نقصان اور نفع کے

وَلَا نُشُوْرًا ○

(الفرقان ۔ ۳)

بھی مالک نہیں اور نہ ان کے اختیار میں مرنا ہے، نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑا ہونا۔

آگے فرمایا (اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے اوپر تلے سات آسمان بنائے (اے کافرو، کیا تمہارے معبود ایسے آسمان بنا سکتے ہیں، ہرگز نہیں بنا سکتے تو پھر ان کی عبادت کیوں کرتے ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ○

(قٓ ۔ ۶)

کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان پر نظر نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور (کس طرح) اسکو زینت دی ہے، اس میں کہیں درز تک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ○ اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا، مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ، فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ○

(الملک ۔ ۳ تا ۵)

وہ بہت زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔ (وہی ہے) جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے، (تو اے انسان) کیا تجھ کو رحمٰن کی (اس) کاریگری میں کوئی خرابی نظر آتی ہے (ذرا اس کی طرف) نظر کر، کیا تجھ کو (اس میں) کوئی دراڑ نظر آتی ہے۔ (ایک دفعہ نہیں) پھر دوبار نظر ڈال (ہر مرتبہ) تیری نظر تھکی ہاری تیری طرف لوٹ آئے گی اور (اے لوگو) ہم ہی نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے زینت بخشی اور ہم ہی نے ان چراغوں کو شیطانوں کے مارنے کی چیز بنایا اور ہم نے ان کے لئے آگ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔

آگے فرمایا (وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا) اور ان آسمانوں میں چاند کو ایک نور بنایا اور سورج کو ایک چراغ بنایا (چاند اور سورج دونوں ساتوں آسمانوں کے گھیرے میں ہیں۔ آسمانِ دنیا ان پر محیط ہے اور پھر دوسرے آسمان یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے اوپر احاطہ کئے ہوئے ہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) اور چاند کو نور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم (ماہ و) سال کی گنتی معلوم کر سکو اور (ماہانہ اور

اِلَّا بِالْحَقِّ، يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

(یونس - ۵)

سالانہ) حساب (وکتاب) رکھ سکو، یہ سب کچھ اللہ نے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہ علم والوں کے لئے اپنی آیتوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہا ہے (تاکہ سمجھنے میں الجھن نہ ہو)۔

اللہ تعالیٰ نے چاند کو نور فرمایا اور سورج کو ضیاء اور سراج فرمایا۔ نور روشنی کے لئے عام لفظ ہے لیکن ضیاء سے عام روشنی مراد نہیں بلکہ خاص روشنی مراد ہے۔ کسی چیز کی ضیاء اس کی ذاتی روشنی ہے۔ سراج یعنی چراغ کی روشنی بھی ذاتی ہوتی ہے۔ وہ روشنی دیتا ہے، لیتا نہیں ہے سورج کو اسی لئے سراج یا ضیاء کہا گیا ہے کہ اس کی روشنی ذاتی اور قوی ہوتی ہے کیونکہ چاند کی روشنی ذاتی نہیں لہذا اُسے نور کے عام لفظ سے ذکر کیا گیا ہے۔

آگے فرمایا (وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا) اور (اے کافرو، اللہ نے تم کو زمین سے پیدا کیا (ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا) پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور (پھر) تم کو (اسی سے) نکالے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○

(طٰہٰ - ۵۵)

(اے لوگو) ہم نے تم کو زمین ہی سے پیدا کیا ہے، زمین ہی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر زمین ہی سے تم کو (زندہ کر کے) دوبارہ نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ، قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○

(الٓمّٓ تنزیل - ۶ تا ۹)

یہی تو ہے جو) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، غالب اور (بہت) رحم کرنے والا ہے۔ جس نے ہر چیز کو (بہت) اچھا بنایا، پیدا بھی اسی نے کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر (اس کے) خلاصہ یعنی ایک حقیر پانی سے اس کی نسل کو پیدا کیا۔ پھر اسی نے اس کی درستی اور اصلاح کی اور اس میں اپنی روح پھونک دی پھر اسی نے (اے لوگو) تمہارے کان، (تمہاری) آنکھیں اور (تمہارے) دل بنائے مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

آگے فرمایا (وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا) اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ○
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ○
(الذّٰریٰت - ۴۷ و ۴۸)

اور (اے رسول) آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھ سے بنایا اور ہم بڑی وسعت دینے والے ہیں اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا اور ہم کتنا اچھا بچھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ
اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ○
تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○
(قٓ - ۷ و ۸)

اور ہم ہی نے زمین کو پھیلایا (پھر) اس میں پہاڑ گاڑ دئے اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں تا کہ ہر رجوع کرنے والا بندہ دیکھے اور نصیحت حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا، وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○
(الرعد - ۳)

وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے، (وہی ہے جس نے) زمین میں پھلوں کے جوڑے بنائے، وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (اے لوگو) غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں (اللہ کی توحید کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ○
(الحجر - ۱۹)

ہم ہی نے زمین کو پھیلا دیا، ہم ہی نے اس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا اور ہم ہی نے اس میں موزوں (و مناسب) چیزوں کو اگایا۔

آگے فرمایا (لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا) تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو (پھرو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ
بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ
يَهْتَدُوْنَ ○
(الانبیآء - ۳۱)

اور ہم ہی نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان کو لے کر جھکولے نہ کھائے اور ہم ہی نے زمین میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ منزل مقصود پر پہنچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَعَلٰمٰتٍ، وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

(النحل ۔ ۱۵ تا ۱۷)

اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تاکہ زمین تمہیں لے کر کہیں جھک نہ جائے، اسی نے دریا (جاری کئے) اور اسی نے راستے (بنا دئے) تاکہ تم ان پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ جاؤ، اور (ان راستوں پر (ایسی) علامتیں (بھی بنا دیں جن سے راستہ معلوم کرنے میں آسانی ہو) اور (اے رسول، اسی نے) تارے (بھی بنائے جن) سے یہ لوگ راستے معلوم کرتے ہیں تو کیا جس نے (سب کچھ) بنایا کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کر سکے (ہرگز نہیں) تو پھر کیا بات ہے کہ تم نصیحت حاصل نہیں کرتے (اور اپنے بزرگوں کو اللہ کا شریک بناتے ہو)۔

آیات زیر تفسیر میں توحید کے ان دلائل کا ذکر ہے جن دلائل کو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے سامنے پیش کیا۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے سات آسمان بنائے، ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا، انسانوں کو زمین سے پیدا کیا، زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا اور اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ انسان ان کے ذریعہ زمین میں چلیں پھریں۔ برخلاف اس کے معبودانِ باطل نے تو کچھ بھی پیدا نہیں کیا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پیدا کرنے والا اور جو کچھ بھی پیدا نہ کر سکے دونوں برابر ہو جائیں اور دونوں کی عبادت کی جائے یا پیدا کرنے والوں کو چھوڑ کر ان کی عبادت کی جائے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ دونوں باتیں سراسر باطل ہیں۔ عبادت و اطاعت کا مستحق صرف وہ ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے۔

عمل

اے ایمان والو، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح دن رات تبلیغ کرتے رہا کیجئے۔

اے لوگو، اسلام قبول کیجئے، شرک چھوڑ دیجئے توحید کو اختیار کیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے گا۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَ
اتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ
إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ
وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا
وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾
وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ
الظّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا
خَطِيٰٓـٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
أَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

ترجمہ نوح نے کہا: اے میرے رب، انہوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے لوگوں کے پیچھے لگ گئے جن کے لئے ان کے مال اور ان کی اولاد نے نقصان کے سوا اور کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا (۲۱) انہوں نے (میرے خلاف) بڑی بڑی تدبیریں کیں (۲۲) وہ کہتے رہے اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر (جیسے بزرگوں) کو چھوڑنا (۲۳) اور (اے میرے رب) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا لہٰذا اب تو ان کی گمراہی کو اور بڑھا دے (۲۴) (الغرض) وہ گناہوں کی سزا میں غرق کر دئے گئے اور آگ میں داخل کر دئے گئے، انہیں اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ملا (جو انہیں بچاتا) (۲۵)

معانی و مصادر (خَسَارًا) خَسِرَ، يَخْسَرُ، خَسْرٌ و خَسَرٌ و خُسْرٌ و خَسَارٌ و خَسَارَةٌ و خُسْرَانٌ (س) نقصان اٹھانا۔
(كُبَّارًا) كَبُرَ، يَكْبُرُ، كِبَرٌ و كُبْرٌ و كُبَارَةٌ (ك) بڑا ہونا (كُبَّارٌ = بڑا)۔
(تَذَرُنَّ) (لَا تَذَرُ) وَذَرَ، يَذَرُ، وَذْرٌ (ف) چھوڑنا۔
(خَطِيْئٰتٌ) خَطِئَ، يَخْطَئُ، خِطْأٌ و خِطْأَةٌ و خَطَأٌ (س) گناہ کرنا، خطا کرنا (خَطِيْئَةٌ = خَطِيْئٰتٌ کی جمع، گناہ)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ إِلَّا خَسَارًا) (نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تبلیغی جدوجہد بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے میرے رب انہوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے لوگوں کے پیچھے لگ گئے جن کے لئے ان کے مال اور ان کی اولاد نے نقصان کے سوا اور کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا (وہ لوگ اپنے مال اور اولاد کی کثرت میں مگن رہے لیکن نہ ان کے مال نے انہیں فائدہ پہنچایا اور نہ اولاد نے، دونوں ان کی آخرت کے نقصان ہی کے باعث ہوئے) (وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا) اور (اے میرے رب) انہوں نے (میرے خلاف) بڑی بڑی خفیہ تدبیریں کیں (وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا) اور (اے میرے رب) وہ (ایک دوسرے سے یہی) کہتے رہے اپنے

معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور (دیکھو) وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا (وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا) اور (اے میرے رب) انہوں نے (اس طرح) بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا لہٰذا اب تو ان کی گمراہی کو اور بڑھا دے (تاکہ یہ جلدی تباہ ہو جائیں اور مزید لوگوں کی تباہی کا باعث نہ بنیں) (مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا) (الغرض) وہ اپنے گناہوں کی سزا میں غرق کر دئے گئے اور پھر آگ میں داخل کر دئے گئے، انہیں اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ملا (جو انہیں عذاب الٰہی سے بچاتا)۔

عمل

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے، آپ کی اطاعت کیجئے۔ مال اور اولاد کی کثرت پر ناز نہ کیجئے۔ مال اور اولاد آپ کے کچھ کام نہ آئے گی۔ ان کی وجہ سے اپنی آخرت برباد نہ کیجئے۔
اے لوگو، معبودانِ باطل کی عبادت چھوڑ دیجئے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ
تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا
يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ، وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

ترجمہ نوح نے دعاء کی! اے میرے رب، ان کافروں میں سے ایک کو بھی زمین میں آباد نہ رہنے دے (سب کو ہلاک کردے) ﴿۲۶﴾ اگر تو ان (میں سے بعض) کو (زندہ) چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہی ہوگی ﴿۲۷﴾ اے

میرے رب، مجھے بخش دے، میرے ماں باپ کو بخش دے، جو شخص میرے گھر میں مؤمن بن کر داخل ہو اسے بخش دے (ان کے علاوہ) تمام مؤمنین اور مؤمنات کو بخش دے اور (اے میرے رب) ظالموں (کی کسی چیز) میں اضافہ نہ کر سوائے تباہی کے (۲۸)

معانی و مصادر

(دَيَّارًا) دَارَ، يَدُوْرُ. دَوْرٌ وَدَوَرَانٌ (ن) مکان میں رہنا، چکر لگانا، (دَيَّارًا) مکان میں رہنے والا، دیر (یعنی بتخانے) میں رہنے والا۔
(يَلِدُوْا) وَلَدَ، يَلِدُ، لِدَةٌ وِلَادَةٌ وَاِلَادَةٌ وَمَوْلِدٌ وَوِلَادٌ (ض) جننا۔
(فَاجِرًا) فَجَرَ، يَفْجُرُ، فَجْرٌ وَفُجُوْرٌ (ن) جھوٹ بولنا، زنا کرنا، گناہ کرنا۔
(تَبَارًا) تَبِرَ، يَتْبَرُ، تَبْرٌ (س) ہلاک ہونا۔
تَبَّرَ، يُتَبِّرُ، تَبْرٌ (ض) ہلاک کرنا (تَبَارٌ: ہلاکت)۔

تفسیر

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم کے ہدایت قبول کرنے سے مایوس ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝
(اقتربت الساعۃ - ۹، ۱۰)

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا، انہوں نے ہمارے بندے (نوح) کی تکذیب کی اور کہنے لگے یہ تو دیوانے ہیں اور (ہمارے بزرگوں کے) جھڑکے ہوئے۔ (جب کافر کسی طرح باز نہیں آئے) تو نوح نے اپنے رب سے دعا کی (اے میرے رب) میں مغلوب ہوں تو (ان سے) بدلہ لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝
(المؤمنون - ۲۶)

(نوح نے) کہا اے میرے رب کیونکہ یہ لوگ مجھے جھٹلا رہے ہیں تو اب تُو میری مدد فرما۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
(الشعراء - ۱۱۷، ۱۱۸)

(نوح نے) کہا اے میرے رب، میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ تو (اے میرے رب) تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مؤمنین میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے۔

اللہ تعالیٰ نے بطور تسلی کے فرمایا:۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

اور (اے رسول، پھر) نوح کو بذریعہ وحی خبر دی

اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○

(ھود - ۳۶ و ۳۷)

گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں بس اب ان کے علاوہ تمہاری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا لہذا جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس کا غم نہ کرو۔ اور (اے نوح) ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے حکم سے (ایک) کشتی بناؤ پھر جو لوگ ظالم ہیں ان (کے معاملہ) میں ہم سے کسی قسم کی سفارش نہ کرنا، یہ سب غرق کئے جائیں گے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہو گیا کہ کافر تباہ ہونے والے ہیں اور اب اسلام پھلے گا اور پھولے گا لیکن وہ صرف اس بات ہی کے خواہاں نہیں تھے کہ اسلام موجودہ نسل ہی میں پھلے پھولے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ اسلام آئندہ نسلوں میں بھی پھلے پھولے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ اسلام سے برگشتہ کرنے والا کوئی فرد باقی نہ رہے لہذا انہوں نے ان کی مکمل تباہی کے لئے دعاء کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا) اور (اے رسول) نوح نے (اس موقع پر اس طرح) دعاء کی! اے میرے رب ان کافروں میں سے ایک کو بھی زمین میں زندہ نہ رہنے دے (سب کو ہلاک کر دے) (اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا) اگر تو ان (میں سے بعض) کو زندہ چھوڑ دیگا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکردار اور ناشکر گزار ہوگی (اور اس طرح یہ سب مل کر پھر گمراہی کو عام کر دیں گے) (رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ) اور اے میرے رب مجھے بخش دے، میرے ماں باپ کو بخش دے اور جو شخص میرے گھر میں اس حالت میں داخل ہو کہ وہ مؤمن ہو اسے بھی بخش دے اور (اے میرے رب، تمام) مؤمن مردوں اور عورتوں کو بخش دے (وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا) اور (اے میرے رب) ظالموں (کی کسی چیز) میں اضافہ نہ کر سوائے تباہی کے۔

عمل

اے ایمان والو، تبلیغ اسلام کے لئے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبہ کے مثل جذبہ پیدا کیجئے۔ کفر کو پھیلانے والے تمام عناصر کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے پوری طرح کوشش کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہیئے۔

اپنی مغفرت اپنے مسلم ماں باپ کی مغفرت اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کی مغفرت کے لئے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں دعاء کرتے رہیئے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعاء اور بھی سکھائی ہے جو مندرجہ ذیل آیت میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

(الحشر - ۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے، ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے بغض نہ پیدا کر، اے ہمارے رب تو بہت شفقت کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجے گئے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ : انا ارسلنا نوحا الیٰ قومہ جزء ۴ ص ۱۶۲) (نوٹ :۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے نبی تھے)۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس قرن بعد مبعوث کئے گئے (رواہ ابن حبان فی صحیحہ موارد الظمان کتاب علامات النبوۃ باب ذکر ابینا آدم ص ۵۰۹ سندہ صحیح البدایۃ والنہایۃ جزء اول ص ۱۰۱)

جب نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام رسالت پر فائز ہوئے تو اپنی قوم کو تبلیغ کرنے لگے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو تم قیامت کے بڑے دن کے عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ قوم کے سرداروں نے کہا: اے نوح ہم سمجھتے ہیں کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، میں اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں، میں تمہاری خیر خواہی کر رہا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ تمہارے رب کے پاس سے پیغام نصیحت تمہارے جیسے ہی ایک آدمی کے پاس کیسے آ گیا تاکہ وہ اس پیغام کے ذریعہ تم کو ڈرائے۔ تمہیں چاہئے کہ ڈر جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ قوم نے یہ سب باتیں سنیں لیکن انہیں تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی (اعراف - ۵۹ تا ۶۴)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ جاری رکھی۔ قوم کے لوگوں نے کہا کہ نوح مجنوں ہیں۔ ان کو ہمارے کسی بزرگ نے جھڑک دیا ہے (یہ ہمارے بزرگوں کی توہین کرتے ہیں، ان پر ہمارے بزرگوں کی پھٹکار ہے

اس لئے یہ اس بلا میں گرفتار ہیں اور مجنونانہ باتیں کرتے ہیں۔ (اقتربت الساعۃ۔ ۹)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی گستاخانہ کلمات کی کوئی پرواہ نہ کی اور انہیں برابر سمجھاتے رہے۔ انہوں نے کہا، اے میری قوم، اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے، تم آخر ڈرتے کیوں نہیں (کہ اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہو)۔ قوم کے سرداروں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: یہ تو تمہارے ہی مثل ایک آدمی ہیں، یہ تو چاہتے ہیں کہ ان کو تم پر کسی قسم کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ اگر اللہ کو ہماری ہدایت ہی منظور تھی تو وہ ضرور ہم پر فرشتے نازل کرتا (انسان کو رسول نہ بناتا۔ نوح تو ایسی بات کہتے ہیں جو) ہم نے اپنے آباء و اجداد کے حالات میں کبھی نہیں سنی ان کو واقعی جنون ہے۔ کچھ دن انتظار کرو (نتیجہ سامنے آجائے گا) یہ ضرور ایک دن ذلیل و خوار ہوں گے۔ (المؤمنون۔ ۲۳ تا ۲۵)

الغرض نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل تبلیغ سے کچھ غریب لوگ ایمان لے آئے لیکن اکثر لوگ ان کی نبوت کا انکار ہی کرتے رہے۔ ایک دن تبلیغ کرتے ہوئے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا (اے میری قوم) تم آخر (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟ میں تمہاری طرف ایک امانت دار رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ دیکھو اللہ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا (تم میری نیت پر شبہ نہ کرو) میں تو تمہاری بے لوث خیر خواہی کر رہا ہوں۔ میری اجرت تو اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے (دیکھو پھر کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ قوم کے لوگوں نے کہا: کیا ہم ایسی حالت میں آپ پر ایمان لائیں کہ آپ پر ایمان لانے والے تو سب حقیر لوگ ہیں (کوئی عزت دار آدمی آپ پر ایمان نہیں لایا ایسی صورت میں ہمارا ایمان لانا ہماری شان کے خلاف ہے۔ ہاں اگر آپ ان حقیر لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیں تو پھر ہم غور کریں گے۔ (الشعراء۔ ۱۰۵ تا ۱۱۱)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مجھے ان کے پیشوں سے کیا مطلب؟ (مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ وہ کس طرح روزی کماتے ہیں، میں تو ان کے ایمان کی قدر کرتا ہوں) لہذا میں ان کو اپنی مجلس سے نہیں نکال سکتا (رہی یہ بات کہ وہ کسی خاص وجہ سے ایمان لائے ہیں، ان کے ایمان میں خلوص نہیں تو) ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (دلوں کا حال تو وہی جانتا ہے۔ میں عالم الغیب نہیں ہوں) میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور لوگوں کے ظاہری عمل کو دیکھنے والا ہوں)۔ قوم نے کہا: اے نوح، اگر تم ان باتوں سے باز نہیں آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی! اے میرے رب میری قوم مجھے جھٹلا رہی ہے، مجھ میں اور ان میں فیصلہ فرما دے اور ہم (ایمان والوں) کو ان سے نجات دے۔ (الشعراء۔ ۱۱۲ تا ۱۱۷)

ایک دن نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم (یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت کے منصب پر فائز کیا ہے) اگر تم کو میرا اس منصب پر فائز ہونا اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعہ نصیحت کرنا گراں گزرتا ہے تو میں تو اللہ پر توکل کرتا ہوں (تمہاری شرارتوں کی ذرہ برابر پرواہ

نہیں کرتا) تم اپنی سب تدبیریں بروئے کار لاؤ، اپنے تمام شرکاء کو بھی (اپنی مدد کے لئے) جمع کر لو، تمہاری تدبیر و سازش کا کوئی گوشہ تم سے مخفی نہ رہ جائے، پھر جو کچھ تم میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گذرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو، اگر اس چیلنج کے بعد بھی) تم (میری نصیحت سے) منہ موڑو تو میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میری اجرت تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (میں تو تمہاری خیر خواہی بغیر کسی لالچ کے کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں (اور تم سے بھی کہتا ہوں کہ مسلم بن جاؤ) تو م نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت ماننے سے انکار کر دیا اور برابر ان کی تکذیب کرتے رہے۔ (یونس۔ ۷۱ تا ۷۳)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر طرح قوم کو سمجھایا۔ بار بار کہا کہ میں تم کو عذاب الیم سے ڈراتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، تم اللہ کی عبادت کرو اور میرا کہنا مانو، اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام دن و رات تبلیغ کرتے رہے، لیکن وہ جتنا سمجھاتے قوم کے لوگ اتنا ہی ان کی نصیحت سے دور بھاگتے۔ جب کبھی وہ ان سے کہتے! اے لوگو، آؤ (معافی مانگو) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے تو (یہ سنکر) وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتے، اپنے اوپر کپڑے ڈال لیتے اور انتہائی تکبر سے پیش آتے۔ (نوح۔ ۱ تا ۷)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو علی الاعلان بھی اسلام کی دعوت دی، تنہائی میں بھی ہر ایک کو سمجھایا، بار بار ان سے کہا اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ تمہیں معاف کر دے گا۔ (نوح۔ ۸ تا ۱۰)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اگر تم توبہ کر لو) تو اللہ تعالیٰ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا، تمہیں مال دے گا، اولاد دے گا، تمہارے لئے باغ اگائے گا، تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا (سب کچھ وہی کرتا ہے اور وہی کرے گا تو) پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وقار کو ملحوظ نہیں رکھتے (اس کے مقابلے میں دوسروں کو لے آتے ہو اور پھر ان سے اپنی مطلب برآری کے لئے دعائیں کرتے ہو حالانکہ وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور اللہ تو وہ ہے کہ) اس نے تم کو پیدا کیا، تمہارے مختلف چہرے بنائے (جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے) ذرا کائنات کو دیکھو۔ اس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔ ان میں چاند کو چمکایا۔ اسی نے سورج کو چراغ بنایا اور اسی نے تم کو زمین (جیسی چیز سے) پیدا کیا۔ پھر وہی تم کو زمین میں لوٹائے گا، اور اسی میں سے تم کو قیامت کے دن اٹھائے گا۔ (نوح۔ ۱۱ تا ۱۸)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: (اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھو اس نے تمہارے لئے زمین کو بچھایا، پھر اس میں تمہارے چلنے پھرنے کے راستے بنائے۔ (نوح۔ ۹ و ۲۰)

ایک دن نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم، میں تمہیں صاف صاف (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ

(قیامت کے) دردناک دن تم عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔ قوم کے سرداروں نے کہا: اے نوحؑ، ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے جیسے انسان ہو، ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے متبعین سب کے سب رذیل اور سادہ لوح ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے (ایمان لانے کے باوجود تم سب غربت کا شکار ہو) ہم تو سمجھتے ہیں کہ تم سب جھوٹے ہو۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا: اے میری قوم، بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل و برہان پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (خاص) سے نوازا ہے جس کی تمہیں کوئی بصیرت نہیں تو کیا ہم زبردستی یہ نصیحت جس سے تم نفرت کر رہے ہو تمہارے اوپر تھوپ دیں۔ (ہود۔ ۲۵، ۲۸)

(قوم نے کہا، ان رذیل لوگوں کو آپ اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تو شاید ہم آپ کی بات سن سکیں) نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے میری قوم، میں تم سے اس کام کی اجرت طلب نہیں کرتا (کہ تمہاری مرضی کے مطابق چلوں) اور نہ میں ایمان والوں کو جو اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھتے ہیں اپنی مجلس سے نکال سکتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم بڑی جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ اے میری قوم، اگر میں ان کو اپنی مجلس سے نکال دوں تو اللہ کی طرف سے جب عذاب آئے گا تو اس وقت کون میری مدد کر سکے گا۔ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں غیب جانتا ہوں، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (میں یقیناً انسان ہوں) اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقیر سمجھتے ہو اللہ انہیں بھلائی سے بہرہ ور نہیں فرمائے گا۔ ان کے دلوں میں کیا ہے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں یہ کہوں کہ اللہ ان کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں رکھتا تو میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا

(ہود۔ ۲۹ تا ۳۱)

قوم کے لوگوں نے کہا! اے نوح، آپ ہم سے خوب جھگڑ چکے، جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچے ہیں تو وہ عذاب لے آئیے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، وہ جب چاہے گا عذاب لے آئے گا۔ تم اسے عاجز نہیں کر سکو گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت میں تمہارا گمراہ ہی رہنا لکھا ہے تو میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے سکتی۔ اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(ہود۔ ۳۲ تا ۳۴)

الغرض نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو ۹۵۰ سال تک سمجھاتے رہے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

(العنکبوت۔ ۱۴)

انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے صاف الفاظ میں کہا کہ اپنے بزرگوں کو اور ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا (ان ہی کی پوجا کرتے رہنا)۔ (نوح۔ ۲۳)

آخر نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی: اے میرے رب، میری قوم نے میری نافرمانی کی (میری کوئی بات نہیں مانی بلکہ) گمراہ کرنے والوں کی بات مانتے رہے اور میرے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے رہے۔ اے میرے رب میں مغلوب ہوں (میری مدد فرما) ان کافروں سے بدلہ لے۔ (نوح۔ ۲۱ و ۲۲)

(اقتربت الساعۃ۔ ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ تمہاری قوم میں سے جو قلیل لوگ ایمان لے آئے وہ لے آئے، اب کوئی ایمان نہیں لائے گا لہٰذا ان کے افعال پر کسی قسم کا افسوس نہ کرو۔ اب تم یہ کرو کہ ہمارے حکم سے ہماری نگرانی میں (طوفان سے بچنے کے لئے) ایک کشتی بناؤ۔ اب میں ان سب کو غرق کرنے والا ہوں۔ تم ان ظالموں کے حق میں کسی قسم کی سفارش نہ کرنا۔ (ہود۔ ۳۶ و ۳۷ و ۴۰)

الغرض نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں تختوں اور کیلوں سے کشتی بنانے لگے۔ (ہود۔ ۳۸) (اقتربت الساعۃ۔ ۱۳)

جب قوم کے سرداران کے پاس سے گذرتے تو ان کا مذاق اڑاتے (کہ نہ سمندر ہے نہ سیلاب، کشتی کا کیا کام) نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام جواب دیتے کہ اگر (آج) تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو تو (کل وہ وقت آنے والا ہے کہ) ہم تمہارا مذاق اڑائیں گے تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ (میری تکذیب کی) تمہیں کیسی عبرتناک سزا ملتی ہے۔ (ہود۔ ۳۸، ۳۹)

الغرض جب اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حکم آپہنچا تو تندور سے پانی نے جوش مارنا شروع کیا (ہود ۴۰) اللہ تعالیٰ نے بارش کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ (اقتربت الساعۃ۔ ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اس کشتی میں تمام جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو اور اپنے اہل وعیال کو سوار کر لو لیکن اس شخص کو نہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے کہ وہ غرق ہوگا اور جو ایمان لے آئے ہیں انہیں بھی سوار کر لو۔ سوار ہوتے وقت یہ دعاء پڑھنا: "اللہ کے نام کے ساتھ (جس کے ہاتھ میں ہے) اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔ (ہود۔ ۴۰ و ۴۱)

اور جب پوری طرح کشتی میں سوار ہو جاؤ تو کہنا "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ (ہود۔ ۴۱)

پھر اس طرح دعاء کرنا: اے میرے رب مجھے برکتوں کے ساتھ (اس کشتی سے) اتار، بے شک تو بہترین اتارنے والا ہے۔ (المؤمنون۔ ۲۸ و ۲۹)

الغرض نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ہدایت سب کو سوار کیا اور خود بھی سوار ہو گئے۔ زمین سے چشمے جاری ہو گئے آسمان سے موسلا دھار بارش ہوتی رہی، اوپر اور نیچے دونوں طرف سے پانی کی آمد نے طوفانی صورت اختیار کر لی۔ (العنکبوت۔ ۱۴) (اقتربت الساعۃ۔ ۱۲)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاء کی: اے میرے رب زمین میں اب کسی کافر کو نہ چھوڑنا ورنہ یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ان کی اولاد بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر انہی جیسی ہوگی۔ اے میرے رب مجھے بخش دے، میرے ماں باپ کو بخش دے، جو شخص میرے گھر میں اس حالت میں داخل ہو کہ وہ مؤمن ہو اسے بخش دے اور اے میرے رب تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ظالموں پر عذاب کو بڑھاتا رہ۔

(نوح۔ ۲۶ تا ۲۸)

کشتی پہاڑ جیسی لہروں میں نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے ساتھیوں کو لے کر چلی جا رہی تھی (کافر ڈوبتے چلے جا رہے تھے) نوح علیہ الصلوٰۃ کا ایک لڑکا جو ایمان نہیں لایا تھا کشتی میں سوار نہیں ہوا اور ایمان والوں سے علیحدہ رہا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری مرتبہ پھر اسے سمجھایا۔ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے (ایمان لے آ اور) ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ کافروں کا ساتھ چھوڑ دے (ورنہ تو غرق ہو جائے گا) لڑکے نے جواب دیا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا، وہ مجھے طوفان سے (اور غرق ہونے سے) بچا لے گا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آج اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔ آج تو وہی بچے گا جس پر اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔ یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ ایک موج آئی اور وہ لڑکا غرق ہو گیا۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا وعدہ یاد آیا۔ وہ کہنے لگے اے میرے رب، میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ میرے اہل کو بچائے گا) اور تیرا وعدہ تو سچا ہوتا ہے (تو پھر تو نے اسے کیوں ڈبو دیا۔ بہر حال جو فیصلہ تو نے کیا وہ ٹھیک ہے اس لئے کہ) تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (ہود۔ ۴۲، ۴۳ و ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نوح وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے اس لئے کہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں لہٰذا تم ایسی بات کا سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جانا (کہ پھر اس کے متعلق مجھ سے کسی قسم کی سفارش کر بیٹھو) نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا! اے میرے رب میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ایسی بات کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں (مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما) اگر تو معاف نہیں کرے گا اور رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ (ہود۔ ۴۶ و ۴۷)

الغرض نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ تمام کافر ڈبو دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور ان کے اہل وعیال کو سخت تکلیف سے نجات دی۔ (الانبیاء۔ ۷۶ و ۷۷)

جب تمام کافر ڈوب گئے تو اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا: اے زمین اپنے پانی کو جذب کر لے اور آسمان سے فرمایا: اے آسمان رُک جا۔ الغرض پانی اُتر گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے نوح، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اترو۔ ہماری برکتیں تمہارے اور جو لوگ تمہارے ساتھ سوار ہیں ان کے شامل حال ہیں۔ (ہود، ۴۴)

نوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے فضائل

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نو سو پچاس سال بڑی جانفشانی سے تبلیغ کی۔ بڑی بڑی تکلیفیں

اٹھائیں لیکن صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا کہ وہ بڑے شکر گزار بندے تھے۔ (الصّٰفّٰت - ۷۶) (بنی اسرائیل - ۳)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے۔ (آل عمران - ۳۳)

اللہ تعالیٰ نے انہی کی اولاد کو دنیا میں باقی رکھا، نسل انسانی انہی کی اولاد سے چلی (الصّٰفّٰت - ۷۷)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول تھے۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا نوحًا الیٰ قومہ جزء ۴ ص ۱۶۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ جن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى
اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ
لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ
بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ
رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ
اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷
وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾
وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ
لِلسَّمْعِ ، فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ
لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ
اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾
وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ
ذٰلِكَ ، كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾
وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ
فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ
بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا
الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ
فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا
لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میری طرف وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس قرآن کو) سُنا تو کہنے لگے ہم نے قرآن سُنا (جو بڑا ہی) عجیب (ہے) (۱) وہ رشد و ہدایت کا راستہ بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرینگے (۲)

ہمارے رب کی شان (بہت) بلند و بالا ہے، اس نے نہ تو کسی کو (اپنی) بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا (یا بیٹی) بنایا ③ البتہ ہم میں بعض بے وقوف ایسے ہیں جو اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا حق سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ④ اور ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ انسان اور جن کوئی بھی اللہ کی طرف غلط بات کو منسوب نہیں کرے گا (لیکن ہمارا یہ خیال غلط نکلا) ⑤ اور انسان میں سے بعض انسان جنات میں سے بعض جنات کی پناہ طلب کیا کرتے تھے تو (اس عمل سے) انسانوں نے جنات کی بداعمالی میں اور اضافہ کر دیا تھا ⑥ اور جس طرح تمہارا خیال تھا کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر مبعوث نہیں کریگا انسانوں کا بھی یہی خیال تھا (لیکن جن و انس کا) یہ خیال غلط نکلا، اللہ نے ایک رسول مبعوث کر دیا) ⑦ اور (اس کی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ جب ہم نے بالائی فضاؤں تک پہنچنا) چاہا تو ہم نے اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا ⑧ اور ہم بالائی فضاؤں میں بہت سے مقامات پر خبریں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے لیکن اب اگر کوئی جن خبریں سننا چاہتا ہے تو وہ اپنے لئے انگارے کو گھات میں بیٹھا ہوا پاتا ہے ⑨ ہمیں نہیں معلوم، کہ (اس سے) زمین والوں کے حق میں کوئی برائی مقصود ہے یا ان کے رب کو انہیں ہدایت دینا مقصود ہے ⑩ ہم میں سے بعض تو نیک ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں۔ (مزید برآں) ہم فرقہ فرقہ ہو کر (مختلف) مذاہب پر (عمل پیرا) ہیں ⑪ اور (اب) ہمیں یقین آ گیا ہے کہ ہم اس سرزمین پر اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ (کہیں) بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں ⑫ ہم نے ہدایت (کی بات) سنی ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آئے تو پھر اسے نہ (کسی قسم کے) نقصان کا ڈر ہے اور نہ (کسی قسم کی) زیادتی کا خوف ⑬ ہم میں بعض مسلم ہیں اور بعض راہ راست سے بھٹکے ہوئے، تو جو لوگ اسلام لے آئے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے (راہ) ہدایت کا قصد کیا (اور اس کو پالیا) ⑭ اور جو لوگ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن بن گئے ⑮

معانی و مصادر

(نَفَرٌ) نَفَرٌ = تین سے دس تک کی جماعت۔
(رُشْدٌ) رَشَدَ، یَرْشُدُ، رَشْدٌ ورَشَادٌ (ن) ہدایت یاب ہونا۔
(شَطَطًا) شَطَّ، یَشِطُّ، شَطَطٌ (ض) زیادتی کرنا، حق سے دور ہونا۔
(رَهَقٌ) رَهِقَ، یَرْهَقُ، رَهَقٌ (س) پہنچنا، بے وقوف ہونا، ظلم کرنا، برا عمل کرنا (رَهَقٌ = گناہ، جہالت)۔
(لَمَسْنَا) لَمَسَ، یَلْمِسُ، لَمْسٌ (ض ون) چھونا، طلب کرنا۔
(مُلِئَتْ) مَلَأَ، یَمْلَأُ، مَلْأٌ و مِلْأَةٌ (ف) بھرنا۔
(حَرَسٌ) حَرَسَ، یَحْرُسُ، حَرْسٌ (ن، ض) حفاظت کرنا (حَرَسٌ = حَارِسٌ کی جمع، چوکیدار)
(شُهُبٌ) شُهُبٌ = شِهَابٌ کی جمع، چنگاریاں، انگارے۔
(رَصَدًا) رَصَدَ، یَرْصُدُ، رَصْدٌ ورَصَدٌ (ن) گھات میں بیٹھنا، نگرانی کرنا (رَصَدٌ = نگران، یہ

لفظ واحد، جمع، مذکر و مؤنث کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے اگرچہ اس کی جمع اَرْشَادٌ بھی آتی ہے)
(رَشَدٌ) رَشِدَ، یَرْشَدُ، رَشَدٌ (س) ہدایت یاب ہونا۔
(طَرَآئِقِ) طَرَآئِقُ = طَرِیْقَۃٌ کی جمع، حالتیں، سیرتیں۔
(قِدَدٌ) قَدَّ، یَقُدُّ، قَدٌّ (ن) چیرنا، جڑ سے کاٹنا (قِدَدٌ، قِدَّۃٌ کی جمع، ٹکڑے، فرقے)
(هَرَبٌ) هَرَبَ، یَهْرُبُ، هَرَبٌ و هُرُوْبٌ و مَهْرَبٌ و هَرَبَانٌ (ن) بھاگنا۔
(بَخْسٌ) بَخَسَ، یَبْخُسُ، بَخْسٌ (ن) کم کرنا۔
(قَاسِطُوْنَ) قَسَطَ، یَقْسِطُ، قَسْطٌ و قُسُوْطٌ (ض) ظلم کرنا اور حق سے ہٹ جانا (قَاسِطٌ = ظلم کرنے والا، ناانصافی کرنے والا، راہ حق سے ہٹ جانے والا)۔
(تَحَرَّوْا) تَحَرِّیْ، یَتَحَرّٰی، تَحَرِّیْ (باب تفعل) قصد کرنا، ظن سے صحیح بات تک پہنچنا۔
(حَطَبٌ) حَطَبَ، یَحْطِبُ، حَطْبٌ (ض) لکڑی جمع کرنا (حَطَبٌ = ایندھن)۔

شانِ نزول

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

اِنْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ سوق عکاظ جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ (یہ وہ زمانہ تھا کہ) شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور (جب وہ خبریں سننے کے لئے اوپر جاتے تھے تو) ان پر انگارے پھینکے جاتے تھے۔ (ایک دن ایسا ہوا کہ جب وہ خبریں سننے کے لئے گئے اور خبریں سن نہ سکے) تو لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آئے تو قوم کے لوگوں نے کہا، کیا خبر لائے۔ انہوں نے جواب دیا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے، ہم پر انگارے پھینکے جاتے ہیں۔ قوم کے لوگوں نے کہا: تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان جو چیز حائل ہوئی ہے وہ (ضرور) کوئی نئی چیز ہے تو تم زمین کے مشارق اور مغارب کا سفر کرو اور دیکھو کہ (آخر) وہ کیا چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان

وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ قَالُوْا یَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الجهر بقراءۃ صلوٰۃ الفجر جزء اول ص۱۹۵ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الجهر بالقراءۃ فی الصبح جزء اول ص۱۸۹)

حائل ہو گئی ہے۔ تو جو لوگ تہامہ کی طرف روانہ ہوئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ اس وقت نخلہ میں تھے اور وہ سب سوق عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ان جنات نے قرآن سنا تو اسے غور سے سننے لگے۔ پھر انہوں نے (آپس میں کہا) اللہ کی قسم جو چیز تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے وہ یہی ہے۔ پھر وہاں سے جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے ہماری قوم، ہم نے قرآن سنا (جو بڑا ہی عجیب) ہے۔ وہ ہدایت کا راستہ بتاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے اور (اب) ہرگز شرک نہیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں نازل فرمائیں قُلْ اُوْحِیَ۔۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے: میری طرف وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (اس قرآن کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے قرآن سنا (جو بڑا ہی) عجیب (ہے) (یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ، وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا) وہ رشد و ہدایت کا راستہ بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے (وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا) ہمارے رب کی شان (بہت) بلند و بالا ہے، اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا (یا بیٹی) بنایا (وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا) البتہ ہم میں بعض بیوقوف ایسے ہیں جو اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہیں جن کا حق سے دور کا بھی واسطہ نہیں (وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا) اور ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ انسان اور جن کوئی بھی اللہ کی طرف غلط بات کو منسوب نہیں کرے گا (لیکن ہمارا یہ خیال غلط نکلا) (وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا) اور انسانوں میں سے بعض انسان جنات میں سے بعض جنات کی پناہ طلب کیا کرتے تھے تو (اس عمل سے) انسانوں نے جنات کی بداعمالی میں اور اضافہ کر دیا تھا (وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے، مغرور اور متکبر ہو گئے تھے (وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا) اور (اے جنو) جس طرح تمہارا

خیال تھا کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر مبعوث نہیں کرے گا انسانوں کا بھی یہی خیال تھا (لیکن جن وانس کا یہ خیال غلط نکلا، اللہ نے ایک رسول کو مبعوث کر دیا) وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا) اور (اس کی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ حبب) ہم نے بالائی فضاؤں تک پہنچنا چاہا تو ہم نے اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا (وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ، فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا) اور ہم بالائی فضاؤں میں بہت سے مقامات پر خبریں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے لیکن اب اگر کوئی جن خبریں سننا چاہتا ہے تو وہ اپنے لئے انگارے کو گھات میں بیٹھا ہوا پاتا ہے۔

جنات بادلوں تک پہنچ جایا کرتے تھے اور فرشتوں کی باہمی گفتگو سن لیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيٰطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملئکہ جزء ۴ ص ۱۳۵)

بے شک فرشتے عنان یعنی بادل میں اترتے ہیں اور اس بات کا چرچا کرتے ہیں جس بات کا فیصلہ آسمان میں (اس وقت) ہو چکا ہوتا ہے۔ شیاطین کوئی بات اچک لے جانے کے لئے کان لگاتے ہیں اور اسے سن لیتے ہیں پھر وہ بات چپکے سے جا کر کاہنوں کو بتا دیتے ہیں پھر کاہن اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا) (جنات نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا) ہمیں نہیں معلوم کہ (اس سے) زمین والوں کے حق میں کوئی برائی مقصود ہے یا ان کے رب کو انہیں ہدایت دینا مقصود ہے (وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ، كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا) ہم میں سے بعض تو نیک ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں مزید برآں ہم فرقہ فرقہ ہو کر (مختلف) مذاہب پر (عمل پیرا) ہیں (یہ ہم میں بڑی خرابی ہے) (وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا) اور اب یقین آ گیا ہے کہ ہم (اس سرزمین) پر اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ (کہیں) بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں (وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ، فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا) ہم نے ہدایت (کی بات) سنی، ہم اس پر ایمان لائے اور جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے تو پھر اسے نہ (کسی قسم کے) نقصان کا ڈر ہے اور نہ (کسی قسم کی) زیادتی کا خوف (ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا) (وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ، فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا) ہم میں بعض مسلم ہیں اور بعض راہِ حق سے ہٹے ہوئے ہیں تو جو لوگ اسلام قبول کر لیں تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے (راہ) ہدایت کا قصد کیا (اور اس کو پا لیا) (وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا) اور جو لوگ راہِ حق سے ہٹے ہوئے ہیں (انہوں نے اسلام کا راستہ نہیں پایا اور)

وہ دوزخ کا ایندھن بن گئے۔

عمل

اے لوگو، جنات نے قرآن مجید سُنا، ان کے دل نرم ہو گئے، انہوں نے اپنی غلطیاں تسلیم کیں اور ایمان لے آئے، آپ بھی قرآن مجید کو سُن کر دل کو نرم کر لیجئے اور ایمان لے آئیے۔

اے لوگو، شرک نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کی بیوی یا اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی نہ بنائیے۔ اسلام قبول کر کے دوزخ سے بچنے کی کوشش کیجئے۔

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ
فِيْهِ، وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ
يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَاَنَّ
الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ
اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ
وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ

إِنِّي لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ
لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ إِنِّي لَنْ يُّجِيرَنِي
مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ وَّلَنْ أَجِدَ مِنْ
دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ إِلَّا بَلٰغًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهِ، وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا
يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ
أَضْعَفُ نَاصِرًا وَّأَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ
اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ
الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ
اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ
اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ
وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی
كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

ترجمہ اور (اے رسول، لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر وہ ملت (اسلام) پر جمے رہتے تو ہم ان کو فراوانی کے ساتھ پانی سے سیراب کرتے (۱۶) تاکہ اس (نعمت) کے ذریعہ ان کی آزمائش کریں (لیکن انہوں نے تو اللہ کی بھیجی ہوئی نصیحت ہی سے منہ موڑ لیا تو وہ باران رحمت سے کیسے بہرہ ور ہوتے) اور جو شخص اپنے رب کی نصیحت سے منہ موڑ لے تو وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا (۱۷) اور (اے لوگو) مساجد تو اللہ کے لئے ہیں لہذا (ان میں) اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو (۱۸) (لیکن اے رسول، یہ لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا نہیں چھوڑتے بلکہ یہ تو یہاں تک کر گذرتے ہیں کہ) جب اللہ کا بندہ (رسول) اللہ کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جمع ہو کر اس پر ٹھٹھ لگاتے ہیں (۱۹) (اے رسول، آپ) کہہ دیجئے، میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (۲۰) (آپ یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان اور نفع کا مالک نہیں ہوں (۲۱) اور (اے رسول، یہ بھی) کہہ دیجئے کہ (اگر میں شرک کروں تو) مجھے اللہ سے کوئی بچا نہیں سکے گا اور مجھے اس کے علاوہ کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی (۲۲) (میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا اور نہ مجھے کہنے کا اختیار ہے) مگر ہاں میں اللہ کی طرف سے (اس کے احکام) کی تبلیغ (کر رہا ہوں) اور اس کا پیغام پہنچا رہا ہوں اور (سن لو کہ) جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا (۲۳) (اور اے رسول، یہ لوگ اپنی تعداد اور اپنے مددگار پر ناز کرتے ہیں تو انہیں ناز کر لینے دیجئے) یہاں تک (کہ وہ وقت آجائے) جب یہ (اپنی آنکھوں سے وہ چیز) دیکھ لیں جن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے پھر (اس وقت) انہیں معلوم ہوگا کہ مددگاروں کے لحاظ سے کون کمزور ہے اور تعداد کے لحاظ سے کون کم ہے (۲۴) (اور اے رسول ان سے) کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کی میعاد کو (اور دراز) کرنے والا ہے (۲۵) غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر بھی نہیں کرتا (۲۶) مگر ہاں صرف اپنے برگزیدہ رسول پر ظاہر کرتا ہے (اور جب وہ ایسا کرتا ہے) تو وہ اس رسول کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے (۲۷) تاکہ وہ دیکھ لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (بے کم و کاست) پہنچا دیا ہے اور (ویسے تو) اللہ (ہر اس چیز کا) جو ان کے پاس ہوتی ہے احاطہ کر لیتا ہے اور ہر ایک چیز کی تعداد کو وہ گن لیتا ہے (لہذا وہ ضائع نہیں ہو سکتی) (۲۸)

معانی و مصادر (غَدَقٌ) غَدِقَ، یَغْدَقُ، غَدَقٌ (س) زیادہ ہونا۔
(یَسْلُکُ) سَلَکَ، یَسْلُکُ، سَلْکٌ و سُلُوْکٌ (ن) داخل ہونا، داخل کرنا، پرونا، راستہ پر چلنا۔
(صَعَدٌ) صَعِدَ، یَصْعَدُ، صُعُوْدٌ و صَعَدٌ و صُعُدٌ (س) چڑھنا، چڑھانا (صَعَدٌ = سخت)۔
(لِبَدٌ) لَبَدَ۔ یَلْبُدُ، لُبُوْدٌ (ن) چمٹنا، رہنا، اٹھانا (لِبَدٌ = لِبْدَۃٌ کی جمع، تہ برتہ جمی ہوئی اون)
(مُلْتَحَدٌ) اِلْتَحَدَ، یَلْتَحِدُ، اِلْتِحَادٌ (باب افتعال) مائل ہونا، پناہ لینا (مُلْتَحَدٌ = مائل ہونے

کی جگہ، پناہ گاہ)
(یُجِیْرُ) اَجَارَ، یُجِیْرُ، اِجَارَۃٌ (باب افعال) بچانا۔ (حروف اصلی: ج ور)
(اَمَدٌ) اَمَدٌ = غایت، انتہاء
نوٹ: "لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا" میں اَنْ درحقیقت اَنَّ کا مخفف ہے۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَۃِ لَاَسْقَیْنٰھُمْ مَّآءً غَدَقًا) اور (اے رسول، کفار سے کہہ دیجئے) کہ وہ ملت (اسلام) پر قائم رہتے تو ہم ان کو فراوانی کے ساتھ پانی سے سیراب کرتے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوم سے اسی قسم کی بات کہی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ○ (نوح۔ ۱۱)

(اگر تم ایمان لے آئے تو) وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو ایمان لانے کی ترغیب دیتے ہوئے اسی قسم کی خوشخبری سُنائی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (الاعراف۔ ۹۶)

اور (اے رسول) اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے۔

اہل کتاب کو ترغیب اسلام دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ مِّنْ رَّبِّھِمْ لَاَکَلُوْا مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ۔ (المآئدہ۔ ۶۶)

اور اگر وہ توریت اور انجیل اور اس کتاب (کی تعلیمات) پر جو ان کے رب کی طرف سے ان کی طرف نازل کی گئی ہے قائم ہو جاتے تو ان کو ان کے اوپر سے بھی رزق ملتا اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی رزق ملتا۔

آگے فرمایا (لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ، وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا) تاکہ اس کے ذریعہ (یعنی پانی کی فراوانی اور اسباب معیشت کی ارزانی کے ذریعہ) ہم ان کی آزمائش کریں (کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں، توحید پر قائم رہتے ہیں یا نہیں، اپنے رب کو یاد کرتے ہیں یا نہیں اس کی نصیحت پر چلتے ہیں یا نہیں) اور جو شخص اپنے رب کی نصیحت سے منہ موڑ لے تو اس کا رب

اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نعمتیں عطاء فرما کر بھی آزمائش کرتا ہے اور مصیبت میں مبتلا کر کے بھی آزمائش کرتا ہے۔ نعمت عطاء فرما کر اللہ تعالیٰ نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ○ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ○ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ○ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ○

(ن ۔ ۱۷ تا ۲۰)

(اور اے رسول) ہم نے ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا ہم صبح ہوتے ہوتے ضرور اس (کے تمام پھلوں) کو توڑ لیں گے۔ انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) ابھی وہ سو ہی رہے تھے کہ آپ کے رب کی طرف سے ایک بلائے ناگہانی نے اس میں چکر لگایا اور وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ، وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۳۵)

اور (اے لوگو، دنیا کی زندگی میں تو) ہم برائی اور بھلائی سے تمہاری آزمائش کرتے رہتے ہیں (برائی اور بھلائی کو معیار حق نہ سمجھنا) اور تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (پھر وہاں ہم تم کو بتائیں گے کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ، مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ، وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۶۸)

اور (اے رسول ہم نے بنی اسرائیل کی مختلف) جماعتیں بنا کر انہیں ملک میں منتشر کر دیا، ان میں سے بعض صالح تھے اور بعض فاسق (پھر) ہم (وقتاً فوقتاً) خوشحالیوں اور بدحالیوں سے فاسقین کی آزمائش کرتے رہے تاکہ وہ (فسق و فجور سے) باز آجائیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نعمتوں اور بلاؤں کے ذریعہ آزمائش کرتا ہے۔

نعمت دے کر وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ لوگ اس کے احکام پر چلتے ہیں یا نہیں، شرک اور ناشکری

تو نہیں کرتے۔ بلا میں مبتلا کر کے اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ کون صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں یا اُسی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی کرتے ہیں۔ نعمت تو نعمت ہے ہی بلا بھی نعمت ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندے کو جھنجوڑتا ہے تاکہ وہ نیکی کی طرف مائل ہو جائے۔ بدبخت ہیں وہ جو ان دونوں نعمتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور عذاب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا) کفار مکہ کو ایمان کی ترغیب دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر نصیحت کی کہ شرک سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور (اے لوگو) مسجدیں تو اللہ (کی عبادت) کے لئے ہیں لہٰذا (مسجد میں جا کر صرف اللہ کی عبادت کیا کرو اور اے لوگو، پکارنا بھی عبادت ہے لہٰذا) اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارا بھی نہ کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ۔ (یونس۔ ۱۰۶)

اور (اے رسول) اللہ کے علاوہ کسی ہستی کو نہ پکارنا جو نہ آپ کو نفع دے سکے اور نہ نقصان۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ، وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

(الرعد۔ ۱۴)

حق تو یہ ہے کہ (مصیبت میں صرف) اسی کو پکارا جائے۔ اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو یہ کافر پکارتے ہیں وہ ان کو کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن (محض ایسا کرنے سے) پانی اس کے منہ تک (ہرگز) نہیں پہنچ سکتا، (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلانے سے مقصد حاصل نہیں ہوتا اسی طرح اللہ تعالےٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارنے سے مقصد حاصل نہیں ہوگا لہٰذا) کافروں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں کو) پکارنا (بالکل) بیکار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ، وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○

اور (اے رسول) جن لوگوں کو یہ (کافر) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ مُردہ ہیں،

(النمل ۔ ۲۰، ۲۱)

زندہ نہیں ہیں، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے (تو پھر وہ کیا کسی کی فریاد کو پہنچ سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ۔

یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور جس کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔

(الحج ۔ ۶۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ، اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ، وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ، ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○

(الحج ۔ ۷۳، ۷۴)

اے لوگو، ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو۔ جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ (اس کام کے لئے) وہ سب مجتمع (ہی کیوں نہ) ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے اس چیز کو چھڑا نہیں سکتے، طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں (جو پکار رہے ہیں وہ بھی بے بس اور جن کو پکارا جا رہا ہے وہ بھی بے بس، کسی کو کوئی قدرت حاصل نہیں، قدرت تو بس اللہ کو حاصل ہے) (لیکن) انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا، بے شک اللہ ہی قوی ہے اور (وہی) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ، اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○

(المؤمنون ۔ ۱۱۷)

اور (اے لوگو) جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہی ہوگا، بے شک کافر فلاح نہیں پا سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

(اے رسول) آپ اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ○
(الشعراء ۔ ۲۱۳)

نہ پکارنا ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ،
(القصص ۔ ۸۸)

اور (اے رسول) اللہ کے ساتھ کسی اور (خود ساختہ) الٰہ کو نہ پکاریئے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرہ کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○
(سبا ۔ ۲۲)

(اے رسول، آپ مشرکین سے) کہئے کہ اللہ کے علاوہ جن (کے مشکل کشا ہونے) کا تمہیں دعویٰ ہے انہیں (مشکل کشائی کے لئے) پکارو (وہ تمہاری مشکل کشائی نہیں کر سکیں گے) وہ نہ تو آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان (کی تخلیق اور انتظام) میں (اللہ کے ساتھ ان کی) شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ، وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ،
(فاطر ۔ ۱۳، ۱۴)

یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور (اے لوگو) جن کو تم اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری دعا کو قبول نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○
(الاحقاف ۔ ۵)

اور (اے رسول) اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی مراد کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔
قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الدعوات باب ماجآء فی فضل الدعاء جلد ۲ ص۱۷۶)

پکارنا بھی عبادت ہے

تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری مراد پوری کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت (یعنی مجھے پکارنے) سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

الغرض پکارنا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لئے ہے۔
آگے فرمایا (وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا) (اے رسول، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا نہیں چھوڑتے ان کو تو صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا بھی ناگوار گذرتا ہے) اور جب اللہ کا بندہ (رسول) اللہ کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے (تو یہ اس پر ٹھٹھ لگاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) عنقریب اس پر چڑھ دوڑیں گے (اور اس کو اذیت پہنچائیں گے) قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (تمہارے ناگوار گذرنے کی میں پرواہ نہیں کرتا) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا) (اور اے رسول، آپ یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان اور نفع کا مالک نہیں ہوں (نفع ونقصان کا مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے) (قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا) (اور اے رسول، آپ یہ بھی) کہہ دیجئے (کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکاروں تو مجھے اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ مجھے اللہ کے علاوہ کہیں جائے پناہ ملے گی (اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ، وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا) (میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا) میں تو بس اللہ کی طرف سے (اس کے احکام) کی تبلیغ کر رہا ہوں اور اس کا پیغام پہنچا رہا ہوں اور (اے لوگو، اللہ کا یہ پیغام بھی سن لو کہ) جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو اس کے لئے آگ ہے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا (حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا) (اور اے رسول، یہ لوگ اپنی تعداد اور اپنے مددگاروں پر ناز کرتے ہیں تو انہیں ناز کر لینے دیجئے) یہاں تک کہ (وہ وقت آجائے) جب یہ (اپنی آنکھوں سے وہ چیز) دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے پھر (اس وقت) انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مددگاروں کے لحاظ سے کون کمزور ہے اور تعداد کے لحاظ سے کون کم ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ○ سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ○ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ
وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ○ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○

(اقتربت الساعۃ - ۴۴ تا ۴۸)

(اور اے رسول) کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم غالب آنے والی (مضبوط) جماعت ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ (لوگ) پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے (اور یہ سزا تو کچھ بھی) نہیں (اصلی سزا تو انہیں) قیامت (کے دن ملے گی جس) کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور قیامت (کا دن) بہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ کڑوا ہے۔ بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور جنون میں مبتلا ہیں۔ (قیامت کے) دن یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) اب آگ کا مزا چکھو۔

آگے فرمایا (قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا) (اے رسول، یہ پوچھتے ہیں عذاب کب آئے گا، قیامت کب آئے گی) آپ کہہ دیجئے میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کو (ایک خاص وقت تک کے لئے) مؤخر کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ○
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ○ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ○
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ○

(النزعٰت - ۴۲ تا ۴۵)

(اے رسول، کافر) آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی تو اس کا (وقت) بتانے کے سلسلہ میں آپ کس خیال میں ہیں۔ اس کا علم تو آپ کے رب ہی پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ (کی ذمہ داری تو بس اتنی ہے کہ آپ) اس شخص کو ڈرا دیں جو قیامت سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ، لِكُلِّ اُمَّةٍ
اَجَلٌ، اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

(اور (اے ایمان والو، کافر تم سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ عذاب کا وعدہ (کب پورا ہوگا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے (کہ یہ چیز میرے اختیار میں نہیں) مجھے تو اپنے نقصان اور نفع کا بھی اختیار نہیں مگر جو اللہ چاہتا ہے (بس

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا
يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اَثُمَّ اِذَا مَا
وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ، آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ، هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا
بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ
اَحَقٌّ هُوَ، قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ، وَمَآ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ
ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ، وَ
اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَ
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○
اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، اَلَآ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(یونس ۔ ۴۸ تا ۵۵)

وہی ہوتا ہے) ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر وہ لوگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے اگر اللہ کا عذاب رات کو یا دن کو (کسی وقت بھی) تم پر (اچانک) واقع ہو جائے (تو کیا تم اپنا بچاؤ کر سکو گے، اے رسول) یہ گنہ گار (ہرگز بچاؤ نہیں کر سکیں گے تو پھر آخر یہ) کس چیز کی جلدی کر رہے ہیں (اس چیز کی جس سے بچنا ان کے اختیار میں نہیں ہوگا۔ (اے رسول، آپ ان سے پوچھئے کیا جب وہ عذاب واقع ہو جائے گا تو پھر اس وقت تم اس عذاب کا یقین کرو گے، (اس وقت تو تم سے کہا جائے گا) اب تمہیں اس عذاب کا یقین آیا اب تم اس عذاب سے کیوں گھبرا رہے ہو) یہ تو وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے پھر جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان سے کہا جائے گا (اب) دائمی عذاب کا مزا چکھو، کیا یہ انہی اعمال کا بدلہ نہیں ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔ اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (قیامت کے واقع ہونے کی خبر بالکل) سچ ہے آپ کہہ دیجئے میرے رب کی قسم ہاں یہ (بالکل) سچ ہے (ایسا ہو کر رہے گا) اور تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور (اے رسول، اس دن تو یہ کیفیت ہوگی کہ) اگر کسی گنہ گار شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو وہ اپنے کو (دوزخ سے) بچانے کے لئے وہ تمام چیزیں دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (نادم ہوں گے اور اپنی) ندامت کو چھپائیں گے، پھر ان میں

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔ خبردار ہو جاؤ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے (سب) اللہ کا ہے (اور اس بات سے بھی) خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ، لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً، يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۸۷، ۱۸۸)

(اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی، آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب کو ہے وہی اس کو اس کے وقت (مقررہ) پر ظاہر کرے گا۔ (اے لوگو) وہ آسمانوں میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو اچانک تم پر واقع ہو جائے گی (اور اے رسول) یہ لوگ (وقوع قیامت کے متعلق) آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو (صرف) اللہ کو ہے لیکن (بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں تو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا اور (نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں) اگر میں غیب (کی باتیں) جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی برائی نہ پہنچتی میں تو بس (سرکشوں کو) ڈرانے والا اور ایمان والوں کو خوشخبری سنانے والا ہوں۔

آگے فرمایا (عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا) (میرا رب ہی) عالم الغیب ہے (لہٰذا وہی جانتا ہے کہ عذاب کب آئے گا) وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر بھی نہیں کرتا (اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ) (اگر کرتا بھی ہے تو) بس کسی برگزیدہ رسول پر ظاہر کرتا ہے۔ (لیکن اس نے غیب کی یہ بات کہ قیامت کب آئے گی مجھے نہیں بتائی لہٰذا میں اس کے وقت سے واقف نہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

(لقمان - ۳۴)

قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، پانی وہی برساتا ہے (اور پانی برسنے کے وقت کو وہی جانتا ہے) وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ ہی جاننے والا اور باخبر ہے۔

الغرض قیامت کے وقوع کا وقت اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتایا لہٰذا قیامت کے وقوع کا علم کسی کو نہیں (فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا) (اور جب اللہ تعالےٰ غیب کی کوئی بات اپنے برگزیدہ رسولوں کو بتاتا ہے تو) وہ ان رسولوں کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے (جو شیاطین کو رسولوں کے قریب نہیں آنے دیتے اور اس غیب کو شیطان کی ملاوٹ سے محفوظ رکھتے ہیں) (لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا) تاکہ اللہ یہ دیکھ لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (بے کم و کاست) پہنچا دیا (یا نہیں) اور (ویسے تو) اللہ (تمام چیزوں کا) جو ان رسولوں کے پاس ہوتی ہیں احاطہ کئے ہوئے ہوتا ہے (وہ نہ اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر ہوتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ انہیں غیر محفوظ ہونے دیتا ہے، ان کی ہر طرح کی نگرانی کرتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین اس کے بندوں تک ایسی حالت میں پہنچ جائے کہ وہ یقینی اور محفوظ ہو اور یہی نہیں) اللہ نے تو ہر چیز کی تعداد کو گن رکھا ہے (لہٰذا وحی تو وحی کوئی معمولی چیز بھی ضائع نہیں ہو سکتی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

(الحجر - ۹)

(اور اے رسول) یہ نصیحت ہم ہی نے نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

عمل

اے ایمان والو، اسلام پر استقامت کے ساتھ جمے رہئے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہ پکاریئے کسی قسم کا بھی شرک نہ کیجئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ مزّمّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا
قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ
قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ
تَرۡتِیۡلًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡكَ
قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ
هِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ قِیۡلًا ﴿۶﴾

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ
إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَ
الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ
قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَ
جَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ

وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ
وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا
مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

ترجمہ اے کپڑا اوڑھنے والے (۱) رات کو قیام کیا کیجئے مگر (ساری رات نہیں) تھوڑی رات (۲) (یعنی) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (۳) یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے (۴) ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری حکم القا کرنے والے ہیں (۵) بے شک رات کا جاگنا (نفس کو) شدت کے ساتھ پامال کرنے اور بات کو استوار رکھنے کا باعث ہوتا ہے (۶) دن کے وقت تو آپ بڑی بڑی دیر تک دوسرے کاموں میں مصروف رہا کریں گے (۷) (لہذا رات کے وقت) اپنے رب کے نام کا ورد کیا کیجئے اور سب کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جایا کیجئے (۸) وہی مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں لہذا اسی کو اپنا کارساز سمجھئے (۹) اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں (اور آئندہ کہیں گے) اس پر صبر کیجئے اور بہ حُسن و خوبی ان سے کنارہ کشی اختیار کیجئے (۱۰) اور (اے رسول) مجھے اور ان جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو چھوڑ دیجئے (میں ان کو سمجھ لوں گا ہاں، آپ ان کے متعلق جلدی نہ کیجئے بلکہ) انہیں تھوڑی سی مہلت دیجئے (۱۱) ہمارے پاس (ان کو پہنانے کے لئے) بیڑیاں (بھی ہیں) اور جلانے کے لئے دوزخ (بھی) ہے (۱۲) اور (ان کے لئے) حلق میں پھنسنے والا کھانا بھی ہے (غرض یہ کہ ان کے لئے) دردناک عذاب تیار ہے (۱۳) (یہ سزائیں ان کو اس دن ملیں گی) جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے (یعنی یہ سزائیں ان کو قیامت کے دن ملیں گی (۱۴)

معانی و مصادر (مُزَّمِّلٌ) اِزَّمَّلَ، يَزَّمَّلُ، اِزَّمُّلٌ (باب اِفِّعُّل) کپڑا اوڑھنا۔
(نَاشِئَةٌ) نَاشِئَةٌ = سو کر جاگنا۔
(وَطْأٌ) وَطِئَ، يَطَأُ، وَطْأٌ (س) پامال کرنا، روندنا۔
(اَقْوَمُ) قَامَ، يَقُوْمُ، قَوْمٌ وقَوْمَةٌ وقِيَامٌ وقَامَةٌ (ن) کھڑا ہونا، معتدل ہونا، ثابت ہونا

(قَیِّمٌ = سیدھا ۔ اَقْوَمُ = زیادہ سیدھا)۔
(سَبْحٌ) سَبَحَ، یَسْبَحُ، سَبْحٌ (ف) معاش میں تصرف کرنا، سیر میں دور نکل جانا، تیرنا، زیادہ کرنا۔
(تَبَتُّلٌ) تَبَتَّلَ، یَتَبَتَّلُ، تَبَتُّلٌ (باب تفعّل) سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔
(تَبْتِیلٌ) بَتَّلَ، یُبَتِّلُ، تَبْتِیلٌ (باب تفعیل) سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔
(نَعْمَةٌ) نَعِمَ، یَنْعُمُ، نَعْمَةٌ (ف، ن) خوشحال ہونا۔
(مَهِّلْ) مَهَّلَ، یُمَهِّلُ، تَمْهِیلٌ (باب تفعیل) مہلت دینا، نرمی کرنا۔
(اَنْكَالٌ) نَكَلَ، یَنْكُلُ نَكْلَةٌ (ن) کسی کے ساتھ ایسا کام کرنا جو دوسرے کو ڈرا دے۔ (اَنْكَالٌ = نِكْلٌ کی جمع، بیڑیاں)۔
(غُصَّةٌ) غَصَّ، یَغَصُّ، غَصَصٌ (ف، ن) حلق میں پھنس جانا اور سانس رک جانا۔
(غُصَّةٌ = وہ چیز جو حلق میں پھنس جائے)۔
(مَهِیلٌ) هَالَ، یَهِیلُ، هَیْلٌ (ض) مٹی ڈالنا، مَهِیلٌ = بھربھرا)
(كَثِیبٌ) كَثِیبٌ = ریت کا ٹیلہ۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) اے کپڑا اوڑھنے والے (قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا) رات کو قیام کیا کیجئے مگر (ساری رات نہیں) تھوڑی رات (نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا) (یعنی) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (اَوْ زِدْ عَلَیْهِ) یا (آدھی رات سے) کچھ زیادہ۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام اللیل کا حکم دے کر آپ پر قیام اللیل کو فرض کر دیا۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ، عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (بنی اسرآءیل ۔ ۷۹)

اور (اے رسول) رات کے وقت کچھ دیر کے لئے (نماز کے ساتھ) شب بیداری کیا کیجئے، یہ (نماز) آپ کے لئے زائد ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے۔

الغرض آیات زیر تفسیر اور مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قیام اللیل کو فرض کیا تھا لیکن مؤمنین بھی آپ کی اتباع میں قیام اللیل کیا کرتے تھے جیسا کہ اسی سورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ، (مزمل ۔ ۲۰)

اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے)۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری رات قیام کرنا فرض نہیں کیا بلکہ

آدھی رات یا آدھی رات سے کچھ زیادہ یا کچھ کم قیام کرنا فرض کیا۔

حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں :۔

اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ترم قدماہ جزء ۲ صـ ۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے اس قدر (لمبا) قیام کرتے کہ آپ کے دونوں پیر یا دونوں پنڈلیاں سوج جاتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من نام عند السحر جزء ۲ صـ ۶۳)

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد (علیہ السلام) کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات نماز پڑھتے اور (پھر) رات کا چھٹا حصہ سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو لمبا قیام کرتے تھے لیکن ساری رات قیام نہیں کرتے تھے بلکہ آپ سوتے بھی تھے اور قیام بھی کرتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں :۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل و نومہ جزء ۲ صـ ۶۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں افطار کرتے رہتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے کہ اس مہینے میں آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینے میں روزے رکھتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ (اب) آپ اس مہینہ میں افطار نہیں کریں گے اور اگر تم رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر آپ کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو سوتا ہوا دیکھ لیتے (یعنی آپ نماز بھی پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی یہی دیا ہے کہ ساری رات قیام نہ کیا جائے۔

عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں :۔

قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا مجھے

أُخْبَرَ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب جزء ۲ صـ ۶۸)

یہ خبر نہیں ملی ہے کہ تم (ساری) رات نماز پڑھتے ہو اور (ہر) روز روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا (جی ہاں) میں ایسا کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں دھس جائیں گی اور تمہارا نفس تھک جائے گا (پھر تم سے کچھ نہیں ہو سکے گا)۔ بے شک تمہارے نفس کا بھی (تم پر) حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی (تم پر) حق ہے لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب مایکرہ من التشدید فی العبادۃ جزء ۲ صـ ۶۵ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امر من نعس فی صلوٰتہ ۱/۳۱۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے تو دیکھا دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ زینب کی رسی ہے۔ وہ جب (نماز پڑھتے پڑھتے) نیند کی وجہ سے) سست ہونے لگتیں ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اسے کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھے جب تک نشاط باقی رہے اور جب سست ہو جائے تو بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب مایکرہ من التشدید

میرے پاس (قبیلہ) بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں داخل ہوئے۔ آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا فلاں عورت ہے۔ پھر اس کی نماز کا ذکر آیا تو کہا کہ رات کو (بالکل) نہیں سوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو تم پر لازم ہے کہ اتنا ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت

فی العبادۃ جزء ۲ ص۶۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ۱۸۰ من نعس فی صلاتہ جزء ۱ ص۳۱۵)

ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں:۔

اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَۃً فَقَالَ لَھَا مَا شَاْنُکِ قَالَتْ اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَیْسَ لَہٗ حَاجَۃٌ فِی الدُّنْیَا فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ قَالَ فَاِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاْکُلَ قَالَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَھَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ یَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَھَبَ یَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّیَا فَقَالَ لَہٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علیٰ اخیہ لیفطر فی التطوع جزء ۳ ص۴۹)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

ہے اس لئے کہ اللہ تو نہیں تھکے گا تم ہی تھک جاؤ گے (اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا تم ہی عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور پھر عبادت چھوڑ بیٹھو گے)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء میں بھائی چارہ کرایا تھا۔ (ایک دن) سلمان ابو الدرداء کے ہاں گئے۔ انہوں نے ام الدرداء کو پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ کہنے لگے: یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ ام الدرداء نے کہا: تمہارے بھائی ابو الدرداء کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ پھر ابو الدرداء بھی (وہاں) آگئے۔ انہوں نے ان کے لئے کھانا تیار کرایا۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو سلمان نے ابو الدرداء سے کہا: تم بھی کھاؤ۔ ابو الدرداء نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ۔ الغرض انہوں نے بھی کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے تو سلمان نے کہا سو جاؤ۔ وہ سو گئے۔ وہ پھر اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا سو جاؤ۔ وہ پھر سو گئے۔ پھر جب رات آخر ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ سلمان نے ابو الدرداء سے کہا: تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے لہذا ہر حق دار کو اس کا حق دو۔ پھر ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔

جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح جزء ۲ ص ۷ وصحیح مسلم کتاب النکاح جزء اول ص ۵۸۲)

تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے گھروں کی طرف آئے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھا جب انہیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق) خبر دی گئی تو انہوں نے اس کو کم سمجھا۔ کہنے لگے کہاں ہم اور کہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کیا مقابلہ) ان کو تو اللہ نے اگلے پچھلے ہر ایسے کام سے محفوظ کر دیا ہے جس کا انجام برا ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ پورے سال روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا۔ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا تم ہی ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا تھا۔ سنو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ مجھے (اس کے مواخذہ کا) ڈر ہے لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نکاح بھی کرتا ہوں تو جو شخص میری سنت سے بے رغبتی کرے وہ مجھ سے نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)۔

آگے فرمایا (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا) اور (اے رسول) قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔ اس کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے۔

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں:۔

مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا یہاں تک کہ وفات کے ایک سال پہلے کا زمانہ آیا تو اس زمانہ میں آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ آپ جب

حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا ۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جواز النافلۃ قائما وقاعدًا جزء اول ص۲۹۵)

کبھی کوئی سورت تلاوت کرتے تو اس کو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے کہ بڑی سے بڑی سورت سے وہ سورت بڑی ہو جاتی تھی۔

یعلی بن مملک کہتے ہیں:۔

اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ مَالَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ وَكَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ یُصَلِّیْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۲۱۳)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے آپ کی نماز کی متعلق کیا پوچھتے ہو (کیا تم ایسا کر سکتے ہو، ہرگز نہیں) آپ نماز پڑھتے پھر اتنی دیر کے لئے جتنی دیر آپ نے نماز پڑھی تھی سو جاتے پھر اتنی دیر نماز پڑھتے جتنی دیر آپ سوتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر انہوں نے آپ کی قرأت کی کیفیت بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ کی قرأت بڑی واضح ہوتی تھی، ایک ایک حرف (واضح ہوتا تھا)

حضرت ام سلمہ زوجہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ (وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ اٰیَةً اٰیَةً) یَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقْرَاُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ (رواہ الترمذی فی ابواب القراءۃ جزء ۲ ص۱۱۴ وابوداؤد فی کتاب الحروف جزء ۲ ص۲۰ والحاکم فی کتاب التفسیر فی ابواب القراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۲۳۱ وسندہ صحیح ۔ مرعاۃ جزء ۴ ص۳۷۲ ودارقطنی ۱/۱۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کو قطع کیا کرتے تھے (یعنی) ہر آیت پر رک جایا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے پھر ٹھہر جاتے (پھر) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔

قتادہ کہتے ہیں:۔

سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ

(حضرت) انس سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب قد القراءۃ جزء ۶ ص ۲۴۱)

کی قرأت کیسی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی قرأت دراز ہوتی تھی (آپ کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے) پھر انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی تو بِسْمِ اللّٰهِ کو کھینچا، رَحْمٰن کو کھینچا اور رَحِيْم کو کھینچا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو ان کے مخارج سے نکالنے کے لئے زبان کو پھراتے تھے۔

عبداللہ بن مغفل رضؓ فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب الترجیع ۶/۲۴۱)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور وہ آپ کو لئے چلی جا رہی تھی۔ آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے۔ آپ کی قرأت (بڑی) نرم تھی۔ آپ پڑھ رہے تھے اور (زبان کو) پھرا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِيْ قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهٗ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروایتہ عن ربہ جزء ۹ ص ۱۹۲)

میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھ رہے تھے اور (زبان کو) پھرا رہے تھے۔ پھر معاویہ نے (جنہوں نے یہ حدیث عبداللہ بن مغفل سے سنی تھی) عبداللہ بن مغفل کی قرأت کی کیفیت بیان کی اور کہا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے اوپر چھا جائیں گے تو میں آواز کو حلق میں گھما کر اسی طرح قرأت کرتا جس طرح ابن مغفل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کرتے وقت آواز کو حلق میں پھرایا تھا۔ معاویہ کے شاگرد نے معاویہ سے پوچھا کہ ان کے آواز کو حلق میں پھرانے کی کیا کیفیت تھی۔ معاویہ نے کہا تین مرتبہ آآآ (یعنی تین الف کے برابر کھینچتے تھے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے تلاوت کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماھر بالقرآن مع الکرام البررۃ جزء ۹ صـ۱۹۳)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے اللہ کسی چیز کو اتنے (غور سے) نہیں سنتا جتنا (غور سے) کہ نبی کی قرأت کو سنتا ہے جب وہ خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے قرآن (مجید) کی تلاوت کرے۔

حضرت براء فرماتے ہیں:۔

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا اَوْ قِرَاءَۃً مِنْہُ۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماھر بالقرآن مع الکرام البررۃ جزء ۹ صـ۱۹۴)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھتے ہوئے سُنا۔ میں نے آپ سے زیادہ اچھی آواز کسی کی نہیں سُنی۔

ہر آیت پر وقف کرنا، کھینچ کھینچ کر پڑھنا، زبان کو الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے پھرانا، ایک ایک حرف کو واضح کرنا اور خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں ترتیل پر دلالت کرتی ہیں گویا ترتیل سے پڑھنے کے لئے ان پانچوں باتوں کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا) ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری حکم القا کرنے والے ہیں (اس بھاری حکم کی ادائیگی کے لئے رات کو جاگنے سے بڑی مدد ملے گی) (اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا) رات کا جاگنا (نفس کو) شدت کے ساتھ پامال کرنے اور بات کو استوار رکھنے کا باعث ہوتا ہے (اعتدال سے زیادہ آرام طلبی کی خواہش ختم ہو جاتی ہے اور قرأت اور دعاء میں بڑی یکسوئی، سکون اور حضور قلب ہوتا ہے، سناٹے کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ ہوتی ہے) (اِنَّ لَكَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا) دن کے وقت تو آپ بڑی بڑی دیر تک وعظ و نصیحت اور دیگر کاموں میں مصروف رہیں گے (دن کے وقت تو آپ کو اتنا وقت ہی کہاں ملے گا کہ آپ یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے لو لگا سکیں اور دل جمعی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کر سکیں) (وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا) (لہٰذا رات کے وقت) اپنے رب کے نام کا ورد کیا کیجئے اور سب کو چھوڑ کر اسی (اکیلے) کی طرف متوجہ ہو جایا کیجئے۔

بھاری حکم سے مراد وعظ و نصیحت اور تبلیغ ہے اور یہ یقیناً بڑا ہی مشکل کام ہے۔ اس کام میں بڑی بڑی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں، طرح طرح کی دل آزار باتیں سننی پڑتی ہیں، کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا

ہے مثلاً کوئی دیوانہ کہتا ہے، کوئی مکار کہتا ہے، کوئی تکلیف پہنچاتا ہے اور کوئی گلا گھونٹتا ہے۔ تبلیغ بڑے عزم و حوصلہ اور صبر و استقامت کا کام ہے۔ تبلیغ پھولوں کی سیج نہیں ہے بلکہ خار دار اور ناہموار سنگلاخ جنگل ہے جس میں سے گذرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ رات کا اٹھنا تکلیف برداشت کرنے کا عادی بناتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا اور پھر شدت کے ساتھ تبلیغ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

آگے فرمایا (رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا) (رات کو اٹھ کر اپنے رب کا ذکر کیا کیجئے) وہی مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی کارساز نہیں) لہذا اسی کو اپنا کارساز سمجھیے (وہی مشکل کشا ہے، اسی سے فریاد کیجئے، اسی سے مدد مانگیئے) (وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا) اور جو کچھ یہ کفار آپ کے متعلق کہتے ہیں (اور آئندہ کہیں گے) اس پر صبر کیجئے اور بحسن و خوبی ان سے کنارہ کشی اختیار کیجئے۔

صبر و استقامت بڑی اہم اور ضروری چیز ہے اور نماز صبر و استقامت کی تربیت کے لئے بڑا اہم ذریعہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آیات زیر تفسیر میں رات کو نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرض نمازیں پڑھنے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (قٓ - ۳۹ و ۴۰)

تو (اے رسول) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس پر آپ صبر کیجئے اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح پڑھا کیجئے۔ اور رات میں بھی کچھ دیر اس کی تسبیح پڑھا کیجئے اور نماز کے بعد بھی۔

الغرض فرض نماز ہو یا تہجد کی نماز دونوں صبر کی تربیت دیتی ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ صبر بھی کرتا رہے اور نماز بھی پڑھتا رہے تاکہ صبر کی قوت میں برابر اضافہ ہوتا رہے۔

نماز صرف صبر ہی کی تربیت نہیں دیتی بلکہ سکون قلب بھی پیدا کرتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ مدد حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ، وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرۃ - ۴۵، ۴۶)

اور (ہر مشکل اور ہر صدمہ کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو اور بے شک نماز کا ادا کرنا بڑا مشکل کام ہے، لیکن ان لوگوں کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں جو عاجزی کرتے ہیں

(یعنی وہ) جو اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں (یعنی جن لوگوں کا قیامت پر ایمان ہے ان کے لئے نماز کچھ مشکل نہیں ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

(البقرۃ۔ ۱۵۳)

اے ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد طلب کیا کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) (اے مدثر، کھڑے ہو جائیے اور ڈرائیے) کے حکم کی تعمیل میں تبلیغ تو شروع کر دی تھی لیکن عام اور کھلم کھلا تبلیغ کا حکم جس کو آیات زیر تفسیر میں قول ثقیل کہا گیا ہے نازل نہیں ہوا تھا تاہم اس خفیہ تبلیغ کے دوران بھی کفار نے دل آزار باتیں کہنی شروع کر دی تھیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین کی۔

بالآخر اپنے مناسب وقت پر قول ثقیل یعنی عام اور کھلم کھلا تبلیغ کا حکم نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(الحجر۔ ۹۴)

(اے رسول) جو حکم آپ کو دیا گیا ہے آپ اس کو (علی الاعلان) بیان کر دیجئے اور مشرکین سے اعراض کیجئے۔

اس آیت (وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ) (مشرکین سے روگردانی کیجئے) میں گویا (وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا) (یعنی بہ حسن و خوبی ان سے کنارہ کشی اختیار کیجئے) کی تفسیر ہے۔

خفیہ تبلیغ کے دوران بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا گیا تھا لیکن عام تبلیغ کے دوران شدت کے ساتھ جھٹلانے کا امکان تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے مزید صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا (وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا) اور (اے رسول) مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیجئے (میں ان کو سمجھ لوں گا، لیکن آپ اس سلسلے میں جلدی نہ کیجئے بلکہ) انہیں تھوڑی سی مہلت دیجئے (ہو سکتا ہے کہ مہلت کے زمانہ میں یہ ایمان قبول کر لیں۔ اگر مہلت کے زمانے میں بھی انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا تو پھر) (اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا) ہمارے پاس (ان کو پہنانے کے لئے) بیڑیاں بھی ہیں، (جلانے کے لئے) آتش سوزاں بھی ہے (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا) اور (کھانے کے لئے) حلق میں پھنس جانے والا کھانا بھی ہے (غرض یہ کہ ان کے لئے) دردناک عذاب تیار ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ، سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ وَاُمْلِیْ لَھُمْ، اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ○

(ن ۔ ۴۴ و ۴۵)

تو (اے رسول) مجھے اور جو لوگ اس کلام (الٰہی) کو جھٹلا رہے ہیں انہیں (آپس میں فیصلہ کرنے کے لئے) چھوڑ دیجئے، ہم ان کو بتدریج اس طرح (عذاب کے) قریب کر دیں گے کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی اور (اے رسول) میں (تو فی الحال) انہیں ڈھیل دے رہا ہوں، میری تدبیر بڑی مضبوط ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ ○ اَلَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ○ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ○

(الحجر۔ ۹۵ تا ۹۹)

ہم ان مذاق اڑانے والوں کے مقابلہ میں آپ کے لئے کافی ہیں (لہٰذا آپ ان کی پرواہ نہ کریں) جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ بناتے ہیں، انہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا (کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے) اور (اے رسول) ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے، (آپ آزردہ ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کو آزردہ ہونے کی ضرورت نہیں)، آپ تو (دلجمعی کے ساتھ) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح پڑھتے رہا کیجئے سجدہ کرتے رہا کیجئے اور اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے جب تک آپ کی وفات نہ ہو۔

آگے فرمایا (یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّھِیْلًا) (یہ سزائیں ان کو اس دن ملیں گی) جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے (یعنی جب قیامت آئے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ○ وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ○ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ○

پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا

(الحآقہ ۔ ۱۳ تا ۱۵) تو اس دن قیامت واقع ہوگی۔

آیات زیر تفسیر عام اور علی الاعلان تبلیغ کی گویا تمہید ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سے بتلایا جا رہا ہے کہ عنقریب آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالی جائے گی۔ آپ اس کے لئے پہلے سے تیار رہیں اور ناگہانی طور پر ذمہ داری ڈالنے سے فطرۃً جو بوجھ محسوس ہوتا ہے وہ بوجھ محسوس نہ کریں۔

جنگ احزاب کے سلسلہ میں اس کی ایک مثال ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اس جنگ کی خبر دے دی تھی لہذا جب وہ جنگ واقع ہوئی تو صحابہ کرام بالکل نہیں گھبرائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ○

(الاحزاب ۔ ۲۲)

اور جب مؤمنین نے (کافروں کی) فوجوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو وہی ہے جس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں پہلے ہی خبر دیدی تھی اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا، اس (منظر کو دیکھ کر وہ ڈگمگائے نہیں بلکہ اس) سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور زیادتی ہوگئی۔

علی الاعلان تبلیغ کے حکم سے پہلے آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین کی اور نماز تہجد کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کفار کو عذاب تو ہوگا لیکن قیامت کے دن لہذا قیامت سے پہلے عذاب کے لئے جلدی نہ کریں۔

عمل

اے ایمان والو، قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھا کیجئے۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا
عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
رَسُولًا ﴿۱۵﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ
فَأَخَذْنَٰهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ
تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ
الْوِلْدَٰنَ شِيبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنفَطِرٌ
بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿۱۸﴾ إِنَّ
هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ
إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿۱۹﴾

ترجمہ (اے کفار) جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا اسی طرح ہم نے تمہاری طرف (بھی) ایک رسول بھیج دیا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہ ہوں گے (۱۵) فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو سخت گرفت میں لے لیا (۱۶) تو (اے کفار بتاؤ) اگر تم کفر کرتے رہے تو اس دن (کے عذاب سے) کیسے بچو گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دیگا (۱۷) اس دن آسمان پھٹ جائے گا، یہ اللہ کا وعدہ ہے، جو پورا ہو کر رہے گا (۱۸) (اور) یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے، تو جو شخص چاہے (اس پر عمل کر کے) اپنے رب تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کرے (۱۹)

معانی و مصادر (وَبِیْلٌ) وَبُلَ، یَوْبُلُ، وَبْلٌ و وَبَالٌ و وُبُوْلٌ (ک) سخت ہونا، (وَبِیْلٌ = سخت)

(شِیْبٌ) شَابَ، یَشِیْبُ، شَیْبَۃٌ و شَیْبٌ و مَشِیْبٌ (ض) بال سفید ہونا۔ (شِیْبٌ = اَشْیَبُ کی جمع، سفید سر والے)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا) (اے لوگو) جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا اسی طرح ہم نے تمہاری طرف (بھی) ایک رسول بھیج دیا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہ ہوں گے،

فرعون کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ھَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓی اَنْ تَزَكّٰی ۝ وَاَهْدِیَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخْشٰی ۝

(والنّٰزعٰت ۔ ۱۵تا۱۹)

(اور اے رسول) کیا موسیٰ کا قصہ آپ کو (نہیں) پہنچا جب ان کے رب نے ان کو ایک مقدس وادی (یعنی) طوٰی میں پکارا (اور کہا) فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔ (اس سے) کہو: کیا تو چاہتا ہے کہ (کفر کی گندگی سے) پاک ہو جائے اور (کیا) میں تجھے تیرے رب کی طرف (جانے والا) راستہ نہ بتاؤں، (ہو سکتا ہے کہ پھر تو (اپنے رب سے) ڈرنے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن مؤمنین پر گواہ ہوں گے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ۝ (البقرۃ ۔ ۱۴۳)

(اے ایمان والو، جس طرح ہم نے تم کو ہدایت دے کر تم پر احسان کیا) اسی طرح (تم پر ہم نے یہ بھی احسان کیا کہ) تم کو معتدل امت بنایا تاکہ تم

لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ، هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ، هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ، هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

(الحج ۔ ۷۸)

اور (اے ایمان والو) اللہ کے راستہ میں کوشش کرتے رہو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے ، اس نے تم کو منتخب کر لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی سختی نہیں کی ہے ، (اس نے تمہارے لئے وہی دین پسند کیا ہے جو) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (تھا) (اور اے ایمان والو) اسی نے تمہارا نام مسلمین رکھا (اس کتاب سے) پہلے بھی اور اس (کتاب) میں بھی تاکہ یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں اور تم (تمام) لوگوں کے اوپر گواہ ہو تو (اے ایمان والو) نماز کو قائم کرو ، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ (کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑے رہو ، وہی تمہارا کارساز اور مددگار ہے تو (دیکھو) کتنا اچھا کارساز ہے اور کتنا اچھا مددگار۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

(الاحزاب ۔ ۴۵، ۴۶)

اے نبی ہم نے آپ کو گواہ ، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور (ہم نے آپ کو) اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ ، فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ ؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ ، فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ ؟ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُهٗ فَنَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ، وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (صحیح بخاری

نوح کو قیامت کے دن بلایا جائے گا۔ وہ کہیں گے : اے میرے رب میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : کیا تم نے تبلیغ کی تھی۔ وہ عرض کریں گے : ہاں۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم کو تبلیغ کی تھی۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : (اے نوح)

کتاب التفسیر باب قولہ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا جزء ۶ ص ۲۶)

تمہارا گواہ کون ہے۔ وہ عرض کریں گے محمد اور ان کی امت پھر تم گواہی دو گے کہ انہوں نے یقیناً تبلیغ کی تھی اور رسول (یعنی میں) تمہاری گواہی کی گواہی دونگا (یعنی تمہاری تصدیق کر دوں گا)۔

آگے فرمایا (فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا) فرعون نے رسول کی نافرمانی کی (ان پر ایمان نہیں لایا) تو ہم نے اس کو سخت گرفت میں لے لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ○

(القصص ۔ ۴۰)

پھر ہم نے (فرعون) اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے ان کو سمندر میں پھینک دیا تو (اے رسول) آپ دیکھ لیں کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی ○ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ ○

(طٰہٰ ۔ ۷۷، ۷۸)

اور (اے رسول، پھر) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو ساتھ لے کر راتوں رات یہاں سے چلے جاؤ اور ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا دو پھر نہ تو تمہیں (فرعون کے) پکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ (غرق ہونے کا ڈر۔ الغرض جب موسیٰ مؤمنین کو لے کر وہاں سے چلے) تو فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ پھر سمندر کی جس چیز نے انہیں ڈھانک لیا ڈھانک لیا (یعنی سمندر کی لہروں نے انہیں ڈبو دیا)۔

اللہ تعالیٰ نے فرعون کی تباہی اور عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونے کا ذکر کفار مکہ کی عبرت کے لئے سنایا۔ کفار مکہ کو یہ بتانا مقصود تھا کہ جس طرح فرعون ایمان نہ لا کر عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا اور قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اسی طرح اگر تم ایمان نہ لائے اور تکذیب کرتے رہے تو تم بھی قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے (فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا) تو (اے کفار بتاؤ) اگر تم کفر کرتے رہے تو اس دن (کے عذاب سے) کیسے بچو گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دیگا (قیامت کی ہولناکی کو دیکھ کر خوف و دہشت سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے)۔

قیامت کی ہولناکی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ

(الحج ۔ ۱و۲)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی آفت ہے ۔ (اے لوگو) اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائیگا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا (اس کو دیکھ کر وہ مدہوش ہو جائیں گے) ۔

آگے فرمایا (اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ) اس دن آسمان پھٹ جائے گا ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ جب آسمان پھٹ جائے گا ۔

(اذا السمآء انفطرت ۔ ۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ جب آسمان شق ہو جائے گا ۔

(اذا السمآء انشقت ۔ ۱)

آگے فرمایا (كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا) یہ اللہ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا (اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا) اور (اے لوگو) یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے رب تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کرے (یعنی اس پر عمل کرے اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اور اس کی جنت میں داخل ہو جائے) ۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا ہے ۔ ان پر ایمان لائیے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کا سامان کیجئے ۔

اے لوگو، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نصیحت ہے ۔ اس پر ایمان لائیے اور اس پر عمل کیجئے ۔ یہی سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضاء اور جنت تک پہنچاتا ہے ۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ
مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ،
وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ،
عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ
ٱلْقُرْءَانِ، عَلِمَ أَن سَيَكُونُ
مِنكُم مَّرْضَىٰ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ
فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ

اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا، وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ
هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا، وَ
اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ (اور اے رسول) آپ کے رب کو معلوم ہے کہ (کبھی) آپ تقریباً دو تہائی رات، (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے)، رات اور دن کا اندازہ تو اللہ ہی مقرر کرتا ہے، اس کو معلوم ہے کہ تم اس کو نباہ نہیں سکو گے لہٰذا وہ تم پر مہربانی فرماتا ہے، تو (اب) قرآن سے جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، اس کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرنے کے لئے زمین میں سفر بھی کریں گے اور بعض اللہ کے راستہ میں جنگ بھی کریں گے (تو رات کے وقت اتنا طویل قیام ان کے لئے بہت دشوار ہوگا، ان وجوہ کی بنا پر اللہ تم پر آسانی فرماتا ہے) تو (اب) قرآن میں سے جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہو، اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے پہلے سے بھیج دو گے اس کو اللہ کے ہاں پالو گے (وہ ضائع نہیں ہوگی، بلکہ) وہ (وہاں تمہارے حق میں) بہتر ہوگی اور ثواب کے لحاظ سے بھی (بہت) بڑی ہوگی اور (اے ایمان والو) اللہ سے معافی مانگتے رہا کرو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنیوالا ہے (۲۰)

معانی ومصادر (تُحْصُوْا) اَحْصٰی، یُحْصِیْ، اِحْصَاءٌ (باب افعال) گننا، ضبط کرنا۔

شانِ نزول حضرت سعد بن ہشامؒ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا:۔

اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ قِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ؟ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِیَامَ اللَّیْلِ فِیْ اَوَّلِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ فَقَامَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ حَوْلًا وَاَمْسَكَ اللّٰہُ خَاتِمَتَھَا اثْنَیْ عَشَرَ شَھْرًا فِی السَّمَاءِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ التَّخْفِیْفَ فَصَارَ قِیَامُ اللَّیْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِیْضَۃٍ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلوٰۃ اللیل ومن نام عنھا او مرض جزء اول ص۲۹۹)

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام (اللیل) کی کیفیت بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں (پڑھی ہے)۔ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ نے) فرمایا: اللہ عزوجل نے اس سورت کی ابتداء میں قیام اللیل کو فرض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک قیام کرتے رہے۔ (اس عرصہ میں) اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر کو بارہ مہینے تک آسمان میں روکے رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخر آیات نازل کر کے تخفیف کر دی تو پھر قیام اللیل فرض ہونے کے بعد نفل رہ گیا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ) (اور اے رسول) آپ کے رب کو معلوم ہے کہ (کبھی) آپ تقریباً دو تہائی رات (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی (آپ کے ساتھ قیام کرتی ہے) (وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ) رات اور دن کا اندازہ تو اللہ ہی مقرر کرتا ہے (کبھی رات بڑی ہوتی ہے اور کبھی دن بڑا ہوتا ہے، کبھی دونوں برابر ہوتے ہیں۔ جب رات بڑی ہوتی ہے تو قیام بھی بڑا ہو جاتا ہے اور لمبا قیام کسی حد تک ناقابل برداشت ہوتا ہے، اس میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور جب رات چھوٹی ہوتی ہے تو رات کو قیام کرنے سے نیند پوری نہیں ہوتی اور یہ بھی ایک قسم کی تکلیف ہے۔ الغرض رات بڑی ہو یا چھوٹی قیام اللیل ایک مشکل کام ہے تم چاہو کہ اپنی سہولت کے لئے رات اور دن کا اندازہ خود مقرر کر لو تو یہ تم کر نہیں سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے) (عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ) اللہ کو معلوم ہے کہ تم اس کو نباہ نہیں سکو گے (فَتَابَ عَلَيْكُمْ) لہٰذا وہ تم پر مہربانی فرماتا ہے (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ) تو (اب اے ایمان والو) قرآن میں سے جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو (یعنی لمبا قیام نہ کیا کرو، بڑی دیر تک نماز نہ پڑھتے رہا کرو۔ لمبا قیام اور بڑی دیر تک نماز پڑھتے رہنا یہ دونوں کام تم سے نبھ نہیں سکیں گے) (عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى) اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے (وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ) بعض اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرنے کے لئے زمین میں سفر کریں گے (وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) اور بعض اللہ کے راستہ میں جنگ بھی کریں گے (تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رات کی نماز طویل ہو اور بیمار بھی اسے ادا کر سکے، تاجر سفر میں اور اللہ کے راستہ میں جنگ کرنے والے میدان جنگ میں بھی اسے ادا کر سکیں۔ ان سب کے لئے طویل قیام بہت مشکل ہوگا (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) لہٰذا قرآن میں سے جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

ابتدائے سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام اللیل صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کیا گیا تھا۔ مسلمین پر براہ راست فرض نہیں کیا گیا تھا لیکن کیونکہ اتباع رسول فرض ہے لہٰذا بالواسطہ قیام اللیل مسلمین پر بھی فرض ہو گیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے تھے لہٰذا سنت کی پیروی میں مسلمین پر بھی قیام اللیل کی ادائیگی لازم ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمین کے حال پر رحم فرمایا اور اس کی فرضیت کو بڑی حد تک ساقط کر دیا۔ اگر طویل قیام اللیل فرض نہ ہوتا بلکہ شروع ہی سے نفل ہوتا تو پھر ان الفاظ کی کیا ضرورت تھی کہ اب جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔ یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ جو چیز پہلے فرض تھی اب اسے نفل قرار دیا جا رہا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کی ادائیگی فرض ہوتی ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو جو اس کی فرضیت کو ساقط کر دے۔ اب طویل قیام اللیل فرض اس لئے

نہیں کہ قرینہ صارفہ موجود ہے اور وہ یہ حکم ہے (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو)۔

مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رات کو جتنی رکعتیں چاہے پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوتر جزء ۲ ص۳)

رات کی نماز دو دو رکعت پڑھا کرو پھر جب تم نماز سے فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ یہ ایک رکعت جتنی نماز تم پڑھ چکے ہو اُسے وتر بنا دے گی۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیام اللیل کی رکعتیں طاق ہونی چاہئیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جائے اور آخر میں ایک وتر ادا کیا جائے۔

قیام اللیل میں کم سے کم ایک رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہے یعنی صرف وتر پڑھ لینا کافی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ایقاظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوتر جزء ۲ ص۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاعتراض بین یدی المصلی ۲۰۹/۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر سوتی رہتی تھی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے جگا دیتے۔ میں بھی وتر پڑھ لیا کرتی تھی۔

آگے فرمایا (وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) اور (اے ایمان والو) نماز کو قائم رکھو (یعنی نماز پنجگانہ پابندی سے پڑھتے رہو) زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں برضا و رغبت خرچ کرتے رہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ (التغابن۔ ۱۷)

(اے ایمان والو) اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا کر دے گا اور تمہیں معاف کر دیگا اور اللہ بڑا قدر دان اور بردبار ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ

اَجْرًا) اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے پہلے سے بھیج دو گے اس کو اللہ کے ہاں پالو گے (وہ ضائع نہیں ہوگی بلکہ) وہ (وہاں تمہارے حق میں) بہتر ہوگی اور اجر (و ثواب) کے لحاظ سے بھی (بہت) بڑی ہوگی (وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) اور (اے ایمان والو) اللہ سے (اپنی خطاؤں کی) معافی مانگتے رہا کرو، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

عمل

اے ایمان والو، رات کو جتنا بھی ہو سکے قیام کیا کیجئے۔ اگر آپ زیادہ قیام نہ کر سکیں تو ایک رکعت ہی پڑھ لیا کیجئے۔

اے ایمان والو، پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھا کیجئے، زکوٰۃ پابندی سے ادا کرتے رہیئے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے برضاء و رغبت اپنا مال خرچ کرتے رہیئے۔

اے ایمان والو، اپنی خطاؤں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہا کیجئے۔ آپ معافی طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیگا وہ بڑا غفور اور رحیم ہے۔

قیام اللّیل کے مسائل

قیام اللیل کے سلسلہ میں مندرجہ مسائل گذر چکے ہیں:۔

(۱) قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، گھاس نہ کاٹے۔

(۲) رات کی نماز جتنی آسانی سے پڑھی جا سکے پڑھ لے۔ اگر صرف ایک رکعت ہی پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

(۳) رات کی نماز دو دو رکعت پڑھی جائے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جائے اور ایک رکعت وتر پڑھا جائے۔

اب ہم قیام اللیل کے بقیہ مسائل بیان کرتے ہیں:۔

(۴) جب تہجد کے لئے اٹھے تو بیٹھنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کی آیات اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورت تک تلاوت کرے۔

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں:۔

بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ

میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سے کچھ دیر باتیں

سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ قَرَأَ الْآيٰتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ آل عمران جزء ۶ ص۵۱)

کیں پھر سو گئے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی تو آپ اٹھ کر) بیٹھ گئے۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت کیں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا، مسواک کی پھر گیارہ رکعت پڑھیں۔ پھر بلال نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعت پڑھیں پھر آپ (گھر سے) باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھی۔

⑤ قیام اللیل، قیام رمضان یا تہجد کی عموماً گیارہ رکعت پڑھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ایک رکعت وتر پڑھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ جزء ۲ ص۶۶ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل جزء اول ص۲۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ (عموماً) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ (وَهِيَ الَّتِي يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ) إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اص۲۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

⑥ قیام اللیل کی تیرہ رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہیں :۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کیف کان صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکم کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل جزء ۲ ص ۱۶۲ وروی مسلم نحوہ فی کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل جزء اول ص ۳۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (کبھی کبھی) تیرہ رکعت بھی پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوتر جزء ۲ ص ۳)

(میں ایک رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے ہاں سویا) آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں پھر وتر پڑھا۔

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں :۔

لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی الصلوٰۃ اللیل جزء اول ص ۲۱)

(میں نے ارادہ کیا کہ) ایک رات ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو (غور سے) دیکھوں گا۔ (الغرض میں نے (دیکھا کہ) آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو بڑی لمبی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے پہلے کی دو رکعتوں سے چھوٹی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ان سے پہلے کی دو رکعتوں سے چھوٹی تھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ان سے پہلے کی دو رکعتوں سے چھوٹی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ان سے پہلے کی دو رکعتوں سے چھوٹی تھیں، پھر وتر پڑھا۔ یہ کل تیرہ رکعتیں تھیں۔

⑦ قیام اللیل کی رکعات گیارہ سے کم بھی پڑھی جاسکتی ہیں (حتیٰ کہ ایک بھی پڑھی جاسکتی ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:۔

سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدَی عَشْرَةَ سِوَی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کیف کان صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنت کے علاوہ رات کو سات رکعتیں بھی پڑھی ہیں، نو بھی پڑھی ہیں اور گیارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔

⑧ رمضان میں رات کی نماز جماعت سے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِہٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَۃِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوٰۃ اللیل جزء ۲ ص۶۳ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول ص۳۰۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر اگلی رات کو آپ نے پھر نماز پڑھی، اس رات کو آدمی بہت کثرت سے شریک ہوئے پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ پھر جمع ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہیں لائے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے (رات کو کیا) میں نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن مجھے تمہاری طرف آنے سے کسی اور چیز نے باز نہیں رکھا سوائے اس کے کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ رمضان کا واقعہ ہے۔

⑨ جب قیام اللیل شروع کرے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلَاتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ (صحیح مسلم

جب تم میں سے کوئی شخص رات کی نماز پڑھے تو اپنی نماز کی ابتداء دو ہلکی رکعتوں سے کرے۔

کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل
جزء اول ص۳۱۰)

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل ۱/۳۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اپنی نماز کی ابتداء دو ہلکی رکعتوں سے کرتے۔

(۱۰) دو ہلکی رکعتوں کے بعد دو طویل رکعتیں پڑھے پھر ان سے دو ہلکی، پھر ان سے دو ہلکی پھر ان سے دو ہلکی اسی طرح ہر دو رکعت اپنے ماقبل دو رکعت سے ہلکی ہوں پھر وتر پڑھے۔

اس سلسلہ میں حضرت زید بن خالدؓ کی روایت ص۱۳۴ پر گذر چکی ہے۔

(۱۱) وتر بالکل آخر میں پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوتر جزء ۲ ص۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل مثنٰی مثنٰی جزء اول ص۳۰۲)

رات کو اپنی نماز کا آخر وتر کو بناؤ۔

(۱۲) رات کی نماز اس وقت تک پڑھے جب تک نشاط باقی رہے، جب اونگھ آجائے اور نشاط باقی نہ رہے تو سو جائے اور اس وقت تک سوتا رہے جب تک نیند کا غلبہ ختم نہ ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب مایکرہ من التشدید فی العبادۃ جزء ۲ ص۶۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ۱۰ مرمن نعس جزء اول ص۳۱۵)

تم میں کوئی شخص اس وقت تک نماز پڑھے جب تک نشاط (چستی اور خوشی) باقی رہے۔ جب سست ہو جائے تو (نماز چھوڑ کر) بیٹھ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ

جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اونگھے تو اُسے چاہئے کہ سو جائے (اور اس وقت تک سوتا رہے) جب تک نیند نہ چلی جائے اس لئے کہ جب تم میں

يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امر من نعس فی صلوٰۃ جزء اول ص۳۱۵)

سے کوئی شخص نماز پڑھے اور وہ اونگھ رہا ہو تو ہو سکتا ہے کہ استغفار کرنے کے بجائے اپنے لئے بد دعا کر بیٹھے۔

(۱۳) قرأت نہ بہت بلند آواز سے کرے اور نہ بالکل خفیہ آواز سے۔ اگر کچھ آیتیں کسی سورت کی اور کچھ آیتیں کسی اور سورت کی پڑھے تو بھی جائز ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَۃً فَاِذَا بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ یَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ قَالَ وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَھُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَکَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَکَ قَالَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ (زَادَ الْحَسَنُ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ وَقَدْ سَمِعْتُکَ یَا بِلَالُ وَاَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ وَمِنْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ قَالَ کَلَامٌ طَیِّبٌ یَجْمَعُہُ اللّٰہُ بَعْضَہٗ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ قَدْ اَصَابَ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوٰۃ اللیل جزء اول ص۱۹۵ وسندہ

ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ ابوبکر نماز پڑھ رہے ہیں اور اپنی آواز کو پست کر رکھا ہے پھر آپ عمر بن خطاب کے پاس سے گذرے۔ وہ بھی نماز پڑھ رہے تھے ان کی آواز (بہت) بلند تھی۔ جب دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر میں تمہارے پاس سے گذرا تم پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ (حضرت) ابوبکر نے کہا: اے اللہ کے رسول، میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا اُسے سُنا رہا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت) عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گذرا اور تم (بہت) بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ (حضرت) عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں سوتے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرو اور حضرت عمر سے فرمایا: تم اپنی آواز کو ذرا پست کرو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ) آپ نے (حضرت) بلال سے کہا: اے بلال میں نے تم کو کچھ اس سورت میں سے اور کچھ اس سورت میں سے پڑھتے ہوئے سُنا۔ حضرت بلال نے عرض کیا: پاکیزہ کلام ہے۔

صحیح - التعلیقات جزء اول ص۳۴۸)

اللہ (تعالیٰ) اس کے بعض حصّہ کو بعض کی طرف جمع کرے گا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے ٹھیک (سوچا) تھا۔

(۱۴) قیام اللیل کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آدھی رات تک سوئے پھر اٹھ کر تہائی رات قیام کرے پھر رات کا چھٹا حصہ سو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-
اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا۔
(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من نام عند السحر جزء ۲ ص۶۳ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب النہی عن صوم الدھر جزء اول ص۲۷۱)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نماز ہے اور سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے روزے ہیں۔ داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آدھی رات سوتے، تہائی رات نماز پڑھتے پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(۱۵) وتر یا تہجد اگر شروع رات میں یا آدھی رات کے وقت پڑھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔ آخر رات میں افضل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہے:-
کُلَّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَانْتَہٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ساعات الوتر جزء ۲ ص۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اول ص۲۹۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے البتہ آپ کے وتر کی انتہا صبح تک پہنچ گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-
مَنْ خَافَ لَا یَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَذٰلِکَ اَفْضَلُ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب من خاف ان لا یقوم من اٰخر

جو اس بات سے ڈرے کہ آخر رات کو نہیں اٹھ سکے گا تو وہ اول رات ہی وتر پڑھ لے اور جو شخص یہ چاہے کہ آخر رات میں نماز پڑھے تو وہ آخر رات میں وتر پڑھے اس لئے کہ رات کے آخر میں نماز پڑھنا مشہود ہوتا ہے (یعنی اس

اللیل فلیوتر اولہ جزء اول ص۳۰۳ وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔

(۱۶) اگر تہجد یا تہجد کی کچھ رکعتیں نیند کی وجہ سے رہ جائیں تو فجر اور ظہر کے درمیان پورا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّیْلِ۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلوٰۃ اللیل جزء اول ص۲۵۳)

جو شخص اپنا وظیفہ یا اس کا کوئی حصہ بغیر پڑھے سو جائے پھر نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو ایسا ہے گویا اس نے اسے رات ہی کو پڑھا ہے۔

(۱۷) وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ زَادَكُمْ صَلٰوةً، صَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰی صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَلْوِتْرُ اَلْوِتْرُ (رواہ احمد عن ابی بصرۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۴ ص۲۸)

اللہ عزوجل نے تمہارے لئے ایک نماز زیادہ کر دی ہے۔ اسے نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان پڑھ لیا کرو۔ (وہ) وتر ہے (وہ) وتر ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل مثنٰی مثنٰی جزء اول ص۳۰۳)

صبح (صادق) ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

(۱۸) وتر کی رکعت میں رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

ترجمہ اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی، مجھ کو دوست بنا ان لوگوں میں جن کو تو نے دوست بنایا، جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطاء فرما اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کر

کر دی ہے، اس لئے کہ تو حکم کرتا ہے تجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتا، جس کو تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا۔ اے ہمارے رب تو بابرکت ہے، بلند و بالا ہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں :۔

عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب القنوت فی الوتر جزء اول ص۲۰۸ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ج ۲ ص۲۱۳)

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چند) کلمات سکھائے (تاکہ) میں انہیں وتر میں پڑھوں (اور وہ کلمات یہ ہیں) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں :۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ (رواہ ابن ماجۃ فی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی القنوت قبل الرکوع وبعدہٗ جزء اول ص۳۵۹ وسندہٗ صحیح۔ صلوٰۃ للالبانی ص۱۹۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) وتر پڑھتے تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں :۔

عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وِتْرِیْ اِذَا رَفَعْتُ رَاْسِیْ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا السُّجُوْدُ (رواہ الحاکم وصححہ فی کتاب معرفۃ الصحابۃ جزء ۳ ص۱۷۲ وصححہ احمد محمد شاکر۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۲۱۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وتر میں اس وقت پڑھنے کے لئے کہا جب میں (رکوع سے) سر اٹھاؤں اور سوائے سجدوں کے کچھ باقی نہ رہے یہ کلمات اس وقت پڑھنے کے لئے سکھائے۔

(۱۹) وتر کا سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ مندرجہ ذیل ثناء پڑھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

تمام کمزوریوں اور عیبوں سے منزّہ ہے وہ بادشاہ جو پاکیزگیوں والا ہے۔

عبدالرحمٰن ابن ابزیؓ فرماتے ہیں :۔
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ (نسائی کتاب الصلوٰۃ باب نوع اٰخر من القراءۃ فی الوتر جزء اول ص۱۹۴ و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۲۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے اور تیسری مرتبہ کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے۔

حضرت ابی ابن کعبؓ فرماتے ہیں :۔
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِہٖ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ فِیْ اٰخِرِھِنَّ (نسائی کتاب الصلوٰۃ باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین بخبر ابی ابن کعب فی الوتر جزء اول ص۱۹۱ و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۲۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور آخری مرتبہ آواز کو طول دیتے۔

(۲۰) اگر وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر کا وقت سوتے میں نکل جائے تو جب یاد آئے (یا جب جاگے) وتر پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ وَلَمْ یُوْتِرْ فَلْیُوْتِرْ (رواہ الحاکم وصححہ فی کتاب الوتر جزء ا ص۳۰۳)

جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جائے اور اس نے وتر نہ پڑھا ہو تو وتر پڑھ لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ اَوْ نَسِیَہٗ فَلْیُصَلِّہٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَکَرَ (رواہ الحاکم وصححہ فی کتاب الوتر جزء اول ص۳۰۲)

جو شخص بغیر وتر پڑھے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو جب صبح ہو تو اسے پڑھ لے یا جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

(۲۱) اگر کوئی شخص چاہے تو ایک سلام سے پانچ رکعت، سات رکعت وتر پڑھ سکتا ہے لیکن تین رکعت وتر ایک سلام سے نہ پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ

تین رکعت وتر نہ پڑھا کرو، پانچ یا سات

بِسَبِّحِ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔ (دارقطنی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر جزء اول ص۱۷۲ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۳ ص۳۱)

رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ مغرب سے مشابہت نہ کرو۔

(۲۲) اگر تین رکعت وتر پڑھنے ہوں تو اس طرح پڑھے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے پھر ایک رکعت پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ (طحاوی کتاب الصلوٰۃ باب الوتر جزء اول ص۱۹۲ وسندہ قوی۔ نیل جزء ۳ ص۲۹)

حضرت ابن عمر دو رکعت اور وتر کے درمیان سلام سے فصل کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۲۳) ان دو رکعتوں میں جو وتر کی ایک رکعت سے پہلے پڑھی جائیں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، اور سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تلاوت کرے اور وتر کی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک جزء اول ص۳۰۵۔ التعلیقات جزء اول ص۳۹۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں جن کے بعد وتر پڑھا جاتا ہے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے اور وتر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔

(۲۴) جب پانچ رکعت وتر پڑھے تو کسی رکعت میں التحیات کے لئے نہ بیٹھے سوائے پانچویں رکعت کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (جب) تیرہ رکعت پڑھتے تو پانچ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔ ان میں کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے سوائے آخری

أخرجها (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل جزء اول ص۲۹۶)

رکعت کے۔

(۲۵) جب سات رکعت وتر پڑھے تو چھٹی پر بیٹھے پھر ساتویں پر بیٹھے

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں :۔

فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب کیف الوتر بسبع جزء اول ص۱۹۳)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ کمزور ہو گئے تو آپ سات رکعت پڑھتے۔ سوائے چھٹی رکعت کے کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔ پھر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے۔

(۲۶) وتر نو رکعت بھی پڑھے جا سکتے ہیں جب نو رکعت وتر پڑھے تو آٹھویں رکعت پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے، اس سے دعاء مانگے پھر کھڑا ہو جائے اور نویں رکعت پڑھے۔ نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے، اس سے دعاء مانگے، پھر سلام پھیرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں :۔

كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلوٰۃ اللیل جزء اول ص۲۹۹)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور وضوء کا پانی رکھ دیا کرتے تھے پھر رات کو جب اللہ آپ کو اٹھانا چاہتا اٹھا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضوء کرتے پھر نو رکعت نماز پڑھتے۔ اس میں کسی رکعت پر نہ بیٹھتے سوائے آٹھویں رکعت کے۔ جب آپ بیٹھتے تو اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی حمد کرتے، اس سے دعاء مانگتے پھر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی تعریف کرتے، اس سے دعاء مانگتے پھر سلام پھیرتے اور ہمیں سناتے (یعنی بلند آواز سے سلام کرتے تاکہ ہم سن لیں)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ① قُمْ فَاَنْذِرْ ②
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ ④ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤ وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ
فَاصْبِرْ ⑦

ترجمہ اے کپڑا اوڑھنے والے ① اٹھیئے اور (لوگوں کو بداعمالی کے انجام سے) ڈرایئے ② اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے ③ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے ④ ناپاکی سے دور رہیئے ⑤ اور (کسی پر اس لئے) احسان نہ کیجئے (کہ بدلہ میں اس سے) زیادہ کی طلب ہو ⑥ اور اپنے

رب (کی رضاء جوئی) کے لئے (ہر قسم کے مصائب پر) صبر کرتے رہئے ⑦

معانی و مصادر

(اَلْمُدَّثِّرُ) اِدَّثَرَ، یَدَّثَّرُ، اِدَّثِّرْ (باب افتعال) کپڑا اوڑھنا۔
(رُجْزٌ) رُجْزٌ = عذاب، بت پرستی، گندگی۔

شان نزول

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ

وحی کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس چیز سے ابتداء ہوئی وہ اچھے خواب تھے۔ آپ جو خواب بھی دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کے مثل واقع ہو جاتا تھا۔ پھر آپ تنہائی پسند کرنے لگے۔ آپ غار حرا میں چلے جاتے تھے اور وہاں کئی کئی رات عبادت کرتے تھے اس سے پہلے کہ آپ اپنی بیوی کے پاس آکر وہاں رہنے کے لئے مزید کھانا لے جاتے۔ پھر آپ خدیجہ کے پاس آتے اور اتنا ہی کھانا پھر لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا۔ آپ اس وقت غارِ حرا ہی میں تھے۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا۔ اس نے کہا پڑھیے۔ آپ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑا اور (خوب) بھینچا یہاں تک کہ مجھے قوت محسوس ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتہ نے پھر مجھے پکڑا اور (خوب) بھینچا یہاں تک کہ مجھے قوت محسوس ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے پھر تیسری مرتبہ مجھے پکڑا اور (خوب) بھینچا یہاں تک کہ مجھے قوت محسوس ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے ساتھ

خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا
اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي
الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ
نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ
خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَءً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ
مِنَ الْاِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ
فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ
مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ
اَخِي مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ
وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ
عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي
اَكُونُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ
مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ
بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُودِيَ وَاِنْ يُدْرِكْنِي
يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ
وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ
قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ
فِي حَدِيثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِي اِذْ سَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَاِذَا
الْمَلَكُ الَّذِي جَآءَنِي بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى

(گھر) لوٹے، آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ آپ خدیجہ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ گھر والوں نے کمبل اڑھا دیا۔ جب خوف چلا گیا تو آپ نے خدیجہ کو ساری خبر سنائی اور فرمایا مجھے اپنی جان کا خوف ہے (حضرت) خدیجہ نے عرض کیا ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، معاشرہ پر جو لوگ بار ہیں ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں، نادار کے لئے آپ کماتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں، حق کے کاموں میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں پھر حضرت خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس گئیں۔ ورقہ ایام جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ عبرانی زبان میں کتابیں لکھا کرتے تھے۔ انجیل کا ترجمہ بھی عبرانی زبان میں کیا تھا۔ بہت بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ نے اُن سے کہا: اے چچا کے بیٹے، ذرا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے کہا: اے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ ورقہ نے کہا: یہ تو وہی فرشتہ ہے جو اللہ نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ و السلام) پر نازل فرمایا تھا۔ اے کاش میں جوان ہوتا۔ اے کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جس وقت آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا وہ مجھے نکال دیں گے"؟ ورقہ نے کہا: ہاں ہر اُس شخص سے جو ایسی چیز لے کر آیا جیسی چیز آپ لے کر آئے

كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بداء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲۰ وکتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ اقراء جزء ۶ ص۲۱۲ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۷۹ تا ص۸۰)

ہیں دشمنی کی گئی اور اگر مجھے آپ کا وہ زمانہ نصیب ہوا تو میں بہت زوردار طریقہ پر آپ کی مدد کروں گا۔" پھر حضرت ورقہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہے اور ان کی وفات ہو گئی۔ وحی کچھ عرصہ کے لئے رُک گئی۔ وحی کے رک جانے سے آپ رنجیدہ رہنے لگے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حالت میں کہ میں چلا جا رہا تھا میں نے آسمان کی طرف سے آنے والی ایک آواز سُنی۔ آپ نے نظر اوپر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی فرشتہ جو آپ کے پاس حراء میں آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں ان کو دیکھ کر ڈر گیا۔ پھر میں گھر چلا گیا۔ میں نے کہا: مجھے کمبل اڑھا دو۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اے کمبل اوڑھنے والے، اٹھئے اور (لوگوں کو) ڈرائیے، اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے، اپنے کپڑے پاک رکھیئے اور گندگی سے دور رہئے پھر وحی کی آمد گرما گرم ہو گئی اور لگاتار آنے لگی۔

تفسیر شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے سورۂ اقراء نازل ہوئی۔ سورۂ اقراء میں صرف پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ سورۂ اقراء کے بعد آیات زیر تفسیر نازل ہوئیں۔ آیات زیر تفسیر میں لوگوں کو ڈرانے اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنے اور چند دوسری باتوں کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) اے کپڑا اوڑھنے والے (قُمْ فَاَنْذِرْ) اٹھئے اور (لوگوں کو بداعمالی کے انجام سے) ڈرائیے۔ (وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ) اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) ناپاکی سے دور رہئے (وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ) اور (کسی پر اس لئے) احسان نہ کیجئے (کہ بدلہ میں) اس سے زیادہ کی طلب ہو (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ) اور اپنے رب (کی رضاء جوئی کے لئے ہر قسم کے مصائب پر) صبر کرتے رہئے۔

آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مسلم کو چاہئے کہ اسلام کی تبلیغ کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتا رہے، کپڑوں کو پاک وصاف رکھے، لوگوں کی بے لوث دینی و دنیوی خدمت کرے اور

تمام مصائب پر صبر کرے۔

عمل

اے ایمان والو، لوگوں کو شرک، کفر اور بداعمالی کے انجام سے ڈرائیے، اپنے رب کی بڑائی بیان کرتے رہیئے، اپنے کپڑوں کو پاک وصاف رکھیئے، گندگی سے دور رہیئے، لوگوں کے ساتھ احسان تو کیجیئے لیکن اس امید کے ساتھ نہیں کہ بدلہ میں وہ آپ پر اس سے زیادہ احسان کریں، بغیر لالچ وطمع کے لوگوں کی خدمت کرتے رہیئے، اور اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں تبلیغ کرنے سے تکالیف پہنچیں تو صبر کیجیئے۔ بے صبری کا اظہار نہ کیجیئے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ
يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾

ترجمہ جب صور پھونکا جائے گا ﴿۸﴾ تو وہ دن (بڑا) سخت ہوگا ﴿۹﴾ (اور) کافروں پر تو وہ (قطعاً) آسان نہیں ہوگا ﴿۱۰﴾

معانی و مصادر (نُقِرَ) نَقَرَ، يَنْقُرُ، نَقْرٌ (ن) مارنا، پھونکنا، سوراخ کرنا (نَاقُوْرٌ = صُور، ترسنگھا)
(عَسِيْرٌ) عَسِرَ، يَعْسَرُ، عُسْرٌ وعُسُرٌ وعَسَرٌ (س) عَسُرَ، يَعْسُرُ، عُسْرٌ وعُسَارَةٌ، (ك) مشکل ہونا۔
(يَسِيْرٌ) يَسُرَ، يَيْسُرُ، يُسْرٌ (ك) يَسِرَ، يَيْسَرُ، يَسَرٌ (س) آسان ہونا۔

تفسیر قیامت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ) جب صور پھونکا جائے گا (فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ) تو وہ دن (بڑا) سخت ہوگا (عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ) (اور) کافروں پر تو وہ (قطعا) آسان نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○
(الزمر - ۶۸)

(جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمان میں اور زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر دوبارہ پھونکا جائیگا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
قَوْلُهُ الْحَقُّ، وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اس کی بات سچی ہے۔ جس دن صور پھونکا جائیگا اس دن اسی کی حکمرانی ہوگی۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

(الانعام - ۷۳)

(ہر چیز) کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا اور (ہر چیز سے) باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ○ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ○

(الکہف - ۹۹، ۱۰۰)

اور جب صور پھونکا جائے گا تو ہم ان سب کو (میدان محشر میں) جمع کریں گے۔ اس روز ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○

(طٰہٰ - ۱۰۲)

جس دن صور پھونکا جائے گا (تو) ہم اس دن گناہگاروں کو جمع کریں گے ان کی آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) نیلی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○

(المؤمنون - ۱۰۱ تا ۱۰۴)

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو (لوگ) آپس میں رشتوں کا لحاظ کریں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کے پرسان حال ہوں گے۔ (اس دن) تو (بس) جن کی تولیں بھاری ہوں گی وہی فلاح پائیں گے اور جس کی تولیں ہلکی ہوں گی تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنا نقصان کیا (اور اب وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور آگ میں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○

(النمل - ۸۷)

اور (اے رسول) جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب گھبرا جائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ (گھبراہٹ سے محفوظ رکھے) اور وہ سب اللہ کے پاس عاجزانہ حالت میں حاضر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

اور (اے رسول پھر جب) صور پھونکا جائیگا

إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ○ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا، هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○

(یٰسٓ - ۵۱ تا ۵۳)

تو یہ لوگ قبروں سے نکل کر (فوراً) اپنے رب کی طرف تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوں گے (اور ایک دوسرے سے) کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا کھڑا کیا؟ یہ تو وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسول سچ کہتے تھے (اور اے رسول) وہ تو بس ایک زوردار آواز ہوگی کہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ○ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ○ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○

(الحاقۃ - ۱۳ تا ۱۵)

پھر جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا تو اس دن قیامت واقع ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ○ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ○ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ○ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ○

(عم یتساءلون - ۱۸ تا ۲۳)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آموجود ہوں گے۔ آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس کے کئی) دروازے ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو جائیں گے۔ بے شک دوزخ گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے اس میں وہ سالہا سال تک رہیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:-

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنفَخُ فِيهِ (رواه الترمذی وصححه فی ابواب صفة القيمة باب ماجاء فی الصور جزء ۲ صفحہ ۱۷۲)

ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا "صور کیا چیز ہے"؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرسنگھا۔ اس میں پھونک ماری جائے گی۔

الغرض قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ مندرجہ بالا آیات میں جن عذابات کا ذکر ہے وہ گویا لفظ "عَسِیْر" کی تفسیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝
(المدثر ۔ ۸ تا ۱۰)

تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی کریں (قیامت کے دن ان کو اس کا مزا معلوم ہو جائے گا) جس دن ایک پکارنے والا ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا (اس دن لوگوں کی) آنکھیں نیچی ہوں گی (وہ اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ وہ خوف زدہ ہو کر پکارنے والے کی طرف تیزی کے ساتھ بھاگ رہے ہوں گے اور کافر یہ کہتے جا رہے ہوں گے یہ دن (بڑا) سخت ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے دن پر ایمان لائیے۔
ایمان نہ لانے والوں کے لئے قیامت کا دن بہت سخت ہوگا۔

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾
وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾
وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ
لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾
كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾
سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ
وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ
قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ
عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾

فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾
إِنْ هٰذَآ إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَأُصْلِيهِ
سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾
لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ
لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا
جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً
وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا ۙ وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ
لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا
مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا
يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا
هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا
وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ

إِذَآ أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾
نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَآءَ مِنكُمْ
أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ (اور اے رسول) مجھے اور جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے اس کو چھوڑ دیجئے میں اس کو دیکھ لوں گا، (۱۱) میں نے اس کو بہت سا مال دیا (۱۲) اور رہنے والے بیٹے (دے) (۱۳) اور (ہر قسم کا) سامان (عیش) اس کو فراہم کیا (۱۴) پھر بھی اس کی خواہش ہے کہ میں اسے اور دوں (۱۵) ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا)، وہ تو ہماری آیتوں کا دشمن ہے (۱۶) میں عنقریب اسے ایک دشوار گذار گھاٹی پر چڑھنے کے لئے مجبور کر دوں گا (۱۷) (اس لئے کہ) اس نے (قرآن مجید میں غور و فکر کیا تو (اس کے متعلق بڑا غلط) فیصلہ کیا (۱۸) یہ (عنقریب) ہلاک کیا جائے گا، اس نے کیسا (غلط) فیصلہ کیا (۱۹) پھر (سن لو) یہ ہلاک کیا جائے گا، اس نے کیسا (غلط) فیصلہ کیا (۲۰) اس نے (محض دکھانے کے لئے قرآن میں) پھر غور کیا (۲۱) پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا (۲۲) پھر اس نے پیٹھ پھیر لی اور تکبر کیا (۲۳) پھر کہا یہ کچھ نہیں بس ایک جادو ہے جو (اگلوں سے) منتقل ہوتا چلا آرہا ہے (۲۴) یہ تو بس ایک انسان کا کلام ہے (۲۵) تو (اے رسول) میں اسے عنقریب دوزخ میں داخل کروں گا (۲۶) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے (۲۷) وہ (ایک آگ ہے جو) نہ (کھال) باقی رکھے گی اور نہ (بغیر جلائے) چھوڑے گی (۲۸) (وہ آگ انسان کی) کھالوں کو جھلس ڈالے گی (۲۹) اس پر انیس (فرشتے) نگران ہیں (۳۰) اور (اے لوگو) ہم نے دوزخ کی نگرانی کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا سوائے فرشتوں کے اور فرشتوں کی گنتی کو ہم نے کافروں کے لئے ذریعہ آزمائش بنایا ہے (اور اس کا یہ فائدہ بھی ہے) کہ اہل کتاب کو یقین آجائے (کہ قرآن مجید حق ہے، ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ہے اور ان کی کتاب قرآن مجید کی تصدیق کرتی ہے، اور یہ کہ (اہل کتاب کی تصدیق سے) ایمان والوں کا ایمان اور زور دار ہو جائے اور اہل کتاب (قرآن کے حق ہونے میں) شک نہ کریں اور نہ ایمان والے شک کریں اور یہ کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور وہ لوگ جو کافر ہیں یہ کہیں کہ ایسی باتوں کے بیان کرنے

سے اللہ کا کیا مقصد ہے، اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے (اور اے رسول، کافر یہ خیال نہ کریں کہ آپ کے رب کے پاس بس انیس ہی فرشتے ہیں نہیں) آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور (اے رسول) یہ (دوزخ کا ذکر) تو بس انسانوں کے لئے نصیحت (کے طور پر) ہے (تاکہ وہ دوزخ کا ذکر سن کر کفر اور اعمال بد سے باز آجائیں) (۳۱) (اے لوگو، کیا تم سمجھتے ہو کہ دوزخ کوئی معمولی چیز ہے) ہرگز نہیں، قسم چاند کی (۳۲) اور قسم رات کی جب وہ پیٹھ پھیرے اور قسم صبح کی جب وہ روشن ہو جائے (۳۴) وہ (دوزخ تو) بڑی (آفتوں) میں سے ایک (بہت) بڑی (آفت) ہے (۳۵) وہ انسان کو خوف دلانے والی (چیز) ہے (۳۶) اس (انسان) کے لئے جو تم میں سے (اس سے ڈر کر آگے بڑھنا) چاہے تو آگے بڑھ جائے (اور حق کو قبول کرلے) اور اس (انسان) کے لئے بھی جو تم میں سے (پیچھے رہنا چاہے تو پیچھے رہ جائے (اور حق کا انکار کردے) (۳۷)

معانی و مصادر

(وَحِیْدٌ) وَحَدَ، یَحِدُ، وَحْدٌ و وَحْدَۃٌ وحِدَۃٌ و وُحُوْدٌ. (ض) اکیلا ہونا (وَحِیْدٌ۔ اکیلا)

(مَمْدُوْدٌ) مَدَّ، یَمُدُّ، مَدٌّ (ن) کھینچنا، بچھانا، زیادہ کرنا، (مَمْدُوْدٌ = بہت زیادہ کیا ہوا، بچھایا ہوا)۔

(شُھُوْدٌ) شَھِدَ، یَشْھَدُ، شُھُوْدٌ (س) حاضر ہونا، دیکھنا، مطلع ہونا، پانا (شُھُوْدٌ۔ شَاھِدٌ کی جمع، حاضر، موجود، گواہ)

(مَھَّدْتُّ) مَھَّدَ، یُمَھِّدُ، تَمْھِیْدٌ (باب تفعیل) بچھانا، اصلاح کردینا، مہیا کردینا۔

(عَنِیْدٌ) عَنَدَ، یَعْنُدُ، عُنُوْدٌ (ن، ض، س، ک) راہ حق سے ہٹ جانا، جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنا۔

(اُرْھِقُ) اَرْھَقَ، یُرْھِقُ، اِرْھَاقٌ (باب افعال) ایسی بات کا مکلف کرنا جو نہ ہو سکے، پانا۔

(صَعُوْدٌ) صَعِدَ، یَصْعَدُ، صُعُوْدٌ و صَعَدٌ و صُعُدٌ (س) چڑھنا (صَعُوْدٌ = مشقت، دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنا)۔

(فَکَّرَ) فَکَّرَ، یُفَکِّرُ، تَفْکِیْرٌ (باب تفعیل) غور و فکر کرنا۔

(قَدَّرَ) قَدَّرَ، یُقَدِّرُ، تَقْدِیْرٌ (باب تفعیل) قادر بنانا، فیصلہ کرنا، کسی خاص مقدار میں بنانا، اندازہ کرنا۔

(نَظَرَ) نَظَرَ، یَنْظُرُ، نَظْرٌ و مَنْظَرٌ و مَنْظَرَۃٌ و تَنْظَارٌ و نَظَرَانٌ (ن، س) دیکھنا، تدبر اور غور و فکر کرنا، فیصلہ کرنا۔

(عَبَسَ) عَبَسَ، يَعْبِسُ، عَبْسٌ وعُبُوسٌ (ض) تیوری چڑھانا۔
(بَسَرَ) بَسَرَ، يَبْسُرُ، بَسْرٌ وبُسُورٌ (ن) تیوری چڑھانا، منہ بنانا۔
(يُؤْثَرُ) اَثَرَ، يَأْثُرُ، اَثْرٌ واَثَارَةٌ واُثْرَةٌ (ن، ض) نقل کرنا۔
(اُصْلِيَ) اَصْلٰى، يُصْلِي، اِصْلَاءٌ (باب افعال) داخل کرنا۔
(تُبْقِيْ) اَبْقٰى، يُبْقِي، اِبْقَاءٌ (باب افعال) باقی رکھنا۔
(لَوَّاحَةٌ) لَاحَ، يَلُوْحُ، لَوْحٌ (ن) متغیر کرنا۔
(بَشَرٌ) بَشَرَ، يَبْشُرُ، بَشْرٌ (ن) (کھال) ادھیڑنا (بَشَرٌ = بَشَرَةٌ کی جمع، جلدیں)۔
(يَرْتَابُ) اِرْتَابَ، يَرْتَابُ، اِرْتِيَابٌ (باب افتعال) شک کرنا۔
(اَسْفَرَ) اَسْفَرَ، يُسْفِرُ، اِسْفَارٌ (باب افعال) کھولنا، روشن ہونا، حسین ہونا۔
(كُبَرٌ) كَبُرَ، يَكْبُرُ، كِبَرٌ وكُبْرٌ وكُبَارَةٌ (ك) بڑا ہونا (كُبَرٌ = كُبْرٰى کی جمع جو اَكْبَرُ کا مؤنث ہے، زیادہ بڑی چیزیں)

تفسیر آیات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے قرآن مجید کے متعلق گستاخانہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تنبیہ کے لئے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا) (اے رسول) مجھے اور اس شخص کو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے چھوڑ دیجئے (میں اسے دیکھ لوں گا) (وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا) میں نے اس کو بہت سامان دیا (وَبَنِيْنَ شُهُوْدًا) اور حاضر رہنے والے بیٹے دئے (وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا) اور (ہر قسم کا) سامان (عیش وراحت) اس کو فراہم کیا (وہ جب پیدا ہوا اکیلا تھا، نہ اس کے پاس مال ودولت تھی اور نہ حاضر رہنے والے بیٹے اور نہ اس کے پاس اسباب عیش وراحت تھے، یہ سب کچھ میں نے اس کو دیا لیکن وہ ناشکری کرتا ہے، میرے کلام کے ساتھ گستاخی کرتا ہے) (ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ) پھر بھی اس کی خواہش ہے کہ اسے اور دوں (یعنی قیامت کے دن بھی اسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کردوں) (كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا) ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) وہ تو ہماری آیتوں کا دشمن ہے (سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا) (قیامت کے روز) میں اسے ایک دشوار گذار گھاٹی پر چڑھنے کے لئے مجبور کروں گا (اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ) (اس لئے کہ) اس نے (قرآن مجید میں) غور وفکر کیا تو (اس کے متعلق بڑا غلط) فیصلہ کیا (فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ) یہ (عنقریب) ہلاک کیا جائے گا، اس نے کیسا غلط فیصلہ کیا (ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ) (اے لوگو!) پھر (سن لو) یہ ہلاک کیا جائے گا، اس نے کیسا (غلط) فیصلہ کیا (ثُمَّ نَظَرَ) اس نے (محض لوگوں کو دکھانے کے لئے قرآن مجید میں) پھر غور کیا (ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ) پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا (تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ قرآن مجید واقعی اچھی چیز نہیں) (ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ) پھر اس نے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا (پیٹھ پھیر کر نفرت کا اظہار کیا اور اس کو قبول نہ کر کے اپنی بڑائی کا اظہار کیا) (فَقَالَ

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ) پھر کہا یہ کچھ نہیں بس جادو ہے جو (اگلوں سے) منتقل ہوتا چلا آرہا ہے (اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ) یہ تو بس ایک انسان کا کلام ہے (اللہ کا کلام نہیں) (سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ) (تو اے لوگو) میں عنقریب اسے دوزخ میں داخل کردوں گا (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ) (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ وہ دوزخ کیا ہے (لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ) نہ (کھال) باقی رکھے گی اور نہ (بغیر جلائے) چھوڑے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا، كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

(النسآء ۵۶)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب ان کو دوزخ میں داخل کریں گے، پھر جب کبھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم (جلی ہوئی کھال کو) دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ وہ (مسلسل) عذاب کا مزا چکھتے رہیں، بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

آگے فرمایا (لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ) وہ (آگ انسان کی) کھالوں کو جھلس ڈالے گی (عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ) اس پر انیس (فرشتے نگراں) ہیں (وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً) اور (اے لوگو) ہم نے دوزخ کی نگرانی کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا سوائے فرشتوں کے (وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا) اور فرشتوں کی گنتی کو ہم نے کافروں کے لئے ذریعہ آزمائش بنایا ہے (اور اس کا یہ فائدہ بھی ہے) کہ اہل کتاب کو یقین آجائے (کہ قرآن مجید حق ہے، ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ہے اور دوزخ کے فرشتوں کی وہی تعداد بتاتا ہے جو توریت میں بیان ہوئی ہے) اور یہ کہ (اہل کتاب کی اور توریت کی تصدیق سے) ایمان والوں کا ایمان اور زیادہ ہوجائے (ان کے یقین میں اور اضافہ ہوجائے کہ قرآن مجید واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) (وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) اور (توریت کی مطابقت اور تائید سے) اہل کتاب بھی اور ایمان والے بھی (قرآن مجید کے حق ہونے میں) شک شبہ نہ کریں (فرشتوں کی گنتی مقرر کرنا، پھر اس کو توریت میں بیان کرنا اور اس کے بعد قرآن مجید میں اسی تعداد کو بیان کرنا قرآن مجید کی تصدیق کا ایک ذریعہ بنا۔ فرشتوں کی تعداد مقرر کرنے اور اس کو بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ کی یہی مصلحت تھی، کافر اس مصلحت کو سمجھ نہ سکے اور لگے طرح طرح کے اعتراض کرنے)

آگے فرمایا (وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا) (ہم نے فرشتوں کی تعداد کو کافروں کے لئے ذریعہ آزمائش بنایا ہے) اور (وہ اس طرح) کہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے (یعنی منافقین) اور وہ لوگ جو کافر ہیں یہ کہیں کہ ایسی باتوں کے بیان کرنے سے

اللہ کا کیا مقصد ہے (وہ اللہ کی مصلحت اور مقصد کو سمجھ نہیں سکیں گے اور بلا وجہ کے اعتراضات کریں گے حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ وہ اس پر ایمان لاتے اور مصلحت اور مقصد کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اعتراض کر کے گمراہی کا راستہ اختیار کیا) كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ) اس طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے۔

کافروں نے اور منافقوں نے اعتراض کیا اور ایمان نہیں لائے لہٰذا گمراہ ہوئے ایمان والوں نے اعتراض نہیں کیا بلکہ ایمان لے آئے لہٰذا ہدایت یاب ہوئے۔ کافر اور منافق آزمائش میں کامیاب نہیں ہوئے جبکہ ایمان والے آزمائش میں کامیاب ہوئے۔ دوزخ کے فرشتوں کے ذکر اور ان کی گنتی مقرر کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ تھا کہ ایمان والوں اور کفر کرنے والوں میں امتیاز پیدا ہو جائے اس قسم کی آزمائش اور امتحان اللہ تعالیٰ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا، فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا، وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ○

(البقرہ - ۲۶)

بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ مچھر کی مثال بیان کرے یا اس سے بڑی کسی چیز کی مثال بیان کرے، جو لوگ مومن ہیں وہ تو جان لیتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کافر ہیں وہ (اعتراضاً) کہتے ہیں اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے۔ ایسی مثال سے اللہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو راہ راست پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور اللہ ایسی مثال سے انہیں کو گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا (وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ) اور (اے رسول)، کافر یہ خیال نہ کریں کہ آپ کے رب کے پاس بس انیس ہی فرشتے ہیں، نہیں آپ کے رب کے پاس تو بے شمار لشکر ہیں البتہ) آپ کے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا (وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ) اور (اے رسول) یہ (دوزخ کا ذکر) تو بس انسانوں کے لئے نصیحت (کے طور پر) ہے (تاکہ وہ دوزخ کا ذکر سن کر کفر اور اعمال بد سے باز آجائیں) (كَلَّا وَالْقَمَرِ) (اے لوگو کیا تم سمجھتے ہو کہ دوزخ معمولی چیز ہے) ہرگز نہیں (وہ معمولی چیز نہیں) قسم چاند کی (وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ) اور قسم رات کی جب وہ پیٹھ پھیرے (وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ) اور قسم صبح کی جب وہ روشن ہو جائے (اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ) وہ (دوزخ تو) بڑی (آفتوں) میں سے ایک (بہت) بڑی (آفت) ہے (نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ) وہ انسان کو خوف دلانے والی (چیز) ہے (لِمَنْ شَآءَ

مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ (اس انسان کے لئے جو تم میں سے (اس سے ڈر کر آگے بڑھنا) چاہے تو آگے بڑھ جائے (اور حق کو قبول کرے) اور اس انسان کے لئے بھی جو تم میں سے (پیچھے رہنا) چاہے تو پیچھے رہ جائے (اور حق کا انکار کر دے)۔

غرض یہ کہ دوزخ کا ذکر نیک اور بد سب کو ڈراتا ہے۔ نیک لوگ اس سے ڈر کر اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اور بُرے لوگ نہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور نہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر اور دوزخ کے عذاب پر ایمان لائیے۔ برائیوں سے دور رہیئے اور نیکیوں کی طرف سبقت کیجئے

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ
يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾
مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ
مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾
فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ
مِن قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ، بَل لَّا يَخَافُونَ
الْآخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ
إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ، هُوَ أَهْلُ
التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

ترجمہ (قیامت کے دن) ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے گروی ہوگا (۳۸) مگر ہاں داہنی طرف والے (نیک لوگ گرفتار نہیں ہوں گے) (۳۹) وہ تو جنتوں میں (عیش وراحت سے ہوں گے اور) سوال کر رہے ہوں گے (۴۰) (یعنی) مجرمین سے (سوال کر رہے ہوں گے) (۴۱) (بتاؤ) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے داخل کیا (۴۲) وہ جواب دیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے (۴۳) مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (۴۴) اور (دین کی مخالفت میں) بال کی کھال نکالنے والوں کے ساتھ بال کی کھال نکالا کرتے تھے (۴۵) اور سزا اور جزاء کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے (۴۶) (اور ہماری یہی حالت رہی) یہاں تک کہ ہمیں موت آئی (۴۷) تو (اے لوگو) ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں دے گی (۴۸) (ان چیزوں کے ذکر سے کافروں کو نصیحت حاصل ہو جانی چاہئے تھی مگر) انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں (۴۹) گویا کہ وہ گدھے ہیں کہ بدک رہے ہیں (۵۰) (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہیں (۵۱) (وہ نہیں چاہتے کہ قرآن پر ایمان لائیں) بلکہ ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ اُسے (براہ راست اللہ کی طرف سے) کھلے ہوئے صحیفے ملیں (۵۲) (ایسا تو) ہرگز نہیں (ہو سکتا۔ یہ قرآن کا انکار کسی اور وجہ سے نہیں کرتے) بلکہ (ان کے انکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے (۵۳) (ان کی خواہش) ہرگز (پوری نہیں ہوگی، انہیں اسی کتاب یعنی قرآن (مجید) پر ایمان لانا ہوگا) یہ (سراسر) نصیحت (کی کتاب) ہے (۵۴) تو (اب جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہے وہ) اسی سے نصیحت حاصل کر لے (۵۵) اور (یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ) وہ اس (کتاب پر کبھی) غور و فکر نہیں کریں گے۔ نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ ڈر والا ہے (اس سے ڈرنا ہی چاہئے) وہ مغفرت والا ہے (اس سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے) (۵۶)

معانی و مصادر (رَهِيْنَةٌ) رَهَنَ، يَرْهَنُ، رَهْنٌ (ف) گروی رکھنا (رَهِيْنَةٌ = ماخوذ، گروی)۔

(سَلَكَ) سَلَكَ، يَسْلُكُ، سَلْكٌ و سُلُوْكٌ (ن) چلنا، پرو دینا، داخل ہونا، داخل کرنا،

(سَقَرَ) سَقَرَ، يَسْقُرُ، سَقْرٌ (ن) جھلسنا (سَقَرٌ = دوزخ)۔

(حُمُرٌ) حُمُرٌ = حِمَارٌ کی جمع، گدھے۔

(مُسْتَنْفِرَةٌ) اِسْتَنْفَرَ، يَسْتَنْفِرُ، اِسْتِنْفَارٌ (باب استفعال) نفرت ہونا، بدکنا۔

(فَرَّتْ) فَرَّ، يَفِرُّ، فَرٌّ و فِرَارٌ و مَفَرٌّ و مَفِرٌّ (ض) بھاگنا۔

(قَسْوَرَةٌ) قَسْوَرَةٌ = شیر۔

(مُنَشَّرَةٌ) نَشَّرَ، يُنَشِّرُ، تَنْشِيْرٌ (باب تفعیل) پھیلا دینا، بچھا دینا۔

تفسیر قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ) (قیامت کے دن) ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے گروی ہوگا۔

جب کوئی شخص کسی سے قرض لیتا ہے تو بطور ضمانت کے اپنی کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس رکھوا دیتا ہے۔ اس فعل کو گروی رکھنا کہتے ہیں۔ جو چیز گروی رکھی جاتی ہے وہ قرض لینے والے کو واپس نہیں ملتی جب تک وہ اپنا قرض نہ ادا کرے۔ اسی طرح ہر انسان اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گروی ہوگا اور اس وقت تک نجات نہیں پائے گا جب تک وہ ان نیک اعمال کو ادا نہ کرے جو اس کے ذمہ واجب الادا تھے (اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ) مگر ہاں داہنے ہاتھ والے (یعنی نیک عمل والے گروی نہیں ہوں گے اس لئے کہ ان کے ذمہ جو نیک اعمال واجب الادا تھے وہ انہوں نے دنیا ہی میں ادا کر دئے یعنی نیک عمل والے عذاب الٰہی میں گرفتار نہیں ہوں گے برخلاف اس کے برے عمل والے گروی و گرفتار ہوں گے۔ انہوں نے نیک عمل کر کے اپنی نجات کا سامان نہیں کیا لہٰذا اب عذاب سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے)۔

داہنے ہاتھ والوں کو جو انعام و اکرام ملے گا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے:۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○

(اذا وقعت۔ ۲۷ تا ۴۰)

اور داہنے ہاتھ والے، کیا کہنے داہنے ہاتھ والوں کے۔ (وہاں) وہ بغیر کانٹے والی بیریوں میں، تہ بہ تہ کیلوں (میں)، لمبے لمبے سایوں (میں)، پانی کے جھرنوں (میں)، کثیر میووں (میں) جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا، اونچے اونچے فرشوں (میں عیش کرتے ہوں گے) (ان چیزوں کے علاوہ انہیں حوریں بھی ملیں گی) ہم نے ان کو پیدا کیا۔ پھر ان کو کنواری بنایا۔ (مزید برآں ہم نے ان کو) پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا۔ داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔ ان میں ایک بہت بڑی جماعت اگلوں میں سے ہوگی اور ایک بہت بڑی جماعت پچھلوں میں سے ہوگی۔

آگے فرمایا (فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ) (سیدھے ہاتھ والے) جنتوں میں (شاداں و فرحاں ہوں گے اور) سوال کر رہے ہوں گے (عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ) (یعنی مجرمین سے سوال کر رہے ہوں گے (مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ) (بتاؤ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے داخل کیا (قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ) وہ جواب دیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے (وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ) مسکین کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے (وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ) اور دین (کی مخالفت میں) بال کی کھال نکالنے والوں کے ساتھ بال کی کھال نکالا کرتے تھے (وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ) اور سزا اور جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے (حَتّٰٓى اَتٰىنَا

الْيَقِيْنُ) (اور ہماری یہی حالت رہی) یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

یقین سے مراد موت ہے اس لئے کہ اس سے زیادہ یقینی چیز کوئی نہیں۔ انہی معنوں میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○ (الحجر۔ ۹۹)

اور اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے جب تک آپ کو موت (نہ) آجائے۔

مندرجہ ذیل حدیث میں بھی یہ لفظ موت کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت ام علاءؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ اَثْوَابِهٖ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ، قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَرُئِيَ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ، (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ جزء ۵ ص۸۵)

جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون کی رہائش ہمارے حصہ میں آئی۔ عثمان ہمارے ہاں آکر بیمار ہوگئے۔ میں نے ان کی تیمارداری کی یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے ان کو کفن پہنا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا: اے ابوالسائب اللہ کی تم پر رحمت ہو، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے آپ کو عزت دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت بخشی۔ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ اے اللہ کے رسول، میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر اللہ ان کو عزت نہیں دے گا تو پھر کس کو دیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت تو ان کو یقیناً آچکی ہے اللہ کی قسم میں ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن میں اگرچہ اللہ کا رسول ہوں نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا میں نے کہا: اللہ کی قسم اب میں کسی کی پاکی بیان نہیں کروں گی مگر اس بات نے مجھے فکرمند بہت کر دیا۔ میں سو گئی تو میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کا چشمہ دیکھا جو بہہ رہا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے آپ کو خواب کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

آیات زیر تفسیر میں اُن چار باتوں کا ذکر ہے جو دوزخ میں داخل ہونے کا سبب بنیں گی اور وہ یہ ہیں:۔

① نماز نہ پڑھنا۔

نماز ایک بہت ہی اہم فریضہ ہے۔ یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب دعاءکم ایمانکم جزء اول ص۹ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس جزء اول ص۲۷)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم جزء اول ص۱۳ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جزء اول ص۳۱)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی (نہ) دیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں۔ پھر جب وہ ایسا کریں تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اسلام کا حق (ضرور لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔

نماز کا چھوڑنا کفر اور شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ جزء اول ص۴۹)

(مؤمن) آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے (یعنی نماز چھوڑنا شرک اور کفر ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الایمان باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ جزء۲ ص۲۳۱)

ہم میں اور ان (کفار) کے درمیان نماز (کا فرق) ہے لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكَ الصَّلٰوةِ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ۔ (ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فمن ترک الصلوٰۃ جزء اول ص۳۳۱۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء۲ ص۹۵)

(مؤمن) بندے اور شرک میں کوئی فرق نہیں سوائے نماز چھوڑنے کے تو جب بندے نے نماز چھوڑ دی تو اس نے شرک کیا۔

② دوسری چیز جو دوزخ میں جانے کا سبب بنے گی وہ "مسکین کو کھانا نہ کھلانا" ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ○ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ○ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○

(ھل اتیٰ۔ ۵ تا ۱۱)

بے شک (آخرت میں) نیک لوگ گلاسوں میں (ایسی شراب) پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے (شراب) پیتے رہیں گے (اور) اس کی نہریں نکال لیا کریں گے۔ (یہ اللہ کے بندے وہ ہوں گے جو) اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن کی برائی (بڑے وسیع پیمانے میں ہر طرف) پھیلی ہوئی ہو گی اور جو کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے (اپنا) کھانا مسکین کو، یتیم کو اور قیدی کو کھلاتے ہیں۔ (کھانا کھلاتے وقت ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہیں

صرف اللہ کی رضاء کے لئے کھلاتے ہیں تم سے ہم نہ
کسی بدلے کے طلب گار ہیں اور نہ کسی شکریہ کے۔
ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا ڈر ہے جو دن
چہرے بگاڑ دے گا اور بڑا سخت (پریشان کن)
ہوگا۔ تو اللہ ان کو اس دن کی برائی سے بچا لے گا
اور تر و تازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ
يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ○ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○

(لا اقسم۔ ۱۱ تا ۱۶)

لیکن انسان گھاٹی سے ہو کر نہ نکلا۔ اور (اے
رسول) آپ کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ (گھاٹی
یہ ہے) غلام کا آزاد کرانا یا بھوک کے دن کھانا
کھلانا، رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین محتاج کو۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ
تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ
عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (صحیح بخاری
کتاب الایمان باب اطعام الطعام
من الاسلام جزء اول ص۱۰ وصحیح
مسلم کتاب الایمان باب بیان تفاضل
الاسلام وای امورہ افضل جزء ۱ ص۳۷)

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا: کونسا اسلام اچھا ہے؟ آپ نے
فرمایا: اچھا اسلام یہ ہے کہ تم کھانا کھلاؤ اور جس
کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو سلام کرو۔

غرض یہ کہ مسکین کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے اور کھانا نہ کھلانا بہت بڑی بدبختی ہے۔
مسکین کون ہے اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَ
الْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَيْسَ
لَهٗ غِنًى وَيَسْتَحْيِيْ اَوْ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ
اِلْحَافًا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب
قول اللہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا

مسکین وہ نہیں جس کو ایک نوالہ یا دو نوالے لوٹا
دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کو فارغ البالی میسّر
نہیں تاہم وہ (سوال کرتے ہوئے) شرماتا ہے
یا (اگر وہ سوال کرتا ہے تو) چمٹ کر سوال
نہیں کرتا۔

جزء ۲ ص ۱۵۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ
باب المسکین الذی لا یجد غنیً جزء
اول ص ۳۱۳ واللفظ البخاری)

④ تیسری چیز جو دوزخ میں جانے کا سبب بنے گی وہ "بال کی کھال نکالنا" اور اسلامی احکام پر طرح طرح کے اعتراض کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ○

(الطور۔ ۱۱، ۱۲)

تو اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (یعنی) ان لوگوں کی جو (محض اعتراض کرنے کے لئے) غور و فکر میں کھیلتے رہتے ہیں۔

④ چوتھی چیز جو دوزخ میں جانے کا سبب بنے گی "روز قیامت کا انکار" کرنا ہے۔

قیامت پر ایمان لانا بنیادی عقیدوں میں سے ہے۔ قیامت پر ایمان نہ لانے والا مسلم نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ○ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ○ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○

(ویل للمطففین ۔۱ تا ۱۳)

اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (یعنی ان لوگوں کی) جو روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا گنہگار ہوتا ہے۔ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ○ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ○ (الذاریات ۔ ۵، ۶)

جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ (بالکل) سچ ہے۔ حساب و کتاب ضرور ہو کر رہے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ (صحیح بخاری کتاب الایمان

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا: ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے

باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان جزء اول ص۱۹ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب الایمان ما ھو وبیان خصالہ جزء اول ص۲۳)

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ

فرشتوں پر، اس کی ملاقات پر، اس کے رسولوں پر اور دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لاؤ۔

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ایک شخص ہمارے پاس آیا۔ اس کے کپڑے سفید جھک تھے، اس کے بال سیاہ فام تھے، اس پر سفر کا کوئی اثر نظر نہیں آتا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے نہیں پہچانتا تھا۔ وہ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں۔ اس نے کہا: اے محمد مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج کرو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس کی اس بات سے تعجب ہوا کہ سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخر پر ایمان لاؤ اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے

رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهٗ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔
(صحیح مسلم کتاب الایمان جزء اول ص۲۲)

فرمایا: (احسان یہ ہے) کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر (تم) یہ (کیفیت) پیدا نہ کر سکو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو تو (یہ کیفیت تو پیدا کرو کہ) وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے قیامت کی خبر دیجئے (کہ وہ کب آئے گی)۔ آپ نے فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ اس بات کو نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ اس کی نشانیاں بتائیے آپ نے فرمایا: (اس کی نشانیاں یہ ہیں) کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے (یعنی لونڈی زادے اقتدار کے مالک ہو جائیں) اور تم دیکھو کہ ننگے پیر پھرنے والے، ننگے بدن رہنے والے، مفلوک الحال بکریوں کے چرواہے (اپنی) عمارتوں پر فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور کچھ دن گذر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے عمر، کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ سائل کون تھا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے۔ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے کہ تم کو تمہارا دین سکھائیں۔

دوزخیوں کے جواب کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ) تو (اے لوگو) ان (دوزخیوں) کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ، وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرۃ۔ ۲۵۴)

اے ایمان والو، قبل اس کے وہ دن آئے کہ جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی (کام آئے گی) اور نہ سفارش (کا کسی کو اختیار ہوگا) ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ

لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○
(طٰہٰ - ۱۰۹)

اس شخص (کی سفارش) کے جس کو رحمٰن نے اجازت دے دی ہو اور جس کے بولنے کو پسند فرمایا ہو۔

الغرض مجرموں کے لئے کوئی سفارش کر نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ سفارش کی اجازت نہ دے اور اللہ تعالیٰ اسی شخص کے لئے سفارش کی اجازت دیگا جس کو وہ بخشنا چاہے گا اور جس کو وہ بخشنا نہیں چاہے گا اس کے لئے اجازت نہیں دیگا۔ اگر بالفرض محال سفارش کرنے والوں کو سفارش کی اجازت بھی مل جائے تب بھی ان کی سفارش سے ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا جن کو اللہ تعالیٰ بخشنا نہیں چاہے گا۔

آگے فرمایا (فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ) (دوزخیوں کے بیانات اور سفارش کا قبول نہ ہونا یہ ایسی باتیں ہیں کہ مجرمین کو ان سے نصیحت حاصل ہو جانی چاہئے تھی لیکن) انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں (كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ) گویا کہ وہ گدھے ہیں کہ بدک رہے ہیں (فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ) (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہیں (یعنی جس طرح گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں اسی طرح مجرمین اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر بھاگتے ہیں ایسی صورت میں انہیں نصیحت کیسے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ کس طرح اپنی برائیوں سے توبہ کر سکتے ہیں۔ نصیحت تو انہیں حاصل ہوتی ہے جو سنیں اور سمجھیں، جو نہ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں وہ کیسے نصیحت حاصل کر سکتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ○ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ○
(اذا الشمس کوّرت - ۲۷، ۲۸)

یہ (قرآن) تو تمام (اقوام) عالم کے لئے نصیحت ہے۔ (مگر مفید) اس کے لئے ہے جو سیدھے راستہ پر چلنا چاہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيٰتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ، إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا، وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ○
(الکہف - ۵۷)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان سے منہ پھیر لیتا ہے اور جو اعمال اس نے آگے بھیج دئے ہیں ان کو بھول جاتا ہے (بات یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں تاکہ وہ حق کو سمجھ (نہ) سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل (پیدا کر دیا ہے تاکہ سن نہ سکیں) اور (اے رسول) اگر ایسی حالت میں آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو یہ کبھی ہدایت کو قبول نہیں کریں گے۔

کیونکہ کافروں کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں لہذا یہ حق بات کو سننا ہی نہیں چاہتے بلکہ اگر سن بھی لیں تو فوراً نفرت کے ساتھ بھاگ جاتے ہیں۔

آگے فرمایا (بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً) (وہ نہیں چاہتے کہ قرآن مجید پر ایمان لائیں) بلکہ ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ اسے (براہ راست اللہ کی طرف سے) کھلے ہوئے صحیفے ملیں (لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا۔ ہر شخص کو نہ کتاب مل سکتی ہے اور نہ نبوت مل سکتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ، سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۲۵)

اور جب ان کے پاس کوئی ہدایت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہمیں بھی وہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے (اور) یہ بات تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا فرمائے۔ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو عنقریب اللہ کے ہاں ذلت نصیب ہوگی اور (اسلام کے خلاف) جو تدبیریں یہ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے ان کو (بہت) سخت عذاب دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ○

(الفرقان۔ ۲۱)

اور (اے رسول) جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں ہم پر فرشتے کیوں نہیں نازل ہوتے (اگر ہم پر فرشتے نازل ہوتے اور وہ آپ کی رسالت کی گواہی دیتے تو ہم ایمان لے آتے) یا ہم اپنے رب کو دیکھتے (اگر ایسا ہوتا تو ہم ایمان لے آتے) ان کے دلوں میں تکبر ہے اور انہوں نے بڑی ہی سرکشی (کی بات کہی) ہے۔

آگے فرمایا (كَلَّا، بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ) (ایسا تو) ہرگز نہیں ہو سکتا (کہ ان میں سے ہر ایک کو کتاب دی جائے۔ یہ قرآن مجید کا انکار کسی اور وجہ سے نہیں کرتے) بلکہ (ان کے انکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے (آخرت کا ڈر پیدا ہو جائے تو ان کا یہ تکبر اور ان کی حق سے یہ روگردانی سب ختم ہو جائے) (كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ) (ان کی یہ خواہش کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب

دی جائے) ہرگز (پوری) نہیں (ہوگی، انہیں اسی کتاب یعنی قرآن مجید پر ایمان لانا ہوگا) یہ (سراسر) نصیحت (کی کتاب) ہے (فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ) تو (اب جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہے وہ) اسی سے نصیحت حاصل کرے (کوئی دوسری کتاب اب قطعاً نہیں آئے گی) (وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ، هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ) (لیکن) یہ لوگ کبھی اس (کتاب پر) غور و فکر نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین ہدایت کے مطابق اللہ سے ڈر کر) قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا چاہیں گے انہیں نصیحت حاصل ہو جائے گی اور وہ ہدایت یاب ہو جائیں گے وہ ڈر والا ہے (اس سے ڈرنا ہی چاہئے) وہ مغفرت والا ہے (اس سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے)۔

جو شخص اللہ سے ڈرے اور یہ امید رکھے کہ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا تو ایسا شخص ہدایت یاب ہو سکتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو ڈرتا ہے وہی معافی طلب کرتا ہے اور جو معافی طلب کرتا ہے وہی ہدایت حاصل کرتا ہے۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے تاکہ آپ قیامت کے عذاب سے بچ جائیں۔

اے ایمان والو، نماز باقاعدگی کے ساتھ بلا ناغہ پڑھتے رہیئے، مسکین کو کھانا کھلائیے، اللہ تعالیٰ کی باتوں پر نکتہ چینی کی نیت سے غور و خوض نہ کیجئے اور قیامت کے دن کو نہ جھٹلائیے بلکہ اس پر پختگی کے ساتھ ایمان لائیے۔

اے ایمان والو، قیامت کے دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی لہذا اس دھوکے میں نہ رہیئے کہ کوئی بزرگ سفارش کر کے آپ کو عذاب الٰہی سے بچا لے گا۔

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے۔ یہ مطالبہ نہ کیجئے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرداً فرداً کوئی کتاب نازل کی جائے۔ یہ مطالبہ لغو اور لایعنی ہے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ اللہ تعالیٰ ہی حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس سے مغفرت کی امید رکھیئے وہ بڑی مغفرت والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُورۂ لااقسم بیوم القیامۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ
اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾
اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ
عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی
اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ؕ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ
الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ

أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ
الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنسَانُ
يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾
يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا
قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ
نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ أَلْقَىٰ
مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾

ترجمہ میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (۱) اور میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی (کہ تم سب ایک دن دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) (۲) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے (۳) کیوں نہیں (ہم جمع کر سکتے ہیں) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور ٹھیک کر دیں (۴) (وہ اس لئے قیامت کو) نہیں (مانتا کہ) وہ چاہتا ہے کہ آنے والے دنوں میں وہ اور گناہ کرتا رہے (۵) (اسی لئے) وہ (بطور اعتراض کے) پوچھتا ہے: قیامت کا دن کب (آئے گا) (۶) تو (وہ سن لے) وہ اس دن آئے گا جس دن) آنکھیں پتھرا جائیں گی (۷) چاند میں گہن لگ جائے گا (۸) اور سورج اور چاند اکٹھے کر دئے جائیں گے (۹) اس دن انسان کہے گا کہیں بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے (۱۰) ہرگز نہیں، کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہوگی (۱۱) اس دن تو (اے رسول) آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا (۱۲) اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کون کون سے عمل آگے بھیجے تھے اور کون کون سے عمل پیچھے چھوڑ آیا تھا (۱۳) بلکہ (بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی) انسان خود اپنے نفس پر گواہ ہوگا (۱۴) اگرچہ وہ (اپنے آپ کو بچانے کے لئے) کتنے ہی عذر پیش کرے (۱۵)

معانی و مصادر

(لَوَّامَةٌ) لَامَ، يَلُوْمُ، لَوْمٌ و مَلَامٌ و مَلَامَةٌ (ن) ملامت کرنا،
(لَوَّامَةٌ = بہت ملامت کرنے والا)۔
(نُسَوِّيَ) سَوّٰى، يُسَوِّيْ، تَسْوِيَةٌ (باب تفعیل) ٹھیک کرنا، برابر کرنا۔
بَنَانٌ = انگلی، پور۔
(يَفْجُرُ) فَجَرَ، يَفْجُرُ، فَجْرٌ و فُجُوْرٌ (ن) جھوٹ بولنا، گناہ کرنا، زنا کرنا۔
(اَيَّانَ) اَيَّانَ = کب۔
(بَرِقَ) بَرِقَ، يَبْرَقُ، بَرَقٌ (س) ڈر اور تحیّر کی وجہ سے دیکھ نہ سکنا۔
(وَزَرٌ) وَزَرٌ = پناہ کی جگہ۔
(بَصِيْرَةٌ) بَصِيْرَةٌ = گواہ، حجت، عبرت، عقل۔
(مَعَاذِيْرُ) عَذَرَ، يَعْذِرُ، عُذْرٌ و عُذُرٌ و مَعْذِرَةٌ (ض) معذرت کرنا، عذر پیش کرنا،
(مَعَاذِيْرُ = معذرۃ کی جمع)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ) اور میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی (کہ تم سب ایک دن دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائیگا)۔

نفس دو قسم کے ہیں:۔

(۱) نفس امّارہ۔
(۲) نفس لوّامہ۔

نفس امّارہ برُے کام کی ترغیب دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ، اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(یوسف - ۵۳)

اور (اے رسول، یوسف نے کہا) میں اپنے نفس کو برائی سے مبرّا بھی نہیں کہتا، نفس (تو) بے شک (ہر انسان کو) برُے کام کا حکم دیتا ہے (لہٰذا اس کی شرارت سے کوئی بچ نہیں سکتا) سوائے اس کے جس پر میرے رب کی رحمت ہو جائے (میرا گناہ سے بچ جانا اسی کے رحم وکرم کا رہینِ منّت ہے) بے شک میرا رب بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

نفس لوّامہ برُے کام پر ملامت کرتا ہے۔ اس کو ہم عموماً ضمیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

آگے فرمایا (اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے (بَلٰی، قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ) کیوں نہیں (ہم جمع کر سکتے ہیں) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور ٹھیک کر دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ○ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ، قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ○ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ، وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ○

(یٰسٓ - ۷۷ تا ۷۹)

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ برملا جھگڑتا ہے۔ (اور) ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کریگا؟ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ان (ہڈیوں) کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، وہ ہر (طرح) کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا اَیِسَ مِنَ الْحَیَاةِ اَوْصٰی اَهْلَهٗ اِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا كَثِیْرًا ثُمَّ اَوْرُوْا نَارًا حَتّٰٓی اِذَآ اَكَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰی

ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب آیا اور وہ (اپنی) زندگی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کرنا، پھر آگ جلانا (اور میری لاش

عَظْمِیْ وَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِیْ فِی الْیَمِّ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ اَوْ رَاحٍ (فَفَعَلُوْا) فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ما ذکر عن بنی اسرائیل جزوم ص۴۷۱)

اس میں جلا دینا) یہاں تک کہ جب آگ میری کھال کو جلا دے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے تو اسے پیس ڈالنا۔ الغرض (انہوں نے ایسا ہی کیا) اللہ نے اس کو جمع کر لیا اور اس سے پوچھا: تو نے (ایسا) کیوں کیا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر سے۔ اللہ نے اسے بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام ذرات کو جمع کیا اور اسے دوبارہ انسان بنا دیا۔

یہ حدیث گویا (بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ) کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ) (انسان کسی اور وجہ سے قیامت کا انکار نہیں کرتا) بلکہ (وہ صرف اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ) وہ چاہتا ہے کہ اس (کی زندگی) کے آگے (آنے والے دنوں میں وہ اور) گناہ کرتا رہے (اگر وہ قیامت پر ایمان لے آئے تو اس کا تقاضا یہ ہوگا کہ وہ گناہ چھوڑ دے لیکن وہ گناہ چھوڑنا نہیں چاہتا اس لئے ہٹ دھرمی سے قیامت کا انکار کرتا ہے) (یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ) (اور اسی لئے وہ بطور اعتراض اور مذاق کے) پوچھتا ہے قیامت کا دن کب آئے گا۔

کافر برابر قیامت کا انکار کرتے رہے اور اس کے وقوع کو ناممکن سمجھتے ہوئے بطور اعتراض و تمسخر کے اس کے آنے کا وقت دریافت کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ، فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا، قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ، قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ○

(بنی اسرآئیل - ۴۹ تا ۵۱)

اور یہ لوگ کہتے ہیں: جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں ہو جائیں گے اور (پھر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم کو از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا، یا وہ چیز بن جاؤ جو تمہارے خیال میں بڑی (ہی سخت) ہو (غرض یہ کہ کچھ بھی بن جاؤ، تم دوبارہ ضرور زندہ کئے جاؤ گے) تو یہ (فوراً) کہیں گے ہمیں دوبارہ کون زندہ کریگا، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (زندہ کرے گا) جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، تو (یہ جواب سُن کر) یہ لوگ مذاقاً آپ کے سامنے سر ہلائیں

گے اور کہیں گے یہ کب ہو گا؟ آپ کہہ دیجئے ہو سکتا ہے کہ (مستقبل) قریب ہی میں ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ○

(الملک ۔ ۲۵ تا ۲۷)

اور (اے رسول) (کافر) کہتے ہیں اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ کہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہو گا۔ آپ کہہ دیجئے (اس کا) علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور اے رسول) جب یہ (کافر) قیامت کو (اپنے) قریب دیکھیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہو گا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے، (اس وقت) ان سے کہا جائے گا یہی وہ (قیامت) ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

آگے فرمایا (فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ) (انسان بار بار پوچھتا ہے قیامت کا دن کب آئے گا؟ قیامت کا دن کب آئے گا) تو (وہ سن لے روز قیامت اس دن آئے گا جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی (آنکھوں سے مارے خوف و دہشت کے دیکھا نہ جائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ، إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ○ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ، لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ○

(ابراھیم ۔ ۴۲، ۴۳)

اور (اے رسول) یہ خیال نہ کرنا کہ جو اعمال یہ ظالم کر رہے ہیں اللہ ان سے غافل ہے (نہیں، یہ بات نہیں ہے، بلکہ) اللہ تو ان کو اس دن تک کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (اس دن لوگ) سر اوپر کو اٹھائے ہوئے (میدان محشر کی طرف) بھاگ رہے ہوں گے (دہشت کی وجہ سے) ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی اور دل ہوا ہو رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ

وہ (یعنی نیک لوگ) اس دن سے ڈرتے رہتے

وَالْاَبْصَارُ ○ (النور۔ ۳۷) ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

آگے فرمایا (وَخَسَفَ الْقَمَرُ) (قیامت اس دن آئے گی جس دن) چاند میں گہن لگ جائیگا (وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ) اور سورج اور چاند اکٹھے کر دئے جائیں گے (یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ) اس دن انسان کہے گا بھاگ کر پناہ حاصل کرنے کی کوئی جگہ ہے (کَلَّا لَا وَزَرَ) نہیں (بھاگ کر) پناہ حاصل کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ (اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ) اس دن تو (اے رسول) آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا (سب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور ان سے ان کے اعمال کے متعلق سوال و جواب ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ○
(یٰسٓ ۔ ۳۲)

اور (پھر قیامت کے روز) یہ سب ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ○
(یٰسٓ ۔ ۵۳)

(اور اے رسول) وہ بس ایک زوردار آواز ہوگی (جس کو سنتے ہی) سب کے سب ہمارے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○
(البقرۃ ۔ ۲۲۳)

اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ (قیامت کے دن) تم ضرور اللہ سے ملاقات کرو گے اور (اے رسول) آپ مؤمنین کو خوشخبری سنا دیجئے (کہ اس دن انہیں کوئی خوف اور غم نہ ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ○
(اذا السماء انشقت ۔ ۶)

(اے انسان، تو اپنے رب کی طرف مشقت جھیلتا ہوا چلا جا رہا ہے (تو یاد رکھ ایک دن) تو (ضرور) اس سے ملاقات کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ○ وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا، لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

اور (اے رسول، نیک اعمال کا صلہ اس دن ملے گا) جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور جس دن زمین آپ کو (ایک) چٹیل (میدان کی طرح)

لَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝
(الکھف - ۴۷، ۴۸)

نظر آئے گی اور جس دن ہم ان (سب کو) جمع کریں گے، کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے اور (اے رسول، یہ سب) آپ کے رب کے سامنے صف بصف پیش کئے جائیں گے (پھر ہم ان سے کہیں گے آج) تم ہمارے پاس (اسی طرح) آگئے جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، (تم تو روز جزا کا انکار کرتے تھے) بلکہ تمہارا تو یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے (سزا و جزا کے لئے) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے (تو اب تم نے دیکھ لیا کہ تمہارا دعویٰ غلط تھا)۔

الغرض قیامت کے دن کہیں پناہ نہیں ملے گی، ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا۔ (یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ) اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کون سے عمل آگے بھیجے تھے اور کون سے عمل پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝
وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝
(اذا زلزلت الارض - ۷، ۸)

جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس (نیکی) کو (وہاں) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اس برائی کو (وہاں) دیکھ لے گا۔

انسان کے تمام اعمال اس کے سامنے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا، وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا، وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝
(الکھف - ۴۹)

پھر (اے رسول، ہر ایک کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار لوگ جو کچھ اس میں (تحریر) ہوگا اس (کو دیکھ کر اس کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے ہائے افسوس! یہ کیسا اعمال نامہ ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی، سب کو گن گن کر محفوظ کر لیا ہے۔ الغرض جو عمل انہوں نے کئے ہوں گے وہ ان سب اعمال کو (اس میں) موجود پائیں گے اور

(اے رسول) آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا (بلکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق بدلا دے گا)۔

الغرض جو عمل اس نے اپنی زندگی میں موت سے پہلے کئے تھے وہ بھی وہاں اسے بتائے جائیں گے اور وہ عمل جس کا وہ اپنی موت کے بعد سبب بنا تھا وہ بھی وہاں اسے بتائے جائیں گے۔

جو عمل انسان اپنی زندگی میں کرتا ہے وہ تو وہ عمل ہیں جو اس نے اپنے آگے بھیجدئے اور جن اعمال کی وجہ سے اسے موت کے بعد بھی ثواب یا عذاب پہنچتا رہتا ہے وہ وہ عمل ہیں جو وہ پیچھے چھوڑ آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفِعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔ (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ جزء ۲ صـ۱۴)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عمل اس کے جاری رہتے ہیں۔ ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے ③ صالح لڑکا جو اس کے لئے دعا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سنۃ حسنۃ او سیئۃ جزء ۲ صـ۴۶۵)

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کر دیا پھر اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو جاری کرنے والے کے لئے بھی عمل کرنے والے کے مثل ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کر دیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو جاری کرنے والے کے لئے بھی عمل کرنے والے کے مثل گناہ لکھا جائے گا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ

جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس ہدایت کی پیروی کرنے والے کو اور یہ چیز ان کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کرے گی اور جس نے گمراہی کی طرف

تَبِعَهٗ وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا، (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة او سيئة جز ۲ ص ۴۶۶)

دعوت دی تو اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس گمراہی کی پیروی کرنے والے کو، ان کے گناہوں میں ذرا سا بھی کم نہیں ہوگا۔

آگے فرمایا (بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ) بلکہ انسان (کو اس کے اعمال بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی) وہ خود اپنے نفس پہ گواہ ہوگا (وہ اپنے اعمال کا انکار نہیں کر سکے گا) (وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ) اگرچہ (اپنے آپ کو بچانے کے لئے) وہ کتنے ہی عذر پیش کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ، وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ○ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ، كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ○

(بنی اسرآءیل - ۱۳، ۱۴)

اور ہم نے ہر انسان (کے اعمال) کی بھلائی برائی کو اس انسان کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کو (دکھانے کے) لئے ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ (اپنے سامنے) کھلا ہوا پائے گا۔ (اس سے کہا جائے گا) اپنا نامۂ (اعمال) پڑھ (اور اپنے اعمال کا جائزہ لے) آج تو اپنے اعمال کا حساب لینے کے لئے خود ہی کافی ہے۔

انسان اپنے اعمال کو تسلیم کرے گا اس کا دل گواہی دے رہا ہوگا کہ اس نے واقعی وہ عمل کئے ہیں جن کی اسے خبر دی جا رہی ہے۔ اس کے پاس اپنے برے عمل کی سزا سے بچنے کی کوئی سبیل نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ وہ جھوٹے بہانے پیش کرے گا لیکن جھوٹے بہانوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○

(الروم - ۵۷)

پھر اس دن ظالم لوگوں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہیں دے گی اور نہ انہیں راضی کیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○

(حٰمٓ المؤمن - ۵۲)

جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ ان پر لعنت (برس رہی) ہوگی اور ان کے (رہنے کے) لئے (بہت ہی) برا گھر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

(التحریم - ۷)

اور (اے رسول، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن اللہ کافروں سے فرمائے گا) اے کافرو، آج بہانے نہ بناؤ جو عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے (آج) تمہیں انہی کا بدلہ ملے گا۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے دن دوبارہ پیدا ہونے پر ایمان لائیے۔ اس دن اللہ تعالیٰ آپ سے آپ کے اعمال کا حساب لے گا۔ آپ اس سے بچ کر کہیں پناہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا
قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ
عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

ترجمہ (اے رسول) اس (قرآن) کو جلدی سے یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کیجئے ﴿۱۶﴾ اس کا (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور پھر اس کو پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے ﴿۱۷﴾ لہٰذا جب ہم پڑھا کریں تو (آپ سنتے رہیئے اور) اس کے پڑھنے کی پیروی کیجئے ﴿۱۸﴾ پھر اس کی تشریح کرا دینا بھی ہمارا ذمہ ہے ﴿۱۹﴾

معانی و مصادر (قُرْاٰن) قَرَأَ، يَقْرَأُ، قَرْأٌ وقِرَاءَةٌ وقُرْاٰنٌ (ف) پڑھنا۔
(بَيَانٌ) بَانَ، يَبِيْنُ، بَيَانٌ وتِبْيَانٌ (ض) ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

شانِ نزول حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (صحیح بخاری کتاب التفسیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریلؑ وحی لے کر آتے (اور آپ کو سناتے) تو آپ زبان اور لب ہلاتے رہتے تھے (کہ کہیں بھول نہ جائیں)۔ اس سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی۔ یہ تکلیف آپ (کی صورت سے پہچانی جاتی تھی۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جو سورۂ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ میں ہے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

باب سورۃ القیامۃ جزء ۶ ص ۲۰۳ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاستماع للقراءۃ جزء اول ص ۱۸۹)

بہٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ وحی کو یاد کرنے کے لئے آپ زبان کو حرکت نہ دیا کیجئے۔ اس کا (آپ کے سینے میں) جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) (اے رسول) اس (قرآن) کو جلدی سے یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کیجئے (اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ) اس کا (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور پھر اس کو پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے (فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ) لہٰذا جب ہم اس کو پڑھا کریں (تو آپ خاموش رہا کیجئے اور سنتے رہا کیجئے اور) اس کے پڑھنے کی پیروی کیا کیجئے۔ (یعنی جب ہم پڑھ چکیں تو جس طرح ہم نے پڑھا ہے آپ بھی اسی کے مطابق پڑھا کیجئے (ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ) پھر اس کی تشریح کرا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے (یعنی ہم صرف اس کے الفاظ ہی آپ کو حفظ نہیں کرائیں گے بلکہ ان الفاظ کے معانی و مطالب بھی ہم ہی سمجھائیں گے۔ صرف الفاظ کی حفاظت ہی ہمارے ذمہ نہیں ہے بلکہ اس کی تشریح و توضیح بھی ہمارے ہی ذمہ ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ (النحل۔ ۴۴)

اور (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر نازل کیا ہے تاکہ اس ذکر کی جو (ان لوگوں کی ہدایت کے لئے) ان کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ ان کے لئے تشریح و توضیح کر دیں تاکہ یہ لوگ (اپنے انجام کے متعلق) غور و فکر کریں (اور سرکشی سے باز آجائیں)۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تشریح و توضیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ہوگی لیکن اس تشریح و توضیح کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی تشریح و توضیح فرمائیں گے جو اللہ تعالیٰ آپ کو بتائے گا۔ قرآن مجید کی تشریح و توضیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی ہوگی مندرجہ بالا آیت اور آیت زیر تفسیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی جو تشریح و توضیح احادیث میں بیان ہوئی ہے وہ سب منجانب اللہ اور منزل من اللہ ہے۔ قرآن مجید بھی وحی ہے اور احادیث بھی وحی ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں اور احادیث میں بھی اللہ تعالیٰ ہی کے احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکام ان دونوں میں بیان کئے گئے ہیں ان کی اطاعت فرض ہے۔ اطاعت اور اتباع کے لحاظ سے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

مثلاً اگر قرآن مجید نے نماز کے قیام کا حکم دیا تو نماز کا قیام فرض ہو گیا اسی طرح اگر حدیث نے پانچ اوقات کی نماز کا حکم دیا تو پانچ اوقات کی نماز فرض ہو گئی۔

اگر قرآن مجید نے مسجد الحرام کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا اور حدیث نے اس کی تشریح یہ کی کہ نماز میں مسجد الحرام کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔ تو اب نماز میں مسجد الحرام کی طرف منہ کرنا فرض ہو گیا۔ اگر حدیث قرآن مجید کے حکم کہ: "مسجد الحرام کی طرف منہ کرلو" کی تشریح نہ کرتی تو قرآن مجید کے حکم پر عمل کرنا ناممکن ہوتا۔ الغرض قرآن مجید کی جتنی حفاظت ضروری ہے اتنی ہی حفاظت حدیث کی بھی ضروری ہے۔ محض قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت سے اللہ تعالیٰ کا منشاء پورا نہیں ہوگا اور حبیب اللہ تعالیٰ کا منشاء پورا نہیں ہوگا تو قرآن مجید کا نزول بے مقصد ہو جائے گا اور یہ ہو نہیں سکتا۔ دین کو جب ہی محفوظ کہا جا سکتا ہے جبکہ حکم اور اس کی تشریح دونوں محفوظ ہوں۔ لہذا ثابت ہوا کہ قرآن مجید بھی محفوظ اور حدیث بھی محفوظ ہے فللہ الحمد۔

عمل

اے ایمان والو، قرآن مجید کو بھی وحی مانیئے اور اس کی تشریح یعنی حدیث کو بھی وحی مانیئے۔

اے ایمان والو، قرآن مجید پڑھنے والے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید نہ پڑھا کیجئے بلکہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو غور سے اسے سنا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ()

(الاعراف - ۲۰۴)

اور (اے ایمان والو) جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہا کیجئے اور اسے غور سے سنا کیجئے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ
تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ
بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾
وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ
الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا
صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى
اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

ترجمہ (اے لوگو، آخرت میں تمہاری خواہش کے مطابق ہرگز نہیں ہوگا، اس لئے کہ) تم دنیا سے محبت کرتے ہو (۲۰) اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو (۲۱) اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے (۲۲) وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے (۲۳) اور بہت سے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے (۲۴) وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آنے والی ہے جو ان کی کمر توڑ دے گی (۲۵) (کوئی انسان اپنے رب کے سامنے حساب و کتاب کے لئے پیش ہونے سے) ہرگز نہیں (بچ سکتا سنو) جب (جان) ہنسلی تک پہنچ جائیگی (۲۶) لوگ کہیں گے کیا کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ (۲۷) لیکن وہ (مرنے والا شخص) یہ خیال کر رہا ہوگا کہ فراق (کا وقت) آپہنچا (اب جھاڑ پھونک سے کیا ہوگا) (۲۸) (جان کنی کے عالم میں) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی (۲۹) تو اے انسان اس دن تجھے اپنے رب کی طرف چلنا ہوگا (۳۰) (لیکن افسوس انسان کو کیا ہو گیا ہے موت کا منظر وہ اکثر دیکھتا رہتا ہے) پھر بھی نہ تو (قیامت کی) تصدیق کرتا ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے (۳۱) بلکہ (قیامت کو) جھٹلاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے (۳۲) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیتا ہے (۳۳) (تو اے انسان، تیری ان حرکتوں کی وجہ سے) تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے (۳۴) تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے (۳۵) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا (اسے حساب و کتاب کے لئے زندہ نہیں کیا جائے گا) (۳۶) (اس کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے) کیا وہ نطفہ کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا تھا (۳۷) پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنا پھر اللہ نے اس کو بنایا اور (اس کے اعضاء کو) درست کیا (۳۸) پھر اس کی دو جنسیں بنائیں (یعنی) مرد اور عورت (۳۹) کیا (جس ہستی نے پہلی مرتبہ انسان کو پیدا کر دیا) وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دے (۴۰)

معانی و مصادر (عَاجِلَةٌ) عَجِلَ، یَعْجَلُ، عَجَلٌ، عَجَلَةٌ (س) جلدی کرنا (عَاجِلَةٌ = جلدی کرنے والی، دنیا)۔

(نَاضِرَةٌ) نَضَرَ، یَنْضُرُ، نَضْرٌ و نَضْرَةٌ و نُضُوْرٌ و نَضَارَةٌ (ن، س، ک) تر و تازہ اچھا اور خوبصورت ہونا۔
(نَاضِرَةٌ = تر و تازہ اور خوبصورت)
(بَاسِرَةٌ) بَسَرَ، یَبْسُرُ، بَسْرٌ و بُسُوْرٌ (ن) تیوری چڑھانا، منہ بگاڑنا۔
(فَاقِرَةٌ) فَقَرَ، یَفْقُرُ، فَقْرٌ (ن، ض) کھونا، ٹکڑے کرنا (فَاقِرَةٌ = شدید آفت جس سے پیٹھ کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں)
(تَرَاقِیْ) تَرَاقِیْ = تَرْقُوَةٌ کی جمع، ہنسلیاں۔
(رَاقٍ) رَقٰی، یَرْقِیْ، رَقْیٌ و رُقْیَةٌ (ض) منتر پڑھنا۔ (رَاقٍ = منتر پڑھنے والا، جھاڑ پھونک کرنے والا)۔

(فِرَاقٌ) فَرَقَ، یَفْرُقُ، فَرْقٌ وفُرْقَانٌ (ن) علیحدہ کرنا، مانگ نکالنا۔
فَارَقَ، یُفَارِقُ، مُفَارَقَۃٌ وفِرَاقٌ (باب مفاعلہ) ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا (فِرَاقٌ: جدائی)۔
(اِلْتَفَّتُ) اِلْتَفَّ، یَلْتَفُّ، اِلْتِفَافٌ (باب افتعال) لپٹنا، جمع ہونا۔
(مَسَاقٌ) سَاقَ، یَسُوْقُ، سَوْقٌ وسِیَاقٌ وسِیَاقَۃٌ ومَسَاقٌ (ن) ہانکنا، بیان کرنا۔
(یَتَمَطّٰی) تَمَطّٰی، یَتَمَطّٰی، تَمَطِّیٌ (باب تفعّل) لمبا ہونا، اترانا۔
(اَوْلٰی) اَوْلٰی = افسوس۔
(سُدًی) اَسْدٰی، یُسْدِیْ، اِسْدَاءٌ (باب افعال) مہمل وبیکار کرنا (سُدًی = بیکار)
(یُمْنٰی) اَمْنٰی، یُمْنِیْ، اِمْنَاءٌ (باب افعال) انڈیلنا، ٹپکانا۔

تفسیر

قیامت کا ذکر چل رہا تھا کہ درمیان میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ جب وحی نازل ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ نہ پڑھا کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ سنتے رہیں۔ اس حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر قیامت کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا (کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ) اے مجرمو، قیامت کے روز تمہاری خواہش کے مطابق) ہرگز نہیں ہوگا (خواہ تم کتنے ہی عذر اور بہانے پیش کرو، وجہ اس کی یہ ہے کہ تم دنیا سے محبت کرتے ہو (وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ) اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو (آخرت کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کرتے) (وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ) اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے (اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ) وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے (دیدار الٰہی کے فیض سے مسرور ہوں گے، ان کے چہرے بارونق ہوں گے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے روز نیک لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس نعمت کی خوشی سے ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ فَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَھَا سَحَابٌ، قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَہٗ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب وکان عرشہ

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو (دیکھنے) میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا سورج کو دیکھنے میں جبکہ اس کے نیچے بادل نہ ہو تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول،

نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر بے شک تم اللہ کو (بھی اسی طرح بغیر دقت کے) دیکھو گے۔

غرض یہ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اس دیدار کے فیض اور اپنے اعمال کی جزا سے نیک لوگوں کے چہرے بڑے مسرور ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝
(ھل اتیٰک - ۸، ۹)

بہت سے (آدمیوں کے) چہرے اس دن (نعمتوں میں) شاداں و فرحاں ہوں گے۔ وہ اپنی کوشش (کے اجر و ثواب) سے راضی ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝
(عبس - ۳۸، ۳۹)

بہت سے چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے خنداں اور شاداں ہوں گے۔

آگے فرمایا (وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ) بہت سے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ (تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ) وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آنے والی ہے جو ان کی کمر توڑ دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝
(عبس - ۴۰ تا ۴۲)

بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔ ان پر سیاہی چھا رہی ہوگی۔ یہ کافر اور گنہگار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ، فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
(آل عمران - ۱۰۶، ۱۰۷)

جس دن بہت سے چہرے سفید ہوں گے اور بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے، جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا (پھر ان سے کہا جائے گا) جو کفر تم کرتے رہے تھے اب اس کے عذاب کا مزا چکھو اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں (شاداں و فرحاں) ہوں گے (اور) اس رحمت میں ہمیشہ رہیں گے۔

کمر توڑ دینے والی آفت دوزخ کا عذاب ہے۔ دوزخ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝
(یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّر۔ ۲۸، ۲۹)

وہ (ایک آگ ہے جو) نہ (کھال) باقی رکھے گی اور نہ (بغیر جلائے) چھوڑے گی۔ (وہ آگ انسان کی) (کھالوں) کو جھلس ڈالے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝
(یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّر۔ ۳۵)

وہ (دوزخ تو) بڑی (آفتوں) میں سے ایک (بہت) بڑی (آفت) ہے۔

آگے فرمایا (كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ) (کوئی انسان اپنے رب کے سامنے حساب وکتاب کے لئے پیش ہونے سے) ہرگز نہیں (بچ سکتا، سنو) جب (جان) ہنسلی تک پہنچ جائے گی (وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ) لوگ کہیں گے کیا کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے (جو اس کا علاج کرے) (وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ) لیکن وہ (مرنے والا شخص) یہ خیال کر رہا ہوگا کہ فراق (کا وقت) آپہنچا (اب جھاڑ پھونک، علاج معالجے سے کیا ہوگا)۔ (وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ) (جان کنی کے عالم میں) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ (اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ) تو (اے انسان) اس دن تجھے اپنے رب کی طرف چلنا ہوگا (پھر تجھ سے حساب لیا جائے گا، تو حساب سے بچ نہیں سکتا، موت حساب ہی کا پیش خیمہ ہے۔ اے انسان تجھے یقین ہے کہ موت آکر رہے گی تو پھر یہ بھی تو یقین کرلے کہ تیرا حساب وکتاب ہوگا، موت تو پیدا ہی اس لئے کی گئی ہے کہ تیرے عملوں کی جانچ پڑتال ہو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝
(الملک۔ ۲)

(وہی ہے) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے اور (اے لوگو) وہ بہت زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
(اذا وقعت۔ ۸۳ تا ۸۷)

تو جب روح گلے میں پہنچ جاتی ہے (تو اسے روکتے) کیوں نہیں۔ حالانکہ تم اس وقت (مرنے والے کو) دیکھتے رہتے ہو (لیکن کر کچھ نہیں سکتے) اور ہم تم سے زیادہ اس (مرنے والے) کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ تو اگر تم کسی کے بس میں نہیں تو (اپنی طاقت کا مظاہرہ) کیوں نہیں

(کرتے) اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اس (روح) کو لوٹا کیوں نہیں لیتے۔

الغرض انسان کو چاہئے کہ حساب وکتاب پر ایمان لائے۔ موت تو آتی ہی اس لئے ہے کہ انسان کو حساب وکتاب کے لئے پیش کیا جائے۔ انسان کو کیا ہو گیا ہے کہ موت کا منظر وہ اکثر دیکھتا رہتا ہے پھر بھی (فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی) نہ تو (رسولوں کی تصدیق کرتا ہے اور نہ قیامت کی) تصدیق کرتا ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے (وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی) بلکہ (رسولوں کو اور قیامت کو) جھٹلاتا ہے اور (حق سے) منہ پھیر لیتا ہے (ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیتا ہے (اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى) تو اے انسان تیری ان حرکتوں کی وجہ سے تیری خرابی پر خرابی ہے (ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى) (اے انسان) پھر (سن لے) تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ O
(ابراھیم - ۲)

اور (اے رسول اگر یہ لوگ اللہ کے راستہ پر نہ آئیں تو ایسے کافروں کے لئے شدید عذاب کی وجہ سے بڑی خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ O
(مریم - ۳۷)

تو جو لوگ کافر ہیں ان کو بڑے دن حاضر ہونے کی جگہ (بڑی) تباہی وبربادی ہے۔

رسولوں کی تصدیق آخرت میں بڑے درجات کا سبب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ بَلٰى: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔
(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ جزء ۳ ص ۱۴۵)

جنتی اپنے اوپر بالاخانوں کے مکینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق میں باقی رہ جانے والے تارے کو دیکھتے ہو، یہ اس لئے کہ ان کے درجات میں فرق ہوگا (بالا خانوں کے لوگوں کا درجہ بلند ہوگا)۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، یہ انبیاء (علیہم السلام) کے گھر ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور ان میں نہیں پہنچ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی (وہ بھی ان بالاخانوں میں ہوں گے)۔

آگے فرمایا (اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا (اس سے حساب وکتاب نہیں لیا جائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ○ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ، اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○

(المؤمنون ۔ ۱۱۵ تا ۱۱۷)

(اے لوگو) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔ اللہ بادشاہ حقیقی (فضول کام کرنے سے) بلند وبالا ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے اور (اے لوگو) جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اسکا حساب ضرور اس کے رب کے ہاں ہوگا، بے شک کافر فلاح نہیں پا سکتے۔

آگے فرمایا (اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی) (انسان کا دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے) کیا ابتداء میں وہ نطفہ کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا تھا (ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی) پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنا پھر (اللہ نے) اُسے (انسان) بنا دیا اور اس (کے اعضاء) کو درست کیا (فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی) پھر (اللہ نے) اس کی دو جنسیں بنائیں (یعنی) مرد اور عورت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ، قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ، بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ○ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○

(الم تنزیل ۔ ۷ تا ۱۱)

(اللہ ہی ہے) جس نے ہر چیز کو خوب بنایا (یعنی نہیں بلکہ) پیدا بھی اسی نے کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کے خلاصہ یعنی ایک حقیر پانی سے اس کی نسل کو پیدا کیا۔ پھر اسی نے اس کی درستی اور اصلاح کی اور اس میں اپنی روح پھونک دی پھر اسی نے (اے لوگو) تمہارے لئے کان، (تمہاری) آنکھیں اور (تمہارے) دل بنائے مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے۔

(اے رسول یہ لوگ اصل میں دوبارہ زندہ ہونے کا انکار نہیں کرتے) یہ تو اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب، کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ○

(المؤمنون - ۱۲ تا ۱۶)

اور (اے لوگو) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام میں رکھا۔ پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اس کو دوسری (بالکل ہی نئی) مخلوق (کی شکل میں) بنا دیا (واقعی) اللہ (جو تمام) بنانے والوں میں سب سے بہتر بنانے والا (ہے بڑا ہی) بابرکت ہے۔ پھر اس (پیدائش) کے بعد تم ضرور (ایک دن) مرنے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم (دوبارہ) زندہ کئے جاؤ گے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے دلائل سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ جب وہ کچھ نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى) کیا (جس ہستی نے پہلی مرتبہ انسان کو پیدا کیا) وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دے (کیوں نہیں، وہ یقیناً قادر ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ، قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ، وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○

(یٰسٓ - ۷۷ تا ۷۹)

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ کھلم کھلا جھگڑتا ہے اور ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے۔ وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا، کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کرے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے ان (ہڈیوں) کو وہ زندہ کریگا جس

نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، وہ ہر (طرح) پیدا کرنا جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝

(بنی اسرآئیل - ۴۹ تا ۵۱)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں ہو جائیں گے اور (پھر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم کو از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا، یا وہ چیز بن جاؤ جو تمہارے خیال میں بڑی (ہی) سخت ہو (غرض یہ کہ تم کچھ بھی بن جاؤ، تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے)۔ یہ (فوراً) کہیں گے ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (زندہ کرے گا) جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، تو (یہ جواب سُنکر) یہ لوگ مذاقاً آپ کے سامنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا! آپ کہہ دیجئے ہو سکتا ہے کہ (مستقبل) قریب ہی میں ہو جائے۔

عمل

اے لوگو، دنیا سے محبت نہ کیجئے۔ آخرت سے محبت کیجئے۔ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے لہٰذا آخرت میں کامیابی کے لئے جدوجہد کیجئے۔

موت ایک دن آنی ہے اور ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے لہٰذا اے لوگو، اس حساب کے لئے تیاری کیجئے۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ آپ کو بغیر حساب و کتاب کے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ نہیں، ایسا نہیں ہوگا حساب و کتاب ضرور ہوگا۔

اے لوگو، جس اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلی بار پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اے لوگو، آپ ضرور دوبارہ پیدا کئے جائیں گے اور پھر آپ کا حساب و کتاب ہوگا، لہٰذا خواب غفلت میں نہ رہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے اور نیک عمل کرتے رہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ هَلْ اَتٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ
مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا
مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا
هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا

وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝٣ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝٤ اِنَّ
الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ
كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥ عَيْنًا
يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا
تَفْجِيْرًا ۝٦ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ
مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ
جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ
مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠
فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ
لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ
بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ

قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا
فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ

نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ
ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ
وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا
كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ
مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾

ترجمہ کیا زمانہ میں انسان پر ایسا وقت نہیں آیا جبکہ وہ کوئی چیز نہیں تھا کہ اس کا ذکر کیا جاتا ① (پھر) ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا، (پھر) ہم اس کی جانچ پڑتال کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا (انسان) بنا دیا ② پھر ہم نے اسے سیدھا راستہ بتا دیا (پھر اسے اختیار دیا کہ وہ) چاہے تو شکر گزار بن جائے یا ناشکرا بن جائے ③ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ④ بے شک (آخرت میں) نیک لوگ گلاسوں میں (ایسی شراب) پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی ⑤ (وہ) ایک چشمہ ہوگا جس میں اللہ کے بندے (شراب) پیتے رہیں گے (اور) اس کی نہریں نکال لیا کریں گے ⑥ (یہ اللہ کے بندے وہ ہوں گے جو) اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن کی برائی (بڑے وسیع پیمانے میں ہر طرف) پھیلی ہوئی ہوگی ⑦ اور جو کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے (اپنا) کھانا مسکین

کو، یتیم کو اور قیدی کو کھلاتے ہیں (۸) اور کھانا کھلاتے وقت ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضاء کے لئے کھلاتے ہیں تم سے ہم نہ کسی بدلے کے طلب گار ہیں اور نہ کسی شکریہ کے (۹) ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا ڈر ہے جو دن چہرے بگاڑ دے گا اور جو بڑا سخت (پریشان کن) ہوگا (۱۰) تو اللہ ان کو اس دن کی برائی سے بچالے گا اور تروتازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کرے گا (۱۱) اور (دنیا میں) وہ جو صبر کرتے رہے اس کے بدلہ میں انہیں جنت اور ریشمی کپڑے عطاء فرمائے گا (۱۲) وہ اس (جنت) میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں انہیں نہ گرمی محسوس ہوگی اور نہ سردی (۱۳) جنت (کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور اس کے (پھلوں کے) خوشے لٹک رہے ہوں گے (۱۴) ان پر چاندی کے برتنوں اور شیشے کے گلاسوں کا دَور چل رہا ہوگا (۱۵) وہ شیشہ چاندی کا بنا ہوا ہوگا (فرشتوں نے ان گلاسوں کو) ایک مقررہ اندازے کے مطابق ڈھالا ہوگا (۱۶) وہاں جنتی ایسے جام بھی پئیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (۱۷) (سونٹھ کے پانی کا) جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا (۱۸) ان کے اِرد گرد لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ (اے رسول) جب آپ انہیں دیکھیں گے تو یہ خیال کریں گے کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں (۱۹) اور جب آپ (جنت کو) دیکھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ (ایک بہت بڑی) نعمت اور ایک (بہت) بڑی سلطنت ہے (۲۰) ان (کے جسم) پر سبز ریشمی (لباس) اور زربفت کے کپڑے ہوں گے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا (۲۱) (ان سے کہا جائے گا) یہ تمہارا بدلہ ہے، تمہارے عمل (اللہ کے ہاں) مقبول ہوئے (۲۲)

معانی و مصادر

(دَھْرٌ) دَھَرَ یَدْھَرُ، دَھْرٌ (ف) زمانہ کا طویل ہونا (دَھْرٌ = زمانہ، ابتدائے عالم سے اس کے اختتام تک کا زمانہ)

(اَمْشَاجٌ) مَشَجَ، یَمْشُجُ، مَشْجٌ (ن) مخلط کرنا، ملا دینا۔

(اَمْشَاجٌ = مَشَجٌ و مَشِیْجٌ و مَشْجٌ و مِشْجٌ کی جمع۔ مخلط، دوسری چیز کے ساتھ ملا ہوا)۔

(نَبْتَلِیْ) اِبْتَلٰی، یَبْتَلِیْ، اِبْتِلَاءٌ (باب افتعال) جانچ پڑتال کرنا، پہچاننا۔

(سَلْسَبِیْلٌ) سَلْسَلَ، یُسَلْسِلُ، سَلْسَلَةٌ (باب فَعْلَلَةٌ۔ (رباعی مجرد) ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا (سَلْسَبِیْلٌ = سِلْسِلَةٌ کی جمع، زنجیریں)۔

(اَغْلَالٌ) غَلَّ، یَغُلُّ، غَلٌّ (ن) داخل کرنا، طوق پہنانا، طوق پہنانا (اَغْلَالٌ = غُلٌّ کی جمع، طوق، ہتھکڑیاں)۔

(مِزَاجٌ) مَزَجَ، یَمْزُجُ، مَزْجٌ و مِزَاجٌ (ن) ملانا (مِزَاجٌ = ملونی، ملاوٹ، طبیعت)۔

(مُسْتَطِیْرٌ) اِسْتَطَارَ، یَسْتَطِیْرُ، اِسْتِطَارَةٌ (باب استفعال) پھیلنا (مُسْتَطِیْرٌ = پھیلنے والا) (حروف اصلی ط ی ر)

(تَفْجِیْرٌ) فَجَّرَ، یُفَجِّرُ، تَفْجِیْرٌ (باب تفعیل) بہانا، فجور کی طرف نسبت کرنا۔
(عَبُوْسٌ) عَبَسَ، یَعْبِسُ، عَبْسٌ و عُبُوْسٌ (ض) تیوری چڑھانا۔ (عَبُوْسٌ = بہت زیادہ تیوری چڑھانے والا)۔
(قَمْطَرِیْرٌ) اِقْمَطَرَّ، یَقْمَطِرُّ، اِقْمِطْرَارٌ (باب افعلال، رباعی مزید فیہ)
(وَقٰی) وَقٰی، یَقِیْ، وِقَایَۃٌ وَوَقْیٌ (ض) بچانا۔
(نَضْرَۃٌ) نَضَرَ، یَنْضُرُ، نَضْرٌ و نَضَارَۃٌ و نُضُوْرٌ (ن) تروتازہ ہونا۔
(مُتَّکِئِیْنَ) اِتَّکَأَ، یَتَّکِئُ، اِتِّکَاءٌ (باب افتعال) تکیہ لگانا (حروف اصلی وکء)
(زَمْہَرِیْرٌ) اِزْمَہَرَّ، یَزْمَہِرُّ، اِزْمِہْرَارٌ (باب افعلال، رباعی مزید فیہ) سرد ہونا (زَمْہَرِیْرٌ = سرد)۔
(ذُلِّلَتْ) ذَلَّلَ، یُذَلِّلُ، تَذْلِیْلٌ (باب تفعیل) ذلیل کرنا، پست کرنا۔
(دَانِیَۃٌ) دَنَا، یَدْنُوْ، دُنُوٌّ (ن) قریب ہونا (دَانِیَۃٌ = قریب ہونے والی)۔
(اَکْوَابٌ) اَکْوَابٌ = کُوْبٌ کی جمع، آبخورے، گلاس۔
(قَوَارِیْرُ) قَرَّ، یَقِرُّ، قُرَّۃٌ و قَرَّۃٌ و قُرُوْرَۃٌ (ض و س) خوشی کی وجہ سے آنکھیں ٹھنڈی ہونا۔
(قَوَارِیْرُ = قَارُوْرَۃٌ کی جمع، جام شراب)۔
(زَنْجَبِیْلٌ) زَنْجَبِیْلٌ = سونٹھ۔
(سَلْسَبِیْلٌ) سَلْسَبِیْلٌ = نرم، آسانی سے ملنے والا میٹھا پانی، جنت میں ایک چشمہ کا نام۔
(مَنْثُوْرٌ) نَثَرَ، یَنْثُرُ، نَثْرٌ و نِثَارٌ (ن ض) بکھیرنا، نثار کرنا۔
(لُؤْلُؤٌ) لُؤْلُؤٌ = موتی۔
(سُنْدُسٌ) سُنْدُسٌ = ایک ریشمی کپڑا۔
(خُضْرٌ) خُضْرٌ = سبز، ہرا۔
(اِسْتَبْرَقٌ) اِسْتَبْرَقٌ = زربفت۔
(حُلُّوْا) حَلّٰی، یُحَلِّیْ، تَحْلِیَۃٌ (باب تفعیل) زیور پہنانا۔
(اَسَاوِرُ) اَسَاوِرُ = سِوَارٌ کی جمع۔ کنگن۔

تفسیر بعض انسان یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں کیا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں دوبارہ پیدا کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ، قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ○

انسان ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا، کہتا ہے جب ہڈیاں بوسیدہ ہو

(یٰسٓ ۔ ۷۸) جائیں گی تو انہیں کون زندہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اس تعجب کا جواب کئی مقامات پر دیا ہے۔ آیات زیر تفسیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے تعجب کا جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا) کیا زمانے میں انسان پر ایسا وقت نہیں آیا جبکہ وہ کوئی چیز نہیں تھا کہ جس کا ذکر کیا جاتا (پیدائش سے پہلے انسان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا تو اس کا ذکر کون کرتا یعنی پیدائش سے پہلے انسان پر ایسا وقت آچکا ہے کہ اس کا کہیں ذکر و فکر ہی نہیں تھا، وہ کوئی چیز ہی نہیں تھا کہ اس کا کوئی ذکر کرتا۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تو کیا وہ اب دوبارہ اسے پیدا نہیں کر سکتا جبکہ اس کا وجود بھی موجود ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ○ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ○

(مریم ۔ ۶۶ و ۶۷)

اور (اے رسول) انسان کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو زندہ کر کے (زمین سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم پہلے بھی تو اس کو پیدا کر چکے ہیں جبکہ وہ کوئی چیز نہیں تھا۔

کیا جو اللہ عدم سے وجود میں لا سکتا ہے وہ اس وجود کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا، یقیناً کر سکتا ہے، اُسے ہر قسم کی قدرت حاصل ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ) ہم نے انسان کو مرد اور عورت کے مخلوط نطفہ سے پیدا کیا (وہ نطفہ پیدائش کے مختلف مراحل سے گزرتا رہا) (نَّبْتَلِيْهِ) ہم اس کی جانچ پڑتال کرتے رہے (اس کی دیکھ بھال کرتے رہے اور اس کی پیدائش کے مراحل کو ایک طے شدہ نظام کے مطابق آگے بڑھاتے رہے) (فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) بالآخر ہم نے اس (مخلوط نطفہ) کو مختلف مراحل سے گزار کر) سننے والا اور دیکھنے والا (انسان) بنا دیا (کیا انسان غور نہیں کرتا کہ اس کی پیدائش کتنی پیچیدہ ادوار و منازل سے گذری ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ کیا جو اللہ تعالیٰ اتنا پیچیدہ کام کر سکتا ہے وہ محض کُن سے انسان کو دوبارہ وجود نہیں بخش سکتا)۔

آگے فرمایا (اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا) (جب ہم نے سننے والا اور دیکھنے والا انسان بنا دیا تو) ہم نے اسے سیدھا راستہ بھی بتا دیا (پھر اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو) شکر گزار بندہ بن جائے (اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر کامیابی حاصل کرے) یا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر شیطان کا راستہ اختیار کر لے اور) ناشکرا بن جائے (اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے احسان کی ناقدری کرے اور اپنی آخرت خراب کر لے)۔

یہ اللہ تعالیٰ کا زبردست احسان ہے کہ جب وہ انسان کو پیدا کرتا ہے تو اسے اچھا راستہ بھی بتا دیتا ہے اور بُرا راستہ بھی بتا دیتا ہے یعنی اسے اتنی عقل اور سمجھ بوجھ دیتا ہے کہ وہ اچھے اور بُرے راستے میں تمیز کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ○
(لا اقسم - ۱۰)

اور کیا ہم نے اس کو (اچھے اور بُرے) دونوں راستے نہیں بتائے۔

یہی نہیں بلکہ انسان کو یاد دلانے اور خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ زریں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○
(النسآء - ۱۶۵)

(تمام) رسولوں کو (اللہ نے) خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ رسولوں کے (بھیجنے کے) بعد لوگوں کے لئے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور انسان کو غلط راستے سے بچانے کا پورا اہتمام کیا۔ اب بھی اگر کوئی شخص غلط راستہ اختیار کرتا ہے اور کافر بن جاتا ہے تو اپنی ناکامی اور عذاب الٰہی میں اپنے گرفتار ہونے کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا) ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○
(الحاقۃ - ۳۰ تا ۳۳)

(اللہ حکم دیگا) اسے پکڑو اور اس کے (گلے میں) طوق پہنا دو پھر اس کو دوزخ میں داخل کر دو۔ پھر ایک زنجیر سے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو اس لئے کہ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○

(اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں، یہ بھٹک کر کہاں جا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے (اللہ کی) کتاب

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ، یُسْحَبُوْنَ ○ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ○ (حٰمٓ المؤمن - ۶۹ تا ۷۲)

(قرآن مجید) کو جھٹلایا اور ان کتابوں کو جھٹلایا جن کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے) جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور جب وہ گھسیٹے جائیں گے، گرم پانی میں اور پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔

کافروں کا انجام بتانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کا انجام بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا) بے شک نیک لوگ (جنت میں جائیں گے اور وہاں وہ) گلاسوں میں (ایسی شراب) پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی (عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا) ایک چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے (شراب) پیتے رہیں گے (اور) اس کی نہریں بھی نکال لیا کریں گے (یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا) (یہ اللہ کے بندے وہ ہوں گے جو) اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن کی برائی (بڑے وسیع پیمانے پر ہر طرف) پھیلی ہوئی ہوگی۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے۔ ایک اور مقام پہ اللہ تعالیٰ نذر پوری کرنے کے فعل کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ○ (الحج - ۲۹)

پھر (قربانی کرنے کے بعد حاجیوں کو چاہیے کہ نہا کر) اپنا میل کچیل دور کریں، اپنی نذروں کو پورا کریں اور بیت قدیم (یعنی کعبہ) کا طواف کریں۔

نذر کا پورا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِیْ ذَکَرَ ثِنْتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ یَجِیْٓءُ قَوْمٌ یَنْذُرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب اثم من لا یفی بالنذر جزء ۸ صـ ۱۷۶)

تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہؓ) پھر جو ان کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین)۔ (حدیث کے راوی حضرت) عمران کہتے ہیں مجھے یاد نہیں رہا آپ نے اپنے زمانہ کے بعد ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ دو بار فرمایا تھا یا تین بار۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے، امانتدار نہیں ہوں گے اور بغیر گواہی طلب کئے گواہی

دیں گے۔ ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

نذر کے متعلق جُملہ مسائل

نذر کے متعلق مندرجہ ذیل مسائل گذر چکے ہیں:۔

① نذر کو پورا کرنا ضروری ہے۔

② نذر کو پورا نہ کرنا گناہ ہے۔

③ اللہ تعالےٰ کے علاوہ نہ کسی کی نذر کرے اور نہ کسی کی نذر مانے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (البقرۃ۔ ۱۷۳)

بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے حرام کردی ہے۔

④ ایسے کام کی نذر مانے جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہو، ایسے کام کی نذر نہ مانے جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو یعنی جائز کام کی نذر مانے، ناجائز کام کی نذر نہ مانے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب النذر فیما لا یملک وفی معصیۃ جزء ۸ ص۱۷۸)

جو شخص اللہ کی اطاعت (یعنی نیک کام) کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے (یعنی نذر کو پورا کرے) اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر مانے وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے (یعنی ایسی نذر کو پورا نہ کرے)

⑤ ایسی چیز کی نذر نہ مانے جس چیز کا نذر کرنے والا مالک نہ ہو اگر مان لے تو پورا نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ (صحیح مسلم کتاب النذر باب لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ جزء ۲ ص۱۸)

گناہ کے کام میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور نہ اس چیز کی نذر کا پورا کرنا جائز ہے جس چیز کا نذر کرنے والا مالک نہ ہو۔

⑥ اگر حالت کفر میں نذر مانی ہو تو اسلام قبول کرنے کے بعد اُسے پورا کرے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا:۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اے اللہ کے رسول میں نے جاہلیت کے زمانہ

اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب اذا نذر او حلف ان لا یکلم انسانا جزء ۸ ص۱۷۵ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب نذر الکافر ومایفعل فیه اذا اسلم جزء ۲ ص۳۶)

میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

⑦ مالی نذر نہ مانی جائے، اگر مان لے تو پورا کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهٗ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب الوفاء بالنذر جزء ۸ ص۱۷۶ و صحیح مسلم کتاب النذر باب النهی عن النذر وانه لا یرد شیئا جزء ۲ ص۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اور کہا کہ نذر سے کچھ نہیں ہوتا جو کچھ تقدیر میں ہوتا ہے نذر اسے پھیر نہیں سکتی، صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل (کے مال میں) سے (کچھ روپیہ) نکل جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ (صحیح مسلم کتاب النذر باب النهی عن النذر جزء ۲ ص۱۷)

(مالی) نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر تقدیر کی کسی چیز کو ٹال نہیں سکتی، اتنا ضرور ہوتا ہے کہ (اس بہانے سے) بخیل کا کچھ مال (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو جاتا ہے۔

بظاہر اس حدیث سے مالی نذر ماننے کی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن (اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ) قرینہ صارفہ ہے جو اس کو حرمت کے دائرے سے نکال دیتا ہے۔

⑧ ایسی نذر نہ مانے جس سے اپنی ذات کو تکلیف دینا لازم آئے اگر مان لے تو اسے پورا کرے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ

اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ (دھوپ میں) کھڑا ہوا ہے۔ آپ نے اس کا حال پوچھا۔ لوگوں نے کہا یہ شخص ابواسرائیل ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب النذر فیما لایملک جزء ۸ صـ۱۷۸)

اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئے گا، نہ بات کرے گا (نہ کھائے گا نہ پیئے گا بلکہ) روزہ رکھے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو کہ بات کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ (صحیح بخاری کتاب الحج باب من نذر المشی الی الکعبۃ جزء ۳ صـ۲۵ وصحیح مسلم کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی الکعبۃ جزء ۲ صـ۱۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے سہارے چلا جا رہا تھا۔ آپؐ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے! لوگوں نے عرض کیا: اس نے پیدل کعبہ کو جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کو اس بات کی حاجت نہیں کہ یہ اپنے آپ کو تکلیف دے۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ فرماتے ہیں:۔

نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ (صحیح بخاری کتاب الحج باب من نذر المشی الی الکعبۃ جزء ۳ صـ۲۵ وصحیح مسلم کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی الکعبۃ جزء ۲ صـ۱۹)

میری بہن نے یہ نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھو۔ میں آیا اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ (صحیح مسلم

نذر (توڑنے کا) کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا

⑨ اگر نذر توڑے تو اس کا کفارہ ادا کرے نذر توڑنے کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے یعنی دس مساکین کو اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔ اگر ان کاموں کی قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ،

(المآئدۃ - ۸۹)

(اے ایمان والو،) اللہ تمہاری لغو قسموں (کے توڑنے) پر تم سے کوئی مؤاخذہ نہیں کرے گا لیکن ان قسموں (کے توڑنے) پر (ضرور) تم سے مؤاخذہ کرے گا جن قسموں کو تم نے پختہ کیا ہو، (ایسی) قسموں (کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا ایسا کھانا کھلانا ہے جو (عموماً) تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے، پھر جس شخص کو یہ چیز میسّر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم (پختہ) قسم کھا لو۔

(۱۰) اگر نذر کسی گناہ کے کام کی مانی ہو تو اس نذر کو ضرور توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ (رواہ احمد عن عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۱۸۷)

اللہ عزوجل کی نافرمانی کی کوئی نذر پوری نہ کی جائے۔ (اس کو توڑ دیا جائے) توڑنے کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

(۱۱) اگر بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانے تو مسجد الحرام میں نماز پڑھ لے، نذر پوری ہو جائے گی۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنُكَ اِذًا (رواہ ابوداؤد کتاب الایمان والنذور

ایک شخص نے فتح (مکہ) کے دن کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں نے اللہ (جل جلالہ) کے لئے نذر مانی ہے کہ اگر مکے پر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا اسی جگہ پڑھ لو (یعنی مسجد الحرام میں پڑھ لو)۔ اس نے

باب من نذر ان یصلی فی بیت المقدس جزء ۲ صـ ۱۱۲ وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۲ صـ ۱۰۲۵)

دوبارہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہیں پڑھ لو۔ اس نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا تو پھر تم جانو۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنی نذر کو اپنی زندگی میں پورا نہ کر سکے تو اس کے ورثاء کو چاہئے کہ اس کی نذر کو پورا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:۔
اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ اسْتَفْتٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ یَّقْضِیَهٗ عَنْهَا۔
(صحیح بخاری کتاب الایمان و نذور باب من مات وعلیہ نذر جزء ۸ صـ ۱۷۸)

سعد بن عبادہ انصاریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری والدہ پر ایک نذر تھی جس کو ادا کرنے سے پہلے وہ فوت ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ان کی طرف سے اس نذر کو پورا کرو۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔
اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَیْهَا دَیْنٌ اَكُنْتَ قَاضِیَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ
(صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب من مات وعلیہ نذر جزء ۸ صـ ۱۸۷)

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ (حج کرنے سے پہلے) فوت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو تم ادا کرتے (یا نہیں)؟ اس شخص نے کہا جی ہاں ادا کرتا۔ آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو اس لئے کہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

نیک لوگوں کی صفات کا بیان جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا) اور جو کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے (اپنا) کھانا مسکین کو، یتیم کو اور قیدی کو کھلاتے ہیں (اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا) (اور کھانا کھلاتے وقت ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضاء کے لئے کھلاتے ہیں تم سے ہم نہ کسی بدلے کے طلبگار ہیں اور نہ کسی شکریہ کے (اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا) ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا ڈر ہے جو دن (لوگوں کے) چہرے بگاڑ دے گا اور جو بڑا سخت (اور پریشان کن) ہوگا (ہم اس لئے کھانا کھلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دن ہم سے خوش ہو، ہم پر رحم فرمائے

اور ہمیں جنت میں داخل کردے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ يَا عَآئِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فناء الدنیا جزء ۲ ص ۳۸۵)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ کے جمع کئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (اس دن) ایسی مصیبت (طاری) ہوگی کہ کوئی کسی کو نہ دیکھے گا۔

یہ حدیث گویا قمطریر کی تفسیر ہے اور قیامت کی ہولناکی کی ایک تصویر ہے۔

آگے فرمایا (فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا) اللہ ان کو (ان کے ان نیک اعمال کے صلہ میں) اس دن کی برائی سے بچالے گا اور تروتازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کریگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (لا اقسم بیوم القیمۃ۔ ۲۲، ۲۳)

اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے۔ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَآؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَا يَشَآءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ

(جو لوگ صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ جہنم سے نکال لئے جائیں گے اور جنت میں داخل کردئے جائیں) ایک شخص بہشت اور دوزخ کے بیچ میں رہ جائے گا، وہ سب دوزخیوں کے بعد بہشت میں جائے گا۔ اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا، میرے مالک میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی لپٹ نے میری حالت خراب کردی ہے اور اس کا شعلہ مجھے جلائے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا اگر میں ایسا کردوں تو پھر تو کوئی درخواست نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: تیری بزرگی کی قسم (ہرگز) نہیں۔ پھر وہ عہد و پیمان

وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَالَّذِىْ كُنْتَ
سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَآاَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ
فَيَقُوْلُ فَمَا عَسِيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ
لَّا تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَآاَسْاَلُكَ
غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِىْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ مِنْ عَهْدٍ
وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا
بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ
النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ
اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَ
الْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَالَّذِىْ اُعْطِيْتَ
فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا تَجْعَلْنِىْ اَشْقٰى خَلْقِكَ
فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِىْ دُخُوْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا
انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ
كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ
وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ
باب فضل السجود جزء اول ص۲۰۱)

کرے گا جیسے عہد و پیمان اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ بہشت کی طرف منہ کرے گا تو وہاں کی بہار (تروتازگی) دیکھ کر جتنی دیر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا۔ پھر عرض کریگا اے میرے رب، مجھ کو بہشت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے تو عہد و پیمان کیا تھا کہ تو اور کوئی درخواست نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب، میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت ہونا نہیں (چاہتا) ارشاد ہوگا: اگر میں یہ درخواست بھی تیری پوری کردوں تو پھر تو اور کوئی درخواست تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا (ہرگز) نہیں، تیری بزرگی کی قسم میں اب کچھ نہیں مانگوں گا پھر جو اللہ کو منظور ہوگا وہ عہد و پیمان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب بہشت کے دروازے پر پہنچے گا تو وہاں کی بہار (رونق) تروتازگی، فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا اے میرے رب، مجھ کو بہشت میں داخل کردے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے، تجھ پر افسوس تو کیسا بدعہد ہے۔ کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب تو کوئی اور چیز نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا (بے شک عہد و پیمان کیا تھا) لیکن اے میرے رب، مجھ کو اپنی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا۔ یہ سنکر اللہ تعالیٰ ہنسے گا اور اس کو بہشت میں جانے کی اجازت دے دیگا اور فرمائے گا آرزو کر۔ جب اس کی سب آرزوئیں

ختم ہو جائیں گی تو ارشاد ہوگا یہ بھی تو مانگ، یہ بھی تو مانگ، اللہ تعالیٰ خود اس کو یاد دلائے گا۔ جب اس کی سب آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں تجھ کو دیں اور اتنی ہی اور۔

جنت کی تر و تازگی، رونق اور بہار جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ گویا نَضْرَةً وَسُرُوْرًا کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا) اور (دنیا میں) جو صبر وہ کرتے رہے (اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر جمے رہے) اس کے بدلے میں اللہ انہیں جنت اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے گا مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا) وہ اس (جنت) میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں انہیں نہ گرمی محسوس ہوگی اور نہ سردی (وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا) جنت (کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور اس کے (پھلوں کے) خوشے لٹک رہے ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ ص ۱۲۴)

جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا۔

آگے فرمایا (وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا) ان پر چاندی کے برتنوں اور شیشے کے گلاسوں کا دور چل رہا ہوگا (قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا) وہ شیشہ ایسا نہیں ہوگا جیسا دنیا میں ہوتا ہے بلکہ وہ) چاندی کا بنا ہوا (صاف شفاف) ہوگا (فرشتوں نے) ان (برتنوں اور گلاسوں) کو ایک (خاص) اندازے پر ڈھالا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اِثْرِهِمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَاءَةً، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْمِهَا

پہلے گروہ کے لوگ جو جنت میں جائیں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمک رہے) ہوں گے۔ ان کے بعد جو لوگ جائیں گے وہ بہت چمک دار ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہی آدمی کے دل کی طرح ہوں گے۔ ان میں نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض۔ ان میں ہر ایک

مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ، اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَقُوْدُ مَجَامِرِهِمِ الْاَلُوَّةُ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة جزء ۴ ص ۱۴۳)

کو دو بیویاں ملیں گی۔ حُسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا مغز گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔ نہ بیمار ہوں گے، نہ ناک سنکیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر کی لکڑی ہوگی۔

یہ حدیث گویا (بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ) کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا) وہاں جنتی ایسے جام بھی پئیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا) (سونٹھ کے پانی کا) جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا (وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا) ان کے اردگرد لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ (اے رسول) جب آپ انہیں دیکھیں گے تو یہ خیال کریں گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں (یعنی ان کی خوبصورتی، چمک دمک اور آب و تاب کو دیکھ کر آپ یہ خیال کریں گے کہ یہ موتی ہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○

(الطور ۔ ۲۴)

ان کے غلام ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے (وہ اتنے حسین ہوں گے) گویا کہ وہ چھپائے ہوئے (آبدار) موتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○

(اذا وقعت ۔ ۱۷)

ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہنے والے لڑکے ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے۔

آگے فرمایا (وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا) اور (اے رسول) جب آپ (جنت کو) دیکھیں گے تو آپ دیکھیں گے (کہ وہ ایک بہت بڑی) نعمت اور ایک (بہت) ہی بڑی سلطنت (ہے) عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ) ان کے جسم پر سبز ریشمی (لباس) اور زربفت کے کپڑے ہوں گے (وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا) ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا (اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا) پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا یہ تمہارے لئے (تمہارے نیک عملوں کا) بدلہ ہے (تمہارے عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوئے) اور تمہاری کوشش کی قدردانی کی گئی۔

عمل

اے ایمان والو، اپنی نذروں کو پورا کیا کیجئے، قیامت سے ڈرتے رہا کیجئے، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلایا کیجئے اور ان پر کسی قسم کا احسان نہ رکھا کیجئے، نہ ان سے کسی قسم کے صلہ کے طلب گار رہیئے، محض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے انہیں کھانا کھلایا کیجئے، احکام الٰہی پر جمے رہیئے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کوشش کرتے رہیئے۔

جنت کی جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں ان کے حصول کے لئے کوشش کیجئے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
تَنْزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ
أَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ
لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ
هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ
وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ
خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا

شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ، اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ
يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ، وَالظّٰلِمِيْنَ
اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

ترجمہ (اے رسول) ہم نے قرآن کو آپ پر نازل کیا ہے (۲۳) لہذا آپ اپنے رب کے حکم پر جمے رہیئے اور ان میں سے کسی گنہ گار یا ناشکرے کا کہنا نہ مانیئے (۲۴) صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیئے (۲۵) اور رات کو بھی بڑی دیر تک سجدے کیا کیجئے اور تسبیح پڑھتے رہا کیجئے (۲۶) یہ (کافر تو) دنیا سے محبت کرتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو انہوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے (۲۷) ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور (ہم ہی نے) ان کے جوڑوں کو مضبوط بنایا ہے اور ہم جب چاہیں ان کے بدلہ میں ان ہی جیسے (اور آدمی) پیدا کر دیں (۲۸) یہ ایک نصیحت ہے تو جس کا جی چاہے اپنے

کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے (اور جس کا جی چاہے ذکر کرے) (۲۹) اور (اے لوگو) تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ چاہے (۳۰) بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے (اللہ ظالموں کو رحمت میں داخل نہیں کرتا) ظالموں کے لئے (تو) اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (۳۱)

معانی و مصادر

(اِثْمٌ) اَثِمَ، یَاْثَمُ، اِثْمٌ وَاَثْمٌ وَاَثَامٌ وَمَاْثَمٌ (س) گناہ کرنا۔ (اٰثِمٌ = گناہ کرنے والا)

(بُکْرَۃٌ) بَکَرَ یَبْکُرُ، بُکُوْرٌ (ن) صبح کو آنا، آگے آنا، صبح کے وقت کوئی کام کرنا (بُکْرَۃٌ = صبح)

(اَصِیْلٌ) اَصِیْلٌ = شام۔

(اَسْرٌ) اَسَرَ، یَاْسِرُ، اَسْرٌ وَاِسَارَۃٌ (ض) بیڑی میں جکڑنا (اَسْرٌ = بیوند، رسّی، قیدی، جوڑ)۔

(اَعَدَّ) اَعَدَّ، یُعِدُّ، اِعْدَادٌ (باب افعال) تیار کرنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا) (اے رسول) ہم نے قرآن کو آپ پر نازل کیا ہے (فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا) لہٰذا آپ اپنے رب کے حکم پہ جمے رہئے اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مانیئے (جو قرآن مجید نازل کرنے والا ہے حکم اُسی کا چلے گا۔ اس کے حکم کے خلاف کسی کی بات نہ مانیئے) (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا) اور (اے رسول) صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیئے، (وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا) اور رات کو بھی بڑی دیر تک اس کے سامنے سجدہ کیا کیجئے اور تسبیح پڑھتے رہا کیجئے (یعنی رات کے وقت نماز پڑھتے رہا کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہا کیجئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (قٓ۔ ۴۰)

اور رات میں بھی کچھ دیر اس کی تسبیح پڑھا کیجئے اور نماز کے بعد بھی۔

آگے فرمایا (اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا) یہ (کافر) تو (بس) دنیا سے محبت کرتے ہیں (قیامت کے) بھاری دن کو انہوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے (اس لئے ان کو آخرت کی فکر نہیں ہے، بس دنیا طلبی میں گرفتار ہیں لیکن یہ دنیا ان کے کام نہیں آئے گی اور وہ شدید نقصان میں مبتلا ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا (اور اگر تم دنیا کی خاطر اسلام قبول کرنے کے

نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(ھود ۔ ۱۵، ۱۶)

لئے تیار نہ ہو تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ) جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوتے ہیں تو ہم ان کو ان کے اعمال کا صلہ دنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں، ان کے صلہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی (لیکن) ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔ جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب رائیگاں گئے اور جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے تھے سب باطل (و بے سود) تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ اَلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ○ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○

(ویل لکل ۔ اتا ۴)

ہر غیبت کرنے والے اور منہ در منہ عیب نکالنے والے کی (بڑی) خرابی ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاودانی بخشے گا۔ ہرگز نہیں۔ وہ ضرور حطمہ (یعنی دوزخ) میں پھینکا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ○

(واللیل اذا یغشی ۔ ۱۱)

اور جب وہ (دوزخ میں) گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○

(سبح اسم ربک الاعلیٰ ۔ ۱۶، ۱۷)

(اے لوگو) تم آخرت کی زندگی کو ترجیح نہیں دیتے) بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔

قیامت کو بھاری دن اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ بہت ہولناک دن ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ (اے لوگو) اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○
(الحج ۔ ۲،۱)

شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ) میں مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا (اس کو دیکھ کر وہ مدہوش ہو جائیں گے)۔

آگے فرمایا (نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا) ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور (ہم ہی نے) ان کے جوڑوں کو مضبوط بنایا ہے اور ہم جب چاہیں ان کے بدلہ میں ان ہی جیسے (اور آدمی) پیدا کر دیں۔

کافر قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ دوبارہ زندہ ہونے کو بعید از عقل سمجھتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اس کے جوڑوں کو (جو بظاہر بڑے نازک معلوم ہوتے ہیں) مضبوط بنایا کیا وہ ان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا اور زندہ کرنا تو کجا وہ تو ان جیسے دوسرے آدمی بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اسے ہر قسم کی قدرت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ○
(النسآء ۔ ۱۳۳)

اے لوگو! (اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ) اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر کے دوسرے لوگوں کو پیدا کر دے اور اللہ اس پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ، اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○
(ابراھیم ۔ ۱۹، ۲۰)

(اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا (ان کا پیدا کرنا بے مقصد نہیں ہے۔ انسانوں کی ضرور آزمائش ہوگی اور پھر ان کا حساب و کتاب ہوگا اور حساب و کتاب کے لئے انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا) اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور کوئی اور نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ چیز اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔

آگے فرمایا (اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا) یہ ایک نصیحت

ہے تو اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے (اور جس کا جی چاہے اختیار نہ کرے)۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں راستوں سے آگاہ کر دیا، ہر قسم کی نصیحت بھی کر دی پھر بھی اگر کوئی شخص نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ خود اپنی تباہی کا ذمہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ○ (ھل اتیٰ۔ ۳)

پھر ہم نے اسے سیدھا راستہ بتا دیا (پھر اسے اختیار دیا کہ وہ) چاہے تو شکر گزار بن جائے یا ناشکرا بن جائے۔

آگے فرمایا (وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا) اور (اے لوگو) تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ چاہے (جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے) بے شک اللہ جاننے والا ہے، حکمت والا ہے (وہ ہر چیز کی مصلحت و حکمت کو خوب جانتا ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اپنی مصلحت و حکمت کے مطابق ہی کرتا ہے۔ انسان کو اس کی حکمت اور مصلحت کا کیا علم)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (اذا الشمس کورت۔ ۲۹)

اور (اے کافرو) تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے۔

حضرت قتیلہؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ (نسائی کتاب الایمان و النذور باب الحلف بالکعبۃ جزء ۲ ص ۱۲۴ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۱۸۹)

ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم اللہ کا شریک بناتے ہو اور تم اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں (یہ تو آپ کو اللہ کا شریک بنانا ہے) اور تم کہتے ہو کعبہ کی قسم (یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی وقت) ایمان والوں کو حکم دیا کہ جب وہ قسم کھایا کریں تو اس طرح کہا کریں: کعبہ کے رب کی قسم اور ہر شخص کو چاہئے کہ اس طرح کہا کرے: جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (یعنی جب تک اللہ نہ چاہے کسی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا)۔

آگے فرمایا (يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ، وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) وہ جس کو

چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے (یعنی جو شخص قوانین فطرت کے لحاظ سے رحمت کا مستحق ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ رحمت میں داخل کرلیتا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو رحمت میں داخل نہیں کرتا) ظالموں کے لئے تو اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

عمل

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے حکم پر جمے رہئے، پنجوقتہ نمازیں پڑھتے رہئے، آخرت کی فکر کیجئے، اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے صراط مستقیم پر چلتے رہئے۔

سورۂ "ہل اتیٰ" کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کو جمعہ کے دن صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب مایقرأ فی یوم الجمعۃ جزء اول ص۲۸۳ وروی البخاری نحوہ فی کتاب الجمعۃ باب مایقرء فی صلوٰۃ الفجر یوم الجمعۃ جزء ۲ ص۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں الٓمّٓ تَنْزِیْل اور دوسری رکعت میں ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا پڑھا کرتے تھے۔

صحیح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ والمرسلٰت

شانِ نزول

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

بَیۡنَا نَحۡنُ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ غَارٍ اِذۡ نَزَلَتۡ عَلَیۡہِ وَالۡمُرۡسَلٰتِ فَتَلَقَّیۡنَاهَا مِنۡ فِیۡہِ وَاِنَّ فَاہُ لَرَطۡبٌ بِهَا اِذۡ خَرَجَتۡ حَیَّۃٌ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلَیۡکُمۡ اقۡتُلُوۡهَا فَابۡتَدَرۡنَاهَا فَسَبَقَتۡنَا قَالَ فَقَالَ وَ وُقِیَتۡ شَرَّکُمۡ کَمَا وُقِیۡتُمۡ شَرَّهَا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ والمرسلٰت جزء ۶ صـ۲۰۲ و صحیح مسلم کتاب قتل الحیات جزء ۲ صـ۲۹۵)

اس حال میں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سورۂ والمرسلٰت آپؐ پر نازل ہوئی۔ ہم نے آپ کے منہ سے سن کر اس کو سیکھا۔ ابھی آپ کا منہ اس کی قرأت سے تروتازہ تھا کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ ہم لوگ اسے قتل کرنے کے لئے دوڑے۔ اس نے ہم پر سبقت کی (یعنی ہمارے مارنے سے پہلے وہ بل میں گھس گیا)۔ آپ نے فرمایا وہ تمہاری برائی سے بچا لیا گیا، تم اس کی برائی سے بچا لئے گئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ① فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ② وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ③

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ
ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا
تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ
طُمِسَتْ ﴿٨﴾ فَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا
الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ
اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾

ترجمہ

نرم رفتار ہواؤں کی قسم ① تیز و تند ہواؤں کی قسم ② (بادلوں کو) پھیلا دینے والی ہواؤں کی قسم ③ (بادلوں کو ایک دوسرے سے) علٰحدہ کر دینے والی ہواؤں کی قسم ④ ذکر القا کرنے والے فرشتوں کی قسم ⑤ (وہ ذکر جو) عذر رفع کرتا ہے یا (لوگوں کو بداعمالی کے برے انجام سے) ڈراتا ہے ⑥ جس (قیامت کا) ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہوگی ⑦ (اور اس وقت واقع ہوگی) جب ستارے ماند پڑ جائیں گے ⑧ جب آسمان پھٹ جائے گا ⑨ جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ⑩ اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر جمع کیا جائے گا ⑪ (اور اے رسول آپ کو معلوم ہے) ان واقعات کو کس دن کے لئے مؤخر کیا گیا ہے؟ ⑫ فیصلے کے دن کے لئے ⑬ اور آپ کو معلوم ہے فیصلہ کا دن کیا ہے ⑭ (وہ ایسا دن ہے کہ) اس دن جھٹلانے والوں کی) بڑی خرابی ہے ⑮

معانی و مصادر

(مُرْسَلٰتٌ) اَرْسَلَ، یُرْسِلُ، اِرْسَالٌ (باب افعال) بھیجنا (مُرْسَلٰتٌ = فرشتے، ہوائیں۔

(عُرْفٌ) عَرَفَ، یَعْرِفُ، عِرْفَةٌ وعِرْفَانٌ ومَعْرِفَةٌ (ض) پہچاننا، اقرار کرنا (عُرْفٌ = اچھا، موج، آگے پیچھے چلنا)۔

(عَصْفٌ) عَصَفَ، یَعْصِفُ، عَصْفٌ وعُصُوْفٌ (ض) ہوا تیز ہونا (عَاصِفٌ، عَاصِفَةٌ کی جمع، آندھیاں)۔

(نَشْرٌ) نَشَرَ، یَنْشِرُ، نَشْرٌ (ض) پھیلانا، پھاڑ دینا۔

(فَرْقٌ) فَرَقَ، یَفْرُقُ، فَرْقٌ (ن، ض) مانگ نکالنا، پھاڑ دینا، جدا کرنا۔

(مُلْقِیٰتٌ) اَلْقٰی، یُلْقِیْ، اِلْقَاءٌ (باب افعال) ڈالنا (مُلْقِیٰتٌ = مُلْقِیَةٌ کی جمع، ڈالنے والیاں)۔

(عُذْرٌ) عَذَرَ، یَعْذِرُ، عُذْرٌ وعُذْرٌ ومَعْذِرَةٌ وعُذْرٰی (ض) معذرت کرنا۔

(نُذْرٌ) اَنْذَرَ، یُنْذِرُ، اِنْذَارٌ (باب افعال) ڈرانا (نُذُرٌ = غیر قیاسی مصدر ہے)۔

(طُمِسَتْ) طَمَسَ، یَطْمِسُ، طَمْسٌ (ض) مٹانا، ہلاک کر دینا۔

(فُرِجَتْ) فَرَجَ، یَفْرُجُ، فَرْجٌ (ض) کھولنا، وسیع کرنا۔

(نُسِفَتْ) نَسَفَ، یَنْسِفُ، نَسْفٌ (ض) ریزہ ریزہ کرنا، جڑ سے اکھاڑ دینا، اکھاڑ کر پھینک دینا۔

(اُقِّتَتْ) وَقَّتَ، یُوَقِّتُ، تَوْقِیْتٌ (باب تفعیل) وقت مقرر کرنا (وُقِّتَتْ میں واؤ کو الف سے بدل کر اُقِّتَتْ بنایا گیا ہے۔

(اُجِّلَتْ) اَجَّلَ، یُؤَجِّلُ، تَاْجِیْلٌ (باب تفعیل) وقت مقرر کرنا، تاخیر کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا) نرم رفتار ہواؤں کی قسم (فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا) تیز و تند ہواؤں کی قسم (وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا) بادلوں کو پھیلا دینے والی ہواؤں کی قسم (فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا) (بادلوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے والی ہواؤں کی قسم (فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا) پھر ذکر القاء کرنے والے فرشتوں کی قسم (عُذْرًا اَوْ نُذْرًا) (وہ ذکر جو) عذر رفع کرتا ہے یا (لوگوں کو بداعمالی کے بُرے انجام سے) ڈراتا ہے (اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ) جس (قیامت کا) ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○

(اذا وقعت۔ ۱،۲)

(اے لوگو) جب واقع ہونے والی (یعنی قیامت) واقع ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں جھوٹ کو کوئی دخل نہیں (وہ ایک حقیقت ہے، ضرور واقع ہو کر رہے گی)۔

آگے فرمایا (فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ) (قیامت اس وقت آئے گی) جب ستارے ماند پڑ جائیں گے (وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ (۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ (۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

آسمان پھٹ جائے گا، اس میں بہت سے دروازے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○

(عم یتساءلون۔ ۱۸،۱۹)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آموجود ہوں گے۔ آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس کے کئی) دروازے ہو جائیں گے۔

آسمان پھٹ کر بہت نازک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○

(الحاقۃ۔ ۱۶)

آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن وہ بہت ہی کمزور ہوگا۔

آگے فرمایا (وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ) جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا

اور (اے رسول، لوگ آپ سے پہاڑوں

رَبِّیْ نَسْفًا ○
(طٰہٰ، ۱۰۵)

کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ○ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ○
(اذا وقعت۔ ۱تا۶)

قیامت (بعض لوگوں کو) پست کرنے والی (اور بعض لوگوں کو) بلند کرنے والی ہے (اور اے لوگو) جب زمین بہت زور سے ہلائی جائے گی، (جب) پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے (اور) غبار کی طرح اڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○
(الحاقۃ۔ ۱۳تا۱۵)

پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا تو اس دن قیامت واقع ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ○
(یٰایھا المزمل۔ ۱۴)

جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے۔

پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اس طرح اڑیں گے جس طرح دھنکی ہوئی اون اڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○
(القارعۃ۔ ۵)

اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔

آگے فرمایا (وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ) اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر جمع کیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ، قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○
(المآئدۃ۔ ۱۰۹)

جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا اور ان سے پوچھے گا بتاؤ تمہیں (تمہاری قوم کی طرف سے) کیا جواب ملا تھا۔ رسل جواب دیں گے ہمیں کچھ نہیں معلوم، غیب کی باتوں کا جاننے والا تو صرف تو ہی ہے۔

قیامت کے روز تمام رسول جمع کئے جائیں گے اور صرف رسول ہی نہیں بلکہ تمام لوگ جمع کئے جائیں گے، پھر حساب وکتاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ (ھود - ۱۰۳)

(یوم آخرت) وہ دن ہے کہ جس دن سب لوگ اللہ کے لئے جمع کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہے جس دن سب (اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ (اذا وقعت - ۴۹، ۵۰)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے بے شک اگلے اور پچھلے سب ایک مقررہ دن مقررہ وقت پہ جمع کئے جائیں گے۔

آگے فرمایا (لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ) (اور اے رسول آپ کو معلوم ہے کہ ان واقعات کو) کس دن کے لئے مؤخر کیا گیا ہے (لِيَوْمِ الْفَصْلِ) فیصلے کے دن کے لئے (مؤخر کیا گیا ہے۔ اس دن ہی لوگ جمع کئے جائیں گے، حساب وکتاب ہوگا اور تمام لوگوں کے لئے جنت یا دوزخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس دن سے پہلے یہ واقعات ظاہر نہیں ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ○ (ھود - ۱۰۴)

(قیامت کے دن کے آنے کا ایک وقت مقرر ہے) اور ہم اس مقررہ وقت تک کے لئے ہی اس دن کو مؤخر کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ، وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○ (ھود - ۱۱۰)

(قیامت کے دن کے حساب وکتاب کی) بات اگر پہلے سے نہ (طے کی گئی) ہوتی تو ان کے درمیان (دنیا میں) فیصلہ کر دیا جاتا۔ (قرآن مجید حق ہے لیکن) یہ لوگ (پھر بھی) اس کی طرف سے الجھن ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى

اگر آپ کے رب کے فیصلہ کا پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان (لوگوں) کے درمیان کبھی کا

اَجَلٍ مُّسَمًّى لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ، فیصلہ ہوگیا ہوتا۔
(الشوریٰ - ۱۴)

آگے فرمایا (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ) اور (اے رسول) آپ کو معلوم ہے فیصلہ کا دن کیا ہے (وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ) اس دن (رسولوں اور قیامت کو) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (یعنی فیصلہ کا دن وہ دن ہے کہ اس دن کافروں کی بڑی خرابی ہے، ان کے لئے جہنم کا فیصلہ کیا جائے گا)۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے پانچ قسمیں کھا کر فرمایا کہ قیامت ضرور واقع ہو کر رہے گی۔ قیامت کے دن تمام رسولوں (بلکہ تمام انسانوں اور جنات) کو جمع کیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ فیصلہ میں تاخیر اس لئے ہو رہی ہے کہ فیصلہ کا پہلے سے ایک دن مقرر ہے۔ اُسی دن فیصلہ ہوگا اور جھٹلانے والوں کو سزا دی جائے گی۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ قیامت ضرور آکر رہے گی۔ اس دن فیصلہ ہوگا کہ کون ہدایت یاب تھا اور کون گمراہ تھا۔ اس دن گمراہوں کے لئے بڑی مصیبت ہے۔

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ
نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ کیا ہم نے اگلے لوگوں کو (جنہوں نے جھٹلایا تھا) ہلاک نہیں کیا ﴿۱۶﴾ پھر (ہم ان) پچھلوں کو انہی کے پیچھے روانہ کر دیں گے ﴿۱۷﴾ مجرمین کے ساتھ ہم اسی طرح کیا کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ﴿۱۹﴾

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ) کیا ہم نے اگلوں کو (جنہوں نے جھٹلایا تھا) ہلاک نہیں کیا (ہم یقیناً ہلاک کر چکے ہیں) (ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ) پھر (اسی طرح) ہم ان پچھلوں کو انہی کے پیچھے روانہ کر دیں گے (یعنی ان کو بھی اسی طرح ہلاک کر دیں گے (كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ) مجرمین کے ساتھ ہم اسی طرح کیا کرتے ہیں (یعنی عذاب بھیج کر انہیں ہلاک کر ڈالتے ہیں) (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) (یہ تو دنیا کا عذاب ہوا رہی قیامت تو) اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی ہی) خرابی ہے (قیامت کے دن کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

(الرعد - ۳۴)

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے (اور آخرت کی زندگی میں بھی عذاب ہے) اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) زیادہ دردناک ہے (وہاں) ان کو اللہ سے

بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

ان آیات میں کفار مکہ کو ایک قسم کی تنبیہ ہے ۔ اگر وہ ایمان نہیں لائے تو ان کو بھی اسی طرح سے ہلاک کر دیا جائے گا جس طرح گذشتہ امتوں کو تکذیب رسل کی سزا میں ہلاک کر دیا گیا۔

عمل

اے لوگو، کفر، شرک اور تمام گناہوں سے توبہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہو جائے۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى
قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ
الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ (اے لوگو) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ ﴿۲۰﴾ پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ مقام میں (نہیں) رکھا؟ ﴿۲۱﴾ وقت کے ایک مقررہ اندازے تک ﴿۲۲﴾ وہ اندازہ بھی ہم ہی نے مقرر کیا تو (دیکھو) ہم کتنا اچھا اندازہ کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے (بڑی) خرابی ہے ﴿۲۴﴾

معانی و مصادر (مَهِيْنٌ) مَهُنَ، يَمْهُنُ، مَهَانَةٌ (ك) حقیر ہونا (مَهِيْنٌ = حقیر)۔
(قَرَارٌ) قَرَّ، يَقِرُّ، قَرَارٌ و قَرُوْرٌ و قَرٌّ و تَقْرَارٌ (ف ض) ثابت ہونا، ثابت رہنا۔ (قَرَارٌ = رہنے کی جگہ)۔
(مَكِيْنٌ) مَكُنَ، يَمْكُنُ، مَكَانَةٌ (ك) بلند مرتبہ ہونا (مَكِيْنٌ = بلند مرتبہ والا)۔
(قَدَرٌ) قَدَرَ، يَقْدِرُ، قَدْرٌ (ض) تدبیر کرنا، اندازہ مقرر کرنا، مقدرت ہونا۔

تفسیر قیامت کے دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ) (اے لوگو) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ (فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ)

پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ مقام (یعنی رحم مادر) میں (نہیں) رکھا؟ (اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ) وقت کے ایک مقررہ اندازے تک (فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ) وہ اندازہ بھی ہم ہی نے مقرر کیا تو (دیکھو) ہم کتنا اچھا اندازہ کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں اپنی قدرت کی کاریگری کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرا رہا ہے۔ یہ اس کی کاریگری ہے کہ انسان کو ایک قطرہ سے پیدا کرتا ہے، پیدا کرنے سے پہلے اس قطرہ کو ایک مقررہ وقت کے لئے رحم مادر میں رکھتا ہے، پھر اسے زندگی بخشتا ہے اور رحم مادر سے باہر نکالتا ہے۔ انسان کی پیدائش مختلف مراحل سے گذرتی ہے اور ہر مرحلہ کے لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت مقرر کرتا ہے۔ ان تمام اوقات کار کا تقرر اور اندازہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور کتنے اچھے پیمانہ پر ان اوقات اور اندازوں کا تقرر کرتا ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ جو اللہ انسان کی پیدائش ان محیر العقول طریقوں سے کرتا ہے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کر دے! یقیناً وہ قادر ہے (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) (پھر بھی جو لوگ قیامت کا انکار کرتے اور اسے جھٹلاتے ہیں تو ایسے) جھٹلانے والوں کے لئے (قیامت کے روز بڑی) خرابی ہے۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ جس اللہ نے آپ کو ایک قطرۂ ناچیز سے پیدا کیا وہ اس بات پر قادر ہے کہ آپ کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کر دے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾
اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا
رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ
مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا
اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾
لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ
اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ

كَالْقَصْرِ ﴿٣١﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٢﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ
وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾

ترجمہ

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا (۲۵) زندوں (کے لئے بھی) اور مُردوں (کے لئے بھی) (۲۶) اور ہم ہی نے اس میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے اور تم کو میٹھا پانی پلایا (۲۷) اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (۲۸) (اس دن جھٹلانے والوں سے کہا جائیگا) اس دوزخ کی طرف چلو جس (دوزخ) کو تم جھٹلایا کرتے تھے (۲۹) (یعنی) تین شاخوں والے سایہ کی طرف چلو (۳۰) (جو حقیقت میں) نہ تو سایہ ہوگا اور نہ شعلہ سے بچانے میں) کارآمد ہوگا (۳۱) اس سے (اتنی بڑی بڑی) چنگاریاں اڑیں گی جیسے محل (۳۲) گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں (۳۳) اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (۳۴) یہ وہ وقت ہوگا کہ لوگ بات نہیں کرسکیں گے (۳۵) اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ عذر پیش کریں (۳۶) اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (۳۷) (اس دن ان سے کہا جائے گا) یہ فیصلہ کا دن ہے، (آج) ہم نے تم کو اور (تم سے) پہلے کے لوگوں کو جمع کیا ہے (۳۸) تو اگر تم سے میرے خلاف کوئی تدبیر ہوسکتی ہے تو کرو (۳۹) اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (۴۰)

معانی و مصادر

(کِفَاتًا) کَفَتَ، یَکْفِتُ، کِفْتٌ وکِفَاتٌ (ض) سمیٹنا، جمع کرکے قبضے میں لینا (کِفَاتٌ = سمیٹنے کی جگہ، جمع کرنے کی جگہ)۔
(شٰمِخٰتٌ) شَمَخَ، یَشْمَخُ، شَمْخٌ، شُمُوْخٌ (ف) بلند ہونا (شَامِخٌ = بلند، اونچا)۔
(فُرَاتٌ) فَرُتَ، یَفْرُتُ، فُرُوْتَةٌ (ک) میٹھا ہونا (فُرَاتٌ = میٹھا)۔
(اِنْطَلِقُوْا) اِنْطَلَقَ، یَنْطَلِقُ، اِنْطِلَاقٌ (باب افعال) جانا۔
(ظِلٍّ) (ظَلِیْلٌ) ظَلَّ، یَظَلُّ، ظَلَالَةٌ (ف) سایہ دار ہونا (ظِلٌّ = سایہ۔ (ظَلِیْلٌ = سایہ دار)
(شُعَبٌ) شَعَبَ، یَشْعَبُ، شَعْبٌ (ف) جمع کرنا، متفرق کرنا، متفرق ہونا (شُعَبٌ = شُعْبَةٌ کی جمع، فرقے، شاخیں)۔
(لَهَبٌ) لَهِبَ، یَلْهَبُ، لَهْبٌ ولَهَبٌ ولَهِیْبٌ ولُهَابٌ ولَهَبَانٌ (س) بھڑکنا (لَهَبٌ شعلہ)۔
(شَرَرٌ) شَرَرٌ = چنگاری۔
(جِمٰلٰتٌ) جِمٰلَتٌ = جَمَلٌ کی جمع۔ جِمَالٌ، اونٹ۔
(صُفْرٌ) صُفْرٌ = زرد۔
(کَیْدٌ) (کِیْدُوْا) کَادَ، یَکِیْدُ، کَیْدٌ (ض) خفیہ تدبیر کرنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا (اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا) زندوں کے لئے بھی اور مُردوں (کے لئے بھی) تمام حیوان زمین پر زندگی گذارتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی زمین ہی کی مٹی میں مل جاتے ہیں۔

زندوں اور مُردوں سب کے لئے زمین ہی ٹھکانا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ (طٰہٰ ۔ ۵۵)

(اے لوگو) ہم نے تم کو زمین ہی سے پیدا کیا ہے زمین ہی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر زمین ہی سے تم کو (زندہ کر کے) دوبارہ نکالیں گے۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا) اور ہم ہی نے اس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے اور ہم (ہی نے) تم کو میٹھا پانی پلایا (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) (یہ سب کچھ ہم کر رہے ہیں تو کیا ہم یہ نہیں کر سکتے کہ تم سب کو دوبارہ پیدا کر دیں۔ یقیناً ہم کر سکتے ہیں پھر بھی جو لوگ قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اسے جھٹلاتے ہیں تو) اس دن (قیامت کو) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ) (اس دن کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن ان سے کہا جائے گا) اس دوزخ کی طرف چلو جس (دوزخ) کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ) یعنی تین شاخوں والے سایہ کی طرف چلو (لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ) (جو کہ حقیقت میں) نہ تو سایہ دار ہو گا اور نہ شعلۂ (نار) سے بچانے میں کارآمد ہو گا (اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ) اس سے (اتنی بڑی بڑی) چنگاریاں اڑیں گی جیسے محل (كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ) (ایسا معلوم ہو گا) گویا وہ چنگاریاں زرد رنگ کے اونٹ ہیں (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ) یہ وہ وقت ہو گا کہ (اس وقت لوگ) بات نہیں کر سکیں گے (وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ) اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ (اپنے) عذر پیش کریں۔

قیامت کا دن مختلف اوقات اور مختلف حالات پر مشتمل ہو گا کبھی انسان بات نہیں کر سکے گا اور کبھی وہ اپنے بچاؤ کے لئے حجت قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ آیت زیر تفسیر میں قیامت کے ایک خاص وقت کا بیان ہے کہ اس وقت کوئی بات نہیں کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ○ (عمّ یتسآءلون۔ ۳۷)

آسمانوں کے، زمین کے اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کے رب کی طرف سے (انہیں بدلہ دیا جائیگا) (یعنی وہ رب) جو بے حد مہربان ہے۔ (اس دن) لوگ اس سے بات نہیں کر سکیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بات کرنے کی اجازت دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ○

(ھود - ۱۰۵)

جب وہ دن آجائیگا تو کوئی شخص بغیر اللہ کی اجازت کے بول بھی نہ سکے گا، اس دن جمع ہونے والوں میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض نیک بخت۔

جب بات کرنے کی اجازت ملے گی تو ہر شخص اپنے کو عذاب سے بچانے کے لئے حجتیں پیش کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(النحل - ۱۱۱)

جس دن ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے جھگڑنے کے لئے آئے گا اور (جس دن) ہر شخص کو جو کچھ اس نے (دنیا میں) کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائیگا۔

آگے فرمایا (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) اس دن (قیامت کو) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ) (اس دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا) یہ فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہم نے تم کو اور (تم سے) پہلے کے (تمام) لوگوں کو جمع کیا ہے (اے مجرمو، آج میں تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کروں گا) (فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ) تو اگر تم سے میرے خلاف کوئی تدبیر ہو سکتی ہے تو کرو (وہ کوئی تدبیر نہیں کر سکیں گے، اس دن وہ تکذیب قیامت کی سزا کا مزا چکھیں گے الغرض (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) اس دن قیامت) کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن آپ قیامت کو جھٹلانے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کئے جائیں۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾
وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا
قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

ترجمہ متقی سایوں اور چشموں میں (لطف اندوز) ہوں گے ﴿۴۱﴾ جو میوے وہ چاہیں گے (انہیں دئے جائیں گے) ﴿۴۲﴾ (پھر ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان کے بدلے بے مشقت کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾ نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ﴿۴۵﴾ (اے جھٹلانے والو) تم (دنیا میں) تھوڑا سا کھالو اور فائدہ اٹھالو (قیامت کے دن تمہارے لئے کچھ نہیں اس لئے کہ) تم مجرم ہو ﴿۴۶﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ﴿۴۷﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے سامنے) جھک جاؤ تو جھکتے نہیں ﴿۴۸﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ﴿۴۹﴾ تو (اے رسول) اس کے بعد یہ اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾

معانی و مصادر (هَنِيْئًا) هَنُؤَ، يَهْنُؤُ، هَنَاءَةٌ وهَنَاءٌ (ك) بے مشقت کے مہیا ہونا (هَنِيْءٌ = بے مشقت ملنے والی چیز)۔

تفسیر اوپر کی آیات میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر تھا جو قیامت کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان آیات میں ان لوگوں کے اجر و ثواب کا ذکر ہے جو متقی ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ) متقی سایوں اور چشموں میں (جنت کی زندگی سے لطف اندوز) ہوں گے (وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ) جو میوے وہ چاہیں گے (انہیں دئے جائیں گے) (كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) (پھر ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم (دنیا میں) کرتے تھے ان کے بدلے میں بے مشقت کھاؤ اور پیو۔

بیٹھنے کے لئے سایہ دار مقامات ہوں گے، پینے کے لئے چشمے ہوں گے اور کھانے کے لئے پھل اور میوے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ

بے شک متقی باغوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے اور جو کچھ ان کا رب انہیں

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ○
(الذّٰریٰت ۔ ۱۵ و ۱۶)

دے گا وہ اسے لے رہے ہوں گے ، اس سے پہلے (دنیا میں) وہ بہت نیکیاں کرتے تھے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ○ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○

(الطور ۔ ۱۷ تا ۲۰)

متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ۔ جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا اس میں وہ خوش ہوں گے ، ان کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہوگا (پھر ان سے کہا جائیگا) جو عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے ان کے صلہ میں مزے سے کھاتے پیتے رہو ۔ وہ صف بصف بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے ، بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا نکاح کر دیں گے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ، فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ، وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ، وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ، وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔

(محمد ۔ ۱۵)

جنت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جن میں سے کبھی بو نہیں آئے گی ، دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزا نہیں بدلے گا ، شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (بڑی) لذت (بخش) ہوں گی اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں (مزید برآں) ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی مغفرت بھی ہو گی ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○

اور داہنے ہاتھ والے ، کیا کہنے داہنے ہاتھ والوں کے ۔ (وہاں) وہ بغیر کانٹے والی بیریوں میں ، تہ بہ تہ کیلوں (میں) ، لمبے لمبے سایوں (میں) ، پانی کے جھرنوں (میں) ، کثیر میووں (میں) جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا

(اذا وقعت ۔ ۲۷ تا ۳۴) اور اونچے اونچے فرشوں (میں عیش کرتے ہوں گے)

آگے فرمایا (اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (قیامت کے دن نیکی کرنے والوں کے لئے اجر وثواب، راحت وآرام اور ہر قسم کی نعمتیں ہوں گی) (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) (اور) جھٹلانے والوں کی اس دن بڑی خرابی ہے (كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ) (اے جھٹلانے والو) تم (دنیا میں) تھوڑا سا کھالو اور فائدہ اٹھالو (قیامت کے دن تمہارے لئے کچھ نہیں ہوگا اس لئے کہ) تم مجرم ہو (تم نے قیامت کے دن کو جھٹلایا ہے تو) (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) اس دن (قیامت کو) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

اور (اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ) دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا چند روزہ سامان ہے (اس کی خاطر آخرت کو نہ بگاڑو)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○

(النسآء ۔ ۷۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے دنیا کا مال و متاع بہت تھوڑا ہے اور آخرت (کا فائدہ) اس شخص کے لئے جو متقی ہو بہت (زیادہ اور بہت) بہتر ہے۔ (وہاں) کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا (ہر ایک کو اس کے عملوں کی مناسبت سے سزا وجزا ملے گی)۔

آگے فرمایا (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ) اور جب ان (قیامت کے جھٹلانے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے سامنے) جھک جاؤ تو جھکتے نہیں (وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ) اس دن (قیامت کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔ (فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ) تو (اے رسول) اس کے بعد یہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے (اللہ تعالیٰ کے کلام سے بہتر تو کوئی اور کلام نہیں، جب یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر ایمان نہیں لاتے تو پھر کس کلام کو سنکر ایمان لائیں گے۔ کیا اس سے بہتر کوئی کلام ہے۔ ہرگز نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب بہترین و بے مثال کلام کو سن کر یہ ایمان نہیں لا رہے تو اب ان سے ایمان لانے کی توقع رکھنا فضول ہے)۔

عمل

اے ایمان والو، نیک اعمال کیجئے۔

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ قرآن مجید پر ایمان لائیے، نماز پڑھا کیجئے۔

آندھی کے جملہ مسائل

اس سورت کے شروع میں تیز و تند ہواؤں یعنی آندھیوں کا ذکر ہے لہذا ذیل میں ہم آندھی کے جملہ مسائل درج کرتے ہیں:۔

(۱) جب آندھی آتی دکھائی دے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب اذاهبت الریح جزء ۲ ص۱۴ وروی مسلم نحوہ عن عائشۃ الصدیقۃ فی کتاب صلوٰۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رویۃ الریح جزء اول ص۳۵۶)

جب زور کی آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر (ڈر کے آثار) محسوس ہوتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَآءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عُرِفَ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الاحقاف جزء ۶ ص۱۶۷،

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (اتنا) ہنستے نہیں دیکھا کہ میں آپ کا کوّا دیکھتی۔ آپ تو بس مسکرایا کرتے تھے۔ جب آپ ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کے چہرے پر فکر محسوس ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول، لوگ تو جب ابر دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ اور آپ کے چہرے پر جہاں ابر آیا پریشانی معلوم ہوتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر اس میں عذاب ہو تو کونسی چیز مجھے امن دے گی۔ ایک قوم پر آندھی کا عذاب آیا تھا (یعنی عاد کی قوم پر) انہوں نے عذاب (کا ابر)

صحیح مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح والغیم جزء اول ص۳۵۷)

دیکھا تو کہنے لگے یہ تو ابر ہے، ہم پر برسے گا۔

حضرت عائشہؓ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

اِذَا تَخَیَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ (صحیح مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح جزء اول ص۳۵۶)

جب ابر آسمان پر چھا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی رنگت بدل جاتی تھی۔

(۲) جب آندھی چلی جائے اور بارش ہونے لگے تو خوشی محسوس کرے (کہ اللہ تعالیٰ نے عذاب نہیں بھیجا۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّیَ بِہٖ وَذَھَبَ عَنْہُ ذٰلِکَ (صحیح مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح جزء اول ص۳۵۶)

جب بارش ہونے لگتی تو آپ کی پریشانی ختم ہو جاتی۔

(۳) جب آندھی چلے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں آندھی کی بھلائی کا، اس بھلائی کا جو اس آندھی میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور (اے اللہ) میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس آندھی کی برائی سے، اس برائی سے جو اس آندھی میں ہے اور اس برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

حضرت عائشہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ (صحیح مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح جزء اول ص۳۵۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آندھی آتی تو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

(۴) آندھی کو برا نہ کہے، نہ اس پر لعنت بھیجے کیونکہ وہ رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی اور وہ

مامور من اللہ ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو اگر وہ چیز لعنت کی مستحق نہ ہو تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ رَجُلاً نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی اللعن جزء ۲ صـ ۳۲۴ وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صـ ۴۰۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں آندھی نے ایک شخص کی چادر کھینچ لی۔ اس نے آندھی پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو اس لئے کہ وہ تو مامور من اللہ ہوتی ہے اور جو شخص کسی چیز پر لعنت کرے تو اگر وہ چیز لعنت کی مستحق نہ ہو تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَاْتِيْ بِالْعَذَابِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا (ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا ھاجت الریح جزء ۲ صـ ۳۲۸ ۔ سندہ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۴۰۳)

ہوا اللہ کی رحمت ہے۔ وہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے (عذاب سے ظالموں کو ہلاک کرتی ہے جو مظلوموں کی راحت کا سبب ہوتا ہے) جب تم ہوا کو دیکھا کرو تو اسے برا نہ کہا کرو بلکہ اللہ کی خیر طلب کیا کرو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُورَۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ① عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ② اَلَّذِیۡ هُمۡ فِیۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ③ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ④ ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ⑤

ترجمہ (اے رسول) یہ لوگ آپس میں کس چیز کے متعلق سوال کرتے ہیں ① (کیا) بڑی خبر کے متعلق ② جس (کے متعلق) یہ (خود) اختلاف میں مبتلا ہیں ③ (اس کے سلسلہ میں ان کی قیاس آرائیاں) ہرگز (صحیح) نہیں، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا ④ پھر (سن لو اس دن کے متعلق ان کی قیاس آرائیاں) ہرگز (صحیح) نہیں، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا ⑤

معانی و مصادر (نَبَأٌ) نَبَأَ، یَنۡبَأُ، نَبَأً، نَبُوۡءٌ (ف) مطلع ہونا، بلند ہونا، نکلنا (نَبَأٌ = خبر)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ) (اے رسول) یہ لوگ آپس میں کس چیز کے متعلق سوال کر رہے ہیں (عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ) (کیا قیامت کی) بڑی (ہولناک) خبر کے متعلق (اَلَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ) جس کے متعلق یہ (خود) اختلاف میں مبتلا ہیں (كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ) (اس کے وقوع کے سلسلہ میں ان کی قیاس آرائیاں صحیح نہیں اور) ہرگز (صحیح) نہیں، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ) پھر (سن لو، ان کی قیاس آرائیاں صحیح نہیں اور) ہرگز (صحیح) نہیں، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ جس چیز کو وہ جھٹلا رہے ہیں وہ حقیقت ثابتہ بن کر ان کے سامنے آجائے گی)۔

قیامت کے متعلق بڑی خبر کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ ایک بڑی آفت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○

(الحج - ۱و۲)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ بڑی (خوفناک) چیز ہے۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے (تو اس دن) ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب (اتنا) سخت ہوگا (کہ اس کو دیکھ کر وہ مدہوش ہو جائیں گے)۔

اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ، لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً، يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(الاعراف - ۱۸۷)

(اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب کو ہے، وہی اس کو اس کے وقت (مقررہ) پر ظاہر کریگا۔ (اے لوگو) وہ آسمان میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو اچانک تم پر واقع ہو جائے گی (اور اے رسول) یہ لوگ (وقوع قیامت کے متعلق) آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو (صرف) اللہ کو ہے لیکن

(بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

کفار قیامت کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کا آنا حق ہے۔

قیامت کی ہولناکی بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

تم (قیامت کے دن) ننگے پیر، ننگے بدن، بے ختنہ کئے ہوئے جمع کئے جاؤ گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کیا:۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف الحشر جزء ۸ صفحہ ۱۳۶ وصحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فناء الدنیا جزء ۲ صفحہ ۵۴)

اے اللہ کے رسول، مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کرے گا۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ اس کا آنا بالکل یقینی ہے۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهٰدًا ۝٦
وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝٧ وَخَلَقْنٰكُمْ
أَزْوَاجًا ۝٨ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ
سُبَاتًا ۝٩ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَبَنَيْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَجَعَلْنَا
سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَأَنْزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤
لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَجَنّٰتٍ

الْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ
مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

ترجمہ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ (۶) اور کیا (ہم نے) پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟ یقیناً یہ کام ہم ہی نے کئے) (۷) اور ہم ہی نے تم کو جوڑے جوڑے بنایا (۸) ہم ہی نے تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) باعث راحت و آرام بنایا (۹) ہم ہی نے رات کو پردہ (کی چیز) بنایا (۱۰) ہم ہی نے دن کو روزی (کمانے کا وقت) بنایا (۱۱) ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے (۱۲) ہم ہی نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا (۱۳) اور برسنے والے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا (۱۴) تاکہ اس کے ذریعہ غلہ اور سبزہ پیدا کریں (۱۵) اور گھنے باغ (اگائے) (۱۶) بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے (۱۷) (یہ وہ دن ہوگا) جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آموجود ہوں گے (۱۸) آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس کے کئی) دروازے ہوجائیں گے (۱۹) پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہوجائیں گے (۲۰)

معانی و مصادر (سُبَاتٌ) سَبَتَ، يَسْبُتُ، سَبْتٌ (ن وض) ہفتہ کے دن میں داخل ہونا، آرام کرنا، کاٹنا (سُبَاتٌ = راحت)۔

(مِهٰدٌ) مَهَدَ، يَمْهَدُ، مَهْدٌ (ف) فرش بچھانا (مِهَادٌ = بچھونا)۔

(اَوْتَادٌ) وَتَدَ، يَتِدُ، وَتْدٌ، تِدَادَةٌ (ض) گڑ جانا، گاڑنا (اَوْتَادٌ، وَتَدٌ کی جمع، میخیں)۔

(مَعَاشٌ) عَاشَ، یَعِیْشُ، عَیْشٌ وعِیْشَۃٌ ومَعَاشٌ ومَعِیْشَۃٌ ومَعِیْشٌ (ض) زندہ رہنا۔ (مَعَاشٌ = کھانے پینے کی چیزیں)۔
(وَھَّاجٌ) وَھَجَ، یَھِجُ، وَھْجٌ وَوَھِیْجٌ ووَھَجَانٌ (ض) تپش کا تیز ہونا، روشن ہونا (وَھَّاجٌ۔ تپش والا، روشن)
(مُعْصِرَاتٌ) اَعْصَرَ، یُعْصِرُ، اِعْصَارٌ (باب افعال) نچوڑنا (مُعْصِرٌ = بادل، نچوڑنے والا)
(ثَجَّاجٌ) ثَجَّ، یَثُجُّ، ثُجُوْجٌ (ن) بہنا۔
ثَجَّ، یَثُجُّ، ثَجٌّ (ن) بہانا۔
(اَلْفَافٌ) لَفَّ، یَلُفُّ، لَفٌّ (ن) ملانا، جمع کرنا۔ (اَلْفَافٌ = لِفٌّ کی جمع، پتے والے درختوں کے باغ)۔
(سَرَابٌ) سَرَبَ، یَسْرُبُ، سُرُوْبٌ (ن) جاری ہونا۔
(سَرِبَ) یَسْرَبُ، سَرَبٌ (س) بہنا (سَرَابٌ = ریگستان میں پانی کا دھوکا ہونا)۔

تفسیر قیامت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی کاریگریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے:۔
(اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰھَا فَنِعْمَ الْمٰھِدُوْنَ ○ (الذّٰریٰت۔ ۴۸) — اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا اور ہم کتنا اچھا بچھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّجَعَلَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ○ (الزّخرف۔ ۱۰) — جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنا دئے تاکہ تم ان پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ سکو۔

آگے فرمایا (وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا) اور (کیا ہم نے) پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْھٰرًا۔ (الرعد۔ ۳) — وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ۔ (النحل۔ ۱۵) — اسی نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تاکہ زمین تمہیں لے کر کہیں جھک نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا۔ (حٰمٓ السجدۃ - ۱۰)

اسی نے زمین میں اس کے اوپر (کی طرف) پہاڑ بنائے۔

آگے فرمایا (وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا) اور ہم ہی نے تم کو جوڑے جوڑے بنایا (یعنی ہم نے مرد اور عورت کو پیدا کیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

(النسآء - ۱)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کی بیوی کو بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (پیدا کر کے زمین پر) پھیلا دیا (اے لوگو) اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرا کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا میں تم پکڑے جاؤ) بے شک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

(الروم - ۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور (اسی نے) تم میں محبت اور مہربانی کو پیدا کر دیا، اس میں ان لوگوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۔

(فاطر - ۱۱)

اور (اے لوگو) اللہ نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے (پیدا کیا) پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا) اور ہم نے تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) باعث راحت و آرام بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○

(الروم۔ ۲۳)

اور (اے لوگو) تمہارا رات اور دن کے وقت
سونا اور (دن کے وقت) اس کا فضل تلاش کرنا
بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے،
اس میں (گوش دل سے) سننے والوں کے لئے
(توحید کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا) اور ہم نے رات کو لباس (یعنی پردے کی چیز) بنایا جس طرح لباس انسان کی ستر پوشی کرتا ہے اسی طرح رات انسان کے بہت سے کاموں پر پردہ ڈال دیتی ہے، جس طرح لباس سردی اور گرمی سے بچاتا ہے اسی طرح رات شور وغل اور ہنگاموں سے بچا کر سکون وراحت بخشتی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ
سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ○

(الفرقان۔ ۴۷)

اور (اے لوگو) وہی ہے جس نے تمہارے لئے
رات کو لباس، نیند کو (باعث) راحت وآرام اور
دن کو اٹھ (کر محنت، مزدوری کر) نے کے لئے
بنایا ہے۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا) اور ہم نے دن کو روزی (کمانے کا وقت) بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ
النَّهَارَ مُبْصِرًا ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ○

(یونس ۔ ۶۷)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم
اس میں سکون وراحت حاصل کرو اور دن کو روشن
بنایا (تاکہ تم اس میں کاروبار کرو)۔ اس میں ان لوگوں
کے لئے جو (خلوص کے ساتھ) سنتے ہیں (توحید کی)
بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ
الَّيْلِ وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ ، وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ○

(بنی اسرآءیل ۔ ۱۲)

اور (اے لوگو) ہم نے رات اور دن کو (اپنی
قدرت کی) دو نشانیاں بنایا ہے، (پھر) ہم ہی
رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو
روشن بنا دیتے ہیں تاکہ تم (دن کی روشنی میں) اپنے
رب کا فضل تلاش کر سکو اور سالوں کی گنتی اور حساب
(وکتاب) معلوم کر سکو اور ہم نے تو ہر چیز کو علیحدہ

علیحدہ بیان کر دیا ہے (تاکہ سمجھنے میں الجھن نہ ہو).

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ، اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ، اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(القصص ۔ ۳۱ تا ۷۳)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے بتاؤ اگر اللہ تم پر (ہمیشہ کے لئے) قیامت کے دن تک رات کر دے تو اللہ کے سوا کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں۔ (اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر اللہ ہمیشہ کے لئے یوم قیامت تک تم پر دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو، تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ تم کہاں بھٹک رہے ہو) اور (اے لوگو) اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو) آرام کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کر سکو اور تاکہ تم (اس نعمت پر) اللہ کا شکر ادا کرو۔

آگے فرمایا (وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا) اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔

(الملک ۔ ۳)

(وہی ہے) جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔

آگے فرمایا (وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا) اور ہم ہی نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً۔

(یونس ۔ ۵)

وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا منبع بنایا۔

آگے فرمایا (وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا) اور ہم ہی نے برسنے والوں بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا (لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا) تاکہ اس کے ذریعہ ہم غلہ اور سبزہ پیدا کریں (وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا) اور گھنے باغ (اگائے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ

وہی ہے جو (باران) رحمت سے پہلے (بارش

يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ، حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ، كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۵۷)

کی آمد کی) خوشخبری دینے کے لئے ہواؤں کو بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ (پانی سے بھرے ہوئے) بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مُردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں، پھر (اس پانی) کے ذریعہ ہم (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں، اسی طرح ہم (قیامت کے دن زمین سے تمام) مُردوں کو نکالیں گے، (ہم اس مثال کے ذریعہ تمہیں سمجھا رہے ہیں) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ، وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ، اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

(الانعام ۔ ۱۰۰)

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا (اور اے (رسول) پھر ہم ہی نے اس کے ذریعہ ہر چیز کے پودے اگائے، پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز (ٹہنی) پیدا کی، پھر ہم ہی اس سے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گچھوں میں جھکے ہوئے خوشے، انگور کے باغات زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی (ہم ہی پیدا کرتے ہیں اور اے لوگو!) جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل کی طرف (ذرا غور سے) دیکھو اور اس پھل کے پکنے کا بھی مشاہدہ کرو۔ (تم دیکھو گے کہ) ان تمام چیزوں میں ایمان والوں کے لئے (اللہ کی قدرت اور توحید کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کی چند نشانیاں بیان کیں۔

پھر فرمایا (اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا) جب ہم یہ تمام کام کر سکتے ہیں تو کیا فیصلہ کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے، یقیناً ہم پیدا کر سکتے ہیں، بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے (يَّوْمَ

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا) (یہ وہ دِن ہوگا) جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آموجود ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ، یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ - ۶ تا ۸)

جس دن ایک پکارنے والا ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا (اس دن لوگوں کی) آنکھیں نیچی ہوں گی، وہ (اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ وہ خوفزدہ ہو کر پکارنے والے کی طرف تیزی کے ساتھ بھاگ رہے ہوں گے اور کافر یہ کہتے جا رہے ہوں گے یہ دن بڑا سخت ہے۔

آگے فرمایا (وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ اَبْوَابًا) اور (اس دن) آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس کے کئی) دروازے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ (۱)

جب آسمان پھٹ جائے گا۔

آگے فرمایا (وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَکَانَتْ سَرَابًا) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○

(القارعۃ - ۵)

اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ○

(طٰہٰ - ۱۰۵)

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّهِیْلًا ○

(یٰاَیُّهَا المزمل - ۱۴)

(کفار کو سزا اس دن ملے گی) جس دن زمین میں زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ہلیں گے اور بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے۔

الغرض قیامت کے دن پہاڑ دھنکی ہوئی اون کے مانند اڑیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر

ریت کے ٹیلوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار نمونے آپ کے سامنے موجود ہیں تو کیا جو اللہ یہ سب کام کر سکتا ہے، وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ ضرور کر سکتا ہے۔ اسے ہر قسم کی قدرت حاصل ہے۔

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾
لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ
أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا
وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِـَٔايَـٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾
وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَـٰهُ كِتَـٰبًا ﴿٢٩﴾
فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا
عَذَابًا ﴿٣٠﴾

ترجمہ بے شک دوزخ (سرکشوں کی) گھات میں ہے (۲۱) سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے (۲۲) اس میں وہ سالہا سال تک رہیں گے (۲۳) وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا (۲۴) سوائے گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے (مزے کے) (۲۵) ان کو ان کی بداعمالیوں کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا (۲۶) انہیں حساب (وکتاب) کا کوئی ڈر نہیں تھا (۲۷) ہماری آیتوں کو شدت کے ساتھ جھٹلایا کرتے تھے (۲۸) ہم نے (ان کی) ہر بات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا (۲۹) تو (اس دن ہم ان سے کہیں گے: اپنی بداعمالی کا) مزا چکھو، ہم تم پر کسی چیز کو زیادہ نہیں کریں گے سوائے عذاب کے (۳۰)

معانی ومصادر (مِرْصَادٌ) رَصَدَ، یَرْصُدُ، رَصْدٌ ورَصَدٌ (ن) گھات میں بیٹھنا (مِرْصَادٌ = گھات کی جگہ)۔
(مَآبٌ) آبَ، یَئُوْبُ، اَوْبٌ ومَآبٌ (ن) لوٹنا، واپس آنا۔
(لَابِثِیْنَ) لَبِثَ، یَلْبَثُ، لَبْثٌ ولَبَثٌ ولُبْثٌ ولُبَاثٌ ولَبَاثَةٌ (س) رہنا۔
(اَحْقَابٌ) اَحْقَابٌ = حُقُبٌ کی جمع، سال۔
(حَمِیْمٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا۔
(غَسَّاقٌ) غَسَقَ، یَغْسِقُ، غَسْقٌ وغُسُوْقٌ (ض) غَسِقَ، یَغْسَقُ، غَسَقَانٌ (س) بہنا (غَسَّاقٌ = بہتی ہوئی پیپ)۔
(وِفَاقٌ) وَافَقَ، یُوَافِقُ، مُوَافَقَةٌ ووِفَاقٌ (باب مفاعلہ) موافق کرنا، موافق ہونا۔
(کِذَّابًا) کَذَبَ، یَکْذِبُ، کَذِبٌ وکِذْبٌ وکِذْبَةٌ وکَذْبَةٌ وکِذَابٌ وکِذَّابٌ (ض) جھوٹ بولنا، غلط بیانی کرنا، توریہ کرنا، خطا کرنا۔

تفسیر قیامت کا دن آنے والا ہے، اس دن فرمانبرداروں اور سرکشوں کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا) بے شک دوزخ گھات میں ہے (لِلطَّاغِیْنَ مَاٰبًا) سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے (لٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا) اس میں وہ سالہا سال رہیں گے۔ (لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا) (وہاں) وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا (اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا) سوائے گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ (کے مزے کے) (جَزَآءً وِّفَاقًا) ان کو ان کی بداعمالیوں کا بدلہ (ان کی بداعمالیوں کے) موافق دیا جائے گا (نہ زیادہ ہوگا اور نہ کم، اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○	اور جو شخص ایک برائی لے کر آئے گا اس کو ایک ہی برائی کی سزا ملے گی اور ان پر (کسی قسم کا)

(الانعام ۔ ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ، لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ، اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○

(حٰمٓ المؤمن ۔ ۱۷)

ظلم نہیں کیا جائیگا۔

(قیامت کے دن کہا جائے گا) آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا۔ بے شک اللہ (تعالےٰ) بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا، وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا، وَ کَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۴۷)

اور (اے رسول) قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے لہذا کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ اسے (ترازو میں اگر کسی کارائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم) لاکر رکھ دیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

آگے فرمایا (اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا) (یہ سرکش لوگ جن کو دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ ہوں گے جنہیں) حساب (وکتاب) کا کوئی ڈر نہیں تھا) (انہیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے اور حساب دینے پر ایمان نہیں تھا) (وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا) ہماری آیتوں کو شدت کے ساتھ جھٹلایا کرتے تھے (وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا) ہم نے (ان کی) ہر بات کو لکھ کر محفوظ کرلیا تھا۔ (ان کا کوئی عمل ایسا نہیں ہوگا جو غیر محفوظ ہو اور اس کی سزا (ان کو نہ دی جائے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا، وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا، وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ○

(الکھف ۔ ۴۹)

پھر (اے رسول، ہر ایک کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار لوگ جو کچھ اس میں (تحریر) ہوگا اس (کو دیکھ کر اس کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے ہائے افسوس! یہ کیسا اعمال نامہ ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی، سب کو گن گن کر محفوظ کرلیا ہے۔ الغرض جو عمل انہوں نے کئے ہوں گے وہ ان سب کو (اس میں) موجود پائیں گے اور (اے رسول) آپ

کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا (بلکہ اس کے اعمال
کے مطابق ہی اسے بدلہ دیگا۔

آگے فرمایا (فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا) (اس دن ہم ان سرکشوں سے کہیں گے اپنی بداعمالی کا) مزا چکھو، ہم تم پر کسی چیز کو زیادہ نہیں کریں گے سوائے عذاب کے (یعنی عذاب بڑھتا رہے گا)۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے، قیامت آکر رہے گی، حساب و کتاب ہو کر رہے گا ہر سرکش شخص کو اس کی بداعمالی کے موافق سزا دی جائے گی اور عذاب میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ
وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾
وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا
لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّن
رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ
خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا، لَّا يَتَكَلَّمُونَ

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ، فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ مَآبًا ﴿۳۹﴾ إِنَّآ
أَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ
الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

ترجمہ متقیوں کے لئے کامیابی ہے (۳۱) باغات ہیں اور انگور ہیں (۳۲) ہم عمر نوجوان لڑکیاں ہیں (۳۳) اور چھلکتے ہوئے جام ہیں (۳۴) اس میں نہ وہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ (۳۵) (اے رسول انہیں) آپ کے رب کی طرف سے (بڑی) کثیر مقدار میں بدلہ دیا جائے گا (۳۶) (یعنی) اس رب کی طرف سے (انہیں بدلہ دیا جائے گا جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کا رب ہے (اور جو) بے حد مہربان ہے۔ (اس دن) لوگ اس سے بات نہیں کر سکیں گے (۳۷) (یہ وہ دن ہوگا) جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف بصف کھڑے ہوں گے۔ وہ بات نہیں کریں گے مگر ہاں وہ شخص بات کر سکے گا جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی ٹھیک کہے (۳۸) وہ دن برحق ہے (آکر رہے گا) تو جو شخص چاہے اپنے رب کے ہاں اپنا ٹھکانہ بنالے (۳۹) (اے لوگو) ہم نے تم کو عنقریب واقع ہونے والے عذاب سے

ڈرا دیا ہے، اس دن ہر شخص اپنے (تمام) اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے آگے بھیج دئے تھے۔ (اس دن) کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوتا ﴿۴۰﴾

معانی و مصادر

(مَفَازٌ) فَازَ، یَفُوْزُ، فَوْزٌ (ن) کامیاب ہونا (مَفَازٌ = کامیابی)۔
(حَدَآئِقُ) حَدَائِقُ = حَدِیْقَةٌ کی جمع، باغ۔
(کَوَاعِبُ) کَعَبَ، یَکْعُبُ، کُعُوْبٌ وکُعُوْبَةٌ وکِعَابَةٌ (ن وض) لڑکی کی چھاتی ابھرنا، (کَوَاعِبُ = کَاعِبٌ کی جمع، نوجوان لڑکیاں)۔
(اَتْرَابٌ) اَتْرَابٌ = تِرْبٌ کی جمع، ہم عمر۔
(دِهَاقٌ) دَهَقَ، یَدْهَقُ، دَهْقٌ (ف) بھرنا، پانی بھرنا (دِهَاقٌ = کثیر، چھلکتا ہوا)
(مَوَابٌ) مَابَ، یَصُوْبُ، مَوْبٌ ومَصَابٌ (ن) ٹھیک نشانہ پر بیٹھنا، خطا نہ کرنا۔

تفسیر

اوپر کی آیتوں میں سرکش لوگوں کے انجام کا ذکر تھا۔ ان آیات میں متقی لوگوں کے اجر و ثواب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا) بے شک متقی لوگوں کے لئے کامیابی ہے (حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا) باغات ہیں اور انگور ہیں (وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا) ہم عمر نوجوان لڑکیاں ہیں (وَّکَاْسًا دِهَاقًا) اور چھلکتے ہوئے جام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ○ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(واقعہ - ۱۷ تا ۲۴)

ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہنے والے لڑکے ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے۔ ان کے پاس آبخورے، آفتابے اور بہنے والی (شراب) کے جام ہوں گے۔ اس (شراب) سے نہ تو دردِ سر ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی اور (وہاں ان کے لئے) میوے ہوں گے جو وہ پسند کریں اور جس قسم کے پرندوں کا گوشت (وہ چاہیں گے) انہیں میسر ہوگا (وہاں ان کے لئے بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، وہ ایسی ہوں گی جیسے چھپے ہوئے (آبدار) موتی۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہوگا جو اعمال وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○

اور داہنے ہاتھ والے، کیا کہنے داہنے ہاتھ

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا
مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ
اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○
عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○
(اذا وقعت - ۳۷ تا ۳۸)

والوں کے۔ (وہاں) وہ بغیر کانٹے والی بیریوں میں، تہ بہ تہ کیلوں (میں)، لمبے لمبے سایوں (میں)، پانی کے جھرنوں (میں)، کثیر میووں (میں)، (جو) نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا، اونچے اونچے فرشوں (پر عیش کرتے ہوں گے)۔ (ان چیزوں کے علاوہ انہیں حوریں بھی ملیں گی) ہم نے ان کو پیدا کیا، پھر ان کو کنواری بنایا، (مزید برآں ہم نے ان کو) سیدھے ہاتھ والوں کے لئے پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا۔

آگے فرمایا (لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا) جنت میں وہ نہ کوئی لغو (بات) سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ (بات سنیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا:۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ○
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○
(اذا وقعت - ۲۵، ۲۶)

وہاں وہ نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ وہاں تو بس سلام سلام کی آوازیں (آرہی ہوں گی)۔

آگے فرمایا (جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا) (اے رسول) آپ کے رب کی طرف سے (انہیں بڑی) کثیر مقدار میں بدلہ دیا جائے گا۔ (رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا) یعنی یہ بدلہ ان کو آسمانوں کے، زمین کے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کے مہربان رب کی طرف سے (دیا جائیگا - اس دن) لوگ اس سے بات نہیں کرسکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا
عَظِيْمًا ○
(النسآء - ۴۰)

بے شک اللہ (کسی پر) ذرہ برابر بھی زیادتی نہیں کرے گا، اگر کسی نے نیکی کی ہوگی تو اللہ اسے کئی گنا کردیگا اور اسے اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

آگے فرمایا (يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا) اس دن روح الامین اور (تمام) فرشتے صف باندھے ہوئے کھڑے ہوں گے۔ وہ فرشتے بات نہیں کرسکیں گے مگر (ہاں وہ بات کرسکے گا) جس کو رحمٰن اجازت دے اور جو بات

ٹھیک کہے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی شخص غلط بات نہیں کہہ سکتا اور نہ بغیر اجازت بول سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○

(طٰہٰ - ۱۰۹)

اس دن (کسی کی) سفارش نفع نہیں دے گی سوائے اس شخص (کی سفارش کے) جس کو رحمٰن نے اجازت دے دی ہو اور جس کے بولنے کو پسند فرمایا ہو۔

آگے فرمایا (ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا) تو جو شخص چاہے اپنے رب کے ہاں اپنا مقام بنالے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○

(اذا وقعت - ۱ و ۲)

(اے لوگو) جب واقع ہونے والی (یعنی قیامت) واقع ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں جھوٹ کو کوئی دخل نہیں (وہ ایک حقیقت ہے، ضرور واقع ہو کر رہے گی)۔

قیامت کا دن یقیناً آئے گا، حساب و کتاب یقیناً ہوگا تو اب جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا اچھا ٹھکانا بنانا چاہے وہ بنالے، نیک عمل کرے، اور تقویٰ اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ○ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ○

(اقتربت الساعۃ - ۵۴ و ۵۵)

بے شک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں (شاداں و فرحاں) ہوں گے، با اقتدار بادشاہ کے پاس ایک سچے (باعزت) مقام میں۔

آگے فرمایا (إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا) (اے لوگو) ہم نے تو تم کو (مستقبل) قریب میں آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے (تو اب تم ڈر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ٹھکانہ حاصل کرنے کے لئے نیک عمل کرو) (يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ) اس دن ہر شخص اپنے تمام اعمال کو جو اس نے آگے بھیج دئے تھے دیکھ لے گا (وہ تمام اعمال جو وہ دنیا میں کرتا رہا تھا اس کو نظر آئیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ○ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ○

تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس (نیکی) کو (وہاں) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی

(اذا زلزلت ۔ ۷، ۸) کی ہوگی وہ اسے (وہاں) دیکھ لے گا۔

آگے فرمایا (وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا) اس دن کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوتا (نہ میرا حساب ہوتا اور نہ کتاب)

عمل

اے ایمان والو، تقویٰ اختیار کیجئے، نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ و مقام حاصل کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ النّازعات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان اور بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ
نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾
فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾ فَالۡمُدَبِّرٰتِ
اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾
تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ۙ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ
وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾ اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى
الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ
خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ
وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

ترجمہ ان فرشتوں کی قسم جو (بدن میں) گھس کر جان کو کھینچ لاتے ہیں ﴿۱﴾ ان فرشتوں کی قسم جو (بآسانی) سرعت کے ساتھ (جان) نکالتے ہیں ﴿۲﴾ ان فرشتوں کی قسم جو (خلاء میں) تیرتے رہتے ہیں ﴿۳﴾ پھر (احکام الٰہی کی تعمیل میں) سبقت کرتے ہیں ﴿۴﴾ پھر امر (الٰہی کے سرانجام دینے) کی تدبیر کرتے ہیں ﴿۵﴾ (قیامت کا دن آکر رہے گا۔ یہ وہ دن ہوگا) جس دن زمین میں زلزلہ آئے گا ﴿۶﴾ پھر اس (زلزلے) کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا ﴿۷﴾ اس دن (لوگوں) کے دل دھڑک رہے ہونگے ﴿۸﴾ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی ﴿۹﴾ (کافر) کہتے ہیں کہ کیا ہم پھر پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟ ﴿۱۰﴾ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) ﴿۱۱﴾ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو یہ لوٹنا بڑا نقصان دہ ہوگا ﴿۱۲﴾ (اے رسول، ان کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے) وہ تو بس (ہماری طرف سے) ایک ڈانٹ ہوگی ﴿۱۳﴾ (اس کے واقع ہوتے ہی) یہ لوگ (فوراً) میدان (محشر) میں (جمع ہوجائینگے) ﴿۱۴﴾

معانی و مصادر (نَازِعَاتٌ) نَزَعَ، يَنْزِعُ، نَزْعٌ (ض) کھینچ لینا، اکھاڑ ڈالنا، (نَازِعَاتٌ = نَازِعَةٌ کی جمع)۔

(نَاشِطَاتٌ) نَشَطَ، يَنْشُطُ، نَشْطٌ (ن) گرہ لگانا، گرہ کھولنا، نکالنا۔

(سَابِحَاتٌ) سَبَحَ، يَسْبَحُ، سَبْحٌ (ف) تیرنا۔
(تَرْجُفُ) رَجَفَ، يَرْجُفُ، رَجْفٌ ورَجَفَانٌ ورُجُوْفٌ ورَجِيْفٌ (ن) زور سے ہلنا۔ زور سے ہلانا، زلزلہ آنا۔
(رَادِفَةٌ) رَدَفَ، يَرْدُفُ، رَدْفٌ (ن وس) پیچھے جانا، سواری پر پیچھے بیٹھنا۔
(وَاجِفَةٌ) وَجَفَ، يَجِفُ، وَجِيْفٌ ووَجْفٌ و وُجُوْفٌ (ض) دھڑکنا۔
(حَافِرَةٌ) حَفَرَ، يَحْفِرُ، حَفْرٌ (ض) کھودنا۔ (حَافِرَةٌ = پہلی پیدائش)۔
(نَخِرَةٌ) نَخِرَ، يَنْخَرُ، نَخْرٌ (س) بوسیدہ ہونا۔ (نَخِرَةٌ = نَاخِرَةٌ، بوسیدہ ہونے والی)
(كَرَّةٌ) كَرَّ، يَكُرُّ، كُرُوْرٌ (ن) لوٹنا، پیچھے ہٹ کر حملہ کرنا۔
(سَاهِرَةٌ) سَاهِرَةٌ = زمین، چاند۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا) ان فرشتوں کی قسم جو (بدن میں گھس کر روح کو) کھینچ لاتے ہیں (وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا) ان فرشتوں کی قسم جو (بآسانی) سرعت کے ساتھ (روح) نکالتے ہیں (وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا) ان فرشتوں کی قسم جو (فضاء آسمانی) میں تیرتے رہتے ہیں (فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا) پھر (احکام الٰہی کی تعمیل میں) سبقت کرتے ہیں (فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا) پھر امر (الٰہی کے سرانجام دینے) کی تدبیر کرتے ہیں (قیامت کا دن آکر رہے گا) (يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ) (یہ وہ دن ہوگا) جس دن زمین میں زلزلہ آئے گا (تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ) پھر اس زلزلے کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا (قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ) (اس دن خوف کی وجہ سے لوگوں کے) دل دھڑک رہے ہوں گے (اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ) (اور) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔

قیامت کا زلزلہ بڑا خوفناک اور شدید ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ (اذا زلزلت۔ ۱)

جب زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی۔

قیامت کی ہولناکی کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ، مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ (حٰمٓ المؤمن۔ ۱۸)

(اے رسول) ان کو اس دن سے ڈرائیے جو دن کہ بہت جلد آنے والا ہے، (اس دن) جب دل (غم سے) گھٹ گھٹ کر گلوں سے آلگیں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات مان لی جائے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○

(هل اتٰك حديث الغاشية ۔ ۱و۲)

(اے رسول) کیا آپ کو ڈھانکنے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے ۔ اس دن بہت سے (آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔

آگے فرمایا (يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ) (کافر تعجب سے) کہتے ہیں کیا ہم پھر پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے (ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)۔

ان کے اس تعجب کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ ○

(ق ۔ ۳)

(اور جب ان سے کہا گیا کہ وہ حساب و کتاب کے لئے پھر زندہ کئے جائیں گے تو انہوں نے تعجب سے پوچھا) کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے (تو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو بعید (از عقل) ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے :۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت ۔ ۱۶، ۱۷)

(کافر کہتے ہیں) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہم (دوبارہ) زندہ کئے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی زندہ کئے جائیں گے)۔

آگے فرمایا (قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ) (کافر کہتے ہیں اگر ایسا ہوا تو یہ لوٹنا بڑا نقصان دہ ہوگا (پھر تو واقعی ایمان نہ لانے کی ہمیں سزا ملے گی لیکن ایسا ہونا مشکل ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ) (نہیں مشکل نہیں) وہ تو بس (ہماری طرف سے) ایک ڈانٹ ہوگی (فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ) (اس کے واقع ہوتے ہی) یہ لوگ (فوراً) میدان (محشر) میں (جمع ہو جائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ○ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ، ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ○ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ○ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا، ذٰلِكَ حَشْرٌ

اور (اے رسول) سنئے جس دن ایک پکارنے والا (کسی) نزدیک کے مقام سے پکارے گا، جس دن لوگ حق کے ساتھ (اس کی) چیخ کو سنیں گے، وہی (مُردوں کے زمین سے) نکلنے کا دن ہوگا۔ (اے لوگو) ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی

عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ○
(قٓ - ۱۱ تا ۴۴)

مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔ (یہ اس دن ہوگا) جس دن زمین ان (کی لاشوں) سے پھٹ جائے گی، (اور) وہ (قبروں سے نکل کر) تیزی کے ساتھ (میدان محشر میں جمع ہو جائیں گے)۔ (سن لو) یہ جمع کر لینا ہمارے لئے آسان ہے (کچھ بھی مشکل نہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ، يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○
(اقتربت الساعۃ - ۶ تا ۸)

جس دن ایک پکارنے والا ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا (اس دن لوگوں کی) آنکھیں نیچی ہوں گی، (وہ اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ وہ (زندہ ہو کر) پکارنے والے کی طرف تیزی کے ساتھ بھاگ رہے ہوں گے اور کافر یہ کہتے جا رہے ہوں گے یہ دن (بڑا) سخت ہے۔

الغرض قیامت کے دن یکے بعد دیگرے دو زلزلے آئیں گے اور ایک بلانے والا کرخت آواز سے بلائے گا اس کے بلاتے ہی (یعنی صور کی آواز سنتے ہی) سب دوبارہ زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○
(الزمر - ۶۸)

اور (اے لوگو، جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمان میں اور زمین میں جتنے بھی ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے سوا اس کے جس کو اللہ چاہے گا (کہ بیہوشی سے بچ جائے)، پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب (ایک دم قبروں سے نکل) کھڑے ہوں گے (اور حیران ہو کر اِدھر اُدھر) دیکھنے لگیں گے۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیئے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى
اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ
فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ
الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

ترجمہ (اور اے رسول) کیا موسیٰ کا قصہ آپ کو (نہیں) پہنچا (۱۵) جب ان کے رب نے ان کو ایک مقدس وادی (یعنی) طوٰی میں پکارا (۱۶) (اور کہا) (اے موسیٰ) فرعون کے پاس جاؤ، اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے (۱۷) (اس سے) کہو: کیا تو چاہتا ہے کہ (کفر کی گندگی سے) پاک ہو جائے (۱۸) اور (کیا) میں تجھے تیرے رب کی طرف (جانے والا راستہ) بتاؤں، (ہو سکتا ہے کہ) پھر تو (اپنے رب سے) ڈرنے لگے (۱۹) پھر انہوں نے اس کو (اپنی نبوت کی) ایک بڑی نشانی دکھائی (۲۰) لیکن اس نے (پھر بھی) جھٹلایا اور (ان کا) کہنا نہ مانا (۲۱) پھر پیٹھ پھیر کر چل دیا اور (ان کو نقصان پہنچانے کی) کوشش کرنے لگا (۲۲) پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور (ان کو) آواز دی (۲۳) پھر (ان سے) کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں (۲۴) پھر اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر دیا (۲۵) جو شخص (اللہ سے) ڈرتا ہے اس کے لئے اس (قصہ) میں عبرت (کا سامان) ہے (۲۶)

معانی و مصادر (نَكَالٌ) نَكَلَ، يَنْكُلُ، نَكْلَةٌ (ن) عبرت ناک سزا دینا۔

تفسیر کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے تھے، قیامت کا انکار کرتے تھے۔ ان کو اپنی قوت پر بڑا ناز تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ (اور اے رسول) کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم غالب آنے والی (مضبوط) جماعت ہیں۔ (اقتربت الساعۃ - ۴۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کی عبرت کے لئے فرعون کا قصہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى) (اے رسول) کیا موسیٰ کا قصہ آپ کو (نہیں) پہنچا (اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى) جب ان کے رب نے ان کو ایک مقدس وادی (یعنی) طوٰی میں پکارا۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ
نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا
لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ

اور (اے رسول) کیا آپ نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے۔ جب انہوں نے (دوران سفر ایک جگہ) آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا تم (یہاں ٹھہرو)

عَلَى النَّارِ هُدًى ○ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ
يٰمُوْسٰى ○ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ
اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○
(طٰہٰ ۔ ۹ تا ۱۲)

میں نے (ایک) آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں اس سے تمہارے لئے کوئی انگارا لے آؤں یا (وہاں) آگ (کے مقام پر (پہنچ کر کسی سے) راستہ معلوم کروں۔ پھر جب وہ آگ کے مقام پر پہنچے تو انہیں آواز آئی اے موسٰی۔ میں تمہارا رب ہوں، تم اپنی جوتیاں اتار دو (اس لئے کہ اس وقت) تم طوٰی (نامی ایک) مقدس وادی میں ہو۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے طوٰی نامی مقدس وادی میں موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارا اور فرمایا (اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى) فرعون کے پاس جاؤ، اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے (اس کو نصیحت کرو تاکہ وہ سیدھے راستہ پر آجائے) (فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى) (اس سے) کہو کیا تو چاہتا ہے کہ (کفر کی گندگی سے) پاک ہو جائے (وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى) اور کیا میں تجھے تیرے رب کی طرف (جانے والا) راستہ بتاؤں (ہو سکتا ہے کہ) پھر تو (اپنے رب سے) ڈرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ○ قَالَ رَبُّنَا
الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ○
(طٰہٰ ۔ ۴۹ و ۵۰)

(فرعون نے) کہا اے موسٰی تم دونوں کا رب کون ہے؟ (موسٰی نے) کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کو ہدایت کی (تاکہ وہ ان اغراض و مقاصد کو پورا کر سکے جس کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے)۔

فرعون نے کہا:۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ
مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ○ (الشعرآء ۔ ۲۹)

(فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو الٰہ بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔

موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا:۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ○
(الشعرآء ۔ ۳۰)

(موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہا اگرچہ میں تیرے سامنے (اپنی نبوت کے ثبوت میں) کوئی واضح چیز ہی کیوں نہ پیش کر دوں۔

فرعون نے کہا:۔

فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○
(الشعرآء ۔ ۳۱)

(فرعون نے) کہا اگر تم سچے ہو تو وہ چیز پیش کرو۔

(فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى) پھر انہوں نے اس کو (اپنی نبوت کی) ایک بڑی نشانی دکھائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○
(الشعرآء - ۳۲)

(موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈالی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ (بالکل) صاف (وصریح) اژدہا ہے۔

(فَكَذَّبَ وَعَصٰى) فرعون نے (پھر بھی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) تکذیب کی اور (ان کا) کہنا نہ مانا (ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى) پھر پیٹھ پھیر کر چل دیا (اور ان کو نقصان پہنچانے کی) کوشش کرنے لگا (فَحَشَرَ فَنَادٰى) پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور (ان کو) آواز دی (اے لوگو) (فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى) پھر (ان سے) کہا:۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ، اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ○ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ○ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ، اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○
(الزخرف - ۵۱ تا ۵۴)

پھر (ایک دن) فرعون نے اپنی قوم (کے مجمع) میں کہا: اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہت کا میں مالک نہیں اور (کیا) یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے نہیں بہ رہیں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟۔ کیا میں اس شخص سے جو بے عزت ہے اور جو اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتا بہتر نہیں ہوں؟۔ (اگر اس کا دعویٰ صحیح ہے) تو اس پر (اس کے رب کی طرف سے) سونے کے کنگن کیوں نہیں نازل ہوئے یا فرشتے اس کے ساتھ کیوں نہیں آئے۔ الغرض اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنا دیا، انہوں نے اس کی اطاعت کی اور وہ تھے ہی فاسق۔

آگے فرمایا (فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى) پھر اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○
(الزخرف - ۵۵)

تو جب ان لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔

آگے فرمایا (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى) جو شخص (اللہ سے) ڈرتا ہے اس کے لئے اس (قصہ) میں عبرت (کا سامان) ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس قصہ سے کفار مکہ کو تنبیہ کی کہ فرعون جیسے طاقتور بادشاہ کو ہم نے ایمان نہ لانے کی سزا میں تباہ و برباد کر دیا تو تمہاری کیا ہستی ہے۔ تم تو اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ تمہیں اس قصہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنے انجام سے ڈر کر ایمان لے آنا چاہئے اور اگر تم نے ایمان قبول نہیں کیا تو تم بھی اسی طرح نیست و نابود کر دئے جاؤ گے جس طرح فرعون نیست و نابود کیا گیا۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیے، رب وہی ہے، اس کے علاوہ کوئی رب نہیں۔ اپنی قوت و حشمت پر گھمنڈ نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری قوت و حشمت کی کیا حقیقت ہے۔ وہ آن واحد میں تمہاری شان و شوکت، قوت و حشمت کے باوجود تمہیں عذاب میں مبتلا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔

ءَاَنتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ
بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾
وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾
وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰىهَا ﴿۳۱﴾
وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمۡ
وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ
الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ﴿۳۴﴾ يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ
الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ

الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ
طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى
رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً
اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

ترجمہ (اے کافرو بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا بنانا) اللہ نے تو آسمان کو بنایا (۲۷) اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اسے ہموار کیا (۲۸) اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو نکالا (۲۹) اس کے بعد زمین کو بچھایا (۳۰) (پھر) زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا (۳۱) اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (۳۲) (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے (کیا) (۳۳) پھر جب وہ بڑی آفت آئے گی (۳۴) اس دن انسان کو (اپنے) اعمال یاد آئیں گے (۳۵) (اس دن) دوزخ ہر دیکھنے والے کے سامنے لائی جائے گی (۳۶) تو جس نے سرکشی کی (۳۷) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی (۳۸) اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگی (۳۹) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو (ناجائز) خواہش سے باز رکھا (۴۰) تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوگی (۴۱) (اے رسول) کافر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی (۴۲) تو اس کا (وقت) بتلانے کے سلسلے میں آپ کس خیال میں ہیں (۴۳) اس کا علم تو آپ کے رب ہی پر منتہی ہوتا ہے (۴۴) آپ (کی ذمہ داری تو بس (اتنی ہے کہ آپ) اس شخص کو ڈرا دیں جو قیامت سے ڈرتا ہے (۴۵) جب یہ (لوگ) اس کو (یعنی قیامت کو اپنی آنکھوں سے) دیکھیں گے (تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) وہ (دنیا میں) بس ایک شام رہے یا اس کی صبح (۴۶)

معانی ومصادر (سَمْكٌ) سَمْكٌ = چھت۔
(اَغْطَشَ) اَغْطَشَ، يُغْطِشُ، اِغْطَاشٌ (باب افعال) تاریک بنانا۔
(ضُحًى) ضَحَا، يَضْحُوْ، ضَحْوٌ وضُحُوٌّ وضُحِيٌّ (ن) ظاہر ہونا، دھوپ میں آنا (ضُحًى = طلوع آفتاب)
(دَحٰى) دَحٰى، يَدْحُوْ ويَدْحٰى، دَحْوٌ (ن وف) بچھانا۔
(مَرْعًى) رَعٰى، يَرْعٰى، رَعْيٌ ورِعَايَةٌ ومَرْعًى (ف) چرنا، چرانا۔

(طَآمَّةٌ) طَمَّ، یَطُمُّ، طَمٌّ وطُمُوْمٌ (ن) بڑھ جانا، بڑا ہونا، بھرنا، کترنا (طَامَّةٌ = بڑی آفت)۔
(بُرِّزَتْ) بَرَّزَ، یُبَرِّزُ، تَبْرِیْزٌ (باب تفعیل) ظاہر کرنا۔
(جَحِیْمٌ) جَحَمَ، یَجْحَمُ، جَحْمٌ (ن) بھڑکانا۔ جلانا۔
جَحِمَ ویَجْحَمُ، جَحَمٌ (س) بھڑکنا (جَحِیْمٌ = دوزخ)۔
(مَاْوٰی) اَوٰی، یَاْوِیْ، اُوِیٌّ (ض) پناہ لینا۔
(مُرْسٰی) اَرْسٰی، یُرْسِیْ، اِرْسَاءٌ (باب افعال) ثابت ہونا، ٹھہرانا (مُرْسٰی = جائے وقوع، وقت وقوع)۔

تفسیر قیامت کا بیان چل رہا تھا کہ درمیان میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کی عبرت کے لئے فرعون کا قصہ سنایا۔ اس قصہ کے ختم ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر قیامت کا ذکر جاری کر دیا۔

کفار مکہ قیامت کے دن انسانوں کے دوبارہ پیدا کئے جانے کو ناممکن اور بعید از عقل سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقلوں کو جھنجوڑتے ہوئے فرمایا (ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ، بَنٰهَا) (اے کافرو، بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان (کا بنانا زیادہ مشکل ہے، یقیناً آسمان کا بنانا زیادہ مشکل ہے تو) اس نے (تو) آسمان (جیسی مشکل چیز) کو بنایا (رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا) (پھر) اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اُسے ہموار بنایا (تو جب مشکل کام وہ کر سکتا ہے تو آسان کام کرنا اس کے لئے مشکل کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً انسانوں کو دوبارہ پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے نہ آسمان کا پیدا کرنا مشکل ہے اور نہ انسان کا دوبارہ پیدا کرنا۔ اس کے لئے ہر کام آسان ہے۔

اللہ تعالیٰ آسمان کی حیرتناک پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ○
وَاِلَی السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ○
(هل اتٰك حدیث الغاشیة۔ ۱۷، ۱۸)

کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے ہیں اور آسمان کی طرف (نظر نہیں کرتے) کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا، مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ، فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ○

(وہی ہے) جس نے اوپر تلے سات آسمان بنائے، (تو اے انسان) کیا تجھ کو رحمٰن کی (اس) کاریگری میں کوئی خرابی نظر آتی ہے (ذرا اس کی طرف) نظر کر، کیا تجھ کو (اس میں) کوئی دراڑ نظر آتی ہے۔ (ایک دفعہ نہیں) پھر دوبارہ نظر ڈال۔ (ہر مرتبہ)

(الملک ۔ ۳، ۴)

تیری نظر تھکی ہاری تیری طرف لوٹ آئے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝

(الملک ۔ ۳، ۴)

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کر دیا جیسا کہ تم اسے دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، (ان میں سے) ہر ایک وقت مقررہ تک کے لئے گردش کر رہا ہے۔ (خبردار) اللہ ہی (کائنات کے) ہر کام کی تدبیر کرتا ہے وہ (اپنی) آیات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہا ہے تاکہ (تم اسے سمجھ سکو اور) تمہیں اپنے رب کی ملاقات کا یقین آجائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان، چاند، سورج وغیرہ پیدا کر سکتا ہے تو وہ انسانوں کو بھی دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس دلیل کے بعد تو انہیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا یقین آجانا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

(بنی اسرآءیل ۔ ۹۹)

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا یقیناً اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے انسان پیدا کر دے اور اس نے ان کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، لیکن ان ظالموں نے انکار کر دیا تو بس انکار کر ہی دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(حٰمٓ المؤمن ۔ ۵۷)

آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے یقیناً زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ جو آسمانوں کو اور زمین کو پیدا) کر سکتا ہے اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرمایا :۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى، بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ (الاحقاف ۔ ۳۳)

آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

الغرض جب اللہ تعالیٰ آسمان جیسی چیز پیدا کر سکتا ہے تو اس کے لئے انسانوں کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔

آگے فرمایا (وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا) اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی صبح کو نکالا (یعنی اللہ تعالیٰ نے رات اور دن بنائے۔ یہ بھی اس کی قدرت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے) (وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا) اس کے بعد اس نے زمین کو بچھایا (اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا) (پھر) زمین سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا (وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا) اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ) (یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے کیا۔

زمین پر انسان اور جانور رہتے ہیں، چلتے پھرتے ہیں، اس کا پانی پیتے ہیں، جانور اس کا چارہ کھاتے ہیں، پہاڑوں سے چشمے اور دریا نکلتے ہیں۔ انسان اور جانور ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان کو پیدا کیا اس حال میں کہ وہ دھوئیں کے مانند تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا، پھر اس پر پہاڑوں کو رکھ دیا پھر زمین میں سبزیاں، درخت وغیرہ کی پیدائش کا اندازہ مقرر کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کو جو اب تک دھوئیں کی شکل میں تھا سات آسمانوں میں تبدیل کیا، آسمان کی چھت کو بلند کیا پھر زمین کو بچھا دیا اس میں سے پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو زمین میں مضبوطی سے گاڑ دیا۔

مندرجہ ذیل آیات میں ان باتوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِىْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِىْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا، ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِىْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ، سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ○ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا، قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا،

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے کہ تم اس ہستی (کے واحد الٰہ ہونے) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور (کیا) تم اس کے شریک بناتے ہو (حالانکہ) وہی تو (تمام) جہانوں کا مالک ہے۔ (دوسرے کسی چیز کے مالک نہیں)۔ اسی نے زمین میں اس کے اوپر (کی طرف) پہاڑ بنائے پھر اس میں (ہر قسم کی) برکتیں رکھیں اور اسی نے زمین میں کھانے کی چیزوں کا اندازہ مقرر کیا۔ (یہ سب کچھ) چار دن میں (ہوا) اور (اب تمام)

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا، ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ .
(حٰمٓ السجدۃ - ۹ تا ۱۲)

مانگنے والوں کے لئے (اس میں) برابر کا حصہ ہے پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان (اس وقت محض) دھواں تھا، اس نے آسمان سے اور زمین سے کہا: دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے (ادھر) آؤ۔ ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔ پھر اللہ نے دو دن میں اس کے سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے کاموں کے متعلق احکام صادر کئے اور (اے رسول) ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت بخشی اور (ان کو ذریعہ) حفاظت (بھی بنایا)، یہ (اللہ) غالب اور علم والے کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں (جن کے مطابق کائنات کا نظام چل رہا ہے)۔

الغرض ان تمام چیزوں کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ جو اللہ ان تمام چیزوں کو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے وہ یقیناً ان سے آسان کام یعنی انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ قیامت ضرور قائم ہوگی اور انسان ضرور دوبارہ پیدا کئے جائیں گے (فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى) پھر جب وہ بڑی آفت (یعنی قیامت) آئے گی (يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى) (تو اس دن انسان کو (اپنے) اعمال یاد آئیں گے (وہ اپنے برے اعمال کو یاد کر کے غم واندوہ میں مبتلا ہوگا، لیکن سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہ کر سکے گا) (وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى) (اس دن) دوزخ ہر دیکھنے والے کے سامنے لائی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قُدَّامَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من نوقش الحساب عذب جزء ۱۴ ص ۱۲۰ وصحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث

تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس سے اللہ قیامت کے دن بات نہ کرے۔ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر جب وہ سامنے دیکھے گا تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی (سوائے آگ کے) پھر وہ اپنے آگے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آجائے گی لہٰذا تم میں سے جس سے ہو سکے دوزخ سے بچے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی۔

علی الصدقۃ جزء اول ملخصاً)

آگے فرمایا (فَاَمَّا مَنْ طَغٰی) تو جس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام سے) سرکشی کی (وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی (فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی) تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگی۔

دنیا کی زندگی کو ترجیح دینے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ، اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ○

(التوبۃ ۔ ۳۸)

اے ایمان والو، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے اللہ کے راستہ میں نکلنے کے لئے کہا جاتا ہے تو تم زمین کی طرف جھک جاتے ہو، کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے (تو کان کھول کر سن لو کہ) دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ○ اَلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا، اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ○

(ابراھیم ۔ ۲، ۳)

اور (اے رسول اگر یہ لوگ اللہ کے راستہ پر نہ آئیں تو ایسے) کافروں کے لئے شدید عذاب کی وجہ سے بڑی خرابی ہے۔ (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی سے محبت کرتے ہیں، (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں۔

آگے فرمایا (وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی) جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو (ناجائز) خواہش سے باز رکھا (فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی) تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۳۵)

تو جو (ان پر ایمان لا کر) متقی بن جائیں گے اور (اپنی) اصلاح کر لیں گے انہیں (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

آگے فرمایا (یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا) (اے رسول، کافر آپ سے) قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی (فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا) تو اس کا (وقت) بتانے کے سلسلہ میں آپ کس خیال میں ہیں (اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا) اس کا علم تو آپ کے رب ہی پر منتہی ہوتا ہے (وہی

جانتا ہے کہ وہ کب واقع ہوگی)۔

کافروں کا قاعدہ تھا کہ جب وہ دلائل کے سامنے لاجواب ہو جاتے تھے تو قیامت کا وقت پوچھنے لگتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا، قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ، قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝

(بنی اسرآءیل ۔ ۴۹ تا ۵۱)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں ہو جائیں گے اور (پھر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم کو از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا وہ چیز بن جاؤ جو تمہارے خیال میں بڑی (ہی سخت) ہو (غرض یہ کہ تم کچھ بھی بن جاؤ، تم دوبارہ ضرور زندہ کئے جاؤ گے) تو یہ (فوراً) کہیں گے ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (زندہ کرے گا) جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، تو (یہ جواب سُنکر) یہ لوگ مذاقاً آپ کے سامنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا؟ آپ کہہ دیجئے ہو سکتا ہے کہ (مستقبل) قریب ہی میں ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً، يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا، قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الاعراف ۔ ۱۸۷)

(اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب کو ہے وہی اس کو اس کے وقت (مقررہ) پر ظاہر کرے گا۔ (اے لوگو) وہ آسمانوں میں اور زمین میں ایک بڑی بھاری (آفت) ہوگی جو اچانک تم پر واقع ہو جائے گی۔ (اے رسول) یہ لوگ (وقوع قیامت کے متعلق) آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو (صرف) اللہ کو ہے لیکن (بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

آگے فرمایا (اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا) جو شخص قیامت سے ڈرتا ہے آپ تو بس اس کو ڈرانے والے ہیں (آپ کا کام بس اتنا ہی ہے کہ آپ انہیں ہوشیار کر دیں۔ قیامت کا وقت بتانا یہ آپ کا کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

(الاعراف ۔ ۱۸۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں تو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا اور (نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں) اگر میں غیب (کی باتیں) جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہیں پہنچتی، میں تو بس (سرکشوں کو) ڈرانے والا اور ایمان والوں کو خوشخبری سنانے والا ہوں۔

آگے فرمایا (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا) جب یہ (لوگ) اس کو (یعنی قیامت کو اپنی آنکھوں سے) دیکھیں گے (تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں) بس ایک شام رہے یا اس کی صبح۔

دنیا کی بے حقیقت زندگی کے متعلق ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ○ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ○ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(المؤمنون ۔ ۱۱۲ تا ۱۱۴)

(پھر اللہ اہل دوزخ سے) پوچھے گا (بتاؤ) تم زمین میں کتنے سال رہے۔ وہ کہیں گے شاید ہم ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ (زمین میں رہے) آپ گننے والوں سے پوچھ لیجئے (ہمیں تو صحیح علم نہیں ۔ اللہ) فرمائے گا تم (زمین میں) بہت کم رہے، کاش تمہیں اس کا علم ہوتا۔

قیامت کے دن دنیا کی زندگی کی حقیقت کھلے گی۔ اس دن افسوس ہوگا کہ اتنی سی زندگی کے لئے ہم نے اپنی آخرت کی دائمی زندگی کو بگاڑا۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائیے۔ جس اللہ ذوالجلال والاکرام

نے آسمانوں کو بنایا اس کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔

اے ایمان والو، احکام الٰہی سے سرتابی نہ کیجئے، دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح نہ دیجئے، اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر حساب و کتاب دینے سے خائف رہئے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو شریعت الٰہیہ کا تابع رکھئے۔ احکام الٰہی کے خلاف کوئی کام نہ کیجئے

اے ایمان والو، دنیا کی زندگی بہت قلیل ہے اس کی خاطر آخرت کی دائمی زندگی کو برباد نہ کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُورۂ عبس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ① اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ②
وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ③ اَوۡ
یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ④
اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ⑤ فَاَنۡتَ لَہٗ
تَصَدّٰی ⑥ وَمَا عَلَیۡکَ اَلَّا
یَزَّکّٰی ⑦ وَاَمَّا مَنۡ جَآءَکَ یَسۡعٰی ⑧

وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠
كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَآءَ
ذَكَرَهُ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝١٦

ترجمہ (متکبر کافر نے) تیوری چڑھائی پھر وہ منہ موڑ کر چلا گیا ① جب ان کے پاس ایک نابینا آیا ② (اور اے رسول) آپ کو تو معلوم نہیں شاید یہ نابینا پاکیزگی حاصل کرتا ③ یا نصیحت حاصل کرتا تو نصیحت اسے فائدہ دیتی ④ لیکن جس شخص نے لاپرواہی برتی ⑤ اس کی طرف آپ نے توجہ کی ⑥ حالانکہ اگر وہ پاکیزگی حاصل نہ بھی کرے تو آپ پر کوئی الزام نہیں ⑦ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا ⑧ اور وہ اللہ سے ڈرتا (بھی ہے) ⑨ تو اس کی طرف (لاعلمی کی وجہ سے) آپ نے توجہ نہیں کی ⑩ (بہرحال ایسا) ہرگز نہیں (ہوسکتا کہ کسی متکبر کی خاطر کسی غریب مسلم کی طرف توجہ نہ کی جائے) یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے ⑪ تو جو چاہے اسے یاد کرے (اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ فائدہ اٹھانے کے لئے کسی کی کوئی شرط نہیں مانی جائے گی) ⑫ یہ (قرآن) بڑے عزت والے اوراق میں لکھا ہوا ہے ⑬ ان اوراق کو بلندی دی گئی ہے اور وہ (نہایت) پاکیزہ ہیں ⑭ وہ (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھ میں (رہتے ہیں) ⑮ جو (بڑے) باعزت اور (بہت) نیک ہیں ⑯

معانی ومصادر (عَبَسَ) عَبَسَ، يَعْبِسُ، عَبْسٌ، عُبُوْسٌ (ض) تیوری چڑھانا۔
(تَوَلّٰى) تَوَلّٰى، يَتَوَلّٰى، تَوَلِّيْ (باب تفعل) اعراض کرنا اور چھوڑ دینا۔

(یَزَّکّٰی) اَنْ زَکّٰی، یَزَّکِّیْ، اِنْ زَکّٰی (باب اِفْتَعَلَ) پاک ہونا۔
(یَذَّکَّرُ) اِذَّکَّرَ، یَذَّکَّرُ، اِذَّکُّرٌ (باب افتعل) نصیحت حاصل کرنا۔
(تَلَهّٰی) تَلَهّٰی، یَتَلَهّٰی، تَلَهِّیْ (باب تفعّل) تغافل برتنا۔
(تَصَدّٰی) تَصَدّٰی، یَتَصَدّٰی تَصَدِّیْ (باب تفعل) توجہ کرنا، صدائے بازگشت کی طرح پیچھے پڑنا۔
(سَفَرَةٌ) سَفَرَ، یَسْفُرُ، سَفْرٌ (ن) لکھنا (سَفَرَةٌ = سَافِرٌ کی جمع، لکھنے والے)۔
(کِرَامٌ) کَرُمَ، یَکْرُمُ، کَرْمٌ وکَرَمَةٌ وکَرَامَةٌ (ک) باعزت ہونا (کِرَامٌ = کَرِیْمٌ کی جمع، باعزت لوگ)۔
(بَرَرَةٌ) بَرَّ، یَبُرُّ، بِرٌّ و مَبَرَّةٌ (ن) نیکی کرنا۔ (بَرَرَةٌ = بَارٌّ کی جمع، نیک لوگ)۔

شانِ نزول

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

جَآءَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُکَلِّمُ اُبَیَّ ابْنَ خَلَفٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَبَسَ وَتَوَلّٰی
(مسند ابو یعلی جزء ۵ ص ۲۳۲۔ سندہٗ صحیح)

(حضرت) ابن ام مکتومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ اس وقت ابی بن خلف سے بات کر رہے تھے۔ ابیؔ نے ابن ام مکتوم کی طرف سے منہ موڑا (تیوری چڑھائی اور منہ موڑ کر چل دیا) اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے عَبَسَ وَتَوَلّٰی کے الفاظ نازل فرمائے (یعنی (اے رسول) اس نے تیوری چڑھائی، پیٹھ موڑی اور (آپ کو چھوڑ کر چلا گیا)

تفسیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کے ایک سردار ابی بن خلف کو تبلیغ کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں (عَبَسَ وَتَوَلّٰی، اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی) (ایک غریب اور) نابینا (مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (دین سیکھنے کے لئے) حاضر ہوئے۔ ابیؔ بن خلف نے تیوری چڑھائی اور پیٹھ موڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کو پھر مخاطب کیا لیکن وہ کب ماننے والا تھا، نہیں لوٹا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰی) (اے رسول، اس کے جانے کا غم نہ کیجئے، وہ تو نہیں مانے گا) آپ کو علم نہیں شاید یہ نابینا پاکیزگی حاصل کرے (اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی) یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اس کو فائدہ پہنچائے (اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی) لیکن وہ شخص جو (دین سے) لاپرواہ ہے آپ نے تو (اس کے پیٹھ موڑنے کے بعد بھی صدائے بازگشت کی طرح) اس کی طرف توجہ دی (آپ اس کی فکر نہ کریں) (وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّکّٰی) (اگر وہ ایمان نہیں لاتا) اور پاکیزگی حاصل نہیں کرتا تو آپ پر (اس کی) کوئی ذمہ داری نہیں (وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی) لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ اللہ سے ڈرتا بھی ہے (تو اس

بے ایمان شخص کے ایمان لانے کی توقع میں) آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی (کَلَّآ) (ایسا) ہرگز نہیں (ہو سکتا کہ کسی کافر متکبر شخص کی خاطر کسی غریب مسلم کی طرف توجہ نہیں کی جائے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شدّ و مدّ سے تبلیغ کرتے تھے۔ آپ کو اپنے فرض کی ادائیگی کا بڑا خیال تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سربلند کرنے کی کوشش میں آپ بے حد مصروف رہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ○
(یایھا المزمل۔ ۷)

(اے رسول) بے شک دن کے وقت آپ (تبلیغ کے سلسلہ میں) بڑی بڑی دیر تک مصروف رہتے ہیں۔

ایک طرف تو آپ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی پسند میں گم تھے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بندوں کے غم میں گھلے جا رہے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ تمام انسان ایمان لے آئیں اور عذاب الٰہی سے بچ جائیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ○
(الکھف۔ ۶)

(اے رسول) اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہیں لاتے تو ہو سکتا ہے کہ آپ ان کے لئے رنج کرتے کرتے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیں (اے رسول، آپ کو رنج کرنے کی ضرورت نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ۔
(فاطر۔ ۸)

(اے رسول) ان پر افسوس کرتے کرتے آپ کی جان پر نہ بن جائے۔

معاشرہ میں عموماً بڑے لوگوں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ کسی طرح بڑے لوگ ایمان لے آئیں تو غریب لوگوں کا ایمان لانا آسان ہو جائے۔ بڑے لوگ عموماً دین کی طرف توجہ نہیں کرتے، دینی محافل میں آکر بیٹھنے کو کسر شان سمجھتے ہیں، حق کی مخالفت میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ رؤسائے قریش کا بھی یہی حال تھا۔ وہ خود ہی محافل میں شرکت نہیں کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی شرکت سے روکتے تھے۔ غرباء کے ایمان کے سلسلہ میں وہ سدّ راہ بنے ہوئے تھے۔ ایسے حالات میں اگر بڑے لوگ دینی محفل میں آکر بیٹھ جائیں تو ان کو تبلیغ کرنے کا ایک سنہری موقع حاصل ہو جاتا ہے۔

شانِ نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش کا ایک بڑا رئیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن رہا تھا۔ ایسے حالات میں بڑی توقع تھی کہ وہ ایمان لے آئے گا اور اس کو دیکھ کر کچھ غریب لوگ بھی ایمان لے آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سربلندی اور اس کے بندوں کی عذاب الٰہی سے نجات کی خواہش یہ ایسا حسین جذبہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کی طرف توجہ نہیں کی۔ آپ برابر اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف رہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر اس سنہری موقع کو ضائع کرنا نہ چاہا۔

مزید برآں ممکن ہے آپ نے یہ سوچا ہو کہ جو شخص دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا سامان کر چکا اس کے لئے مزید کوشش کرنے سے یہ بہتر ہے کہ اس شخص کے لئے کوشش کی جائے جو دوزخ کی طرف چلا جا رہا ہو۔ انسانی ہمدردی کے حسین جذبہ سے اس کو دوزخ سے بچایا جائے۔ اسی لئے آپ اسی کی طرف متوجہ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں کتنے قیمتی جذبات تھے یا ہوں گے کہ ان جذبات کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ آپ کو نہیں معلوم تھا کہ ایسے قیمتی موقع پر بھی ایک مسلم کی طرف بے توجہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر چیز نہیں۔ (وَمَا يُدْرِيكَ) میں اسی علم کی نفی ہے۔ علم کی نفی اس لئے تھی کہ اس واقعہ تک اس سلسلہ میں کوئی ہدایت نازل نہیں ہوئی تھی اور نہ آپ کو علم غیب ہی تھا کہ آپ کو خود بخود اس چیز کا علم ہو جاتا۔ آپ کو جو علم تھا وہ یہی تھا کہ تبلیغ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور آپ کے فرائض منصبی میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں جو حسین و جمیل جذبہ تھا اس جذبہ کی خوبی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو پسند نہیں کیا کہ کفار کے ایک رئیس کو جو تبلیغ کی جا رہی تھی اس تبلیغ کو اس کے اسلام قبول کرنے کی خوشنما خواہش اور امید میں کسی مسلم پر ترجیح دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو زیادہ پسند کیا کہ مسلم کی رعایت کی جائے، اس کو اہمیت دی جائے خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے، مسلم کو نظر انداز نہ کیا جائے خواہ کفار ایمان لائیں یا نہ لائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلم اداس ہو جائے اور اسے صدمہ پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم کی بنیاد پر دین کی خاطر جس چیز کو اچھا سمجھا اسے اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم و حکمت کی بنیاد پر جو کچھ اچھا سمجھا اس کی نصیحت کر دی۔ اور وہ بھی حکایتاً کی صراحتاً کوئی حکم نہیں دیا۔ اس چیز کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے کہ کون نصیحت حاصل کرے گا اور کون نہیں کریگا۔ جو ترک اولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا وہ علم غیب نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔ علم حاصل ہونے سے پہلے جو ترک اولیٰ یا کوتاہی ہو جائے وہ قابل گرفت نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے پیارے انداز میں بہتر کام یعنی اپنی پسند کی نشاندہی کر دی۔

اللہ تعالیٰ کی نمائش کا منشاء یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی فکر نہ کریں جو لاپرواہی برتتا ہے بلکہ اس شخص کا خیال رکھیں جو تیزی کے ساتھ آکر ہدایتِ مزید کا طلب گار ہو کر سوال کرتا ہے۔ کس خوبی سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مظاہرہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اللہ کے دین کی سربلندی کے جذبہ سے سرشار ہو کر کیا۔ کسی ایک کام کا بہتر ہونا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ بُرا تھا۔ بات صرف اتنی سی تھی کہ اللہ تعالیٰ

نے ایک محبوب کام کے مقابلہ میں زیادہ محبوب کام کی ہدایت کی اور بس۔ محبوب کام کے مقابلہ میں محبوب تر کام کو اختیار کرنے کی ہدایت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ) (رؤسا کی یہ خواہش کہ غرباء کو دور کر دیا جائے) ہرگز نہیں (مانی جا سکتی) یہ تو ایک نصیحت ہے (فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ) تو جو چاہے (اپنی اصلاح کے لئے) اسے یاد کرے (اور جو چاہے اُسے بھلا دے اور جو شخص اس کو بھلا دیگا وہ اپنا ہی نقصان کریگا۔ قرآن مجید کی عزت و عظمت میں کوئی فرق نہیں آئے گا) (فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ) وہ تو بڑے عزت والے اوراق میں (لکھا ہوا) ہے (مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ) جن کو بلندی دی گئی ہے اور جو (نہایت) پاکیزہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ○ — بے شک یہ کتاب تو بڑی باعزت کتاب ہے۔

(حٰمٓ السجدۃ - ۴۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ○ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ○ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ○ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ○

(اذا وقعت - ۷۵ تا ۷۸)

(اور اے لوگو) میں تاروں کی منزلوں کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے بے شک قرآن بہت باعزت کتاب ہے (جو) پوشیدہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (مکتوب) ہے۔

آگے فرمایا (بِأَيْدِي سَفَرَةٍ) (قرآن مجید کے اوراق ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں جو (كِرَامٍ بَرَرَةٍ) (بڑے) باعزت اور (بہت) نیک ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ○ — قرآن (مجید) کو صرف پاک لوگ ہاتھ لگاتے ہیں۔

(اذا وقعت - ۷۹)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی عظمت کو بیان کیا ہے۔ منشائے الٰہی یہ ہے کہ اس عظمت کے باوجود اگر کوئی شخص اس سے تغافل برتتا ہے تو وہ اپنا نقصان کرتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید لکھنے والوں کی بھی تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ باعزت اور بڑے نیک لوگ ہیں یعنی صحابہ کرام میں سے جو لوگ وحی کی کتابت کرتے تھے وہ بڑے نیک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے باعزت ہیں۔

عمل

اے ایمان والو، اگر کوئی مسلم جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور جس کو آخرت کی فکر ہو دینی معلومات کے لئے آپ کے پاس آئے تو آپ اس کی طرف توجہ دیں اور اس شخص کو نصیحت کرنا چھوڑ دیں جو دین و ایمان سے لاپرواہ ہو۔ جس شخص کو دین کی کوئی پرواہ نہیں اس کی خاطر کسی مسلم سے بے رخی نہ برتیں۔

اے ایمان والو، قرآن مجید کی تعظیم کیا کیجئے۔ اس کو کسی بلند مقام پر عزت و احترام کے ساتھ رکھا کیجئے۔

اے ایمان والو، قرآن مجید کی نصیحتوں کو ہر وقت یاد رکھئے اور ان پر عمل کیا کیجئے۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ
اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ،
خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ
يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ
اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ
مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى
طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَ

زَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ
الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ
وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ترجمہ

انسان برباد ہوگیا، وہ کفر میں کس قدر شدید ہے (۱۷) (اللہ نے) اسے کس چیز سے بنایا؟ (۱۸) نطفے سے، اللہ نے اس کی تخلیق کی پھر اس کا اندازہ مقرر کیا (۱۹) پھر (بطن مادر سے باہر نکلنے کا) راستہ اس پر آسان کر دیا (۲۰) پھر اسے موت دی اور قبر میں دفن کیا (۲۱) پھر جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کریگا (۲۲) (وہ) ہرگز (فلاح) نہیں (پا سکتا، اس لئے کہ) جو حکم اس کو دیا گیا تھا وہ اس نے پورا نہیں کیا (۲۳) اسے چاہئے کہ (ذرا) اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (۲۴) ہم نے پانی برسایا (۲۵) پھر ہم نے زمین کو پھاڑا (۲۶) پھر ہم نے اس میں غلہ اگایا (۲۷) انگور اور سبزیاں (اگائیں) (۲۸) زیتون اور کھجوریں (اگائیں) (۲۹) گھنے باغ (۳۰) میوہ (اگایا) اور چارہ (اگایا) (۳۱) (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے (پیدا کیا) (۳۲) تو جب شور مچانے والی آئے گی (۳۳) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا (۳۴) اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا) (۳۵) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھاگے گا)، (۳۶) ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہوگی کہ وہ حالت اسے (سب سے) بے نیاز کر دے گی (۳۷) بہت سے چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے (۳۸) خنداں و شاداں ہوں گے (۳۹) بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے (۴۰) ان پر سیاہی چھا رہی ہوگی (۴۱) یہ (چہرے) کافر (وں) بدکار (وں) کے) ہوں گے (۴۲)

معانی و مصادر

(اَکْفَرَ، اَکْفَرَ، یُکْفِرُ، اِکْفَارٌ (باب افعال) کسی کو کفر کی طرف نسبت دینا، ایمان و اطاعت کے بعد کفر اور نافرمانی سے چمٹ جانا (مَا اَکْفَرَہٗ) یہ تعجب کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں "وہ کفر میں کتنا شدید ہے"!)

(یَسَّرَ، یَسَّرَ، یُیَسِّرُ، تَیْسِیْرٌ (باب تفعیل) آسان کرنا۔

(اَنْشَرَ، اَنْشَرَ، یُنْشِرُ، اِنْشَارٌ (باب افعال) زندہ کرنا۔

(صَبَبْنَا، صَبَّ، یَصُبُّ، صَبٌّ (ن) برسانا، ڈالنا۔

(حَبٌّ) حَبٌّ = دانہ، غلہ۔

(قَضْبٌ، قَضَبَ، یَقْضِبُ، قَضْبٌ (ض) سبزی کاٹنا (قَضْبٌ = قَضِیْبٌ کی جمع، سبزیاں)۔

(غُلْبٌ) غَلِبَ ، يَغْلَبُ ، غَلَبٌ (س) گردن کا موٹا ہونا۔ (غُلْبٌ = اَغْلَبُ اور غُلْبًا ؤ کی جمع، بہت درخت والا)۔
(اَبٌّ) اَبٌّ = گھاس۔
(صَآخَّةٌ) صَخَّ، يَصُخُّ، صَخٌّ وصَخِيْخٌ (ن) سخت آواز کرنا (صَآخَّةٌ = شدید آواز جو بہرا کردے)۔
(شَاْنٌ) شَاْنَ ، يَشْاُنُ ، شَاْنٌ (ف) قصد کرنا، حال ہونا (شَاْنٌ = حکم، کام، حال)
(مُسْفِرَةٌ) اَسْفَرَ، يُسْفِرُ، اِسْفَارٌ (باب افعال) کھولنا، روشن کرنا، چمکنا (مُسْفِرَةٌ = روشن)
(مُسْتَبْشِرَةٌ) اِسْتَبْشَرَ، يَسْتَبْشِرُ، اِسْتِبْشَارٌ (باب استفعال) خوش ہونا۔
(غَبَرَ) غَبَرَ، يَغْبُرُ، غُبُوْرٌ (ن) غبار پہنچنا، ٹھہرنا، گرد آلود ہونا، گذرنا (غَبَرَةٌ = غبار)
(تَرْهَقُ) رَهِقَ، يَرْهَقُ، رَهَقٌ (س) ہلکا ہونا، ظلم کرنا، قریب ہونا، چھانا۔
(قَتَرَةٌ) قَتَرَ، يَقْتُرُ، قَتْرٌ وقُتُوْرٌ (ن وض) رزق تنگ کرنا، ملانا (قَتَرَةٌ = غبار، سیاہی)
(كَفَرَةٌ) كَفَرَ، يَكْفُرُ، كُفْرٌ وكُفُوْرٌ وكُفْرَانٌ (ن) ڈھانکنا، چھپانا، کفر کرنا۔ كَفَرَةٌ = كَافِرٌ کی جمع)
(فَجَرَ) فَجَرَ، يَفْجُرُ، فُجُوْرٌ (ن) جھوٹ بولنا، زنا کرنا، گناہ کرنا (فَجَرَةٌ = فَاجِرٌ کی جمع)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ) انسان برباد ہوگیا وہ کفر میں کتنا شدید ہے! (مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ) (اللہ نے) اسے کس چیز سے بنایا (مِنْ نُّطْفَةٍ، خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ) نطفہ سے (جو بہت ہی حقیر چیز ہے) اللہ نے اس کو بنایا پھر اس (کی ہر چیز اور ہر کام) کا ایک اندازہ مقرر کیا (یعنی رزق، زندگی وغیرہ کا ایک اندازہ مقرر کیا) (ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ) پھر اسے موت دی اور قبر میں دفن کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ (طٰہٰ - ۵۵)

(اے لوگو) ہم نے تم کو زمین ہی سے پیدا کیا ہے، زمین ہی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر زمین ہی سے تم کو (زندہ کرکے) دوبارہ نکالیں گے۔

آیت زیر تفسیر اور مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں دفن کراتا ہے۔ دفن کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا اس لئے کہ

۱۔ اس کے حکم سے زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔
۲۔ فاعل حقیقی وہی ہے، اگرچہ وہ تمام کام انسانوں ہی سے کراتا ہے۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ (الرحمٰن - ۱،۲) رحمٰن (وہی ہے) جس نے قرآن کی تعلیم دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○ (اقرأ باسم ربك الذی خلق - ۴،۵)

(وہی ہے) جس نے قلم کی ذریعہ تعلیم دی، (اور) انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔

قرآن مجید اور تمام علوم و فنون کی تعلیم انسان دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کاموں کے فعل کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ اسی طرح تدفین کا کام انجام تو انسان دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے (فاعل حقیقی ہونے کی وجہ سے) اس فعل کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔

انسان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ○ (المؤمنون - ۱۲ تا ۱۵)

اور (اے لوگو) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام میں رکھا۔ پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اس کو دوسری (بالکل ہی نئی) مخلوق (کی شکل میں) بنا دیا۔ (واقعی) اللہ (جو تمام) بنانے والوں میں سب سے بہتر بنانے والا (ہے بڑا ہی) بابرکت ہے۔ پھر اس (پیدائش) کے بعد تم ضرور (ایک دن) مرنے والے ہو۔

آگے فرمایا (ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ) پھر جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کے مختلف ادوار کا ذکر کیا اس ذکر سے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ جب یہ سب کام میں کرتا ہوں تو میرے لئے کیا مشکل ہے کہ میں انسان کو دوبارہ پیدا نہ کر سکوں۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے دلائل و براہین سے ثابت کر دیا کہ انسان دوبارہ زندہ ہوں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ وہ قادر ہے، وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

آگے فرمایا (كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ) (انسان) ہرگز (فلاح) نہیں (پا سکتا، اس لئے کہ) جو حکم اس کو دیا گیا تھا وہ اس نے پورا نہیں کیا (فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ) اسے چاہئے کہ ذرا اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا) پانی ہم نے برسایا (ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا) پھر زمین کو ہم نے پھاڑا (یعنی دانہ زمین کو پھاڑ کر باہر نکلا) (فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا) پھر اس میں غلہ ہم نے اگایا (وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا) انگور اور سبزیاں ہم نے (اگائیں) (وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا) زیتون اور کھجوریں (ہم نے اگائیں) (وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا) گھنے باغ ہم نے (پیدا کئے) (وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا) میوہ

اور چارہ (ہم نے پیدا کیا) (مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ) (میوہ) تمہارے فائدے کے لئے اور (چارہ) تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے (جب یہ سب کچھ ہم انجام دے رہے ہیں تو کیا انسان کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ یقیناً ہم انسان کو دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں)۔

انسان کی پیدائش اور اس کی تمام ضروریات کی چیزوں کو پیدا کرنے کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے انسان کی دوبارہ پیدائش پر دلیل قائم کی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ○ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○

(الواقعۃ ۔ ۵۷ تا ۷۳)

(اے کافرو) ہم تمہیں (پہلی بار) پیدا کر چکے ہیں تو تم (دوبارہ پیدا کرنے کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟۔ بتاؤ جس (نطفہ) کو تم ٹپکاتے ہو، کیا اس (سے انسان) کو تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ ہم نے تم (لوگوں میں) موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم عاجز نہیں کہ تمہاری مثل تمہاری جگہ اور لوگ لے آئیں اور تم کو ایسی شکل میں پیدا کر دیں جس سے تم (قطعاً) ناواقف ہو اور (اے کافرو) پہلی پیدائش کا تو تمہیں علم ہے پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (کہ دوسری پیدائش کو بھی مان لو) (اچھا) بتاؤ جو (بیج) تم بوتے ہو اُسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم تعجب میں (اسے دیکھتے) رہ جاؤ (اور کہو ہائے افسوس) ہم تو نقصان میں جا پڑے بلکہ ہم تو (بالکل ہی) محروم ہو گئے۔ (اچھا) بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو اسے بادل سے تم نازل کرتے ہو یا ہم نازل کرتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے کھاری کر دیں تو پھر شکر ادا کیوں نہیں کرتے۔ اچھا بتاؤ جو آگ تم سلگاتے ہو کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم نے پیدا کیا ہے۔ ہم نے اس (درخت) کو نصیحت (کا باعث) اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے دلائل سے ثابت کر دیا کہ انسان دوبارہ پیدا ہوگا، قیامت ضرور آئے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قیامت کا حال سُنایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ) تو جب وہ شور مچانے والی آئے گی (یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا (وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ) اپنی ماں (سے) اور اپنے باپ (سے بھاگے گا) (وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ) اپنی بیوی (سے) اور اپنے بیٹوں (سے بھاگے گا۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا، ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی، ہر شخص یہ چاہے گا کہ کسی طرح میں بچ جاؤں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ○ وَلَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ○ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ، یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ○ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ○ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ○

(سَالَ سَآئِل ۔ ۸ تا ۱۴)

جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہو جائے گا اور پہاڑ اون کی طرح ہو جائیں گے (اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہوگا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو دیدے، اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو دیدے اور اپنے خاندان کو دے دے جو اسے (دنیا میں) پناہ دیا کرتا تھا بلکہ روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو دیدے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔

قیامت جب آئے گی تو بڑا شور وغل ہوگا۔ نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ آسمان پھٹ جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ (۱) جب آسمان پھٹ جائیگا۔

پہاڑ اڑیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے زمین ہموار کر دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○

(الحآقّة ۔ ۱۴)

زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھالیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ، فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ○ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ

لَا تَرٰی فِیۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ○
(طٰہٰ ۔ ۱۰۵ تا ۱۰۷)

میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا پھر ان کو ہموار چٹیل میدان میں تبدیل کر دیگا (پھر اے رسول) آپ کو اس (میدان) میں نہ تو کوئی موڑ نظر آئے گا اور نہ کوئی ٹیلا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا ○
(والفجر ۔ ۲۱)

جب زمین ہموار کر دی جائے گی۔

زمین میں زلزلہ آئے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِیۡبًا مَّهِیۡلًا ○
(یایھا المزمل ۔ ۱۴)

جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے۔

صور پھونکا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ○ فَذٰلِكَ یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ○
(المدثر ۔ ۸ و ۹)

جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن (بڑا) سخت ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلۡقَارِعَةُ ○ مَا الۡقَارِعَةُ ○
(القارعۃ ۔ ۱، ۲)

کھٹکھٹانے والی۔ کیا ہے وہ کھٹکھٹانے والی۔

آگے فرمایا (لِكُلِّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ یَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ یُّغۡنِیۡهِ) ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہو گی کہ اسے (سب سے) بے نیاز کر دے گی۔ (ہر شخص اپنی فکر میں مشغول ہو گا کسی دوسرے کا خیال کرنا تو کجا اسے اپنی نجات کے لئے بطور فدیہ دینا چاہے گا (وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ) بہت سے چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے (ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ) خنداں اور شاداں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○
(ھل اتیک حدیث الغاشیۃ ۔ ۸)

بہت سے چہرے اس دن (نعمتوں میں) شاداں و فرحاں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○
(لا اقسم بیوم القیمۃ ۔ ۲۲، ۲۳)

اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے، وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

آگے فرمایا (وَوُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ عَلَیۡهَا غَبَرَةٌ) بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے

(تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ) ان پر سیاہی چھا رہی ہوگی (اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ) یہ (چہرے) کافر اور بدکار (لوگوں کے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○

(هل اتٰك حديث الغاشية ۔ ۲تا۴)

اس دن بہت سے (آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ عمل کرنے والے (اور عمل کرتے کرتے) تھک جانے والے ہوں گے (تاہم) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ○ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ○

(لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ ۲۴، ۲۵)

بہت سے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آنے والی ہے جو اُن کی کمر توڑ دے گی۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حقیر نطفہ سے پیدا کیا لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرکشی نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلی بار پیدا کیا ہے وہی آپ کو دوبارہ پیدا کریگا لہٰذا دوبارہ پیدا کئے جانے پر ایمان لائیے۔

اے لوگو، قیامت بڑی ہولناک آفت ہے، وہ جب آئے گی تو نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا، بڑا شور وغل ہوگا۔ آپ اس سے ڈریئے اور نیک عمل کیجئے تاکہ اس دن آپ شاداں وفرحاں ہوں۔ بُرے کاموں سے بچئے اس لئے کہ بُرے کام کرنے والے قیامت کے روز بڑے ذلیل وخوار ہوں گے، ان کے چہرے غبار آلود ہوں گے، چہروں پر سیاہی چھا رہی ہوگی ؛

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُورۂ اذا الشّمسُ کُوِّرَتْ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ① وَاِذَا
النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ② وَاِذَا
الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ③ وَاِذَا الۡعِشَارُ
عُطِّلَتۡ ④ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ⑤
وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ⑥ وَاِذَا
النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ⑦ وَاِذَا

الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ
قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾
وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا
الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ
اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ
اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

ترجمہ جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا (۱) جب تارے جھڑ جائیں گے (۲) جب پہاڑ چلائے جائیں گے (۳) جب گیابھن اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی (۴) جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے (۵) جب سمندروں میں طغیانی آئے گی (۶) جب لوگوں کو (ایک دوسرے سے) ملا دیا جائے گا (۷) جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا (۸) کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی (۹) جب (اعمال کے) صحیفے کھولے جائیں گے (۱۰) جب آسمان کی کھال کھینچی جائے گی (۱۱) جب دوزخ دہکائی جائے گی (۱۲) جب جنت قریب لائی جائے گی (۱۳) تو (اس دن) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے (۱۴)

معانی و مصادر (کُوِّرَتْ) کَوَّرَ، یُکَوِّرُ، تَکْوِیْرٌ (باب تفعیل) لپیٹنا۔
(اِنْکَدَرَتْ) اِنْکَدَرَ، یَنْکَدِرُ، اِنْکِدَارٌ (باب انفعال) جھڑ پڑنا۔

(عُطِّلَتْ) عَطَّلَ، یُعَطِّلُ، تَعْطِیْلٌ (باب تفعیل) بیکار چھوڑ دینا۔
(وُحُوْشٌ) وَحَشَ، یَحِشُ، وَحْشٌ و وَحَشٌ (ض) خوف کی وجہ سے بھینک دینا (وُحُوْشٌ، وَحْشٌ کی جمع، جنگلی جانور)۔
(سُجِّرَتْ) سَجَّرَ، یُسَجِّرُ، تَسْجِیْرٌ (باب تفعیل) گرم کرنا، سمندر کا طغیانی میں آنا۔
(زُوِّجَتْ) زَاوَجَ، یُزَوِّجُ، تَزْوِیْجٌ (باب تفعیل) نکاح کرنا، ایک دوسرے سے ملانا۔
(مَوْءُدَةٌ) وَأَدَ، یَئِدُ، وَأْدٌ (ض) زندہ گاڑنا۔
(کُشِطَتْ) کَشَطَ، یَکْشِطُ، کَشْطٌ (ض) کھال اتارنا، جھول اتارنا، ڈھکنا ہٹا دینا۔
(سُعِّرَتْ) سَعَّرَ، یُسَعِّرُ، تَسْعِیْرٌ (باب تفعیل) بھڑکانا۔
(اُزْلِفَتْ) اَزْلَفَ، یُزْلِفُ، اِزْلَافٌ (باب افعال) قریب کرنا، جمع کرنا۔
(اُحْضِرَتْ) اَحْضَرَ، یُحْضِرُ، اِحْضَارٌ (باب افعال) حاضر کرنا۔

تفسیر قیامت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ) جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة الشمس والقمر بحسبان جزء ۱۳ ص ۱۳۱) — قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ لیا جائے گا۔

(وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ) جب تارے جھڑ جائیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ○ — جب تارے جھڑ جائیں گے۔

(اذا السماء انفطرت ۔ ۲)

(وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ) جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَکَانَتْ سَرَابًا ○ — پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو جائیں گے۔

(عم یتساءلون ۔ ۲۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ — اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔

(القارعة ۔ ۵)

(وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ) جب گابھن اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی (قیامت کے دن ان کی کوئی

قدر و قیمت باقی نہیں رہے گی، ہر شخص کو اپنی جان کی پڑی ہوگی)۔

(وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ) جب وحشی جانور اکھٹے کئے جائیں گے (قیامت کے دن وحشی جانوروں کو بھی جمع کیا جائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○

(الانعام - ۳۸)

(اے انسانو) زمین میں جتنے چوپائے ہیں اور دو بازوؤں سے اڑنے والے جتنے پرند ہیں وہ سب تمہاری طرح جماعتیں ہیں (ان سب کا حال لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے) ہم نے اس کتاب میں کسی بھی چیز کا حال لکھنے میں کوتاہی نہیں کی، پھر (قیامت کے دن) یہ سب اپنے رب کے پاس جمع کئے جائیں گے۔

(وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ) جب سمندروں میں طغیانی آئے گی۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○

(اذا السماء انفطرت - ۳)

جب سمندروں میں طغیانی آئے گی۔

(وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ) جب لوگوں کو (ایک دوسرے سے) ملا دیا جائے گا (میدان محشر میں سب اکھٹے ہو جائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○

(اذا وقعت - ۴۹، ۵۰)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے بے شک اگلے اور پچھلے سب ایک مقررہ دن مقررہ وقت پر جمع کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ○

(والمرسلٰت - ۳۸)

(اس دن ان سے کہا جائے گا) یہ فیصلہ کا دن ہے، (آج) ہم نے تم کو اور (تم سے) پہلے کے لوگوں کو جمع کیا ہے۔

(وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کر دی گئی تھی پوچھا جائے گا (بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ) کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی۔

ایام جاہلیت میں لڑکیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ اس کے دو اسباب تھے:۔

① مفلسی ② بدنامی و رسوائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ، اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○

(بنی اسرآءیل - ۳۱)

اور (اے لوگو) مفلسی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، ہم انہیں بھی کھلائیں گے اور تمہیں بھی کھلائیں گے (رزق تو ہمارے ذمہ ہے تمہیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے) بے شک اُن کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ، (الانعام - ۱۵۲)

مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، ہم تمہیں کھلاتے ہیں انہیں بھی کھلائیں گے۔

رسوائی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ، اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ، اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

(النحل - ۵۸، ۵۹)

(بیٹیوں کے سلسلہ میں تو ان کا یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کی پیدائش) کی خبر دی جاتی ہے تو (رنج و غم سے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور (غم و غصہ سے وہ اندر ہی اندر) گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ جس برائی کی اسے خبر دی جاتی ہے اس (برائی) کی وجہ سے وہ (اپنی) قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے، (دل میں سوچتا ہے کہ) وہ اس ذلت کو برداشت کر کے اس کو زندہ رہنے دے یا اس کو زمین میں (زندہ) دفن کر دے۔ خبردار! (اللہ کے لئے لڑکیاں اور اپنے لئے لڑکے تجویز کرنے کا) جو فیصلہ یہ کرتے ہیں وہ (بہت) بُرا فیصلہ ہے۔

لڑکی کو زندہ درگور کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کا زندہ گاڑ دینا، دینے سے انکار کرنا اور لینے کے لئے تیار رہنا (یہ تمام بری خصلتیں) تم پر حرام کر دی ہیں

(صحیح بخاری کتاب الاستقراض باب ما ینہٰی من اضاعۃ المال جزء ۳ ص ۱۵۷) اور اللہ قیل وقال، سوال کی کثرت اور مال کے ضائع کرنے کو تمہارے لئے ناپسند کرتا ہے۔

لڑکی کو زندہ گاڑنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس سلسلہ میں عورتوں سے خصوصی طور پر بیعت لی جاتی تھی کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا نہیں کریں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(الممتحنہ - ۱۲)

(اے نبی، جب مؤمن عورتیں آپ کے پاس ان شرائط کے ساتھ بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہیں کریں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان (یعنی گھڑ گھڑا کر کسی پر) بہتان نہیں لگائیں گی اور معروف کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعاء کیا کیجئے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

آگے فرمایا (وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ) جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ ہر شخص کے اعمال صحیفوں میں لکھے جا رہے ہیں۔ یہ صحیفے قیامت کے دن انسانوں کو دے دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ، وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ○ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ، كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ○

(بنی اسرآءیل - ۱۳، ۱۴)

اور ہم نے ہر انسان (کے اعمال) کی بھلائی برائی کو اس انسان کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے (دکھانے کے) لئے ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ (اپنے سامنے) کھلا ہوا پائے گا (اس وقت اس سے کہا جائے گا) اپنا نامہ (اعمال) پڑھ (اور اپنے اعمال کا جائزہ لے) آج تو اپنے اعمال کا حساب لینے کے لئے خود ہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

اور (اے رسول، ہر ایک کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ دیکھیں گے

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ، وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○
(الکہف ۔ ۴۹)

کہ گنہگار لوگ جو کچھ اس میں (تحریر) ہوگا اس (کو دیکھ کر اس کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے ہائے افسوس! یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی، سب کو گن گن کر محفوظ کر لیا ہے۔ الغرض جو عمل انہوں نے کئے ہوں گے وہ ان سب کو (اس میں) موجود پائیں گے اور (اے رسول) آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا (بلکہ اس کے اعمال کے مطابق ہی اسے سزا یا جزاء دے گا)۔

آگے فرمایا (وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ) جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی (یعنی جب آسمان کھول دیا جائے گا، وہ پھٹ جائے گا اور اس میں کئی دروازے ہو جائیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ — جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ — جب آسمان شق ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○
(عمّ یتسآءلون ۔ ۱۹) — قیامت کے دن آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں (کئی) دروازے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○
(الحآقۃ ۔ ۱۶) — (قیامت کے روز) آسمان شق ہو جائے گا تو وہ اس دن بہت ہی کمزور ہوگا۔

(وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ) جب دوزخ دہکائی جائے گی (وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ) جب جنت قریب لائی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ○
(قٓ ۔ ۳۱) — اور (اس دن) جنت (متقیوں سے) دور نہیں ہوگی بلکہ اسے متقیوں کے قریب کر دیا جائے گا۔

(عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ) (جس دن قیامت قائم ہوگی تو اس دن) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا وہ کیا لے کر آیا ہے (کون کون سے عمل اس نے دنیا میں کئے تھے، اعمال نامہ دیکھ کر اسے ان تمام اعمال کا علم ہو جائے گا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ، تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ، وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ، وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○

(اٰل عمران ۔ ۳۰)

(یہ سزا) اس دن (دی جائے گی جس دن) ہر شخص اپنے اچھے اعمال کو بھی موجود پائے گا اور برے اعمال کو بھی موجود پائے گا (یہ ایسا ہولناک وقت ہوگا کہ اس وقت) وہ چاہے گا کہ کاش اس کے اور اس کے برے اعمال کے درمیان بہت طویل فاصلہ ہوتا۔ اللہ تم کو اپنے نفس سے ڈرا رہا ہے (تاکہ تم گناہوں سے بچ جاؤ) اللہ بندوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ○

(لا اقسم بیوم القیٰمۃ ۔ ۱۳)

اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کون کون سے عمل آگے بھیجے تھے اور کون کون سے عمل پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ○

(اذا السمآء انفطرت ۔ ۵)

(اس دن) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

الغرض قیامت آئے گی، اس دن لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس ہوگی۔

عمل

اے لوگو، اچھے عمل کیجئے تاکہ آپ قیامت کے دن سرخرو ہوں۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾
وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ
رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ
ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ
بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ
الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ

رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ ان ستاروں کی قسم جو (چلتے چلتے) پیچھے ہٹ جاتے ہیں ﴿۱۵﴾ اور (چلتے چلتے) غائب ہو جاتے ہیں ﴿۱۶﴾ رات کی قسم جب وہ جانے لگے ﴿۱۷﴾ صبح کی قسم جب وہ روشن ہو جائے ﴿۱۸﴾ بے شک یہ ایک معزز فرشتہ کا (پہنچایا ہوا) کلام ہے ﴿۱۹﴾ جو (بڑا) طاقتور اور عرش والے کے پاس بلند مرتبہ ہے ﴿۲۰﴾ وہ سردار ہے اور وہاں بڑا امانتدار ہے ﴿۲۱﴾ اور (اے کافرو) تمہارے ساتھی دیوانے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ بے شک انہوں نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف و شفاف کنارے پر دیکھا ہے ﴿۲۳﴾ وہ غیب (کی باتیں بتانے پر) بخل نہیں کرتے (جو پیغام بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس آتا ہے اسے بے کم و کاست پہنچا دیتے ہیں۔ بے شک یہ کلام اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے) ﴿۲۴﴾ یہ شیطان مردود کا بنایا ہوا کلام نہیں ﴿۲۵﴾ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو ﴿۲۶﴾ یہ (قرآن) تو تمام (اقوام) عالم کے لئے نصیحت ہے ﴿۲۷﴾ (مگر مفید) اس کے لئے ہے جو سیدھے راستہ پر چلنا چاہے ﴿۲۸﴾ اور (اے لوگو) تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے ﴿۲۹﴾

معانی و مصادر (خُنَّسٌ) خَنَسَ، يَخْنِسُ، خَنْسٌ و خُنُوْسٌ و خِنَاسٌ (ن وض) پیچھے ہٹ جانا (خُنَّسٌ = خَانِسٌ کی جمع، پیچھے ہٹ جانے والے)۔

(جَوَارٌ) جَرٰی، یَجْرِی، جَرْیٌ وجَرَیَانٌ وجِرْیَةٌ (ض) بہنا، جاری ہونا (جَوَارٌ = جَارِیَةٌ کی جمع، جاری نہریں، کشتیاں)
(کُنَّسٌ) کَنَسَ، یَکْنِسُ، کُنُوْسٌ (ض) غائب ہوجانا (کُنَّسٌ = کَانِسٌ کی جمع، چھپنے والے)۔
(عَسْعَسَ) عَسْعَسَ، یُعَسْعِسُ، عَسْعَسَةٌ (باب فَعْلَلَةٌ، رباعی مجرد) گذر جانا، تاریک کرنا۔
(تَنَفَّسَ) تَنَفَّسَ، یَتَنَفَّسُ، تَنَفُّسٌ (باب تفعل) سانس لینا، روشن ہونا۔
(مَکِیْنٌ) مَکُنَ، یَمْکُنُ، مَکَانَةٌ (ک) بلند مرتبہ ہونا (مَکِیْنٌ = بلند مرتبہ والا)
(مُطَاعٌ) اَطَاعَ، یُطِیْعُ، اِطَاعَةٌ (باب افعال) فرمانبرداری کرنا (مُطَاعٌ = وہ جس کی اطاعت کی جائے)۔
(اَمِیْنٌ) اَمُنَ، یَاْمُنُ، اَمَانَةٌ (ک) امین ہونا۔
(اُفُقٌ) اَفَقَ، یَاْفِقُ، اَفْقٌ (ض) آفاق میں جانا، دباغت دینا۔ (اُفُقٌ = وہ جگہ جہاں آسمان اور زمین بظاہر ملتے ہوئے نظر آتے ہیں)۔
(ضَنِیْنٌ) ضَنَّ، یَضِنُّ، ضَنٌّ، وضِنٌّ وضِنَّةٌ وضَنَانَةٌ ومَضَنَّةٌ (ف وض) بخل کرنا۔ (ضَنِیْنٌ) بخیل)۔
(شَیْطٰنٌ) شَطَنَ، یَشْطُنُ، شَطْنٌ (ن) دور کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ) ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ (الْجَوَارِ الْکُنَّسِ) (اور) چلتے چلتے غائب ہوجاتے ہیں۔
آگے فرمایا (وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ) رات کی قسم جب وہ جانے لگے (وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ) (اور) صبح کی قسم جب وہ روشن ہوجائے (اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ) یہ ایک معزز فرشتے کا (پہنچایا ہوا) کلام ہے (ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ) جو (بڑا) طاقتور اور عرش والے کے پاس بلند مرتبہ ہے۔ (مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ) وہ سردار ہے اور وہاں (اللہ کے نزدیک بڑا) امانت دار ہے۔
رسول کریم سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ○
(البقرۃ ۔ ۹۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو (اسے خبردار ہوجانا چاہیئے کہ) بے شک وہی تو ہے جس نے اللہ کے حکم سے یہ کتاب آپ کے قلب پر اتاری ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا مژدہ سناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○

(النحل - ۱۰۲)

(اے رسول، آپ) کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو آپ کے رب کی طرف سے روح القدس نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ (یہ قرآن) ایمان والوں کو ثابت (قدم) رکھے، مسلمین کو راہ راست پر چلائے اور جنت کی بشارت سنائے۔

جبریل علیہ السلام کی پہلی صفت تو اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی کہ وہ کریم یعنی عزت والے ہیں۔ اس کی تشریح میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عرش والے کے ہاں بڑے مرتبے والے ہیں، مزید برآں فرشتوں کے سردار ہیں۔

دوسری صفت یہ بیان کی کہ وہ ذی قوت (یعنی قوت والے ہیں)۔ ایک اور مقام پر حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ○ ذُوْ مِرَّةٍ

(والنجم - ۵، ۶)

رسول کو ایک زبردست طاقت والے (فرشتے) نے تعلیم دی ہے۔ (وہ فرشتہ یقیناً) طاقت والا (فرشتہ) ہے۔

تیسری صفت یہ بیان کی کہ وہ امانت دار ہیں۔ احکام الٰہی اور آیات ربانی کو بے کم و کاست رسولوں تک پہنچاتے ہیں۔ اسی لئے انہیں روح الامین بھی کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○

(الشعرآء - ۱۹۲ تا ۱۹۵)

اور (اے رسول) بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا ہے (اور اس نے اس قرآن کو) آپ کے قلب میں (القاء کیا ہے) تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں (اور لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں اور القاء بھی) صاف عربی زبان میں (کیا ہے تاکہ آپ کی قوم کے لوگ اسے بآسانی سمجھ سکیں)۔

اللہ تعالیٰ نے تین قسمیں کھانے کے بعد فرمایا کہ یہ معزز فرشتے کا پہنچایا ہوا کلام ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ) اور (اے اہل مکہ) تمہارے ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانے نہیں ہیں (قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، کسی دیوانے کی بڑ نہیں ہے، دیوانہ تو کجا صاحبِ

عقل وہوش وحواس اور ذی علم اشخاص بھی اس جیسا کلام نہیں بنا سکتے) (وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ) اور (اے کفار مکہ) تمہارے ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس معزز فرشتے (یعنی جبریل علیہ السلام) کو آسمان کے صاف وشفاف کنارے پر دیکھا بھی ہے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے نہ صرف کلام الٰہی کو پڑھا ہے بلکہ انہیں افق پر ان کی اصلی شکل میں دیکھا بھی ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی جزء اول ص۲ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۸۰)

میں ایک بار (راستے میں) چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو (غار) حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر گیا۔ (اپنے گھر) لوٹا۔ میں نے (گھر والوں سے) کہا مجھے کپڑا اُڑھا دو مجھے کپڑا اڑھا دو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اے کپڑا اوڑھنے والے، اٹھ جایئے اور (لوگوں کو) ڈرایئے، اپنے ربّ کی کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے اور ناپاکی سے دور رہیئے۔

افق مبین کے سلسلہ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاسْتَوٰی ○ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ○ (والنجم۔ ۶، ۷)

(ایک دن ایسا ہوا کہ) وہ فرشتہ (یعنی جبریل (اپنی اصل شکل میں) نمودار ہوا، اس حال میں کہ وہ (اس وقت) بلند افق پر تھا۔

آگے فرمایا (وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ) اور (اے کفار مکہ) وہ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) غیب کی باتیں بتانے کے معاملہ میں بخل نہیں کرتے (جو آیات ربّانی ان کے پاس بذریعہ وحی آتی ہیں انہیں بے کم وکاست لوگوں کو بتا دیتے ہیں) (وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ) اور یہ (قرآن مجید اللہ کا کلام ہے) شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔

اوپر فرمایا کہ قرآن مجید معزز فرشتہ کا پہنچایا ہوا کلام ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیاطین اور کاہنوں کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اس آیت (وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ) میں صراحت کے ساتھ اس بات کی نفی کی کہ یہ شیطان مردود کا کلام نہیں۔ شیاطین تو جھوٹے اور گنہ گار لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ الصادق الامین (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیسے نازل ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ○ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ○

(الشعرآء - ۲۲۱ تا ۲۲۳)

(اے لوگو) کیا میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ تو کذاب اور گنہگار پر اترتے ہیں۔ وہ (ہر) سنی سنائی بات (اس کے دل میں القاء کرتے ہیں) اور ان میں سے اکثر تو (بالکل ہی) جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی بھی صحیح بات القاء نہیں کرتے)۔

مزید برآں کلام الٰہی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے نزول کے وقت شیاطین کو اس سے دور رکھا جاتا ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے فرشتے تعینات کر دئے جاتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○

(الجن - ۲۶ تا ۲۸)

غیب کا جاننے والا اللہ ہی ہے۔ وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر ہاں صرف اپنے برگزیدہ رسول پر ظاہر کرتا ہے (اور جب وہ ایسا کرتا ہے) تو وہ اس رسول کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ دیکھ لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (بے کم و کاست) پہنچا دیا ہے اور (ویسے تو) اللہ (ہر اس چیز کا) جو ان کے پاس ہوتی ہے احاطہ کر لیتا ہے اور ہر ایک چیز کی تعداد کو وہ گن لیتا ہے (لہٰذا وہ ضائع نہیں ہو سکتی)۔

آگے فرمایا (فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ) پھر تم (ایسے کلام کو چھوڑ کر) کہاں (بھٹکے چلے جا رہے ہو)۔ (اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ) یہ (قرآن) تو تمام (اقوام) عالم کے لئے نصیحت ہے (لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ) (مگر مفید) اس کے لئے ہے جو سیدھے راستہ پر چلنا چاہے (وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ) اور (اے لوگو) تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العلمین چاہے۔ (تم اگر سیدھے راستے پر آنا بھی چاہو تو نہیں آ سکتے جب تک اللہ تعالیٰ تمہارا سیدھے راستہ پر آنا نہ چاہے۔ تمہارے ارادے بیکار ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت نہ ہو۔ جب تک تم ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین ہدایت کے مطابق ہدایت کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو ہدایت حاصل نہیں کر سکتے)۔

حضرت قتیلہؓ فرماتی ہیں :-

إِنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُنَدِّدُونَ وَإِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُولُ أَحَدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ (نسائی کتاب الایمان والنذور باب الحلف بالکعبة جزء ۲ صفحہ ۱۲۲۔ سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صفحہ ۱۸۹)

ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا تم (اللہ کا) مثیل ٹھہراتے ہو اور شرک کرتے ہو۔ تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں اور تم کہتے ہو کعبہ کی قسم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو حکم دیا کہ وہ جب قسم کھانے کا ارادہ کریں تو اس طرح کہا کریں رب کعبہ کی قسم اور جب (تم میں سے) کوئی (چاہنے کا ذکر کرے تو اس طرح کہے) جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (یعنی اللہ تعالےٰ کے چاہنے کے بعد ہی انسان کا چاہا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ انسان لاکھ چاہے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے)۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس میں سب کے لئے نصیحت کا سامان ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں لہذا قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اپنے کو دوزخ سے بچانے کا اہتمام کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ① وَاِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ② وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ③ وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ④ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ ⑤

ترجمہ جب آسمان پھٹ جائے گا ① جب تارے جھڑ جائیں گے ② جب سمندروں میں طغیانی آئے گی ③ جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا ④ (تو اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا تھا ⑤

معانی ومصادر

(اِنْفَطَرَتْ) اِنْفَطَرَ، یَنْفَطِرُ، اِنْفِطَارٌ (باب انفعال) پھٹ جانا۔
(اِنْتَثَرَتْ) اِنْتَثَرَ، یَنْتَثِرُ، اِنْتِثَارٌ (باب افتعال) پھیلانا، بکھیرنا۔
(فُجِّرَتْ) فَجَّرَ، یُفَجِّرُ، تَفْجِیْرٌ (باب تفعیل) جاری کرنا، گناہ کی طرف نسبت کرنا۔
(بُعْثِرَتْ) بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ، بَعْثَرَةٌ (باب فعللۃ = رباعی مجرد) الٹ پلٹ کرنا، تفریق کرنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ) جب آسمان پھٹ جائے گا (وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ) جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ○ — جب تارے جھڑ جائیں گے۔

(اذا الشمس کورت ۔ ۲)

(وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ) جب سمندروں میں طغیانی آئے گی۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ — جب سمندروں میں طغیانی آئے گی۔

آگے فرمایا (وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ) اور جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا (یعنی جب مردے زندہ ہو کر اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے)۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ○ (والعدیٰت ۔ ۹) — تو کیا انسان کو نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کر کے) باہر نکالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّھُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ (اقتربت الساعۃ ۔ ۷) — (انسان اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّہٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَاَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ (الحج ۔ ۶، ۷) — یہ (تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں) کہ اللہ ہی برحق (الٰہ) ہے۔ وہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت یقیناً آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک

نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں
کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

آگے فرمایا (عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ) (اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا تھا (یعنی اس کے تمام اعمال جو اس نے موت سے پہلے کئے تھے اور جو اس کی وجہ سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے کئے تھے سب وہاں موجود ہوں گے اور نامۂ اعمال میں مندرج ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ○
(اذاالشمس کورت ۔ ۱۴)

(تو اس دن) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ○
(لآ اقسم بیوم القیٰمۃ ۔ ۱۳)

اس دن انسان کو بتایا جائیگا کہ اس نے کون کون سے عمل آگے بھیجے تھے اور کون کون سے عمل پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا، وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ، وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ○
(آل عمران ۔ ۳۰)

(یہ سزا) اس دن دی جائے گی جس دن ہر شخص اپنے اچھے اعمال کو بھی موجود پائے گا اور برے اعمال کو بھی موجود پائے گا، (یہ ایسا ہولناک وقت ہو گا کہ اس وقت) وہ چاہے گا کہ کاش اس کے اور اس کے بُرے اعمال کے درمیان بہت طویل فاصلہ ہوتا اور (دیکھو) اللہ (پھر) تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور (یہ بھی جان لو کہ) اللہ بندوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا،

پھر (اے رسول، ہر ایک کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار لوگ جو کچھ اس میں (تحریر) ہو گا اس کو دیکھ کر اس (کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے اور کہ

(الکھف - ۴۹)

ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی سب کو گن گن کر محفوظ کر لیا ہے۔ الغرض جو عمل انہوں نے کئے ہوں گے وہ ان سب کو (اس میں) موجود پائیں گے اور (اے رسول) آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کریگا (بلکہ اس کے اعمال کے مطابق ہی اسے سزا یا جزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

(اذا زلزلت الارض - ۷ و ۸)

تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس (نیکی) کو وہاں دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے (وہاں) دیکھ لے گا۔

اگرچہ انسان کے تمام اعمال موت کے ساتھ منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین کام ایسے ہیں جو موت کے بعد بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں:۔

صدقہ جاریہ، علمی سرمایہ، صالح اولاد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ جزء ۲ ص ۱۴)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل اس سے منقطع ہو جاتا ہے (یعنی موت کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا جو اس کے لئے ذخیرۂ آخرت ہو) مگر ہاں تین عمل رہ جاتے ہیں (جو موت کے بعد بھی اس کے لئے ذخیرہ آخرت بنتے ہیں) ① صدقہ جاریہ یا ② علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا ③ صالح اولاد جو اس کے لئے دعاء کرے۔

مزید برآں کسی شخص کے وہ تمام نیک اعمال بھی صدقہ جاریہ بن جاتے ہیں جن کو اس شخص نے جاری کیا تھا اور جن پر بعد والوں نے عمل کیا۔ وہ تمام اعمال اس کے نامۂ اعمال میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

حضرت جریرؓ فرماتے ہیں:۔

جَآءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَؤُا

دیہاتیوں میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ وہ بال پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بری حالت کو ملاحظہ فرمایا۔ وہ مفلسی میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ

عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

(صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة اوسيئة جزء ۲ صـ۴۶۵)

صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے کچھ دیر لگائی۔ اتنے میں ایک انصاری چاندی سے بھری ہوئی ایک تھیلی لایا، پھر دوسرا کچھ لایا، پھر لگاتار لوگ صدقات لانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں خوشی کے آثار پائے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو جاری کر دیا، پھر اس پر بعد میں عمل کیا گیا تو اس جاری کرنے والے کے لئے بھی اتنا ہی اجر لکھا جائیگا جتنا عمل کرنے والوں کے لئے لکھا جائے گا، ان کے عمل میں سے کچھ کم نہ ہوگا اور جس نے اسلام میں کسی بُرے طریقہ کو جاری کر دیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس جاری کرنے والے کے لئے بھی اتنا ہی گناہ لکھا جائے گا جتنا عمل کرنے والوں کے لئے لکھا جائے گا، ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔

جو اعمال انسان آگے بھیج دیتا ہے ان سے وہ اعمال مراد ہیں جو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے اور جو اعمال انسان پیچھے چھوڑ دیتا ہے ان سے لوگوں کے وہ اعمال مراد ہیں جن کا وہ شخص سبب بنا تھا۔

وہ عمل جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی لکھا جاتا ہے درج ذیل ہیں :۔

(۱) صدقہ جاریہ مثلاً مسجد بنوانا، کنواں کھدوانا، سرائے بنوانا وغیرہ۔

(۲) علم مثلاً قرآن مجید اور احادیث نبوی کی علمی خدمت کرنا۔ ایسی کتاب لکھنا جو لوگوں کے لئے فلاح دارین کا سبب ہو، ایسے شاگرد چھوڑ جانا جو دین کی علمی خدمت کریں وغیرہ وغیرہ۔

(۳) نیک اولاد کی دعاء۔ نیک اولاد کی دعاء سے اس کو اس لئے فائدہ پہنچتا ہے کہ ان کو نیک بنانے میں اس کی کوشش شامل تھی۔

وہ اعمال جن کا گناہ مرنے کے بعد بھی نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے درج ذیل ہیں :۔

(۱) کسی برے عمل کا جاری کر دینا، خلاف شرع کام کے لئے عمارتیں بنوانا وغیرہ۔

(۲) کسی نیک کام کو ایجاد کر دینا (اسی کو بدعت کہتے ہیں)

(۳) کوئی ایسا علمی کام کرنا جس سے گمراہی پھیلے مثلاً خلافِ شرع کتاب تصنیف کرنا، گمراہی کی تعلیم دینا۔

یہ تمام کام انسان کے اپنے عمل ہیں جن کا ثواب یا عذاب اسے ملتا رہتا ہے۔ نیابۃً اگر کوئی شخص میت کی طرف سے نیک عمل کرتا ہے تو اس کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے اگرچہ یہ اس کا عمل نہیں ہوتا مثلاً کسی میت کی طرف سے قربانی کرنا، صدقہ کرنا، غلام آزاد کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَتَرَکَ مَالاً وَلَمْ یُوْصِ فَھَلْ یُکَفِّرُ عَنْہُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ۔ (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب وصول ثواب الصدقات الی المیت جزء ۲ صـ۱۳)

ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرا باپ مرگیا ہے، اس نے کافی مال چھوڑا ہے لیکن اس نے وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاِنِّیْ اَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب وصول ثواب الصدقات الی المیت جزء ۲ صـ۱۳)۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں اچانک مرگئی۔ میں سمجھتا ہوں اگر اسے بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ (ضرور) صدقہ کرتی۔ اب اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا مجھے بھی اجر ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

عمل

اے ایمان والو، اچھے عمل کیجئے۔

يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ
فَعَدَلَكَ ۝٧ فِىْٓ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا
شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ
بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا
تَفْعَلُوْنَ ۝١٢ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ ۝١٣
وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ ۝١٤
يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝١٥ وَمَا

هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ
نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا، وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ
لِلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ اے انسان، تجھے اپنے عزت والے رب سے کس نے دھوکے میں رکھا ﴿۶﴾ (اس رب سے) جس نے تجھ کو بنایا، پھر تجھ کو (یعنی تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا، پھر تجھ کو مناسب شکل دی ﴿۷﴾ پھر جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا ﴿۸﴾ (اے کافرو، تمہارا یہ عقیدہ کہ تم روز جزا کو نہیں مانتے) ہرگز (صحیح) نہیں (تمہاری گمراہی کی اصل وجہ خالق کائنات سے روگردانی نہیں) بلکہ (اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ) تم روزِ جزاء کو جھٹلاتے ہو ﴿۹﴾ حالانکہ (تم پر نگہبان (مقرر) ہیں ﴿۱۰﴾ (جو) باعزت لکھنے والے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ﴿۱۲﴾ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں (شاداں و فرحاں) ہوں گے ﴿۱۳﴾ اور گنہگار دوزخ میں (جل رہے) ہوں گے ﴿۱۴﴾ جس میں وہ حساب وکتاب کے دن داخل ہوں گے ﴿۱۵﴾ وہ اس سے کہیں روپوش نہیں ہو سکتے ﴿۱۶﴾ اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ وہ حساب وکتاب کا دن کیسا ہے ﴿۱۷﴾ (اور اے رسول، ہم) پھر (آپ سے کہتے ہیں کہ) آپ کو کیا معلوم کہ وہ حساب وکتاب کا دن کیسا ہے ﴿۱۸﴾ اس دن کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے لئے (نفع و نقصان کا) ذرا سا بھی اختیار نہیں ہوگا، اس دن تو بس اللہ (تعالیٰ) ہی کی حکومت ہو گی ﴿۱۹﴾

معانی و مصادر

(غَرَّ) غَرَّ، یَغُرُّ، غَرٌّ وغِرَّۃٌ وغُرُوْرٌ (ن) دھوکا دینا۔
(سَوّٰی) سَوّٰی، یُسَوِّیْ، تَسْوِیَۃٌ (باب تفعیل) برابر کرنا۔
(عَدَلَ) عَدَلَ، یَعْدِلُ، عَدْلٌ (ض) برابر کرنا، حق سے انحراف کرنا، انصاف کرنا۔
(رَکَّبَ) رَکَّبَ، یُرَکِّبُ، تَرْکِیْبٌ (باب تفعیل) بعض کو بعض کے اوپر رکھنا، سوار کرانا۔
(اَبْرَارٌ) بَرَّ یَبُرُّ، بِرٌّ، مَبَرَّۃٌ (ن) نیکی کرنا (اَبْرَارٌ = بَرٌّ کی جمع، نیک لوگ)۔
(نَعِیْمٌ) نَعَمَ، یَنْعَمُ، نَعْمَۃٌ ومَنْعَمٌ (ف، ن، س) خوشحال ہونا (نَعِیْمٌ = نعمت)
(یَصْلَوْنَ) صَلِیَ، یَصْلٰی، صَلًی صِلًی وصُلِیٌّ وصِلِیٌّ (س) داخل ہونا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ) اے انسان تجھے اپنے عزت والے رب سے کس نے دھوکے میں رکھا (کہ تو نے اس کے ہوتے ہوئے دوسروں کو اپنا معبود، حاجت روا اور مشکل کشا بنا لیا، دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور حقوق میں شریک کر کے شرک کا ارتکاب کیا) (الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ) (یعنی اس رب سے تجھے کس نے دھوکے میں مبتلا کیا) جس (رب) نے تجھ کو بنایا پھر تجھ کو (یعنی تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا پھر تجھ کو مناسب شکل دی (فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ) پھر جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب دے دیا (اگر یہی کام دوسروں نے کئے ہوتے تو وہ بے شک اللہ تعالیٰ کے شریک ہو سکتے تھے لیکن انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کیا اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں تو پھر اے انسان تو کیوں دھوکے میں مبتلا ہے اور کیوں ان بے بس ہستیوں کو قادر مطلق کا شریک ٹھہرا رکھا ہے) (كَلَّا، بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ) (تمہارا یہ عقیدہ کہ تم روز جزا کو نہیں مانتے ہرگز (صحیح) نہیں (تمہاری گمراہی کی اصل وجہ خالق کائنات سے روگردانی نہیں) بلکہ (اصل وجہ تو یہ ہے کہ) تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو (تمہیں اگر ڈر ہوتا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا تو تم اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہ کرتے، نہ اس کے ساتھ شرک کرتے، نہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کسی دھوکے میں مبتلا ہوتے لیکن تم نے قیامت کا انکار کر دیا تو اب تم بے فکر ہو گئے اور جو چاہتے ہو کر گذرتے ہو) (وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ) حالانکہ تم پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نگہبان (مقرر) ہیں (كِرَامًا كَاتِبِیْنَ) (وہ) باعزت لکھنے والے ہیں (ان سے تمہارے اعمال پوشیدہ نہیں رہ سکتے) (یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ) وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو (اور صرف جانتے ہی نہیں، اپنے علم کے مطابق تمہارے تمام اعمال لکھ بھی لیتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ○ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ○ (قٓ - ۱۷، ۱۸)

جب (انسان کوئی کام کرتا ہے تو) دو ضبط کرنے والے جو (اس کے) دائیں بائیں (ضبط کرنے کے لئے تیار) بیٹھے ہوتے ہیں (اس کام کو

ضبط کر لیتے ہیں)۔ وہ کوئی بات منہ سے نکالنے نہیں پاتا کہ (اس کے لکھنے کے لئے) اس کے پاس ایک نگران تیار رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً، كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا، اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(الجاثیۃ ۔ ۲۸، ۲۹)

اور (اے رسول) آپ ہر امت (کے لوگوں) کو (قیامت کے دن) دوزانو بیٹھے ہوئے دیکھیں گے۔ (پھر) ہر امت (کے لوگوں) کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔ ہماری یہ کتاب تمہارے متعلق (تمام باتیں) سچائی کے ساتھ بیان کرے گی، جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جاتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقاق جزء ۲ صـ ۵۸۸)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ ہنسے۔ آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو میں کس لئے ہنس رہا ہوں! ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں بندے کی اس گفتگو سے ہنس رہا ہوں جو وہ اپنے رب سے کرے گا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب، کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ فرمائے گا کیوں نہیں۔ بندہ کہے گا: میں اپنے نفس پر (کسی کی گواہی کی) اجازت نہیں دیتا سوائے اس گواہ کے جو میری طرف سے مقرر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر گواہی کے لئے تیرا نفس ہی کافی ہے یا گواہی کے لئے کراماً کاتبین کافی ہیں۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائیگا کہ وہ گواہی دیں۔ اس کے اعضاء اس کے (برے

اعمال) کی گواہی دیں گے۔ پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ (اپنے اعضاء سے کہے گا) تمہارے لئے دوری ہو جائے، تم (مجھ سے) دور ہو جاؤ۔ میں تمہارا ہی تو دفاع کر رہا تھا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ہوشیار کر دیا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ تم سے ضرور پوچھا جائے گا جب ہی تو تمہارے سارے اعمال ضبط تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔ اب تو تمہاری بے نوٹی اور بے راہ روی ختم ہو جانی چاہئے اور اگر اب بھی تمہاری بے خوفی اور بے راہروی ختم نہ ہوئی تو پھر ایک دن آنے والا ہے جس دن (اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ) نیک لوگ تو نعمتوں میں (شاداں و فرحاں) ہوں گے (وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ) اور گنہگار لوگ دوزخ میں (جل رہے) ہوں گے (یَصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ) (اور جس سزا و جزا کے دن کو تم جھٹلا رہے ہو (اسی سزا اور جزا کے دن وہ دوزخ میں داخل ہوں گے (وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ) اور اس سے (بچ کر وہ کہیں) غائب نہیں ہو سکیں گے (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ) اور اے (رسول) آپ کو کیا معلوم کہ وہ حساب و کتاب کا دن کیسا ہے (ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ) اور اے رسول، ہم پھر (آپ سے کہتے ہیں کہ) آپ کو کیا معلوم کہ وہ حساب و کتاب کا دن کیسا ہے (یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ) (اے رسول، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ وہ دن کیسا ہے، وہ ایسا دن ہے کہ) اس دن کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے لئے (نفع و نقصان کا) ذرا سا بھی اختیار نہیں ہوگا اس دن بس اللہ ہی کی حکومت ہوگی (بس اسی کو اختیار ہوگا کہ وہ جس کو چاہے نفع پہنچائے اور جس کو چاہے نقصان پہنچائے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ، لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ، لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

(حٰمٓ المؤمن - ۱۶)

جس دن وہ (قبروں سے) نکل کر (میدان محشر میں آکر) کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کی کوئی بات اللہ سے مخفی نہ ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتاؤ) آج کس کی بادشاہت ہے؟ (پھر خود ہی فرمائے گا، آج) اللہ اکیلے کی (بادشاہت ہے) جو بڑا زبردست ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا، وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○

(اللہ فرمائے گا) تو آج تم میں سے کسی کو کسی کے نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں، (پھر) ہم ظالموں سے کہیں گے (اب) تم اس دوزخ کے

(سبا - ۴۲) عذاب کا مزا چکھو جس دوزخ کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائیے۔ پیدا کرنے والا وہ ہے تو نفع نقصان پہنچانے والا بھی وہی ہے۔ اس کی ذات، صفات اور حقوق میں کسی کو شریک کر کے دھوکا نہ کھائیے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے، اللہ تعالیٰ آپ کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہا ہے اور وہ قیامت کے دن آپ کے اعمال کا آپ سے حساب و کتاب لے گا۔

اے لوگو، نیک عمل کیجئے، برے عمل سے بچئے۔ قیامت کے دن سے ڈریئے۔ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ اس دن تو بس اللہ اکیلے کی حکومت ہو گی۔ اسی کو اختیار ہو گا اور سب بے بس اور بے اختیار ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ① اَلَّذِیۡنَ
اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ
یَسۡتَوۡفُوۡنَ ② وَاِذَا کَالُوۡھُمۡ اَوۡ
وَّزَنُوۡھُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ③ اَلَا یَظُنُّ
اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ④ لِیَوۡمٍ
عَظِیۡمٍ ⑤ یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑥

ترجمہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ① جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں ② اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں ③ کیا انہیں (اس بات کا) خیال نہیں کہ یہ (ایک دن دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے ④ (یعنی) ایک (بہت) بڑے دن (حساب و کتاب) کے لئے (لوٹائے جائیں گے) ⑤ جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ⑥

معانی و مصادر (مُطَفِّفِيْنَ) طَفَّفَ، يُطَفِّفُ، تَطْفِيْفٌ (باب تفعیل) کم ناپنا کم تولنا، کنجوسی کرنا۔

(اِكْتَالُوْا) اِكْتَالَ، يَكْتَالُ، اِكْتِيَالٌ (باب افتعال) ناپ کر لینا۔

(يَسْتَوْفُوْنَ) اِسْتَوْفٰى، يَسْتَوْفِيْ، اِسْتِيْفَاءٌ (باب استفعال) پورا وصول کرنا۔

(كَالُوْا) كَالَ، يَكِيْلُ، كَيْلٌ وَمِكْيَلٌ وَمَكَالٌ (ض) ناپنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی (بڑی) خرابی ہے (اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ) جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں (وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ) اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں (اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ) کیا انہیں (اس بات کا) خیال نہیں کہ وہ (ایک دن دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ) یعنی ایک (بہت) بڑے دن (حساب و کتاب) کے لئے (زندہ کئے جائیں گے) (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (اور اپنا اپنا حساب دے رہے ہوں گے)۔

آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو قیامت کے دن سے ڈرایا ہے جس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا اپنا حساب دیں گے۔ اس دن ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔

ناپ و تول کے سلسلہ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ، ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○ (بنی اسرآءیل۔ ۳۵)

اور (اے ایمان والو) جب تم ناپ کر دو تو پورا پورا ناپ کر دو اور (جب تول کر دو تو) ترازو (کی ڈنڈی) کو سیدھا رکھ کر تولو، یہ (بہت) اچھی

بات ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے۔

قیامت کا دن بہت بڑا دن ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب اثم مانع الزکوۃ جزء اول ص۳۹۳)

ہر سونے اور چاندی والے کے لئے جو اس سونے اور چاندی سے اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس شخص کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ جب کبھی وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو اس شخص (کو داغ دینے) کے لئے ان کو دوبارہ تپایا جائے گا (اور یہ معاملہ) اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (بار بار ہوتا رہے گا)۔

عمل

اے ایمان والو، قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا اہتمام کیجئے۔ ناپ تول میں کبھی بھی کمی نہ کیجئے۔

كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى
سِجِّينٍ ۝٧ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨
كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ
بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ
إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ إِذَا
تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ
ٱلْأَوَّلِينَ ۝١٣ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ
قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا
الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾

ترجمہ (اس دن بداعمال لوگ) ہرگز (فلاح) نہیں (پائیں گے) تمام بداعمال لوگوں کا نامۂ اعمال سجّین میں ہوگا ﴿۷﴾ اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے ﴿۸﴾ وہ ایک رجسٹر ہے جس میں (بداعمال لوگوں کے اعمال ناموں کا) اندراج کیا جاتا ہے ﴿۹﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (بڑی) خرابی ہے ﴿۱۰﴾ (یعنی ان لوگوں کی) جو روزِ جزاء کو جھٹلاتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا گنہگار ہوتا ہے ﴿۱۲﴾ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں ﴿۱۳﴾ (نہیں) ہرگز نہیں (یہ افسانے نہیں ہیں بلکہ حقائق ہیں۔ ان حقائق کے انکار کی وجہ یہ نہیں کہ یہ لوگ ان کو افسانے سمجھتے ہیں) بلکہ (ان کے انکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے ﴿۱۴﴾ (یہ لوگ) ہرگز (فلاح) نہیں (پائیں گے) بلکہ یہ تو اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے ﴿۱۵﴾ پھر دوزخ میں داخل ہوں گے ﴿۱۶﴾ پھر (ان سے) کہا جائے گا یہی ہے وہ دوزخ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۷﴾

معانی و مصادر (سِجِّيْنٌ) سَجَنَ، يَسْجُنُ، سَجْنٌ (ن) قید کرنا (سِجِّيْنٌ = سخت)۔
(مَرْقُوْمٌ) رَقَمَ، يَرْقُمُ، رَقْمٌ (ن) لکھنا۔
(مُعْتَدٍ) اِعْتَدٰى، يَعْتَدِيْ، اِعْتِدَاءٌ (باب افتعال) سرکشی کرنا۔
(اَثِيْمٌ) اَثِمَ، يَاْثَمُ، اِثْمٌ وَاَثَمٌ وَاَثَامٌ وَمَاْثَمٌ (س) گناہ کرنا۔

(رَانَ) رَانَ ، یَرِیْنُ ، رَیْنٌ وَرُیُوْنٌ (ض) زنگ لگنا۔
(مَحْجُوْبُوْنَ) حَجَبَ ، یَحْجُبُ ، حَجْبٌ وَحِجَابٌ (ن) چھپانا ، پردہ ڈالنا۔
(صَالُوْنَ) صَلِیَ ، یَصْلٰی ، صِلًی ، وَصِلِیٌّ (س) داخل ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ) (بداعمال لوگ قیامت کے دن) ہرگز (فلاح) نہیں (پائیں گے) بداعمال لوگوں کا نامۂ اعمال سجین میں ہوگا (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم سجین کیا ہے (کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ) وہ ایک رجسٹر ہے جس میں (بداعمال لوگوں کے نامۂ اعمال کا) اندراج کیا جاتا ہے (وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ) اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (اَلَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ) (یعنی ان لوگوں کی) جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں (وَمَا یُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ) اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا گنہگار ہوتا ہے (قیامت کے انکار سے اس کی بے راہ روی بڑھتی ہے، وہ سمجھتا ہے کہ جب حساب وکتاب نہیں تو ڈر کس بات کا لہٰذا خوب گناہ کرتا ہے (اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ) (اور) جب (اسے سمجھایا جاتا ہے اور) ہماری آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں (جو نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ان کی حقیقت کچھ بھی نہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ○

(المؤمنون۔ ۳۵ تا ۳۷)

کیا یہ تم سے کہتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور (گل سڑ کر) مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم کو پھر (زندہ کر کے زمین سے) نکالا جائے گا۔ یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے بعید (از عقل) ہے۔ بعید (از عقل) ہے۔ ہماری زندگی تو بس یہی دنیا (کی زندگی) ہے (جس میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم (کبھی دوبارہ زندہ کر کے) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○

(النمل۔ ۶۷، ۶۸)

اور (اے رسول) کافر کہتے ہیں کیا جب ہم اور ہمارے آباء (و اجداد مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو ہم (پھر زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جائیں گے۔ یہ وعدہ ہم سے اور (ہم سے) پہلے ہمارے آباء و اجداد سے بھی کیا جاتا رہا ہے (لیکن اس وعدہ کی حقیقت کچھ نہیں) یہ تو بس اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

آگے فرمایا (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) (یہ اگلوں کے افسانے) ہرگز نہیں (ہیں اور نہ یہ لوگ ان باتوں کے افسانے ہونے کی وجہ سے قیامت کا انکار کر رہے ہیں بلکہ ان کے انکار کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ) ان کے (بُرے) اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پہ زنگ لگ گیا ہے (لہذا ان پہ نصیحت اثر نہیں کرتی)۔

(نوٹ:۔ دل کے زنگ کے متعلق مفصل معلومات کے لئے سورۂ بقرہ کی آیت ۷ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

جس طرح لوہے پہ زنگ لگنے سے لوہا بیکار ہو جاتا ہے اسی طرح گناہوں کے زنگ لگنے سے ان کے دل بیکار ہو گئے ہیں۔ ان میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہی کہ نصیحت قبول کر سکیں۔ گویا دِل دِل ہی نہ رہے تو نصیحت کا قبول کرنا کیسا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ○ (قٓ ۔ ۳۷)

اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہے اور جو حضور قلب کے ساتھ کان لگا کر سنتا ہے۔

آگے فرمایا (كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ) (یہ لوگ) ہرگز (فلاح) نہیں (پائیں گے) بلکہ یہ تو اس دن اپنے رب کے (دیدار سے) اوٹ میں ہوں گے۔

بدکردار لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کر سکیں گے، البتہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (لا اقسم بیوم القیمۃ ۔ ۲۲،۲۳)

اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

آگے فرمایا (ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ) پھر بدکردار لوگ) دوزخ میں داخل ہوں گے (ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ) پھر ان سے کہا جائے گا یہی وہ دوزخ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب اس جھٹلانے کا مزا چکھو)۔

عمل

اے لوگو، برے اعمال سے بچئے، قیامت پر ایمان لائیے۔

كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْأَبْرَارِ لَفِى
عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾
كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾
إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى
ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ
فِى وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ ٱلنَّعِيمِ ﴿٢٤﴾
يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾
خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ ۚ وَفِى ذَٰلِكَ
فَلْيَتَنَافَسِ ٱلْمُتَنَٰفِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَ

مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا
يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ
اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا
فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا
عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾
عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ
ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

ترجمہ

(نیک لوگ) ہرگز (ناکام) نہیں (ہوں گے)، نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے (۱۸) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ علیین کیا (چیز) ہے (۱۹) وہ ایک رجسٹر ہے جس میں (نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کا) اندراج کیا جاتا ہے (۲۰) مقرب (فرشتے) وہاں موجود رہتے ہیں (۲۱) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے (۲۲) تختوں پر (بیٹھے ہوئے جنت کی) سیر کر رہے ہوں (۲۳) (اے رسول) آپ ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی پہچان لیں گے (۲۴) انہیں سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی (۲۵) اس پر مہر لگانے کی چپڑی مشک ہوگی، حرص کرنے والوں کو اس کی حرص کرنی چاہئے (۲۶) اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی (۲۷) (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے (۲۸) بے شک گناہگار (دنیا میں) ایمان والوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے (۲۹) اور جب ایمان والوں کے پاس سے گذرتے تو آپس میں ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرتے تھے (۳۰) اور جب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتے تو ہنسی دل لگی کرتے ہوئے لوٹتے تھے (۳۱) اور جب ان (ایمان والوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں (۳۲) حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (کہ ان کے عقائد و اعمال کو دیکھ کر ان کی گمراہی کا فیصلہ کریں) (۳۳) تو آج (یعنی قیامت کے دن) ایمان والے کافروں سے ہنسی دل لگی کریں گے (۳۴) وہ اپنے تختوں پر بیٹھے (جنت کا) نظارہ کر رہے ہوں گے (۳۵) کیا کافروں کو ان کے اعمال کا (پورا پورا) بدلہ نہیں ملا (۳۶)

معانی ومصادر

(عِلِّیُّوْنَ) عِلِّیُّوْنَ ۔ عِلِّیٌّ کی جمع، شریف اور بلند مرتبہ لوگ۔
(رَحِیْقٌ) رَحِیْقٌ = شراب۔
(مَخْتُوْمٌ) خَتَمَ، یَخْتِمُ، خَتْمٌ وخِتَامٌ (ض) مہر لگانا (خِتَامٌ = مہر لگانے کی چیز مثلاً چپڑی وغیرہ)۔

(یَتَنَافَسُ) تَنَافَسَ، یَتَنَافَسُ، تَنَافُسٌ (باب تفاعل) مال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھنے کی خواہش کرنا، حرص کرنا۔
(نَضْرَةٌ) نَضَرَ، یَنْضُرُ، نَضْرٌ ونَضَرٌ ونَضْرَةٌ ونُضُورٌ ونَضَارَةٌ (ن) تروتازہ ہونا۔
(تَسْنِیْمٌ) تَسْنِیْمٌ = جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے۔
(یَتَغَامَزُوْنَ) تَغَامَزَ، یَتَغَامَزُ، تَغَامُزٌ (باب تفاعل) آنکھ سے آپس میں اشارہ کرنا۔
(فَکِهِیْنَ) فَکِهَ، یَفْکَهُ، فَکَهٌ وفَکَاهَةٌ (س) ہنسی دل لگی کرنا (فَکِهٌ = اترانے والا، دل لگی کرنے والا)۔
(ثُوِّبَ) ثَوَّبَ، یُثَوِّبُ، تَثْوِیْبٌ (باب تفعیل) بدلہ دینا۔

تفسیر اوپر بدکردار لوگوں کے اور ان کے انجام کا ذکر تھا، ان آیات میں نیک لوگوں کا اور ان کے اجر وثواب کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ) (نیک لوگ) ہرگز (ناکام ونامراد) نہیں (ہوں گے) نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ علیین کیا (چیز) ہے (کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ) وہ ایک رجسٹر ہے جس میں (نیک لوگوں کے اعمال نامے کا) اندراج کیا جاتا ہے (یَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ) مقرب (فرشتے) وہاں موجود رہتے ہیں (اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں (شادان وفرحاں) ہوں گے (عَلَى الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ) تختوں پر (بیٹھے ہوئے جنت کی) سیر کر رہے ہوں گے (تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ) (اے رسول) آپ ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی پہچان لیں گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○

اللہ ان کو اس دن کی برائی سے بچالے گا اور تروتازگی اور سرور سے ان کو بہرہ ور کر دیگا۔
(ھل اتی علی الانسان - ۱۱)

(یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ) انہیں سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی (خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ) اس (شراب کی بوتل پر) مہر لگانے کی چپڑی مشک ہو گی، حرص کرنے والوں کو ایسی نعمتوں کی حرص کرنی چاہئے (یعنی لوگوں کو چاہئے کہ جنت کی نعمتوں کی خواہش کریں اور ان کو حاصل کرنے کے لئے نیکیاں کرتے رہیں) (وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ) اس (شراب) میں تسنیم کی آمیزش ہوگی (عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ) (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب لوگ پئیں گے (اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ) (دنیا میں)

گنہگار لوگ ایمان والوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے (وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ) اور جب ایمان والوں کے پاس سے گذرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرتے تھے (وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ) اور جب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتے تو ہنسی دل لگی کرتے ہوئے لوٹتے تھے۔ (وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ) اور جب ایمان والوں کو دیکھتے تو کہتے یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں (وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ) حالانکہ وہ ایمان والوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (کہ ان کے عقائد و اعمال کو دیکھ کر ان کی گمراہی کا فیصلہ کرتے) (فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ) تو آج (یعنی قیامت کے روز) ایمان والے کافروں کی ہنسی اڑائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(البقرۃ - ۲۱۲)

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی کو مزین کر دیا گیا ہے۔ وہ (جب) ایمان والوں (کو دنیاوی لحاظ سے خوش حال نہیں دیکھتے تو ان) کا مذاق اڑاتے ہیں (لیکن اے ایمان والو، دنیا کی خوشحالی کوئی حقیقت نہیں رکھتی، اصل خوش حالی تو آخرت کی خوشحالی ہے) قیامت کے دن متقی لوگ ان سے برتر ہوں گے (وہ اس دن خوش حال ہوں گے۔ رہی دنیا کی خوشحالی تو دنیا میں تو) اللہ (کافر ہو یا مؤمن) جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

(المؤمنون - ۱۰۹ تا ۱۱۱)

(قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمائیگا) میرے بندوں میں ایک جماعت تھی۔ (اس جماعت کے لوگ اس طرح) دعا کرتے تھے اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے لہذا ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تم نے ان کا مذاق بنا رکھا تھا یہاں تک کہ تم نے میری نصیحت کو طاق نسیاں کر دیا اور ان سے ہی مذاق اور دل لگی کرتے رہے۔ آج میں نے ان کو ان کے صبر کا

بدلہ دیا ہے (اور) بے شک (آج) وہی لوگ ہی
کامیاب ہیں۔

آگے فرمایا (عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ) نیک لوگ اپنے تختوں پر بیٹھے (جنّت کے باغ و بہار کا) نظارہ کر رہے ہوں گے (هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ) کیا کافروں کو ان کے اعمال کا (پورا پورا) بدلہ نہیں ملا (یعنی کیا کافروں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے، قیامت کا انکار کرنے اور ایمان والوں کا مذاق اڑانے کا پورا پورا بدلہ نہیں ملا؛ کیوں نہیں جو کچھ وہ دنیا میں کرتے تھے اس کی انہیں پوری پوری سزا مل گئی)۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے اور نیکیاں کیجئے تاکہ جنت کی نعمتوں سے آپ بہرہ ور ہوں۔

اے کافرو، ایمان والوں کا مذاق نہ اڑائیے بلکہ قیامت کے دن جو واقعات آپ کو سنائے جا رہے ہیں ان سے نصیحت حاصل کیجئے اور ایمان لاکر آپ بھی ایمان والوں کے ساتھ جنت کے باغ و بہار کا لطف اٹھائیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ① وَاَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَحُقَّتۡ ② وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ③ وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَتَخَلَّتۡ ④ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَحُقَّتۡ ⑤

ترجمہ جب آسمان پھٹ جائے گا ① اور اپنے رب کا حکم غور سے سُنیگا (اور اس کی تعمیل کرے گا) اور یہی اس کے لئے واجب ہے ② جب زمین کھینچی جائے گی ③ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کو باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ④ وہ اپنے رب کا حکم غور

سے سُنے گی (اور اس کی تعمیل کرے گی) اور یہی اس کے لئے واجب ہے ⑤

معانی ومصادر (اِنْشَقَّتْ) اِنْشَقَّ، یَنْشَقُّ، اِنْشِقَاقٌ (باب انفعال) پھٹ جانا۔
(اَذِنَ) اَذِنَ، یَاْذَنُ، اَذَنٌ (س) غور سے سننا۔
(حُقَّتْ) حَقَّ، یَحُقُّ، حَقٌّ (ن) ثابت ہونا، ثابت کرنا، واجب ہونا، واجب کرنا۔
(تَخَلَّتْ) تَخَلّٰی، یَتَخَلّٰی، تَخَلٍّ (باب تفعل) تنہا ہو جانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) جب آسمان پھٹ جائے گا (وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) اور اپنے رب کا حکم غور سے سنے گا (اور اس کی تعمیل کرے گا) اور یہی اس کے لئے واجب ہے (وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ) اور جب زمین کھینچی جائے گی (اور بچھا دی جائے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ○

(طٰہٰ - ۱۰۵ تا ۱۰۷)

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا۔ پھر ان کو ہموار چٹیل میدان میں تبدیل کر دیگا۔ (اے رسول) آپ کو اس (میدان) میں نہ تو کوئی موڑ نظر آئیگا اور نہ کوئی ٹیلا۔

آگے فرمایا (وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ) اور (جب زمین) جو کچھ اس کے اندر ہے اس کو باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○

(اذا السمآء انفطرت - ۴)

جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○

(اذا زلزلت الارض - ۱ و ۲)

جب زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی اور (جب) زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ○

(والعدیٰت - ۹)

تو کیا انسان کو نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مُردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کر کے) باہر نکالا

جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

تَقِیُٔ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فَیَجِیُٔ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیُٔ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیُٔ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَہٗ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْہُ شَیْئًا۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لا یوجد من یقبلھا جزء اول ص۳۲۰)

زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر ڈال دے گی۔ وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کے مانند ہوں گے۔ قاتل آئے گا اور (ان کو دیکھ کر) کہے گا (افسوس) میں نے اسی (کی لالچ) میں (فلاں کو) قتل کیا تھا۔ رشتہ کا توڑنے والا آئے گا اور کہے گا (افسوس) میں نے اسی (کی لالچ) میں رشتہ کو توڑا تھا۔ چور آئے گا اور کہے گا (افسوس!) اسی (کی لالچ) میں میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔

الغرض زمین مُردوں کو اور دفینوں کو باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

آگے فرمایا (وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ) زمین اپنے رب کا حکم غور سے سنے گی (اور اس کی تعمیل کرے گی) اور یہی اس کے لئے واجب ہے۔

جب قیامت آئے گی تو آسمان اپنے رب کے حکم سے پھٹ جائے گا اور زمین کھینچ تان کر بچھا دی جائے گی اور اپنے رب کے حکم سے مُردوں کو اور دفینوں کو باہر ڈال دے گی۔ آسمان اور زمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں اور وہ حکم کی تعمیل سے بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے زیبا اور سزاوار بھی یہی ہے کہ حکم کی تعمیل کریں۔

آسمان اور زمین کے جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَہٗٓ اَنْدَادًا، ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِھَا وَبٰرَکَ فِیْھَا وَقَدَّرَ فِیْھَآ اَقْوَاتَھَا فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ○ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا، قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۹ تا ۱۱)

(اے رسول، آپ ان سے) پوچھئے کیا تم اس ہستی (کے واحد الٰہ ہونے) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور تم اس کے شریک بناتے ہو (حالانکہ) وہی تو تمام جہانوں کا مالک ہے (دوسرے تو کسی چیز کے مالک نہیں)۔ اسی نے زمین میں اس کے اوپر (کی طرف) پہاڑ بنائے پھر اس میں (ہر قسم کی) برکتیں رکھیں اور اس میں زندگی کے لئے کھانے کی چیزوں کا اندازہ مقرر کیا (یہ سب کچھ) چار دن میں (ہوا) اور (اب تمام)

مانگنے والوں کے لئے (اس میں) برابر (کا حصہ) ہے۔
پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان (اس
وقت محض دھواں تھا، اس نے آسمان سے اور
زمین سے کہا: دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے
(ادھر) آؤ، ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے آتے
ہیں۔

عمل

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ قیامت ضرور آئے گی اور وہ اس وقت آئے گی جب آسمان پھٹ جائیگا اور زمین کھینچ کر بچھادی جائے گی اور اپنے اندر کی چیزوں کو باہر ڈال کر خالی ہو جائیگی۔

يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ
اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝٦
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝٧
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨
وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١
وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ
اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

ترجمہ اے انسان، تو اپنے رب کی طرف (پہنچنے کے لئے) مشقت جھیلتا ہوا کوشش کرتا رہتا ہے تو (ایک دن تو) ضرور اس سے ملاقات کرے گا ﴿۶﴾ پھر (اس دن) جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا ﴿۷﴾ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿۸﴾ اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کے پاس لوٹے گا ﴿۹﴾ اور جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ تو وہ موت موت پکارے گا ﴿۱۱﴾ اور وہ دوزخ میں داخل ہوگا ﴿۱۲﴾ (دنیا میں) وہ اپنے اہل و عیال میں (بہت) خوش تھا ﴿۱۳﴾ اس کا خیال تھا کہ وہ لوٹ کر (اپنے رب کے پاس) نہیں جائے گا ﴿۱۴﴾ کیوں نہیں (آخر اسے جانا پڑا) اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا (جب وہ دنیا میں بداعمالیوں میں مشغول تھا) ﴿۱۵﴾

معانی و مصادر (کَدْحٌ) کَدَحَ، یَکْدَحُ، کَدْحٌ (ف) خوب کوشش کرنا، مشقت جھیلنا، نوچنا، زخمی کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، عیب لگانا۔

(ثُبُوْرٌ) ثَبَرَ، یَثْبُرُ، ثُبُوْرٌ (ن) ہلاک ہونا، مرنا (ثُبُوْرٌ = موت)۔

(سَعِیْرٌ) سَعَرَ، یَسْعُرُ، سَعْرٌ (ن) بھڑکانا۔

(یَحُوْرُ) حَارَ، یَحُوْرُ، حَوْرٌ (ن) لوٹنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ) اے انسان تو اپنے رب کی طرف (پہنچنے کے لئے) مشقت جھیلتا ہوا کوشش کرتا رہتا ہے تو (ایک دن) تو ضرور اس سے ملاقات کرے گا (قیامت یقیناً آئیگی اور تجھے اس دن اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا حساب دینا ہوگا) (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ) پھر (اس دن) جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا) تو اس سے آسان حساب لیا جائیگا (وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا) اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کے پاس لوٹے گا (وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ) اور جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا (فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا) تو وہ موت موت پکارے گا (وَّیَصْلٰى سَعِیْرًا) اور دوزخ

میں داخل ہوگا۔

جن لوگوں کا قیامت پر ایمان ہوگا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق اچھے عمل کئے ہوں گے ان کو ان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ اس کو لے کر بہت خوش ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ ○ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ○ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ○ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ○ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ○ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ○

(الحاقّۃ ۔ ۱۹ تا ۲۴)

پھر جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ (فرط مسرت سے) کہے گا لو، یہ میرا (اعمال) نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ (ایک دن) میرا حساب (تحریری شکل میں) مجھے ملے گا۔ تو (اے رسول) یہ شخص خاطر خواہ عیش (وراحت) میں ہوگا۔ بلند و بالا باغوں میں (وہ رہے گا) جن باغوں کے درختوں کے خوشے جھک رہے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم نے گذشتہ ایام میں آگے بھیج دئے تھے ان کے بدلہ میں بغیر مشقت کھاؤ اور پیو۔

جن لوگوں سے آسان حساب لیا جائے گا ان کے اعمال کی سرسری پیشی ہوگی اور وہ نجات پا جائیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ یُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ اذا السمآء انشقت جزء ۶ ص ۲۰۸ وصحیح مسلم کتاب الجنۃ باب اثبات الحساب ۲/۵۴۷ واللفظ للبخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے حساب لیا جائے گا وہ (ضرور) ہلاک ہوگا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ مجھے آپ پر سے قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ جس شخص کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائیگا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو (صرف) پیشی ہوگی۔ وہ پیش کئے جائیں گے (اور بس۔ پوچھ گچھ نہیں ہوگی) لیکن جس شخص سے حساب وکتاب میں کرید کی جائے گی وہ ہلاک

ہو جائے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت زیر تفسیر میں حسابِ یسیر سے مراد سرسری پیشی ہے۔ جن لوگوں سے آسان حساب لیا جائے گا ان کے حساب میں کرید نہیں کی جائے گی۔ ان لوگوں کے برخلاف جن کو ان کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا ان کی بڑی خرابی ہے۔ بائیں ہاتھ میں دینا اور وہ بھی پیٹھ کے پیچھے سے یہ ان کے لئے مزید ذلت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ○ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ○ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ○ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ○

(الحاقۃ ۔ ۲۵ تا ۲۹)

اور جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش میرا (اعمال) نامہ مجھے نہ دیا جاتا اور نہ میں یہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش (مجھے) موت (آگئی) ہوتی۔ (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا، میری قوت جاتی رہی۔

آگے فرمایا (اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا) وہ دنیا میں اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش تھا۔ آیات زیر تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائیگا وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹے گا لیکن وہ شخص جس کو نامہ اعمال الٹے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ دنیا میں تو بیشک اپنے اہل وعیال میں خوش تھا لیکن وہاں میدان محشر میں خوش نہیں ہوگا بلکہ ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا کہ موت کی تمنا کرے گا (اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ) (یہ حالت اس کی اس لئے ہوگی) کہ اس کا یہ خیال تھا کہ وہ لوٹ کر (اپنے رب کے پاس) نہیں جائے گا (بَلٰۤی اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا) کیوں نہیں (آخر اُسے جانا پڑا۔ جب وہ دنیا میں بداعمالیوں میں مشغول تھا تو) اس کا رب (اس سے غافل نہیں تھا بلکہ) اسے دیکھ رہا تھا (اللہ کو علم ہے کہ وہ کیا کیا بداعمالیاں کرتا رہا تھا۔ یہ وہی بداعمالیاں ہوں گی جن کو اپنے نامہ اعمال میں دیکھ کر وہ موت موت پکارے گا لیکن وہاں موت نہیں آگے گی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ) حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا هُوَ فِیْهِ) فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو (اس حالت میں) لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک چتکبرا مینڈھا ہے۔ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ دیا جائیگا پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر ایک منادی ندا کرے گا، اے اہل جنت اب موت نہیں

فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ جزء ۸ صـ۱۴۲ وتفسیر سورۃ مریم جزء ۶ صـ۱۱۸ وصحیح مسلم کتاب الجنۃ باب النار یدخلہا الجبارون صـ۵۳۸)

آئے گی اور اے اہل دوزخ اب موت نہیں آئے گی، ہر شخص ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں وہ (اب) ہے، یہ سنکر جنتیوں کی خوشی اور بڑھ جائے گی اور دوزخیوں کے غم میں اضافہ ہو جائیگا۔ (نوٹ:۔ خط کشیدہ عبارت صرف صحیح مسلم میں ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب جزء ۸ صـ۱۴۱)

جنتیوں سے کہا جائے گا اے اہل جنت، (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا اے اہل دوزخ (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی۔

عمل

اے لوگو، قیامت کے دن پر ایمان لائیے۔ بداعمالیوں سے بچئے اور یقین رکھیئے کہ اللہ تعالےٰ کو آپ کی تمام بداعمالیوں کا علم ہے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَ
مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾ السجدة
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْ
هُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۴﴾ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

ترجمہ میں شفق کی قسم کھاتا ہوں (۱۶) میں رات کی اور جن چیزوں کو وہ جمع کر لیتی ہے ان سب کی قسم کھاتا ہوں (۱۷) اور میں چاند کی جب وہ پورا ہو جائے قسم کھاتا ہوں (۱۸) تم منزل بمنزل (سفر زندگی) طے کرو گے (۱۹) تو ان (کافروں) کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے (۲۰) اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (۲۱) بلکہ جھٹلاتے ہیں (۲۲) اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کر رہے ہیں (۲۳) تو (اے رسول) آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (۲۴) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے غیر منقطع اجر ہے (۲۵)

معانی و مصادر (وَسَقَ، وَسَقَ، یَسِقُ، وَسْقٌ (ض) جمع کرنا اور اٹھا لینا۔
(اِتَّسَقَ، اِتَّسَقَ، یَتَّسِقُ، اِتِّسَاقٌ (باب افتعال) پوری قوت اور جوانی کو پہنچنا۔
(طَبَقٌ) طَبَقٌ = مطابق، ڈھکنا، طباق جس پر کھانا کھایا جائے، حال، مرتبہ۔
(یُوْعُوْنَ) اَوْعٰی، یُوْعِیْ، اِیْعَاءٌ (باب افعال) حفظ کرنا، جمع کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ) میں شفق کی قسم کھاتا ہوں (وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ) اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ جمع کر لیتی ہے ان سب کی قسم (کھاتا ہوں) اور چاند کی قسم (کھاتا ہوں) جب وہ پورا ہو جائے۔

شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو افق آسمان پر مغرب کے وقت نظر آتی ہے۔ غروب آفتاب سے مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَالَمْ یَسْقُطِ الشَّفَقُ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس ۱/۲۴۷)

مغرب کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج غائب ہو جائے (اور اس وقت تک رہتا ہے) جب تک شفق غائب نہ ہو جائے۔

(وَمَا وَسَقَ) سے انسان اور جانور مراد ہیں جو رات کے وقت اپنے اپنے مکانات، باڑوں اور گھونسلوں میں جمع ہو جاتے ہیں۔

چاند پورا ہو جانے سے مراد ماہِ کامل ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے قسمیں کھانے کے بعد فرمایا (لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ) تم منزل بمنزل (سفرِ

زندگی) طے کروگے، (کبھی تمہاری کچھ حالت ہوگی اور کبھی کچھ حالت ہوگی۔ زندگی کے حالات بدلتے رہیں گے کبھی بچپن، کبھی جوانی، کبھی بڑھاپا، کبھی صحت کبھی مرض، کبھی خوشی وراحت، کبھی رنج اور تکلیف)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ اذا السمآء انشقت جزء ۶ صـ ۲۰۸)

تم منزل بمنزل سفر زندگی طے کروگے یعنی ایک حالت کے بعد (دوسری) حالت آئے گی۔ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

انسان کے حالات کو بدلنے کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ جب یہ تمام تبدیلیاں اللہ تعالیٰ کرتا رہتا ہے تو در حقیقت وہی الٰہ ہے۔ دوسرے ان تبدیلیوں کا مطلق اختیار نہیں رکھتے لہذا وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں اور کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے شریک ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ یہ تمام کام انجام دیتا ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ انسانوں کو مرنے کے بعد قیامت کے روز دوبارہ پیدا کر دے (فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) تو ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ (اللہ پر اور قیامت پر) ایمان نہیں لاتے (وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ) اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (انہیں چاہیئے کہ قادر مطلق کی قدرت پر ایمان لائیں اور قرآن مجید سنکر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں) (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ) لیکن (ایمان لانا تو کجا) یہ کافر تو اسے جھٹلاتے ہیں (وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ) اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ (اپنی آخرت کے لئے) جمع کر رہے ہیں (اللہ ان کے اعمال سے پوری طرح واقف ہے) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) تو (اے رسول) آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر وثواب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْتَئِسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ جزء ۲ صـ ۲۳۴)

ایک منادی (جنتیوں کو مخاطب کر کے) اعلان کرے گا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم خوشحال رہو گے تم کبھی بدحال نہیں ہو گے، یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان (عالی شان) کا: وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) (جنتیوں سے پکار کر کہا

جائے گا یہ جنّت جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

یہ حدیث گویا اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (غیر منقطع اجر) کی تفسیر ہے۔

سجدۂ تلاوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ آیت (وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ) تلاوت فرماتے تو سجدہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو سلمہؓ فرماتے ہیں:۔

رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْلَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب سجدۃ اذا السمآء انشقت جزء ۲ ص۱۵)

میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جب سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی تو اس میں سجدۂ (تلاوت) کیا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہؓ کیا میں نے تمہیں سجدہ کرتے نہیں دیکھا (تم نے کیوں سجدہ کیا)۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا (یعنی میں نے اس لئے سجدہ کیا کہ اس سورت میں سجدہ کرنا سنّت ہے)۔

عمل

اے ایمان والو، جب قرآن مجید میں سجدہ کی آیت آئے تو سجدہ کیا کیجئے۔

(نوٹ:۔ سجدہ تلاوت کے متعلق مزید معلومات کے لئے سورۂ اعراف کی آیت ۲۰۶ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے، قرآن مجید کا انکار ہرگز نہ کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ والسَّمآءِ ذات البروج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ
الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④ اَلنَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا
قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ⑦ وَمَا نَقَمُوْا

مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَمِيْدِ ۝٨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١

ترجمہ

برجوں والے آسمان کی قسم (۱) یوم موعود کی قسم (۲) گواہ کی قسم اور اس کی قسم جس کے سامنے گواہی دی جائے (۳) خندق والے تباہ و برباد ہو گئے (۴) (وہ خندق جس میں) ایندھن والی آگ تھی (۵) جب وہ اس خندق کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے (۶) تو جو کچھ وہ مؤمنین کے ساتھ کر رہے تھے اس کا نظارہ کر رہے تھے (۷) انہیں مؤمنین کی بس یہی بات بری معلوم ہوئی کہ وہ غالب اور تعریف والے اللہ پر ایمان لائے تھے (۸) (وہ اللہ) جس کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (۹) جن لوگوں نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے (۱۰) (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے (۱۱)

معانی و مصادر

(شَاهِدٌ) (مَشْهُوْدٌ) شَهِدَ، يَشْهَدُ، شُهُوْدٌ (س) حاضر ہونا، پانا، مطلع ہونا (شَاهِدٌ = گواہ، تارا)۔

مَشْهُوْدٌ = جمعہ کا دن یا قیامت کا دن۔

شُهُوْدٌ = شَاهِدٌ کی جمع)۔

(اُخْدُوْدٌ) خَدَّ، يَخُدُّ، خَدٌّ (ن) زمین پھاڑنا (اُخْدُوْدٌ = کھائی، خندق)۔

(وَقُوْدٌ) وَقَدَ، يَقِدُ، وَقْدٌ وَوَقَدٌ وَوُقُوْدٌ وَوَقَدَانٌ (ض) بھڑکنا (وَقُوْدٌ = ایندھن)

(نَقَمُوْا) نَقَمَ، يَنْقِمُ، نَقْمٌ (ض و س) بدلہ لینا، عیب لگانا۔

(حَرِيْقٌ) حَرَقَ، يَحْرُقُ، حَرْقٌ (ن) جلانا، کھرچنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ) برجوں والے آسمان کی قسم۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ○ (الفرقان۔ ۶۱)

بابرکت ہے وہ (ہستی) جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ اور ایک روشن چاند بنایا۔

(وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ) یوم موعود یعنی قیامت کے دن کی قسم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○ (الذٰریٰت۔ ۶۰)

جس دن کا وعدہ کافروں سے کیا جا رہا ہے اس دن (کے عذاب) سے ان کافروں کی بڑی خرابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ○ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ○ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ، ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○

(سال سائل۔ ۴۲ تا ۴۴)

تو (اے رسول) انہیں چھوڑ دیجئے کہ بے ہودہ مشاغل میں منہمک رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ یہ اس دن سے ملاقات کریں جس دن کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے۔ جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح تیزی کے ساتھ دوڑ رہے ہوں گے گویا کہ وہ کسی (پالے کے) پتھر کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہوگا جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ) گواہ کی قسم اور اس کی قسم جس کے سامنے گواہی دی جائے۔

قسمیں کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُودِ) خندق والے تباہ و برباد ہو گئے۔

خندق والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ

گذشتہ اقوام میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں کسی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیجئے تاکہ میں اسے جادو کی تعلیم دے دوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا جادو کی تعلیم کے لئے اس کے پاس بھیج دیا۔ اس لڑکے کے راستہ میں ایک راہب رہتا تھا۔ لڑکا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا تھا اور انہیں پسند کرتا تھا۔ وہ جب بھی ساحر کے پاس جاتا اور راہب کی طرف سے گذرتا تو اس کے پاس بیٹھتا۔ پھر جب وہ ساحر کے پاس پہنچتا تو ساحر تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی۔ راہب نے کہا اگر تمہیں ساحر سے اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور اگر گھر والوں

الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ

کا خوف ہو تو کہہ دیا کرو مجھے ساحر نے روک لیا تھا۔ الغرض ایسا ہوتا رہا ایک دن وہ ایک ایسے جانور کے پاس پہنچا جس نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا تھا۔ لڑکا کہنے لگا آج میں معلوم کروں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا کام تجھے ساحر کے کام سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو مار دے تاکہ لوگ آئیں جائیں۔ اس نے وہ پتھر اس جانور کے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ لوگ آنے جانے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اس واقعہ کی اطلاع اُسے دی۔ راہب نے کہا بیٹا آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا کام اس حد تک پہنچ گیا جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ تو عنقریب مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ تو جب تو مصیبت میں مبتلا ہو تو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا مادر زاد اندھے کو اور برص کے مریض کو اچھا کر دیتا تھا بلکہ تمام بیماریوں کا علاج کرتا تھا۔ بادشاہ کا ایک ہمنشین اندھا ہو گیا، وہ لڑکے کی خبر سنکر اس کے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دے دو گے تو یہ تمام چیزیں جو یہاں ہیں تمہارے لئے حاضر ہیں۔ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو اللہ دیتا ہے۔ اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اس سے دعا کروں گا، وہ تم کو شفا دے گا۔ وہ شخص اللہ پر ایمان لے آیا۔ اللہ نے اس کو شفا دے دی۔ شفا پا کر وہ بادشاہ کے پاس گیا اور جس طرح اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا جا کر بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے کہا: کس نے تیری نگاہ تجھے لوٹا دی۔ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا، میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب بھی ہے۔ اس

مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ
كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا
بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا
فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ
بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ
قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ
دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ
اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَاَتْ
بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ
لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ
قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ
وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ
كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ
قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ
فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ
النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰى
جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ
السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ
اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ
فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ
مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا
بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا

نے کہا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کروایا اور تکلیفیں دینے لگا، بالآخر اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ لڑکے کو بلایا گیا۔ بادشاہ نے کہا بیٹا اب تیری قوت سحر یہاں تک پہنچ گئی کہ تو اندھے اور مبروص کو بھی اچھا کر دیتا ہے اور ایسا ایسا کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ اللہ شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو بھی گرفتار کرا کے تکلیفیں دینا شروع کر دیں آخر اس نے راہب کا پتہ بتا دیا۔ راہب کو بلوایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین کو ترک کر دے۔ راہب نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے آرا منگوا کر راہب کے سر پر رکھوا کر اسے چیروا کر دو ٹکڑے کرا دئے۔ اس کے بعد اپنے ہمنشین کو طلب کیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ اپنے دین سے باز آجا اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کو بھی چیروا کر دو ٹکڑے کرا دیا۔ اس کے بعد لڑکے کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے باز آجا اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو اپنے چند اصحاب کے حوالہ کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے چوٹی پر چڑھاؤ۔ پھر اگر یہ اپنے مذہب سے باز نہ آئے تو وہاں سے اسے پھینک دینا۔ لوگ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ لڑکے نے کہا الٰہی جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچا لے۔ پہاڑ میں زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ مر گئے۔ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا مجھے اللہ نے ان سے بچا لیا۔ بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند مصاحبوں کے حوالہ

بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ
أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ
حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ
فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ
النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ
فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا
حَتّٰى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا
فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ
يَا أُمَّهِ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ (صحیح
مسلم کتاب الزهد والرقائق باب
قصة اصحب الاخدود والساحر و
الراهب والغلام جزء ۲ ص۵۹۸)

کرکے حکم دیا کہ اس کو لے جاکر ایک چھوٹی کشتی میں سوار کرو اور وسط سمندر میں پہنچکر مذہب ترک نہ کرنے کی صورت میں اس کو سمندر میں پھینک دو۔ وہ لوگ اس کو لے کر گئے۔ لڑکے نے کہا الٰہی تو جس طرح چاہے مجھ کو ان سے بچالے۔ کشتی ان آدمیوں سمیت الٹ گئی سب ڈوب گئے۔ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا مجھے اللہ نے ان سے بچالیا۔ اس کے بعد اس نے بادشاہ سے کہا تم ہرگز مجھے قتل نہ کر سکو گے جب تک میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ لڑکے نے کہا: ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور مجھے سولی کے تختہ پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اس اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے۔ پھر مجھے تیر مارو۔ اگر ایسا کروگے تو مجھے مار سکو گے۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو جمع کیا۔ لڑکے کو ایک سولی کے تختہ پر لٹکادیا اور اس کے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے، یہ کہہ کر تیر مارا تیر لڑکے کی کنپٹی میں جاکر پیوست ہوگیا۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھا اور مرگیا۔ یہ دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی لوگوں نے بادشاہ سے کہا جس بات کا آپ کو اندیشہ تھا

وہ بات ہو کر رہی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر کچھ خندق کھدوانے کا حکم دیا۔ خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ جلادی گئی۔ بادشاہ نے کہا جو شخص اپنے دین سے باز نہ آئے اُسے اس میں ڈال دو۔ لوگ باز نہ آئے اور خندق میں داخل ہو گئے۔ آخر میں ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ وہ خندق میں گرنے سے رکی۔ بچہ نے اپنی ماں سے کہا، اماں تم صبر کرو تم حق پر ہو۔

آگے فرمایا (اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ) (خندق والے ہلاک ہو گئے وہ خندق جس میں) آگ ہی آگ تھی (اور وہ آگ) ایندھن والی (آگ تھی یعنی جس آگ کے لئے خندق میں خوب ایندھن جمع کیا گیا تھا) (اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ) جب وہ اس خندق کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے (وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ) اور جو کچھ وہ مؤمنین کے ساتھ کر رہے تھے اس کا نظارہ کر رہے تھے (وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ) انہیں مؤمنین کی بس یہی بات بری معلوم ہوئی کہ وہ غالب اور تعریف والے اللہ پر ایمان لائے تھے (الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ) (وہ اللہ) جس کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (اس کی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکتا) (اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ) جن لوگوں نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ) (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (جنت کامل میں جانا) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

عمل

اے ایمان والو، صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے خواہ آپ کو کیسی ہی تکلیف کیوں نہ پہنچائی جائے۔ نیک عمل کرتے رہیئے۔

اے لوگو، غالب اور تعریف والے اللہ پر ایمان لائیے۔ ایمان والوں پر کسی قسم کا ظلم و تشدد نہ کیجئے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ
هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ
الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ
حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَ
ثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم
مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ

(اے رسول) آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے (۱۲) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا (۱۳) وہ بڑا بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے (۱۴) وہ عرش والا اور بزرگی والا ہے (۱۵) وہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے (۱۶) (اے رسول) کیا آپ کو (کافروں کے) لشکروں کی خبر پہنچی ہے (۱۷) یعنی فرعون اور ثمود (کے لشکروں کی کہ وہ کس طرح تباہ و برباد کر دئے گئے) (۱۸) لیکن کافر پھر بھی جھٹلانے میں (مصروف) ہیں (۱۹) اور اللہ ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے (اگر یہ ایمان نہ لائے تو یہ بھی اسی طرح برباد کر دئے جائیں گے جس طرح فرعون اور ثمود کے لشکر برباد کر دئے گئے) (۲۰) (اور اے کافرو، قرآن کوئی معمولی کتاب نہیں) بلکہ یہ تو بزرگی والا قرآن ہے (۲۱) جو لوح محفوظ میں (مکتوب ہے) (۲۲)

معانی و مصادر

(بَطْشٌ) بَطَشَ، یَبْطُشُ، بَطْشٌ (ن ض) پکڑنا۔

(یُبْدِئُ) اَبْدَأَ، یُبْدِئُ، اِبْدَاءٌ (باب افعال) پیدا کرنا۔

(وَدُوْدٌ) وَدَّ، یَوَدُّ، وَدٌّ و وِدٌّ و وُدٌّ و وِدَادٌ و وُدَادٌ و مَوْدِدَةٌ و مَوَدَّةٌ و مَوُدُوْدَةٌ (ف) محبت کرنا۔

(جُنُوْدٌ) جُنُوْدٌ = جُنْدٌ کی جمع، لشکر۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ) (اے رسول) آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ○ (ھود - ۱۰۲)

بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک اور بڑی سخت ہوتی ہے۔

آگے فرمایا (اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ) وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ، ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ، قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (النمل - ۶۴)

بتاؤ وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور وہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق فراہم کرتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے)؟ ہرگز نہیں، تو اے (رسول) آپ (ان سے) کہئے اگر تم سچے ہو کہ (کوئی اور الٰہ ہے جو یہ کام کرتا ہے) اس کے لئے کوئی دلیل پیش کرو۔

(وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ) اور وہ بڑا بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔ لیکن اس کی محبت نیکی کرنے والوں کے لئے مخصوص ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (البقرۃ - ۱۹۵)

بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ) (وہ) عرش والا اور بزرگی والا ہے (فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ) جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ۔ (یوسف - ۲۱)

اور اللہ اپنے (ہر) کام پر غالب (اور اس کو پورا کرنے پر قادر) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔ (الرعد - ۴۱)

اللہ (جو چاہتا ہے) حکم دیتا ہے۔ اس کے حکم کا تعاقب کرنے والا کوئی نہیں۔

آگے فرمایا (هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ) (اے رسول) کیا آپ کو (کافروں کے) لشکروں کی خبر پہنچی ہے۔ (فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ) (یعنی) فرعون اور ثمود کی (کہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے وہ کس طرح ہلاک اور برباد کر دئے گئے) (بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ) (ان کے حالات سے) کفار (کو عبرت نہیں ہوتی ابھی تک) جھٹلانے میں (لگے ہوئے) ہیں (کیا وہ ڈرتے نہیں کہ جس طرح قوم فرعون اور قوم ثمود کو عذاب الٰہی نے نیست و نابود کر دیا اسی طرح کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر عذاب نازل ہو جائے اور انہیں نیست و نابود کر دے) (وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ) (بہر حال) اللہ ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے کہ اس سے بچ کر یہ کہاں جائیں گے۔ ایمان نہ لانے کی سزا ان کو ضرور مل کر رہے گی) (بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ) (اے کافرو، یہ قرآن کوئی معمولی کتاب نہیں) بلکہ یہ تو بزرگی والا قرآن ہے (فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ) (جو) لوح محفوظ میں (مکتوب ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

(اور اے لوگو) میں تاروں کی منزلوں کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ (بہت) بڑی قسم ہے بے شک قرآن بہت باعزت (کتاب ہے) جو پوشیدہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (مکتوب ہے) اس کو صرف پاک لوگ ہاتھ لگاتے ہیں

مُدْهِنُوْنَ ○ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ○

(اذا وقعت - ۷۵ تا ۸۲)

یہ رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے تو کیا تم ایسے کلام سے غفلت برت رہے ہو اور اس کے جھٹلانے کو تم نے اپنا رزق بنا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ○ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ○ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○

(عبس - ۱۱ تا ۱۶)

یہ تو ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے (اور جو چاہے اسے بھلا دے)۔ (یہ قرآن) ایسے عزت والے اوراق میں (لکھا ہوا) ہے جن کو بلندی دی گئی ہے اور جو (نہایت) پاکیزہ ہیں۔ یہ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں (میں رہتے ہیں) جو (بڑے) باعزت اور (بہت) نیک ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ، وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ○

(حٰمٓ السجدۃ - ۴۱)

جن لوگوں نے اس کتاب کا انکار کیا جب کہ یہ کتاب ان کو پہنچی (تو انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا)۔ بے شک یہ کتاب تو بڑی باعزت کتاب ہے۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے۔ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں، یہ تو بڑی عزت والی کتاب ہے۔ اگر آپ ایمان نہیں لائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ آپ کو جب چاہے گا پکڑ لے گا پھر اس کی گرفت سے نکلنا ناممکن ہوگا۔ اگر وہ چاہے گا تو آپ کو اسی طرح تباہ و برباد کر دے گا جس طرح قوم فرعون اور قوم ثمود ہلاک کر دی گئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

سُوْرَةُ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ② اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ③ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ⑥ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ⑦

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

ترجمہ آسمان کی قسم اور طارق کی قسم (۱) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ طارق کیا ہے (۲) وہ چمک دار تارا ہے (۳) کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگران (مقرر) نہ ہو (۴) انسان کو غور کرنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (۵) وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (۶) جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (۷) بے شک اللہ انسان کے لوٹانے پر قادر ہے (۸) (یعنی قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے) جس دن بھیدوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی (۹) تو (اس دن) انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا (۱۰)

معانی ومصادر (طَارِقٌ) طَرَقَ، يَطْرُقُ، طَرْقٌ وطُرُوْقٌ (ن) رات کو آنا (طَارِقٌ = رات کو آنے والا، چمک دار تارا)۔
(ثَاقِبٌ) ثَقَبَ، يَثْقُبُ، ثَقْبٌ (ن) روشن ہونا، پھیلنا، پھاڑنا۔
(دَافِقٌ) دَفَقَ، يَدْفُقُ، دَفْقٌ ودُفُوْقٌ (ن) چھلکنا، سرعت کے ساتھ بہنا۔
(صُلْبٌ) صَلُبَ، يَصْلُبُ، صَلَابَةٌ (ك) سخت ہونا، بخل کرنا (صُلْبٌ = قوت، پیٹھ کی ہڈی)۔
(تَرَائِبُ) تَرَائِبُ = تَرِيْبَةٌ کی جمع، پسلیاں۔
(تُبْلَىٰ) بَلَا، يَبْلُوْ، بَلَاءٌ وبَلْوٌ (ن) جانچ کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ) آسمان کی قسم اور طارق کی قسم (وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ طارق کیا ہے (اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ) وہ چمکدار تارا ہے۔ آسمان اور چمک دار تارے کی قسم کھا کر فرمایا (إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگران (مقرر) نہ ہو (اللہ تعالیٰ ہر ایک پر نگران ہے، ہر شخص کے اعمال کو دیکھ رہا ہے)۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○ (النساء۔ ۱)

بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ (البروج۔ ۹)

اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

آگے فرمایا (فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ) انسان کو غور کرنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ) وہ اچھلتے ہوئے پانی (یعنی نطفہ) سے پیدا کیا گیا ہے (يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ) جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ (إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ) بے شک اللہ انسان کے لوٹانے پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کو دعوت دی کہ وہ اس چیز پر غور کرے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ نطفہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی پیدائش ایسے پیچیدہ طریقہ سے ہوتی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے جو اللہ انسان کو ایک قطرے سے پیدا کر سکتا ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کر دے۔ اس کی پہلی پیدائش بڑی دقیق، پیچیدہ اور محیر العقول ہے اس کے مقابلہ میں دوسری پیدائش کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ، وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (الروم۔ ۲۷)

وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے، آسمانوں میں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ پہلی بار پیدا کر سکتا ہے حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا بہت پیچیدہ ہے تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے (إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ) بے شک اللہ انسان کو لوٹانے پر قادر ہے یعنی اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے گا (يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ) جس دن بھیدوں کی جانچ پڑتال کی جائے گی (یعنی اللہ تعالیٰ انسان کے اچھے اور برے ارادوں کو ظاہر کرے گا، نیک نیتی اور بدنیتی ظاہر کر دی جائے گی۔ نیک نیتی سے کئے ہوئے اعمال قبول ہوں گے۔ بدنیتی سے یا غیر ارادی طور پر ہو جانے والے اعمال ضائع کر دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ

آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے (بھلا جو اتنی بڑی بادشاہت کا مالک ہو کیا اس سے کوئی بات مخفی رہ سکتی ہے، ہرگز

مَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○
(البقرة ۔ ۲۸۴)

نہیں (لہٰذا) اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ (کو بہرحال اس کا علم ہوگا اور وہ) تم سے اس کا محاسبہ کرے گا، پھر وہ جس کو چاہے گا معاف کر دیگا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّتِهٖ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب ماجاء ان الاعمال بالنیة والحسبة جزء اول ص۲۱ و صحیح مسلم کتاب الامارة باب قوله صلی اللہ علیه وسلم انما الاعمال بالنیة جزء ۲ ص۱۵۸)

ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی اور جو شخص دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لئے ہوگی (اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا)۔

آگے فرمایا (فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ) تو (اس دن یعنی قیامت کے دن) انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا (یعنی اپنے کو عذاب سے بچانے کی کسی میں قدرت نہیں ہوگی اور نہ وہاں کوئی مددگار ہی دستیاب ہوگا کہ اس کو عذاب سے بچانے کے سلسلہ میں اس کی کچھ مدد کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○
(البقرة ۔ ۴۸)

ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، نہ کسی سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی نہ کسی سے بدلہ (یا معاوضہ یا فدیہ) لیا جائے گا اور نہ وہ (یعنی اہل محشر) کسی کی مدد حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ، وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○

اس دن کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے لئے (نفع و نقصان کا) ذرا سا بھی اختیار نہیں ہوگا،

اس دن تو بس اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے غافل نہیں ہے۔ وہ ہر وقت آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اسے آپ کے تمام اعمال کی خبر ہے، وہ آپ کے تمام اعمال بلکہ آپ کے دلوں اور نیتوں کا آپ سے حساب لے گا۔

اے لوگو، قیامت پر ایمان لائیے۔ جو اللہ انسان کو پیچیدہ طریقہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اللہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ
الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَمَا هُوَ
بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ
كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

ترجمہ گردش کرنے والے آسمان کی قسم (۱۱) اور پھٹ جانے والی زمین کی قسم (۱۲) یہ (قرآن مجید) قول فیصل ہے (۱۳) یہ کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہیں ہے (۱۴) (اے رسول) یہ لوگ (آپ کے اور اسلام کے خلاف) تدبیریں کر رہے ہیں (۱۵) اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں (۱۶) تو آپ ان کافروں کو مہلت دے دیجئے (اور زیادہ نہیں بس) تھوڑی سی مہلت دے دیجئے (پھر میں ان کو دیکھ لوں گا) (۱۷)

معانی و مصادر (رَجْعٌ) رَجَعَ، يَرْجِعُ، رُجُوْعٌ و مَرْجِعٌ و رُجْعٰى (ض) لوٹنا، بارش کے بعد بارش ہونا۔

(صَدْعٌ) صَدَعَ، يَصْدَعُ، صَدْعٌ (ف) پھاڑنا، صاف صاف بیان کرنا۔

(فَصْلٌ) فَصَلَ، يَفْصِلُ، فَصْلٌ (ض) کاٹنا، فیصلہ کن حکم دینا۔

(هَزَلَ) هَزَلَ، يَهْزِلُ، هَزْلٌ (ض) مذاق کرنا۔
(مَهَّلَ) مَهَّلَ يُمَهِّلُ، تَمْهِيلٌ (باب تفعیل) مہلت دینا، نرمی کرنا۔
(اَمْهَلَ) اَمْهَلَ، يُمْهِلُ، اِمْهَالٌ (باب افعال) مہلت دینا، نرمی کرنا۔
(رُوَيْدٌ) اَرْوَدَ، يُرْوِدُ، اِرْوَادٌ (باب افعال) مہلت دینا، نرمی کرنا۔ (رُوَيْدٌ: مہلت)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ) گردش کرنے والے آسمان کی قسم (وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ) اور پھٹ جانے والی زمین کی قسم (جب بارش ہوتی ہے تو اس کے ذریعہ بیج اگتے ہیں پھر اس کی سوئی زمین کو پھاڑ کر اوپر نکل آتی ہے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ○ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ○ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ○

ہم نے پانی برسایا پھر زمین کو ہم ہی نے پھاڑا پھر زمین میں ہم ہی نے دانہ اگایا۔

(عبس ۔ ۲۵ تا ۲۷)

قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی اور مُردے سب نکل پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ○

قیامت کے دن زمین مُردوں پر سے پھٹ جائے گی اور وہ سرعت کے ساتھ نکل آئیں گے۔

(قٓ ۔ ۴۴)

(اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ) یہ (قرآن مجید) قول فیصل ہے (یعنی قرآن مجید کا بیان تمام معاملات میں اٹل، فیصلہ کن اور قطعی الصحت ہے) (وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ) یہ کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہیں ہے (کافروں کو چاہئے کہ اس کو ہنسی دل لگی نہ سمجھیں، عذاب کا جو وعدہ قرآن مجید میں کیا گیا ہے وہ ایک اٹل حقیقت ہے، وقت مقررہ پر آکر رہے گا) (اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا) (اے رسول) یہ لوگ آپ کے اور اسلام کے خلاف) تدبیر کر رہے ہیں (وَّاَكِيْدُ كَيْدًا) اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں (میں ان کی تدبیروں اور سازشوں کا توڑ کرتا رہتا ہوں میں انہیں ناکام کر دیتا ہوں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○

کافروں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

(اٰل عمران ۔ ۵۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا،

اور (اے رسول) ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (رسولوں کے خلاف بہت سی خفیہ تدبیریں کی تھیں لیکن (ان کی تدبیریں

کارگر نہیں ہوئیں، اس لئے کہ انسانوں کی تمام تدبیریں اللہ کے قبضہ میں ہوتی ہیں (جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○

(النمل - ۵۰ تا ۵۳)

(تو اے رسول) انہوں نے بھی تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی اور ان کو (ہماری تدبیر کی) کچھ خبر نہ ہوئی تو (اے رسول) آپ دیکھئے ان کی تدبیر کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے ان کو اور ان کی پوری قوم کو نیست و نابود کر دیا۔ تو (اے لوگو، تم اب بھی دیکھ سکتے ہو کہ ان کے) وہ گھر (جن میں وہ رہا کرتے تھے) گرے پڑے ہیں محض اس وجہ سے کہ وہ ظلم کیا کرتے تھے۔ اس میں علم والوں کے لئے (عبرت کی بڑی) نشانی ہے اور (اے رسول) ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور (اللہ سے) ڈرتے رہتے تھے (عذاب سے) بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ، وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ، اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوْ انْتِقَامٍ ○

(ابراھیم - ۴۶ و ۴۷)

اور (اے رسول) ان ظالموں نے (اپنے اپنے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی تمام تدبیریں اللہ کے علم میں تھیں۔ (وہ رسولوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے) اگرچہ ان کی تدبیریں (اس بلا کی تھیں کہ ان) سے پہاڑ ٹل جاتے۔ (اے رسول) آپ یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولوں سے کیا ہے اس کے خلاف کریگا (اللہ ضرور وعدہ کے مطابق ان سے انتقام لے گا) بے شک اللہ بڑا زبردست اور انتقام لینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ○
(فاطر - ۱۰)

اور (اے رسول) جو لوگ (آپ کے خلاف) بُری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے، (یہ آپ کو کیا نقصان پہنچائیں گے) خود ان کی تدبیر ہی (بالآخر) نیست و نابود ہو جائے گی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○
(الاعراف - ۱۸۳) (ن - ۴۵)

میں تو انہیں ڈھیل دے رہا ہوں۔ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا، فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ○
(الطور - ۴۲)

کیا یہ کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں تو (یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ) کافر (ہمیشہ اللہ کی) تدبیر میں گرفتار ہوتے رہے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کی خاطر فرمایا کہ اگرچہ کافر آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں لیکن ان کی تمام سازشیں میرے قبضہ میں ہیں۔ میں ان کی سازشوں کو بار آور نہیں ہونے دوں گا، ان پر عذاب آئے گا لیکن ابھی ذرا صبر کیجئے (فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا) (اور) ان کافروں کو مہلت دیجئے (زیادہ نہیں بس) تھوڑی سی مہلت دیجئے (پھر میں ان کو دیکھ لوں گا)۔

عمل

اے لوگو، قرآن مجید پر ایمان لائیے۔ اس کے مضامین مذاق اور دل لگی کے طور پر نہیں ہیں۔ اس کی ہر بات قطعی ہے اور صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ① الَّذِىْ
خَلَقَ فَسَوّٰى ② وَالَّذِىْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ③ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ④
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ⑤ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنْسٰٓى ⑥ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ،
اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ⑦

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ
اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾
اَلَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾

ترجمہ (اے رسول) اپنے عالی شان رب کی تسبیح پڑھا کیجئے (۱) جس نے (سب کو) پیدا کیا پھر (ان کی ساخت کو) ٹھیک کیا (۲) جس نے اندازہ مقرر کیا پھر رہنمائی کی (۳) اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا (۴) پھر اس کو سیاہ کوڑا بنا دیا (۵) ہم آپ کو (قرآن) پڑھائیں گے پھر آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے (۶) مگر جو اللہ (ہی بھلانا) چاہے۔ وہ ظاہر (بات) کو بھی جانتا ہے اور پوشیدہ (بات) کو بھی جانتا ہے (۷) ہم آسانی تک پہنچنے کے لئے آپ کے لئے (راستہ) آسان کر دیں گے (۸) (اے رسول) اگر نصیحت نفع دے تو نصیحت کرتے رہیئے (۹) جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت مان لے گا (۱۰) اور (جو) بدبخت (ہے وہ) اس سے گریز کریگا (۱۱) اور (قیامت کے دن) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا (۱۲) پھر وہ وہاں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا (۱۳)

معانی ومصادر (سَوّٰی) سَوًّی ، یُسَوِّی ، تَسْوِیَۃٌ (باب تفعیل) برابر کرنا۔
(مَرْعٰی) رَعٰی ، یَرْعٰی ، رَعْیٌ وِرِعَایَۃٌ وَمَرْعًی (ف) چرنا ، چرانا ، رعایا کی نگرانی کرنا (مَرْعٰی = گھاس)۔
(غُثَآءٌ) غَثٰی ، یَغْثِیْ ، غَثًی (ض) غَثَا ، یَغْثُوْ ، غَثْوٌ وغُثُوٌّ (ن) جھاگ ہونا (غُثَآءٌ = جھاگ)۔

(اَحْوٰی) حَوِیَ ، یَحْوٰی ، حَوًی (س) سبز سیاہی مائل یا لال سیاہی مائل ہونا۔
(اَحْوٰی = سبز سیاہی مائل یا لال سیاہی مائل)۔
(نُیَسِّرُ) یَسَّرَ ، یُیَسِّرُ ، تَیْسِیْرٌ (باب تفعیل) آسان کرنا۔
(یُسْرٰی) یَسَرَ ، یَیْسِرُ ، یَسْرٌ و یَسَرٌ (ض) نرم ہونا ، آسان ہونا (یُسْرٰی = آسانی ، نرمی)۔
(یَخْفٰی) خَفِیَ ، یَخْفٰی ، خَفَاءٌ و خُفْیَۃٌ و خِفْیَۃٌ (س) چھپنا۔
(یَتَجَنَّبُ) تَجَنَّبَ ، یَتَجَنَّبُ ، تَجَنُّبٌ (باب تفعّل) دور ہونا ، دور رہنا۔
(اَشْقٰی) شَقِیَ ، یَشْقٰی ، شِقَاءٌ و شَقَاوَۃٌ و شِقَاوَۃٌ و شِقْوَۃٌ (س) بد بخت ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) (اے رسول) اپنے عالی شان رب کی تسبیح پڑھا کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس آیت کی تلاوت فرماتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔
(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی الصلوٰۃ جزء اوّل ص ۱۳۵ سندہ صحیح مرعاۃ جلد ۲ ص ۴۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھتے تو فرماتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

آگے فرمایا (اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی) جس نے (سب کو) پیدا کیا پھر (ان کی ساخت کو) ٹھیک کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝
(اذا السماء انفطرت ۔ ۶ تا ۸)

اے انسان ، تجھے اپنے عزت والے رب سے کس نے دھوکے میں رکھا۔ (اس رب سے) جس نے تجھ کو بنایا ، پھر تجھ کو (یعنی تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا ، پھر تجھ کو مناسب شکل دی ، پھر جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب دے دیا (یعنی اعضاء کو مناسب طریقہ سے جما دیا)۔

آگے فرمایا (وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی) جس نے اندازہ مقرر کیا پھر رہنمائی کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ○ (اقتربت الساعۃ - ۴۹)

ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا۔ ہر چیز کی خصوصیات، رزق، عمر وغیرہ کے اندازے مقرر کئے پھر ہر چیز کو اس کی فطرت کے مطابق کام کرنے اور کام چلانے کی ہدایت کی۔ ہر چیز خواہ ذی روح ہو یا غیر ذی روح اپنی فطرت اور خواص کے مطابق کام کرتی ہے۔ نظام عالم پورا اسی طرح قائم ہے۔

آگے فرمایا (وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی) جس نے (زمین سے) چارہ نکالا (فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی) پھر اس کو سیاہ کوڑا بنا دیا۔

چارہ جب اگتا ہے تو سرسبز ہوتا ہے، پھر وہ سوکھ جاتا ہے اور پامال ہو کر ریزہ ریزہ اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ اس نے ہر چیز کے جو قواعد اور ضوابط بنا دئے انہی قواعد و ضوابط کی وہ چیز پابند ہے۔ گھاس جب اگتی ہے تو سبز ہوتی ہے، لہلہانے لگتی ہے پھر سوکھ جاتی ہے اور کوڑا بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وہ مقررہ ضابطہ ہے جس کے مطابق گھاس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ گھاس کو اس طرح حالتیں بدلنے کی جو رہنمائی کی گئی ہے وہ اسی رہنمائی کے مطابق کام کرتی ہے۔ وہ اس مقررہ ضابطے سے انحراف نہیں کر سکتی۔

آگے فرمایا (سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی) (اے رسول ہم آپ کو (قرآن مجید) پڑھائیں گے پھر آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے (اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ) مگر جو اللہ ہی (بھلانا) چاہے (اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی) (وہ رب جس کی تسبیح پڑھنے کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے) وہ ظاہر (بات) کو بھی جانتا ہے اور پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے (اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ○ (الرعد - ۱۰)

تم میں سے جو چھپا کر بات کرے یا بلند آواز سے بات کرے (اس کے لئے دونوں) برابر ہیں۔ (اسی طرح) جو رات کو چھپ کر کہیں بیٹھ جائے یا دن کے وقت کہیں چلا جا رہا ہو (اس کے لئے یہ بھی دونوں برابر ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَی ○ (طٰہٰ - ۷)

اور (اے رسول) آپ بلند آواز سے بات کریں (تو اسے بھی وہ سنتا ہے آہستہ آواز سے بات

کریں تو اسے بھی وہ سنتا ہے کیونکہ) وہ تو (دلوں کے) بھید اور پوشیدہ سے پوشیدہ چیز کو بھی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ، يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○
(الانعام ۔ ۳)

آسمانوں میں اور زمین میں وہی ایک اللہ ہے (جس کی ہر چیز پر بادشاہت ہے) وہ تمہاری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے اور ظاہر باتوں کو بھی جانتا ہے اور جو عمل تم کر رہے ہو ان سے (بخوبی) واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○
(الانبیآء ۔ ۱۱۰)

بے شک اللہ اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ، اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○
(الملک ۔ ۱۳)

اور (اے لوگو) تم چھپا کر کوئی بات کہو یا علانیہ کوئی بات کہو (اللہ کو ہر حال میں اس کا علم ہو جائے گا اور یہی کیا) وہ تو دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

آگے فرمایا (وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى) ہم آسانی تک پہنچنے کے) لئے آپ کے لئے (راستہ) آسان کر دیں گے (تبلیغ کے کام کو آپ کے لئے آسان کر دیں گے، تبلیغ کا بوجھ آپ کو محسوس نہیں ہو گا، تبلیغ کی منزل مقصود تک پہنچنا آپ کے لئے آسان کر دیں گے)۔

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○
(الم نشرح ۔ ۱ تا ۶)

(اے رسول) کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا یعنی ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ (نہیں) اتار دیا۔ جس بوجھ سے آپ کی کمر ٹوٹی جا رہی تھی اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلندی عطاء (نہیں) فرمائی۔ بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے،

یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

آگے فرمایا (فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى) (اے رسول، ہم نے تبلیغ جیسے مشکل کام کو آپ کے لئے آسان کر دیا) تو اب اگر آپ کی نصیحت نفع دے تو نصیحت کرتے رہئے (سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى) جو (اللہ سے) ڈرتا ہے وہ تو نصیحت مان لے گا (وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى) اور (جو) بدبخت ہے وہ اس سے گریز کرے گا (اَلَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى) اور (قیامت کے دن) بڑی (تیز) آگ میں (یعنی دوزخ میں) داخل ہوگا (ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى) پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا (زندگی موت سے بدتر ہوگی لیکن موت نہیں آئے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ○ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ، وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ○

(ابراھیم۔ ۱۷)

دوزخی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا پھر بھی اسے آسانی سے حلق کے نیچے نہ اتار سکے گا۔ ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ مریگا نہیں اور اس کے بعد اس کو (اور بھی) سخت عذاب دیا جائے گا۔

عمل

اے ایمان والو، جب آپ آیۂ کریمہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" پڑھا کریں تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھا کریں۔

اے لوگو، ایمان لے آئیے، اللہ سے ڈریئے، بدبخت نہ بنیئے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ
اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ
مُوْسٰى ﴿۱۹﴾

ترجمہ وہ شخص یقیناً فلاح پائے گا جس نے (اپنے آپ کو روحانی امراض سے) پاک کرلیا ﴿۱۴﴾ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا پھر نماز بھی پڑھتا رہا ﴿۱۵﴾ (اے لوگو، تم آخرت کی زندگی کو ترجیح نہیں دیتے) بلکہ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ﴿۱۶﴾ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والی ہے ﴿۱۷﴾ یہ بات (کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ بات تو) پہلے صحیفوں میں بھی (لکھی ہوئی) تھی ﴿۱۸﴾ یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾

معانی و مصادر (تُؤْثِرُوْنَ) اٰثَرَ، يُؤْثِرُ، اِيْثَارٌ (باب افعال) پسند کرنا، ترجیح دینا۔ (اَبْقٰى) بَقِيَ، يَبْقٰى، بَقَاءٌ (س) بَقِيَ، يَبْقِيْ، بَقًى (ض) باقی رہنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) وہ شخص یقیناً فلاح پائے گا جس نے (اپنے آپ کو روحانی امراض سے) پاک کرلیا (وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى) اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا (اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہا) پھر (صرف ذکر ہی نہیں کرتا رہا بلکہ) نماز بھی پڑھتا رہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ○

(والشمس وضحٰہا۔ ۷ تا ۱۰)

نفس کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے ٹھیک بنایا، پھر اسے بدعملی (سے بچنے) اور پرہیزگاری (اختیار کرنے) کا طریقہ الہام کیا۔ وہ شخص یقیناً کامیاب ہوگا جس نے نفس کو پاک کیا اور وہ شخص یقیناً نامراد ہوگا جس نے نفس کو خاک میں ملا دیا۔

آگے فرمایا (بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا) (اے لوگو، تم آخرت کی زندگی کو ترجیح نہیں دیتے) بلکہ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (یہی ساری خرابی کی جڑ ہے) (وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى) حالانکہ آخرت بہتر بھی ہے اور زیادہ باقی رہنے والی بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○

(لا اقسم بیوم القیٰمۃ۔ ۲۰ و ۲۱)

(اے لوگو، آخرت میں تمہاری خواہش کے مطابق) ہرگز نہیں (ہوگا، اس لئے کہ تم آخرت سے محبت نہیں کرتے) بلکہ دنیا سے محبت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا، اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ○

(ابراھیم۔ ۳)

جو لوگ آخرت (کی زندگی) کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی سے محبت کرتے ہیں، (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب

اللہ کی قسم آخرت (کے مقابلہ) میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اس انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ لوٹتی ہے (یعنی دنیا

فناء الدنیا جزء ۲ ص۵۲)

آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے انگلی کی تری سمندر کے پانی کے مقابلہ میں)۔

سمندر کے پانی کے سامنے جس طرح انگلی کی تری کی کوئی حقیقت نہیں اسی طرح آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔

آگے فرمایا (اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی) یہ (بات) پہلے صحیفوں میں بھی (لکھی ہوئی تھی) (صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی) یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ پہلے بھی انسانوں کو بتایا گیا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر بھی ہے اور باقی رہنے والی بھی ہے لہذا انسانوں کو چاہیئے کہ آخرت کو حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کریں۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے۔ کفر و شرک اور تمام گناہوں کی ناپاکی سے اپنے کو پاک کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیئے اور نماز پڑھتے رہیئے، آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دیجئے۔ فلاح و بہبود حاصل کرنے کی یہی صورت ہے۔

سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کو عید کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں پڑھا کرتے تھے اور اگر عید جمعہ کے دن واقع ہوتی تو اس سورت کو عید کی نماز میں بھی پڑھتے اور جمعہ کی نماز میں پڑھتے۔

حضرت نعمانؓ بن بشیر فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِی الْعِيْدَيْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِی يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَّقْرَءُ بِهِمَا اَيْضًا فِی الصَّلٰوتَيْنِ۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب ما یقرء فی صلوٰۃ الجمعۃ جزء اول ص۲۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین (کی نماز) اور جمعہ کی (نماز) میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ دونوں ایک ہی دن واقع ہوتے تب بھی دونوں نمازوں میں انہی دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ ہَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَۃِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَۃِ ①

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ ② عَامِلَۃٌ
نَّاصِبَۃٌ ③ تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَۃً ④
تُسۡقٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَۃٍ ⑤ لَیۡسَ
لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ ⑥
لَّا یُسۡمِنُ وَلَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ ⑦

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا
رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾
لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيهَا
عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿۱۳﴾
وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَنَمَارِقُ
مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿۱۶﴾

ترجمہ (اے رسول) کیا آپ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے ① اس دن بہت سے (آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے ② وہ عمل کرنے والے (اور عمل کرتے کرتے) تھک جانے والے ہوں گے ③ (تاہم) دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ④ ان کو ایک گرم چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا ⑤ ان کے لئے (وہاں) کوئی کھانا نہیں ہوگا سوائے خاردار گھاس کے ⑥ جو نہ موٹا کرتی ہے اور نہ بھوک میں (کچھ) کام آتی ہے ⑦ بہت سے (آدمیوں کے) چہرے اس دن (نعمتوں میں) شاداں و فرحاں ہوں گے ⑧ وہ اپنی کوشش (کے اجر و ثواب) سے راضی ہوں گے ⑨ بلند جنت میں ⑩ جس میں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ⑪ اس میں ایک چشمہ بہ رہا ہوگا ⑫ اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے ⑬ (جگہ جگہ) آبخورے رکھے ہوئے ہوں گے ⑭ قطار در قطار گدّے (بچھے) ہوئے ہوں گے ⑮ اور (جا بجا) تکیے (سجے) ہوئے ہوں گے ⑯

معانی و مصادر

(حَدِیثٌ) حَدَثَ، یَحْدُثُ، حُدُوْثٌ (ن) واقع ہونا (حَدِیْثٌ: قصہ، بات)
(غَاشِیَۃٌ) غَشِیَ، یَغْشٰی، غَشَاوَۃٌ وغَشْیٌ (س) ڈھانکنا (غَاشِیَۃٌ = ڈھانکنے والی، چھا جانے والی)۔
(نَاصِبَۃٌ) نَصِبَ، یَنْصَبُ، نَصَبٌ (س) محنت کر کے تھک جانا، کوشش کرنا۔
(حَامِیَۃٌ) حَمَّ، یَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم گرنا۔
(اٰنِیَۃٌ) اَنٰی، یَأْنِیْ، اَنْیٌ واَنَاءٌ واِنًی (ض) قریب ہونا، حاضر ہونا، کھولنے یا ابلنے کے قریب ہونا)۔
(ضَرِیْعٌ) ضَرِیْعٌ = خاردار جھاڑی۔
(یُسْمِنُ) اَسْمَنَ، یُسْمِنُ، اِسْمَانٌ (باب افعال) موٹا کرنا، موٹا ہونا۔
(جُوْعٌ) جَاعَ، یَجُوْعُ، جَوْعٌ ومَجَاعَۃٌ (ن) بھوکا ہونا (جُوْعٌ = بھوک)
(نَاعِمَۃٌ) نَعِمَ، یَنْعَمُ، نَعْمَۃٌ ومَنْعَمٌ (ف، ن، س) خوشحال ہونا (نَاعِمَۃٌ = خوشحال)۔
(لَاغِیَۃٌ) لَغَا، یَلْغُوْ، لَغْوٌ (ن) لغو بات کہنا (لَاغِیَۃٌ = بے ہودہ بات، لغو بات)
(نَمَارِقُ) نَمَارِقُ = نُمْرُقٌ ونُمْرُقَۃٌ کی جمع، گدے۔
(زَرَابِیُّ) زَرَابِیُّ = زَرْبِیٌّ وزَرْبِیَّۃٌ کی جمع، تکئے، مسندیں۔
(مَبْثُوْثَۃٌ) بَثَّ، یَبُثُّ، بَثٌّ (ن) پھیلانا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ) (اے رسول) کیا آپ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔

قیامت کو چھا جانے والی اس لئے کہا گیا کہ اس کی ہولناکی بڑی وسیع ہوگی اور سب پر چھا جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ○ (ھل اتٰی - ۷)

(یہ اللہ کے بندے وہ ہوں گے جو) اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن کی برائی (بڑے وسیع پیمانے میں ہر طرف) پھیلی ہوئی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی چیز ہے۔ (اے لوگو) اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار

حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○

(الحج - ۱، ۲)

(بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ (نشہ میں) مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب (اتنا) سخت ہوگا (کہ اس کو دیکھ کر وہ مدہوش ہو جائیں گے)۔

آگے فرمایا (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ) اس دن (بہت سے آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ، ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○

(سال سائل - ۴۴)

(قیامت کے دن) کافروں کی نظریں نیچی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہی وہ دن ہوگا جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ) وہ عمل کرنے والے (اور عمل کرتے کرتے) تھک جانے والے ہوں گے (وہ عبادت شاقہ کرتے ہوں گے، بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہوں گے، بڑے بڑے وظیفے پڑھتے ہوں گے، چلّے کاٹتے ہوں گے، نفس کشی کرتے ہوں گے، الاّ اللہ کی ضربیں لگاتے ہوں گے، ساری ساری رات جاگتے ہوں گے، اس کے باوجود قیامت کے روز ان کے چہرے جھکے ہوں گے، اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے معتدل طریقہ پر عمل نہیں کیا ہوگا اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل نہیں کرتا اس کے عمل قبول نہیں ہوتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○

(محمد - ۳۳)

اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

فلاح وہی پائیں گے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

اور میری رحمت تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، البتہ میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے (یعنی میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لئے لکھوں گا) جو رسول نبی امّی

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ
عَلَيْهِمْ، فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ قُلْ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ، فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف ۔ ۱۵۶ تا ۱۵۸)

کی پیروی کریں گے جن (کی بشارت اور ذکر جمیل) کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، جو پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں، جو ان (کی پیٹھوں) کے بوجھ اور ان کی (گردنوں) کے طوق ان سے اتار کر پھینک رہے ہیں۔ الغرض جو لوگ ان پر ایمان لائے، ان کا احترام کیا، ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان پر نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں جس اللہ کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، تو (اے لوگو) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول، نبی امّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اللہ کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں :۔

جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ
عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّآ اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَ
اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا
تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْٓ اُصَلِّي
اللَّيْلَ اَبَدًا وَّقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ
لَآ اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ

تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے گھروں پر آئے اور آپ کی عبادت کا حال پوچھا۔ جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا۔ کہنے لگے کہاں ہم اور کہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہم کو آپ سے کیا نسبت) آپ کو تو اللہ تعالےٰ نے اگلے پچھلے (ایسے) تمام کاموں سے محفوظ کر دیا ہے جن کا نتیجہ اچھا نہ نکلے (ہم تو گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہئے) ان میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرا

فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح جزء ۲، ص۷ وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب النکاح جزء اول ص۵۸۱)

کہنے لگا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا، کبھی (دن کو) افطار نہیں کروں گا۔ تیسرا کہنے لگا میں عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کہا ہے۔ سن لو میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں، (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان جزء اول ص۳۹ وص۴۰)

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا کہ جس کے اس کی امت میں حواری اور اصحاب نہ ہوں جو اس کے طریقے پر چلتے ہوں اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہوں۔ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوتے تھے جو زبان سے کہتے تھے اور کرتے نہیں تھے اور ان کاموں کو کرتے تھے جن کا حکم نہیں دیا گیا تھا تو جو کوئی (ایسے لوگوں) سے ہاتھ سے لڑے وہ مؤمن ہے، جو کوئی زبان سے لڑے وہ بھی مؤمن ہے اور جو کوئی ان سے دل سے لڑے وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔

الغرض سنت کے خلاف عمل کرنے والے، بدعتوں کے عامل (نَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً) (یہ سب) دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ) ان کو ایک گرم چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○
اِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ○
(عم یتساءلون ۔ ۲۴، ۲۵)

وہاں وہ نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ پینے کی کسی چیز کا سوائے گرم پانی کے اور بہتی ہوئی پیپ کے (مزے کے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيمٌ
بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○
(الانعام ۔ ۷۰)

ان کو پینے کے لئے گرم پانی ملے گا اور جو کفر وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ○
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ○ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ○
(اذا وقعت ۔ ۹۲ تا ۹۴)

اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوا تو (اس کی) مہمانی کھولتے ہوئے (پانی) سے ہوگی اور وہ دوزخ میں داخل کیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ○ فَشٰرِبُوْنَ
شُرْبَ الْهِيْمِ ○ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ○
(اذا وقعت ۔ ۵۴ تا ۵۶)

تھوہر کا درخت کھانے کے بعد وہ اس پر گرم پانی پئیں گے اور اس طرح پئیں گے جس طرح پیاس کے مریض (اونٹ پانی) پیتے ہیں۔ جزا کے دن ان کی مہمانی یہ ہوگی۔

آگے فرمایا (لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ) ان کے لئے وہاں کوئی کھانا نہیں ہوگا سوائے خاردار گھاس کے (لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ) جو نہ موٹا کرے گی اور نہ بھوک میں (کچھ) کام آئے گی (وہ ایسی گھاس ہوگی کہ اس کے کھانے سے نہ کچھ فائدہ ہوگا اور نہ پیٹ ہی بھرے گا، بھوک بدستور لگتی رہے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ (اذا وقعت ۔ ۵۱ تا ۵۳)

پھر اے جھٹلانے والے گمراہو، تم تھوہر کے درخت میں سے کھاؤ گے، پھر اسی سے (اپنے) پیٹ بھرو گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○

بے شک زقوم کا درخت گنہگار کا کھانا (ہوگا)

كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ○ (الدخان - ۴۳ تا ۴۶)

وہ پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا اور پیٹوں میں اس طرح کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔

مجرمین کے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے صالحین کے اجر و ثواب کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ) بہت سے (آدمیوں کے) چہرے اس دن (نعمتوں میں) شاداں و فرحاں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (لا اقسم بیوم القیمۃ - ۲۲، ۲۳)

اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ (عبس - ۳۸، ۳۹)

بہت سے چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے، خنداں اور شاداں ہوں گے۔

(لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ) وہ اپنی کوشش (اور عمل کے اجر و ثواب سے) راضی ہوں گے (فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ) بلند و بالا جنت میں (وہ رہیں گے) (لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً) اس میں وہ کوئی بیہودہ اور لغو بات نہیں سنیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا۔ (مریم - ۶۲)

(ان باغات میں) کوئی لغو بات ان کے سننے میں نہیں آئے گی بس (ہر طرف سے) سلام (سلام کی آوازیں آتی ہوں گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ○ (اذا وقعت - ۲۵، ۲۶)

وہاں وہ نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ وہاں تو بس سلام سلام کی آوازیں (آ رہی ہوں گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا:۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا ○ (عم یتساءلون - ۳۵)

اس میں نہ کوئی وہ لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ۔

آگے فرمایا (فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ) اس (جنت) میں (ایک) چشمہ بہ رہا ہوگا (فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ) اور اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے (وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ) (جگہ جگہ) آبخورے

رکھے ہوں گے (وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ) قطار در قطار (گدے بچھے) ہوئے ہوں گے (وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ) اور جا بجا تکیئے (سجے ہوئے ہوں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ○ (اذا وقعت - ۱۵، ۱۶)

یہ لوگ (جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہ ان پر تکیہ لگائے ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ (اذا وقعت - ۳۴)

اونچے اونچے فرشوں میں (عیش کرتے ہوں گے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ (الرحمٰن - ۷۶)

(اہل جنت، جنت میں) سبز (گاؤ) تکیوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

الغرض مجرمین کو دوزخ میں طرح طرح کا عذاب ہوگا۔ صالحین کو جنت میں طرح طرح کی نعمتیں ملیں گی۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق عمل کیجئے۔ نہ سنت سے آگے بڑھئے اور نہ سنت سے کم کیجئے۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ
خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ
سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ
بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا

حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

ترجمہ کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب وغریب) بنائے گئے ہیں ﴿۱۷﴾ اور آسمان کی طرف (نظر نہیں کرتے) کہ اس کو کیسا بلند کر دیا گیا ہے ﴿۱۸﴾ اور پہاڑوں کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں ﴿۱۹﴾ اور زمین (کی طرف نظر نہیں کرتے) کہ کیسی بچھائی گئی ہے ﴿۲۰﴾ تو (اے رسول) آپ نصیحت کرتے رہئے، آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں ﴿۲۱﴾ ان پر داروغہ نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ مگر ہاں جس نے (اس نصیحت سے) منہ موڑا اور کفر کیا ﴿۲۳﴾ تو اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دے گا ﴿۲۴﴾ بے شک ان (سب) کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ﴿۲۵﴾ پھر ہم کو ان (سب) سے حساب لینا ہے ﴿۲۶﴾

معانی ومصادر (خُصِبَتْ) نَصَبَ، یَنْصِبُ، نَصْبٌ (ض ون) گاڑنا، کھڑا کرنا، تھکانا، تکلیف پہنچانا۔

(سُطِحَتْ) سَطَحَ، یَسْطَحُ، سَطْحٌ (ف) بچھانا۔

(مُصَیْطِرٌ) صَیْطَرَ، یُصَیْطِرُ، صَیْطَرَةٌ (باب فعللۃ) نگران ہونا (مُصَیْطِرٌ = نگران)

(اِیَابٌ) اٰبَ، یَئُوْبُ، اَوْبٌ ومَآبٌ (ن) لوٹنا۔ (اِیَابٌ = واپسی)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے چند نمونوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے (اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ) (اے رسول) کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب و غریب) بنائے گئے ہیں (بدن دیکھو تو عجیب، خصوصیات دیکھو تو عجیب، ریگستان میں خوب چلتا ہے، کئی کئی دن کے لئے پانی پیٹ میں جمع کر لیتا ہے) (وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ) اور (کیا یہ) آسمان کو نہیں دیکھتے) کہ اس کو کیسا بلند کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ○

کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور (کس طرح) اس کو زینت دی ہے۔ اس میں کہیں درز تک نہیں ہے۔

(قٓ - ۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا، مَا تَرٰی

(وہی ہے) جس نے اوپر تلے سات آسمان

فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ، فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ○

(ملک ۔ ۳ تا ۵)

بنائے، (تو اے انسان) کیا تجھ کو رحمن کی (اس) کاریگری میں کوئی خرابی نظر آتی ہے (ذرا اس کی طرف) نظر کر، کیا تجھ کو (اس میں) کوئی دراڑ نظر آتی ہے۔ (ایک دفعہ نہیں) پھر دوبارہ نظر ڈال (ہر مرتبہ) تیری نظر تھکی ہاری تیری طرف لوٹ آئے گی اور (اے لوگو) ہم ہی نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم ہی نے ان چراغوں کو شیطانوں کے مارنے کی چیز بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے آگ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ، بَنٰهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ○

(والنّٰزعٰت ۔ ۲۷، ۲۸)

(اے کافرو بتاؤ) کیا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا (بنانا)، اللہ نے تو آسمان کو بنایا، اس کی چھت کو بلند کیا، پھر اسے ہموار کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۳۲)

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا لیکن (ان مناظر کو دیکھنے کے بعد بھی) وہ ہماری نشانیوں سے روگردانی کر رہے ہیں۔

آگے فرمایا (وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ) اور (کیا یہ) پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○

(الانبیآء ۔ ۳۱)

اور ہم ہی نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان (لوگوں) کو لے کر جھکولے نہ کھائے اور ہم ہی نے زمین میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ منزل مقصود پر پہنچ سکیں۔

آگے فرمایا (وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ) اور (کیا یہ) زمین (کی طرف نظر نہیں کرتے) کہ کیسی بچھائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ○
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ○
(والذّٰریٰت۔ ۴۷، ۴۸)

اور (اے رسول) آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور ہم بڑی وسعت دینے والے ہیں اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا اور ہم کتنا اچھا بچھانے والے ہیں۔

یہ کافر ہماری قدرت کے نمونے کیوں نہیں دیکھتے اور ان پر غور کیوں نہیں کرتے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ جو ان نمونوں کا خالق ہے بس وہی الٰہ ہے اور جو یہ سب کچھ پیدا کر سکتا ہے وہ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے (فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ) (اور اگر اس کے باوجود یہ کافر نہ مانیں) تو (اے رسول) آپ نصیحت کرتے رہیں، آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں (لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ) آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں (کہ زبردستی ان سے منوائیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○
(قٓ۔ ۴۵)

(اے رسول) ہمیں معلوم ہے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں لیکن آپ ان پر جبر کرنے والے تو (بنا کر) نہیں (بھیجے گئے، آپ کی ذمہ داری) تو بس اتنی ہے کہ آپ اس شخص کو قرآن (مجید) کے ذریعہ نصیحت کرتے رہیئے جو (میرے عذاب کی) وعید سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا، اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ، ○
(الشوریٰ۔ ۴۸)

تو (اے رسول) اگر یہ روگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو بس ہمارے احکام و پیغام وغیرہ) کا پہنچا دینا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَءَ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال

مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں پھر جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا مگر اس کے حق کے ساتھ (یعنی کلمہ کا حق ان سے لیا جائے گا) پھر ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں اِنَّمَآ اَنْتَ

الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جزء اول ص۲۸)

مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ یعنی آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

آگے فرمایا اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ مگر (ہاں) جس نے (اس نصیحت سے) منہ موڑا اور کفر کیا۔ (فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ تو اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دیگا (اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ) بے شک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ) پھر ہم کو ان (سب) سے حساب لینا ہے (یہ ہم سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو آپ کے ذمہ ان کو سزا دینا نہیں ہے سزا تو ہم دیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ۔ (الرعد۔ ۴۰)

آپ کی ذمہ داری تو بس یہ ہے کہ آپ (احکام الٰہی اور پیغامات ربانی کو) پہنچا دیں، پھر حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

عمل

اے لوگو، قدرتی مناظر کو دیکھئے اور ایمان لے آیئے۔

سورۂ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کو جمعہ کی نمازوں اور عید کی نمازوں میں پڑھا کرتے تھے اور اگر عید جمعہ کے دن واقع ہوتی تو عید کی نماز اور جمعہ کی نماز دونوں میں اس سورت کی تلاوت کرتے تھے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَءُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب مایقرأ فی صلوٰۃ الجمعۃ جزء اص۲۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں "سبح اسم ربك الاعلیٰ" اور "هل اتٰك حدیث الغاشیۃ" پڑھا کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ دونوں ایک دن جمع ہوتے تب بھی دونوں نمازوں میں انہی دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ والفجر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ
وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ هَلۡ
فِیۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾
اَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾
اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِیۡ
لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ ۙ﴿۸﴾

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ
بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾
الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَأَكْثَرُوا
فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ
عَلَيْهِمْ
رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ
رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

ترجمہ فجر کی قسم (۱) دس راتوں کی قسم (۲) جفت اور طاق کی قسم (۳) رات کی قسم جب جانے لگے (۴) کیا ان قسموں میں اہل عقل کے لئے (کوئی اہمیت) نہیں؟ (یقیناً ہے، تو پھر تم لوگ مخالفینِ رسول ضرور تباہ و برباد ہوں گے) (۵) (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا کیا (۶) جو ارم (کے رہنے والے) اور (بڑے بڑے) ستونوں والے تھے (۷) (یعنی وہ) جن کے مثل (دنیا کے) شہروں میں کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی (۸) اور (اے رسول کیا آپ نے) ثمود (کو نہیں دیکھا) جو وادی میں پتھر تراشا کرتے تھے (۹) (اور کیا آپ نے) میخوں والے فرعون کو (نہیں دیکھا) (۱۰) جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا (۱۱) اور ان میں بڑی کثرت کے ساتھ فساد مچایا کرتے تھے (۱۲) تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (۱۳) بے شک آپ کا رب (ان کی) گھات میں تھا (۱۴)

معانی ومصادر

(شَفْعٌ) شَفَعَ، یَشْفَعُ، شَفْعٌ (ف) جوڑا کر دینا، حق شفعہ دینا۔
(وَتْرٌ) وَتَرَ، یَتِرُ، وَتْرٌ وَتِرَةٌ (ض) طاق بنا دینا (وَتْرٌ = وِتْرٌ = فرد)
(یَسْرِیْ) سَرٰی، یَسْرِیْ، سُرًی وسَرْیَةٌ وسُرْیَةٌ وسِرَایَةٌ وسَرَیَانٌ (ض) رات کو جانا۔
(حِجْرٌ) حَجَرَ، یَحْجُرُ، حَجْرٌ وحَجْرَانٌ (ن) روکنا، حرام کرنا (حِجْرٌ = عقل، گود، حرام، گھوڑی)۔
(اِرَمٌ) اِرَمٌ = پتھر جو رہنمائی کے لئے گاڑ دیا جائے۔
(عِمَادٌ) عَمَدَ، یَعْمِدُ، عَمْدٌ (ض) قصد کرنا، چھت کے نیچے ستون لگانا۔
(عِمَادٌ = ستون، عَمَدٌ اور عُمُوْدٌ اس کی جمع ہیں)۔
(جَابُوْا) جَابَ، یَجُوْبُ، جَوْبٌ وتَجْوَابٌ (ن) پتھر پھاڑنا، پتھر تراشنا، قطع کرنا، عیب لگانا۔
(صَخْرٌ) صَخْرٌ = پتھر، صَخْرَةٌ کی جمع۔
(اَوْتَادٌ) اَوْتَادٌ = وَتَدٌ کی جمع، میخیں۔
(سَوْطٌ) سَاطَ، یَسُوْطُ، سَوْطٌ (ن) کوڑا مارنا، خلط ملط کر دینا، لڑائی میں حاضر ہونا، پلٹ دینا۔
(مِرْصَادٌ) رَصَدَ، یَرْصُدُ، رَصْدٌ ورَصَدٌ (ن) گھات میں بیٹھنا (مِرْصَادٌ = گھات میں بیٹھنے کی جگہ)

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالْفَجْرِ) فجر کی قسم۔
ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ○ صبح کی قسم جب وہ روشن ہو جائے۔

(اذا الشمس کورت۔ ۱۸)

آگے فرمایا (وَلَیَالٍ عَشْرٍ) اور دس راتوں کی قسم (وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ) جفت کی قسم اور طاق کی قسم (وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ) اور رات کی قسم جب جانے لگے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ○ رات کی قسم جب جانے لگے۔

(اذا الشمس کورت۔ ۱۷)

آیات زیر تفسیر میں جواب قسم مذکور نہیں لیکن آگے مختلف قوموں پر جو عذاب نازل ہوتے رہے ان کا بیان ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب قسم یہ ہے کہ اگر کفار جھٹلاتے رہے تو ایک نہ ایک دن عذاب آکر رہے گا۔

آگے فرمایا (هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ) کیا اہل عقل کے نزدیک ان قسموں کی کوئی اہمیت نہیں (کیوں نہیں یہ بڑی بھاری قسمیں ہیں اور ان بھاری قسموں کے کھانے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ عذاب آکر رہے گا) (اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ) (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا (اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ) جو ارم (کے رہنے والے) اور (بڑے بڑے) ستونوں والے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ○ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ○

(الشعراء۔ ۱۲۳ تا ۱۲۹)

(قوم) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں! بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں لہذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میری اجرت تو رب العالمین کے ذمہ ہے اور یہ کیا تمہاری روش ہے کہ تم ہر اونچی جگہ پر یادگار تعمیر کرتے ہو، (پھر وہاں کھیل تماشے کرتے ہو اور تم (بڑے بڑے مضبوط) محل اور قلعے بناتے ہو، شاید تم ہمیشہ (دنیا میں) رہو گے!

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قوم عاد کے لوگ بڑی بڑی اونچی اور مضبوط عمارتیں بناتے تھے جن میں بڑے بڑے ستون ہوتے تھے۔

آگے فرمایا (اَلَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ) جن کے مثل (روئے زمین کے تمام) شہروں میں کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی (یعنی قوم عاد بڑی مضبوط، طویل القامت اور طاقتور قوم تھی۔ ایسی قوم دنیا میں کبھی پیدا نہیں کی گئی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○

(ھود۔ ۵۲)

اور اے میری قوم، اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس سے توبہ کرو (کہ تم آئندہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرو گے، اگر احکام الٰہی پر چلو گے تو) اللہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا تمہاری قوت میں اضافہ پر اضافہ فرمائے گا اور (اے

میری قوم، میری بات مان لو) مجرم بن کر (میری بات سے) منہ نہ موڑو۔

قوم عاد میں قوت پہلے ہی سے موجود تھی۔ ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اگر تم ایمان لے آئے تو تمہاری قوت میں اللہ تعالیٰ اور اضافہ فرما دے گا۔ ان کی قوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۶۹)

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں ایک شخص کے ذریعہ تمہارے لئے نصیحت آئی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے۔ (اللہ کی نعمت کو) یاد کرو کہ اس نے قوم نوح کے بعد تمہیں خلیفہ بنایا اور (جسمانی) ساخت میں تم کو (ان کے مقابلہ میں) زیادہ طاقت اور قد و قامت عطاء فرمائی۔ (اللہ کی ان) نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

الغرض قوت اور جسم کے لحاظ سے قوم عاد بے نظیر قوم تھی لیکن وہ بھی اپنے کو عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے تو کفار مکہ کی کیا حقیقت ہے۔

آگے فرمایا (وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ) اور (اے رسول، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے) قوم ثمود کے ساتھ کیا کیا جو وادی میں پتھر تراشا کرتے تھے (اور پتھر تراش کر مکانات تعمیر کرتے تھے)۔ اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ○

(الشعراء۔ ۱۴۹)

اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر خوشی خوشی (اپنے لئے) گھر بناتے ہو (گویا تمہیں ہمیشہ یہاں رہنا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوگا)۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ

(الاعراف۔ ۷۴)

اور اے میری قوم، اللہ کی نعمت کو) یاد کرو کہ جب اس نے (قوم) عاد کے بعد تمہیں خلیفہ بنایا اور تمہیں زمین پر آباد کیا، تم میدانوں میں تو محل تعمیر کرتے ہو اور (پہاڑوں پر) پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔

پتھروں یا پہاڑوں کو تراش تراش کر مکانات تعمیر کرنا اس میں ان کی قوت کی طرف اشارہ ہے اور کفار مکہ کو ایک قسم کی تنبیہ ہے کہ جب اتنی قوت والی قوم کو ہم نے نیست و نابود کر دیا تو تمہاری کیا ہستی ہے۔

اگر تم ایمان نہیں لائے تو تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دیا جائیگا۔

آگے فرمایا (وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ) اور (اے رسول، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے) میخوں والے فرعون کے ساتھ کیا کیا (الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ) (قوم عاد، قوم ثمود اور قوم فرعون یہ وہ قومیں تھیں) جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا (احکام الٰہی سے سرتابی کرتے تھے اور کمزوروں پر ظلم کرتے تھے (فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ) اور ان (شہروں) میں کثرت سے فساد مچایا کرتے تھے۔

قوم عاد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ○
(الشعراء۔ ۱۳۰)

اور جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو جبر (و تشدد) کے ساتھ پکڑتے ہو۔

قوم ثمود کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○ (الاعراف۔ ۷۴)

اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو (اس کا شکر ادا کرو) اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

قوم فرعون کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ○
(الاعراف۔ ۱۲۷)

قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا کیا تو موسیٰ اور ان کی قوم کو (ایسی حالت میں چھوڑ دیگا کہ وہ ملک میں فساد مچاتے پھریں اور موسیٰ) تجھ سے اور تیرے معبودوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔ فرعون نے کہا ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر ڈالیں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں (وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا، فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ○
(النمل۔ ۱۴)

پھر جب (موسیٰ ان کے پاس پہنچے اور) ہماری آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں ان کے پاس آئیں تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔ انہوں نے ہٹ دھرمی اور تکبر سے ان کا انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں کو ان کے متعلق یقین ہو گیا تھا (کہ وہ واقعی معجزے ہیں، جادو نہیں ہیں) تو (اے رسول) آپ دیکھ لیں کہ فساد کرنے والوں کا انجام

کیسا ہوا۔

الغرض یہ تینوں قومیں جن کا ذکر ان آیات میں ہے بڑی زبردست قومیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو ان کی قوت اور حشمت ان کے کچھ کام نہ آئی (فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ) (اے رسول) آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ) بے شک آپ کا رب (ان کی) گھات میں تھا (وقت مقررہ پر عذاب بھیج کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا)

ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں وقت مقررہ پر عذاب آئے گا اور انہیں ہلاک کر دیگا اور کفار کو ڈرایا گیا ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو وہ دن دُور نہیں کہ جس طرح ان قوموں کو ہلاک کیا گیا انہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا تینوں قوموں پر جو عذاب نازل ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ۝

(الحاقۃ ۔ ۴ تا ۱۰)

(یہ لوگ قیامت کو جھٹلا رہے ہیں تو کیا ہوا، ان سے پہلے) ثمود اور عاد نے بھی اس کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا تو ثمود تو بجلی کی کڑک سے ہلاک کر دئے گئے اور عاد کو انتہائی تیز آندھی سے ہلاک کیا گیا۔ اللہ نے اس (آندھی) کو سات منحوس راتیں اور آٹھ منحوس دن ان پر مسخر کر دیا تو (اے رسول اگر) آپ (عذاب کے بعد) ان لوگوں کو دیکھتے (تو یہ دیکھتے کہ) وہ اس طرح (زمین پر) پڑے ہوئے ہیں گویا کہ کھجور کے گرے ہوئے تنے ہیں۔ تو کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتے ہیں اور (اے لوگو) فرعون نے اور اس سے پہلے کی (متعدد) قوموں نے اور کئی بستیوں والوں نے گناہ کیا، (اور) اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بڑی سخت سزا میں پکڑ لیا۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا اہتمام کیجئے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ
رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ
رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا
ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ
فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا
بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾
وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ
اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا

جَنًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ
دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ
صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِآيْٓءَ يَوْمَئِذٍ
بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ
وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ
أَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾
يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾

اِرْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ
جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

ترجمہ تو (اے رسول) انسان (کی بھی عجیب حالت ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے، عزت بخشتا ہے اور نعمت سے سرفراز فرماتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی (۱۵) اور جب اسے آزماتا ہے اور اس پر اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا (۱۶) (اللہ بلاوجہ) ہرگز (ایسا) نہیں (کرتا) بلکہ (ایسا اسی وقت کرتا ہے جب) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے (۱۷) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے (۱۸) میراث کے مال کو سمیٹ کر (ناجائز طریقے سے) کھا جاتے ہو (۱۹) اور مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو (۲۰) (قیامت کے متعلق کافروں کا خیال) ہرگز (صحیح) نہیں (وہ آئے گی اور ضرور آئے گی) جب زمین ہموار کر دی جائے گی (۲۱) آپ کا رب آئے گا اور فرشتے بھی صف بصف آئیں گے (۲۲) اس دن جہنم کو بھی لایا جائے گا تو اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا لیکن اس دن نصیحت کہاں (فائدہ دے گی) (۲۳) (انسان) کہے گا کاش میں نے اپنی (اس) زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (۲۴) تو اس دن (اللہ ان کو ایسا عذاب دے گا کہ) اس جیسا عذاب کسی نے نہ دیا ہوگا (۲۵) اور (ایسا جکڑے گا کہ) کسی نے ایسا نہ جکڑا ہوگا (۲۶) (اور جو سعید روح ہوگی اس سے کہا جائے گا) اے اطمینان والی روح (۲۷) اپنے رب کی طرف چل، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (۲۸) تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا (۲۹) اور میری جنت میں داخل ہو جا (۳۰)

معانی و مصادر

(اِبْتَلٰی) اِبْتَلٰی، یَبْتَلِیْ، اِبْتِلَآءٌ (باب افتعال) آزمائش کرنا۔
(نَعَّمَ) نَعَّمَ، یُنَعِّمُ، تَنْعِیْمٌ (باب تفعیل) خوشحال بنانا۔
(اَهَانَ) اَهَانَ، یُهِیْنُ، اِهَانَةٌ (باب افعال) توہین کرنا۔
(تَحٰٓضُّوْنَ) تَحَاضَّ، یَتَحَاضُّ، تَحَاضٌّ (باب تفاعل) ترغیب دینا۔

(تُرَاثٌ) وَرِثَ، یَرِثُ، وِرْثٌ واِرْثٌ واِرْثَةٌ ورِثَةٌ وتُرَاثٌ (ع) وارث ہونا۔
(لَمٌّ) لَمَّ، یَلُمُّ، لَمٌّ (ن) جمع کرنا اور ملا دینا۔
(جَمٌّ) جَمَّ، یَجُمُّ، جَمٌّ (ن) زیادہ ہونا، کثرت سے جمع ہونا (جَمٌّ = بڑی تعداد یا مقدار
(دَكٌّ) دَكَّ، یَدُكُّ، دَكٌّ (ن) گرا کر زمین کے برابر کر دینا۔
(یُوْثِقُ) اَوْثَقَ، یُوْثِقُ، اِیْثَاقٌ (باب افعال) رسّی سے باندھنا۔ (وَثَاقٌ = وِثَاقٌ = جس چیز سے باندھا جائے)۔
(رَاضِیَةٌ) (مَرْضِیَّةٌ) رَضِیَ، یَرْضٰی، رِضًی ورُضًی ورِضْوَانٌ ورُضْوَانٌ ومَرْضَاةٌ (س) راضی ہونا (مَرْضِیَّةٌ = راضی کی گئی، پسندیدہ)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ) تو (اے رسول) انسان (کی بھی عجیب حالت ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے، عزت بخشتا ہے اور نعمت سے سرفراز فرماتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی (وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ) اور جب اُسے آزماتا ہے اور اس پر اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا (كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ) (اللہ بلاوجہ) ہرگز (ایسا) نہیں کرتا بلکہ (ایسا اس وقت ہوتا ہے جب) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے (وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے (وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا) میراث کے مال کو سمیٹ کر (ناجائز طور سے) کھا جاتے ہو (وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا) اور مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو (کہ جائز ناجائز کی مطلق پرواہ نہیں کرتے، ہر وقت مال کی محبت اور اس کی افزائش میں گرفتار رہتے ہو۔ یہ ہیں تمہاری بداعمالیاں جن کی وجہ سے رزق تنگ ہو جاتا ہے۔ رزق کی تنگی کا سبب تم خود ہوتے ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاوجہ منسوب کرتے ہو۔
اللہ تعالیٰ کسی کو نعمت سے سرفراز کر کے اس کی نعمت کو اس وقت تک نہیں چھینتا جب تک وہ ایسی بات نہ کرے جس کی سزا میں اس سے وہ نعمت چھین لی جائے۔ جب تک کوئی شخص صالح اعمال کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمت نہیں چھینتا لیکن جب وہ اپنی حالت بدل دیتا ہے اور صالح اعمال کے بجائے بُرے اعمال کرنے لگتا ہے تو مصیبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○
(الانفال۔ ۵۳)

یہ (سزا ان کو اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے) اللہ تو کسی قوم کو نعمتوں سے مالا مال کر کے ان نعمتوں کو اس وقت تک (مصائب و آلام سے) نہیں بدلتا

جب تک وہ خود ہی اپنی (مؤمنانہ) حالت (کفر کی حالت سے) نہ بدل دیں اور (اے کافرو، اچھی طرح خبردار ہو جاؤ) بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے (وہ تمہاری حرکتوں سے اچھی طرح واقف ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

(الرعد۔ ۱۱)

اللہ کسی قوم کی خوشحالی کو جو اسے (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دے (جس حالت کے انعام میں وہ خوشحالی اسے عطاء کی گئی تھی) اور جب اللہ کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ مصیبت ٹل نہیں سکتی اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی ان لوگوں کی مدد کر سکتا ہے۔

آگے فرمایا (كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا) (قیامت کے متعلق کافروں کا خیال) ہرگز (صحیح) نہیں (وہ آئے گی اور ضرور آئے گی وہ اس وقت آئے گی) جب زمین ہموار کر دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝

(اذا السماء انشقت۔ ۳)

جب زمین کھینچی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝

(طٰہٰ۔ ۱۰۵ تا ۱۰۷)

اور (اے رسول، لوگ) آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دے گا پھر ان کو ہموار چٹیل میدان میں تبدیل کر دیگا (اے رسول) آپ کو اس (میدان) میں نہ تو کوئی موڑ نظر آئے گا اور نہ کوئی ٹیلا۔

(وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا) اور (اے رسول جب) آپ کا رب آئے گا اور فرشتے صف بصف آئیں گے (وَجِآءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى) اور دوزخ کو بھی لایا جائے گا تو اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا لیکن اس دن نصیحت کہاں (فائدہ

دے گی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ○ (والنّٰزعٰت۔ ۳۴ تا ۳۶)

پھر جب وہ بڑی آفت آئے گی اس دن انسان کو (اپنے) اعمال یاد آئیں گے۔ (اس دن) دوزخ ہر دیکھنے والے کے سامنے لائی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قُدَّامَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من نوقش الحساب عذب جزء ۸ ص۱۴۲ وروی مسلم نحوہٗ فی صحیحہ فی کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ جزء اول ص۳۲۶)

قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص سے اللہ بات کرے گا۔ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو اُسے کچھ نظر نہیں آئے گا پھر وہ اپنی سیدھی طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اعمال کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا، پھر وہ اپنی الٹی طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اپنے اعمال کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر وہ سامنے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی تو تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ دوزخ سے بچے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کے راستہ میں دے کر) سہی۔

(نوٹ :۔ خط کشیدہ عبارت صرف صحیح مسلم میں ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب فی شدۃ نار جہنم جزء ۲ ص۵۳۵)

اس دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو دوزخ کو کھینچ رہے ہوں گے۔

آگے فرمایا (يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ) انسان کہے گا کاش میں نے اپنی (اس) زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (یعنی کاش میں نے دنیا کی زندگی میں نیک عمل کئے ہوتے) (فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ) پھر اس دن (اللہ ان کو ایسا عذاب دے گا کہ) اس جیسا عذاب کسی نے نہ دیا ہوگا (وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ) اور ایسا جکڑے گا کہ) کسی نے ایسا نہ جکڑا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○
(اذا السماء انشقت ۔ ۲۴)

تو (اے رسول) آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ مَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○
(الحشر ۔ ۴)

یہ (عذاب ان کو اس لئے ہوگا) کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے تھے اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ○ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ○ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ○
(الحاقۃ ۔ ۳۰ تا ۳۷)

(اللہ حکم دیگا) اسے پکڑ لو اور اس کے (گلے میں) طوق پہنا دو پھر اس کو دوزخ میں داخل کر دو پھر ایک زنجیر سے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو۔ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا تو آج اس کا یہاں نہ کوئی دوست ہے اور نہ (اس کے لئے یہاں) کوئی کھانا ہے سوائے دھوون کے جس کو گناہگاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
(الرعد ۔ ۵)

اور (اے رسول) اگر آپ کو (کسی بات پر) تعجب ہو تو ان کے اس قول پر واقعی تعجب ہونا چاہئے (جب وہ یہ کہتے ہیں) کیا جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو ہم (پھر) از سر نو پیدا ہوں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب (کی قدرت) کا انکار کیا، یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق ڈالے جائیں اور یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(اے رسول، پھر اس وقت) ہم کافروں کی

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
(سبا۔ ۳۳)

گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ جو عمل وہ (دنیا میں) کرتے رہتے تھے بس ان کا بدلہ انہیں ملے گا (کسی پر ظلم نہیں ہوگا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○
(ھل اتیٰ۔ ۴)

ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

آگے فرمایا (يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ) (اور جو سعید روح ہوگی اس سے کہا جائے گا) اے اطمینان والی روح (اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً) اپنے رب کی طرف چل، تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی (فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ) تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا (وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ) اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ، وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ○
(النسآء۔ ۶۹، ۷۰)

اور جو شخص بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو ایسے لوگوں کو ان لوگوں کی رفاقت نصیب ہوگی جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین کی اور ان لوگوں کی رفاقت کتنی اچھی رفاقت ہے۔ یہ فضل ہے جو اللہ کی طرف سے عطاء ہوتا ہے اور (وہی خوب جانتا ہے کہ اپنا فضل کس کو عطاء کرے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بات کو) جاننے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

عمل

اے ایمان والو، یتیم کی عزت کیا کیجئے، اس کو ذلیل نہ سمجھا کیجئے، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کیجئے۔ ناجائز طریقے سے کسی کا مال نہ کھایا کیجئے، مال سے بہت زیادہ محبت نہ کیجئے، آخرت کے لئے نیک عمل کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ لا اُقسم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ
حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ كَبَدٍ ④ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ
مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨
وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ
مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ
كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ
نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ترجمہ میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں ① (اے رسول، اس شہر کو ایک اور شرف بھی حاصل ہے، وہ یہ کہ) آپ اس شہر کے رہنے والے ہیں ② اور باپ کی قسم اور اولاد کی قسم ③ ہم نے انسان کو (ایسا بنایا ہے (کہ کسی نہ کسی) تکلیف میں (مبتلا رہتا ہے) ④ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قادر نہیں ہوگا ⑤ وہ یہ کہتا ہے میں نے بہت سا مال برباد کیا (میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا) ⑥ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں ⑦ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں ⑧ زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے ⑨ اور کیا ہم نے اس کو (اچھے اور برے) دونوں راستے نہیں بتائے ⑩ لیکن وہ گھاٹی سے ہو کر نہ نکلا ⑪ اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے ⑫ (گھاٹی یہ ہے) غلام کا آزاد کرانا ⑬ یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ⑭ رشتہ دار یتیم کو ⑮ یا خاک نشین محتاج کو ⑯ پھر وہ (صرف یہی کام نہ کرے بلکہ وہ) ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے، صبر کی وصیت کرتے رہے ⑰ یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں ⑱ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں ہاتھ والے ہیں ⑲ ان پر آگ بند کر دی جائے گی ⑳

معانی و مصادر (حِلٌّ) حَلَّ، یَحُلُّ، حِلٌّ و حَلَلٌ و حُلُوْلٌ (ن، ض) اترنا، رہنا۔ (حِلٌّ = اترنے والا، رہنے والا)۔
(کَبَدٌ) کَبَدَ، یَکْبُدُ، کَبْدٌ (ن، ض) قصد کرنا، مشقت میں ڈالنا (کَبَدٌ = مشقت)۔
(لُبَدٌ) لَبَدَ، یَلْبُدُ، لُبُوْدٌ (ن) اوپر تلے ہونا، بعض کا بعض پر سوار ہونا (لُبَدٌ = کثیر)۔

(نَجْدَیْن) نَجَدَ، یَنْجُدُ، نُجُوْدٌ (ن) واضح ہونا، بہنا (نَجْدٌ = بلند راستہ، چھاتی)۔
(اِقْتَحَمَ) اِقْتَحَمَ، یَقْتَحِمُ، اِقْتِحَامٌ (باب افتعال) تحقیر کرنا، غائب ہونا، کسی کام میں نفس کو شدت سے ڈالنا۔
(عَقَبَةٌ) عَقَبَ، یَعْقِبُ، عَقْبٌ وعُقُوْبٌ وعَاقِبَةٌ (ض) بعد میں آنا، جانشین ہونا (عَقَبَةٌ = گھاٹی، پہاڑ میں سخت چڑھائی)۔
(فَكٌّ) فَكَّ، یَفُكُّ، فَكٌّ (ن) واضح کرنا، کھولنا۔
(مَسْغَبَةٌ) سَغَبَ، یَسْغُبُ، سَغْبٌ وسُغُوْبٌ وسَغَبٌ وسَغَابَةٌ وسَغْبَةٌ (ن) بھوکا ہونا (مَسْغَبَةٌ = بھوک)
(مَقْرَبَةٌ) قَرِبَ، یَقْرَبُ، قُرْبٌ وقُرْبَانٌ (س) قریب ہونا (مَقْرَبَةٌ = رشتہ)
(مَتْرَبَةٌ) تَرِبَ، یَتْرَبُ، تَرَبٌ ومَتْرَبٌ (س) محتاج ہونا (مَتْرَبَةٌ = مفلسی جو خاک نشین بنا دے)۔
(تَوَاصَوْا) تَوَاصٰی، یَتَوَاصٰی، تَوَاصِیْ (باب تفاعل) باہم وصیت کرنا۔
(مَرْحَمَةٌ) رَحِمَ، یَرْحَمُ، رَحْمَةٌ ومَرْحَمَةٌ ورُحْمٌ ورُحْمٌ (س) رحم کرنا۔
(مَیْمَنَةٌ) یَمَنَ، یَیْمَنُ، یُمْنٌ ومَیْمَنَةٌ (ف، س، ک) مبارک ہونا۔ یَمَنَ، یَیْمِنُ و یَامِنُ، یَمْنٌ (ض) سیدھی طرف جانا (مَیْمَنَةٌ = داہنی)
(مَشْئَمَةٌ) شَأَمَ، یَشْئَمُ، شَأْمٌ (ف) منحوس ہونا۔ (مَشْئَمَةٌ = بایاں، منحوس)۔
(مُؤْصَدَةٌ) اَوْصَدَ، یُوْصِدُ، اِیْصَادٌ (باب افعال) منہ ڈھانکنا، دروازہ بند کرنا (مُؤْصَدَةٌ = ڈھانکی ہوئی)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں (وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ) اور (اے رسول، میرا اس شہر کی قسم کھانا ہی اس شہر کی عظمت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس شہر کو ایک اور شرف بھی حاصل ہے وہ یہ کہ) آپ اس شہر کے رہنے والے ہیں۔
کعبہ کی وجہ سے جو ہمیشہ سے توحید اور اسلام کا مرکز رہا ہے مکہ معظمہ کو بڑا شرف حاصل ہے۔
اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا،

(اٰل عمرٰن - ۹۶، ۹۷)

سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے، وہ بابرکت ہے اور تمام اقوام عالم کے لئے رہنما ہے۔ اس گھر میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے (اللہ کے) اس گھر میں جو داخل

ہوگیا وہ امن وامان میں آگیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ۔ (المائدۃ۔ ۹۷)

اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر قرار دیا ہے (تاکہ) لوگ (وہاں امن کے ساتھ) قیام کرسکیں۔

مکہ معظمہ کے متعلق جملہ مسائل:

(۱) مکہ معظمہ کا احترام کرے، نہ وہاں کا درخت کاٹے، نہ کانٹا توڑے، نہ وہاں کی گھاس کاٹے سوائے اذخر کے، نہ وہاں سے شکار بھگائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اٹھائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ (صحیح بخاری کتاب الحج باب لایحل القتال بمکۃ جزء ۳ ص۱۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم مکۃ وصیدھا جزء اول ص۵۶۸)

ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد قائم رہے گا اور نیت باقی رہے گی جب تم سے جہاد کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو نکل کھڑے ہوا کرو۔ یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے اس کو حرمت دی ہے اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس شہر میں لڑنا جائز نہیں تھا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے جائز ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کی حرمت پھر قیامت تک کے لئے قائم ہوگئی اس کا کانٹا نہ توڑا جائے، اس کا شکار نہ ہانکا جائے، اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔ وہاں کی سبزی نہ اکھاڑی جائے۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول مگر اذخر کی اجازت دے دیجئے وہ ہمارے لوہاروں اور ہمارے گھروں کے کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

(۲) مکہ معظمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّحْمِلَ بِمَکَّۃَ السِّلَاحَ (صحیح مسلم کتاب الحج باب النہی عن حمل السلاح مکۃ بلاحاجۃ ۱/۵۷)

مکہ میں ہتھیار لے کر جانا تم میں سے کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

③ مکہ معظمہ میں خونریزی نہ کرے۔ وہاں جو آجائے اسے امن دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ○ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ○ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ○

(والتین والزیتون ۔ ۱ تا ۳)

انجیر کی اور زیتون کی قسم اور سینین پہاڑ کی قسم اور اس امن والے شہر کی قسم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِیٍٔ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِکَ بِھَا دَمًا وَلَا یَعْضِدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ (صحیح بخاری کتاب الحج باب لا یعضد شجر الحرم جزء ۳ ص ۱۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم مکۃ وصیدھا جزء اول ص ۴۲۸)

مکہ کو اللہ نے حرمت بخشی ہے، لوگوں نے اس کو حرمت نہیں بخشی لہٰذا جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے اور وہاں کا درخت کاٹے پھر اگر کوئی شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال سے رخصت کی دلیل لے تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی، تم کو اجازت نہیں دی اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے اجازت ملی تھی اور آج اس کی حرمت لوٹ کر ویسی ہی ہو گئی ہے جیسی کل تھی۔

④ مکہ معظمہ کو تمام روئے زمین سے افضل اور سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔

حضرت عبداللہ بن عدی فرماتے ہیں :۔
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَۃِ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنَّکِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے: اے مکہ، اللہ کی قسم تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک

(رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب المناقب باب فی فضل مکۃ جزء ۲ صـ ۶۱۹)

اللہ کی ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اور اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو (کبھی) نہ نکلتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّ اَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ۔ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب المناقب باب فی فضل مکۃ جزء ۲ صـ ۶۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور تو مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوا تیرے کہیں نہ رہتا۔

آگے فرمایا (وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ) اور باپ کی قسم اور اولاد کی قسم (لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ) ہم نے انسان کو (ایسا) بنایا ہے (کہ کسی نہ کسی) تکلیف میں (مبتلا رہتا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَّخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الامل وطولہ جزء ۸ صـ ۱۱۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع شکل بنائی پھر اس کے بیچ میں ایک لکیر کھینچی جو مربع شکل سے باہر نکل گئی پھر اس لکیر کے اردگرد کئی چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچی پھر فرمایا (مربع کے اندر) جو لکیر ہے وہ آدمی (کے مثل) ہے اور یہ مربع شکل جو اسے گھیرے ہوئے ہے اس کی موت ہے اور یہ لکیر جو مربع شکل کے باہر تک چلی گئی ہے اس کی آرزو ہے۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدبایا اگر اس سے بھی بچ گیا تو تیسری نے دبوچ لیا۔

آگے فرمایا (اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ) کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قادر نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ○ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ○

(لیکن افسوس انسان کو کیا ہو گیا ہے۔ موت کا منظر وہ اکثر دیکھتا رہتا ہے) پھر بھی نہ تو

أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ○ ثُمَّ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ○
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ○
أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُمْنٰى ○ ثُمَّ
كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ○ فَجَعَلَ مِنْهُ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ○ أَلَيْسَ
ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ○
(لا اقسم بیوم القیمۃ - ۳۱ تا ۴۰)

(قیامت کی) تصدیق کرتا ہے نہ نماز پڑھتا ہے۔ بلکہ (قیامت کو) جھٹلاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیتا ہے۔ (تو اے انسان، تیری ان حرکتوں کی وجہ سے) تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے۔ پھر خرابی پر خرابی ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا (اسے حساب وکتاب کے لئے زندہ نہیں کیا جائے گا)۔ (اس کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے) کیا وہ نطفہ کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا تھا۔ پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنا پھر اللہ نے اس کو (انسان) بنایا اور اس کے اعضاء کو) درست کیا۔ پھر اس کی دو جنسیں بنائیں (یعنی مرد اور عورت کیا (جس ہستی نے پہلی مرتبہ انسان کو پیدا کیا) وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دے۔

الغرض انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا، کوئی اس سے باز پرس نہیں کرے گا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ اسے دوبارہ زندہ کریگا اور پھر اس سے اس کے اعمال کا حساب لے گا (يَقُوْلُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا) وہ کہتا (پھرتا) ہے میں نے بہت سا مال برباد کیا (میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا) (أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ) کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں (ہم نے اسے بداعمالیاں کرتے دیکھا ہے اور ہم اس سے ان بداعمالیوں کا حساب لیں گے (أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ) کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں (وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ) (اور کیا ہم نے اسے) زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے (وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ) اور کیا ہم نے اس کو (اچھے اور برے) دونوں راستے نہیں دکھائے۔

دنیاوی زندگی کے لحاظ سے آنکھیں، زبان اور ہونٹ بڑی نعمتیں ہیں، دینی لحاظ سے اچھے اور برے راستے کی تمیز ہو جانا سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اور دنیا دونوں جگہ سرخرو ہونے کے لئے انسان کو اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا لیکن انسان بڑا بدبخت نکلا (فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ) پھر بھی گھاٹی کو پار نہ کر سکا (وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ گھاٹی (سے ہماری) کیا مراد ہے (فَكُّ رَقَبَةٍ) (گھاٹی سے مراد ہے) غلام آزاد کرانا (أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ) یا بھوک کے دن کھانا کھلانا (يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ) رشتہ دار یتیم کو (أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ)

یا خاک نشین محتاج کو۔

گھاٹی دو پہاڑوں کے درمیان دشوار گذار راستہ کو کہتے ہیں تو جس طرح اس میں سے ہو کر گذرنا اور اس کو پار کرنا دشوار ہوتا ہے اسی طرح غلام کو آزاد کرانا اور بھوکے رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین غریب کو کھانا کھلانا دشوار ہوتا ہے۔ بخل انسان کو ان کاموں میں مال صرف کرنے سے باز رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

(النسآء - ۱۲۸)

ہر انسان (فطرۃً) بخل کی طرف مائل ہوتا ہے (نہ مرد مہر دینا چاہے گا اور نہ عورت اپنا حق چھوڑنا پسند کرے گی لیکن اللہ بخل و حرص کو پسند نہیں کرتا، وہ تو یہ حکم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیکی و احسان کرتے رہو) اور اگر تم نیکی و احسان کرتے رہے اور (اللہ سے) ڈرتے رہے تو اللہ (تمہاری نیکیوں کو ضائع نہیں کرے گا (وہ) تمہارے اعمال سے باخبر ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (الحشر۔ ۹)

اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

(التغابن - ۱۶ و ۱۷)

اور (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے رہو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے اور جو شخص نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (اے ایمان والو) اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا کر دیگا۔ تمہیں معاف کر دیگا اور اللہ بڑا قدر دان اور بردبار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ○ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ

اگر وہ تم سے (اپنے لئے) مال طلب کرے اور بار بار اپنے سوال کو دوہرائے تو تم بخل کرو گے اور اللہ تمہاری کدورتوں کو ظاہر کر دے گا (جو مال کو خرچ کرنے کے سلسلہ میں تمہارے

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ○

(محمد - ۳۷، ۳۸)

دلوں میں پوشیدہ ہیں) دیکھو! تم ہی تو وہ لوگ ہو کہ جب تم کو (اس لئے) بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے وہ (درحقیقت) اپنے ہی سے بخل کرتا ہے (اس میں اسی کا نقصان ہے۔ اے لوگو) اللہ تو غنی ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم (اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے) منہ موڑو گے تو اللہ تمہارے بدلے دوسروں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح (بخیل) نہیں ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُنْفِقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا یُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰی جِلْدِهٖ حَتّٰی تُخْفِیَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِیْلُ فَلَا یُرِیْدُ اَنْ یُّنْفِقَ شَیْئًا اِلَّا لَزِقَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَکَانَهَا فَهُوَ یُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰة باب مثل المتصدق والبخیل جزء ۲ صـ ۱۴۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰة باب مثل المنفق والبخیل جزء اول صـ ۳۰۸)

بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں۔ خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کرتا پھیل جاتا ہے اور لمبا چوڑا ہو کر سارا بدن ڈھانک دیتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کی پوریں بھی ڈھک جاتی ہیں اور (کرتا لمبا ہونے کی وجہ سے) قدموں کے نشان بھی مٹا دیتا ہے۔ اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نعمتیں دیں تو اسے چاہئے تھا کہ ان کا شکر ادا کرتا اور غلاموں کو آزاد کراتا، یتیموں اور مسکینوں کو کھلاتا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکا۔ یہ دشوار کام وہ نہیں کر سکا۔ یہ اس کی ناشکری ہے۔

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ اِمْرَاً مُّسْلِمًا اسْتَنْقَذَ

جو شخص کسی مسلم غلام کو آزاد کرے تو اللہ تعالےٰ

اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ (صحیح بخاری کتاب العتق باب فی العتق وفضلہ جزء ۳ ص۱۸۸ و صحیح مسلم کتاب العتق باب فضل العتق جزء اول ص۶۵۷) و اللفظ للبخاری)

اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے میں دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں :۔

قُلْتُ (یَارَسُوْلَ اللّٰہِ) فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاھَا ثَمَنًا وَّ اَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا (صحیح بخاری کتاب العتق باب ای الرقاب افضل جزء ۳ ص۱۸۸)

میں نے کہا (اے اللہ کے رسول) کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اس کے مالک کو بہت پسند ہو۔

(نوٹ :۔ رشتہ دار، یتیم اور مسکین کے حقوق کے سلسلہ میں سورۂ نساء کی آیت ۳۶ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَاُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ (صحیح بخاری کتاب العلم باب تعلیم الرجل امۃ جزء اول ص۳۵ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا جزء اول ص۷۵)

تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا دوسرا وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے اور تیسرا وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس سے صحبت کرتا ہو پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم دے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

لونڈی اور غلام کو آزاد کرنے کے جملہ مسائل !

① لونڈی اور غلام کو آزاد کرے اور روپیہ خرچ کر کے دوسروں سے بھی آزاد کرائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

(البقرۃ۔ ۱۷۷)

(اصل نیکی تو ان لوگوں کی ہے) جو مال کی محبت کے باوجود اسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں پر اور غلاموں کے آزاد کرانے میں خرچ کرتے ہیں۔

(۲) جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو کفارہ میں ایک مؤمن غلام، لونڈی آزاد کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا.

(المجادلۃ۔ ۳)

اور (اے ایمان والو) جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر (اگر) وہ اپنے (اس) قول سے رجوع کریں تو (ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو) ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں۔

(۳) جو شخص قسم کھائے اور پھر قسم توڑ دے تو اسے چاہئے کہ کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ۔

(المآئدۃ۔ ۸۹)

(اے ایمان والو) اللہ تمہاری لغو قسموں (کے توڑنے) پر تم سے کوئی مؤاخذہ نہیں کرے گا لیکن ان قسموں (کے توڑنے) پر (ضرور) تم سے مؤاخذہ کرے گا جن قسموں کو تم نے پختہ کیا ہو، (ایسی) قسموں (کے توڑنے) کا کفّارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا ایسا کھانا کھلانا ہے جو (عموماً) تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

(۴) کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دے تو کفّارے میں ایک مؤمن غلام (یا لونڈی) آزاد کرے۔ اگر وہ مؤمن جس کو قتل کیا ہے دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو یا کسی ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہو جس سے مسلم قوم کا معاہدہ ہو تو ایسی صورت میں ایک غلام آزاد کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ۔

(النسآء۔ ۹۲)

جو شخص کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دے تو کفارے میں ایک مؤمن غلام (یا لونڈی) آزاد کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اگر مقتول مؤمن ہو لیکن اس کا تعلق تمہاری دشمن

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ۔ (النساء - ۹۲)

قوم سے ہو تو اس صورت میں بھی (بطور کفارہ) ایک مؤمن غلام آزاد کرے اور اگر مقتول کا تعلق ایسی قوم سے ہو جس قوم سے تمہارا معاہدہ ہو تو پوری دیت بھی ادا کرے اور ایک مؤمن غلام بھی آزاد کرے۔

⑤ سورج گرہن ہو تو غلام آزاد کرے۔

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں:۔

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ (صحیح بخاری کتاب الکسوف باب من احب العتاقة فی کسوف الشمس جزء ۲ ص ۴۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

⑥ رمضان کا روزہ قصداً توڑے تو ایک غلام (یا لونڈی) آزاد کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَأَتِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ رَمَضَانَ) وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیٔ وباب اذا جامع فی رمضان جزء ۳ ص ۴۱)۔

ایک بار ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا اور میں روزہ دار تھا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک غلام مل سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔

⑦ اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں پھر ایک مالک اپنے حصہ کی حد تک اس غلام کو آزاد کر دے تو اس شخص پر لازم ہے کہ اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو اسے پورا آزاد کرا دے۔ اس غلام کی قیمت کا عدل کے ساتھ اندازہ لگایا جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس غلام کو اس حد تک آزاد سمجھا جائے جس حد تک وہ آزاد کر دیا گیا یا غلام سے

اس کی بقیہ قیمت کے برابر مزدوری کرائی جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے لیکن غلام پر مزدوری کرنے کے لئے جبر نہ کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِى الْمَمْلُوْكِ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلِّهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْتِقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ (صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اعتق عبدًا بین اثنین جزء ۳ صـ۱۸۹)

جو شخص غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دے اس پر پورا آزاد کرانا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو۔ اگر اتنا مال نہ ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے پھر جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے اتنا ہی حصہ آزاد سمجھا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ شَقِيْصًا فِىْ مَمْلُوْكٍ وَخَلَاصُهٗ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِىَ بِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ (صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اعتق نصیبا فی عبد ولیس لہٗ مال جزء ۳ صـ۱۹۰)

جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس کو اپنے مال سے اس کا آزاد کرانا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو ورنہ اس کی قیمت لگا کر غلام سے مزدوری کرائے اور اس کی مزدوری سے حاصل شدہ رقم سے غلام کا بقیہ حصہ آزاد کر دے لیکن مزدوری کے سلسلہ میں اس پر مشقت نہ ڈالی جائے۔

(۸) اگر کوئی شخص اپنے غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کر دے تو وہ کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے پاس مال نہ ہو۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّىْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ (صحیح مسلم کتاب الأیمان باب جواز بیع المدبر جزء ۲ صـ۳۳)

ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا۔ اس بات کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے (غلام کو بلوایا اور کہا) اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے۔ نعیم بن عبداللہ (نے کہا: میں۔ الغرض انہوں) نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درہم اس انصاری شخص کو دے دئے۔

⑨ مفلس آدمی موت کے وقت اپنے تمام غلام آزاد نہ کرے بلکہ قرعہ ڈال کر غلاموں کی صرف تہائی تعداد آزاد کرے۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا (صحیح مسلم کتاب الایمان باب من اعتق شرکالہ فی عبد جزء ۲ ص۳۳)

ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلاموں کو آزاد کیا۔ اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلوایا۔ پھر ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی۔ دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا اور اس (آزاد کرنے والے کو) سختی سے ملامت کی۔

⑩ آزاد کردہ غلام کی میراث (بطور عصبہ) اس شخص کا حق ہے جس نے اسے آزاد کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ (صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا قال المکاتب اشتری واعتقنی فاشتراہ لذالک جزء ۳ ص۳ وصحیح مسلم کتاب العتق باب انما الولاء لمن اعتق جزء اول ص۲۵۴)

آزاد کردہ غلام کی میراث بحیثیت عصبہ اس شخص کو ملے گی جو اسے آزاد کرے۔

⑪ جس لونڈی سے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ لونڈی نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں تقسیم کی جائے۔ مالک اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن مالک کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَالَ لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوْهَبْنَ وَلَا يُوْرَثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا دَامَ حَيًّا فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ (رواہ الدارقطنی فی کتاب المکاتب جزء ۲ ص۳۸۱ رواتہ ثقات نیل جزء ۶ ص۸۲ ۔ سندہ صحیح)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات الاولاد کو بیچنے سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا وہ نہ بیچی جائیں، نہ ہبہ کی جائیں، نہ ورثہ میں تقسیم کی جائیں۔ ان کا مالک جب تک زندہ رہے ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جب وہ مر جائے گا تو وہ آزاد ہو جائیں گی۔

(۱۲) اگر کوئی شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ عَتِيقٌ۔ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۵۵)

جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو جائے گا۔

(۱۳) اگر غلام کی آزادی کو مشروط کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

حضرت سفینہ رض فرماتے ہیں:۔

اَعْتَقَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَنْ اَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۲ ص ۱۵۵)

مجھے ام سلمہ رض نے اس شرط پر آزاد کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کی خدمت کرتا رہوں۔

(نوٹ:۔ غلام کے حقوق سورۂ نساء کی آیت ۳۶ کی تفسیر میں اور مکاتب غلام کے مسائل سورۂ نور کی آیت ۳۳ کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں)

آگے فرمایا ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) پھر وہ (صرف یہی کام نہ کرے کہ غلام آزاد کرے، یتیم اور مسکین کو کھانا کھلائے بلکہ اسے چاہئے کہ) ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے، جو صبر کی وصیت کرتے رہے اور (لوگوں پر) رحم و کرم کی وصیت کرتے رہے۔ (اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ) یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں۔

بغیر ایمان لائے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا لہذا اللہ تعالیٰ نے غلام آزاد کرنے والوں، یتیم اور مسکین کو کھانا کھلانے والوں پر یہ بات واضح کر دی کہ ان کے نیک اعمال کی قبولیت کے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ (النساء۔۱۲۴)

اور جو شخص نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر تل برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۂ نمل ع ۹۷)

جو شخص نیک عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی عطاء فرمائیں گے اور ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○
(بنی اسرآءیل - ۱۹)

اور جو شخص آخرت کا طلبگار ہو اور اس کے لئے (ایسی) کوشش کرے جیسی کوشش (کہ اس کے حصول کے لئے) ضروری ہے اور وہ مؤمن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ○ (طٰہٰ - ۱۱۲)

اور جو شخص نیک عمل کرے گا بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو اسے نہ ناانصافی کا خوف ہوگا اور نہ حق تلفی کا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ ○
(الانبیآء - ۹۴)

تو جو شخص نیک عمل کرے اور وہ مؤمن بھی ہو تو اس کے اعمال کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور ہم اس کے لئے (اس کے اعمال کو) لکھ رہے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد اور اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○
(والعصر - ۱تا۳)

زمانے کی قسم، بے شک انسان نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے، ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام پر جمے رہنے اور گناہوں سے بچنے کے سلسلہ میں بھی صبر کی بڑی ضرورت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وَاِنَّهٗ مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔
(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الصبر عن محارم اللہ جزء ۸ ص ۱۲۳)

جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اس کو سوال سے بچائے گا، جو شخص صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور جو شخص بے پرواہ رہے گا اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا (یعنی حرص سے بچائے گا) اور (اے ایمان والو) صبر سے بہتر اور وسیع تر تم کو کوئی نعمت ہرگز نہیں ملے گی۔

صرف غلام، رشتہ دار، یتیم اور خاک نشین مسکین ہی پر رحم و کرم کرنا ضروری نہیں بلکہ ہر ذی روح

پر رحم کرنا ضروری ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے (وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) فرماکر رحم وکرم کی خصلت کو تمام مخلوق کے لئے فرض کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید جزء ۹ ص۱۴۱ وص۱۴۲ وصحیح مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت جزء اول ص۳۶۷)

اللہ اپنے بندوں میں سے صرف انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحیم ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد جزء ۹ ص۱)

جو شخص (دوسروں پر) رحم نہیں کرتا (اس پر) رحم نہیں کیا جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی رحمۃ المسلمین)

رحم کرنے والوں پر ہی رحمٰن رحم کرتا ہے (لہذا اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ وَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَهَآئِمِ اَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبہائم جزء ۸ ص۱۱)

ایک شخص راستے میں چلا جارہا تھا۔ اس کو سخت پیاس لگی اس کو ایک کنواں دکھائی دیا۔ وہ اس میں اترا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے اپنے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہوگی جیسے مجھ کو پہنچ چکی ہے۔ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا۔ اس نے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم کو جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا ثواب ملے گا، آپ نے

فرمایا (ہاں) ہر تر جگر والے کے ساتھ (حسن سلوک کرنے کا) ثواب ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا اِذْ هِیَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم تعذیب الھرۃ جزء ۲ صفحہ ۴۴۳)

ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اس بلی کو قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ نہ اس کو کھلایا پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

الغرض جو لوگ ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کی ممنوعات سے بچیں اور مخلوق پر رحم و کرم کریں وہ داہنے ہاتھ والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ○
(اذا وقعت - ۲۷ تا ۳۸)

اور داہنے ہاتھ والے، کیا کہنے داہنے ہاتھ والوں کے (وہاں وہ) بغیر کانٹے والی بیریوں میں، تہ بہ تہ کیلوں (میں)، لمبے لمبے سایوں (میں)، پانی کے جھرنوں (میں)، کثیر میووں (میں)، (جو) نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا، اونچے اونچے فرشوں میں، عیش کرتے ہوں گے (ان چیزوں کے علاوہ انہیں حوریں بھی ملیں گی) ہم نے ان کو پیدا کیا۔ پھر ان کو کنواری بنایا مزید برآں ہم نے ان کو، پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔

آگے فرمایا (وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں ہاتھ والے ہیں (عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ) ان پر آگ بند کر دی جائے گی (یعنی اس کی گرم بھاپ بھی باہر نہیں نکلے گی۔ آگ پوری شدت سے اندر رہے گی اور یہ دوزخیوں کے لئے مزید تکلیف کا باعث ہو گی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِیْ عَمَدٍ

آگ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

مُّمَدَّدَةٍ ○ (ویل لکل۔ ۸، ۹)

الغرض جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کے ساتھ کفر کیا وہ دوزخ میں ہوں گے، ان پر آگ کو بند کر دیا جائے گا، اس کی لپٹ اور تپش بھی باہر نہ نکلنے پائے گی۔

عمل

اے لوگو، ایمان لائیے، فضول خرچی نہ کیجئے، غلاموں کو آزاد کیا کیجئے رشتہ دار یتیموں، خاک نشین محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کیجئے، ایک دوسرے کو صبر کی اور استقامت کی تلقین کرتے رہیئے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر رحم کیا کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ۙ﴿۱﴾ وَالۡقَمَرِ
اِذَا تَلٰہَا ۚ﴿۲﴾ وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا ۚ﴿۳﴾
وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا ۚ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ
وَمَا بَنٰہَا ۚ﴿۵﴾ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰہَا ۚ﴿۶﴾
وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىہَا ۚ﴿۷﴾ فَاَلۡہَمَہَا
فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰىہَا ۚ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ

مَنْ زَكّٰهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۰﴾

ترجمہ سورج اور اس کی روشنی کی قسم (۱) چاند کی قسم جب وہ سورج کا پیچھا کرے (۲) دن کی قسم جب وہ سورج کو ظاہر کرے (۳) رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانک دے (۴) آسمان کی قسم اور (اس ذات کی قسم) جس نے اسے بنایا (۵) زمین کی قسم اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بچھایا (۶) نفس کی قسم اور اس ذات کی قسم جس نے اسے ٹھیک بنایا (۷) پھر اُسے بدعملی اور پرہیزگاری دونوں چیزیں سمجھا دیں (۸) وہ شخص یقیناً کامیاب ہوگا جس نے نفس کو پاک کیا (۹) اور وہ شخص یقیناً نامراد ہوگا جس نے اسے خاک میں ملا دیا (۱۰)

معانی ومصادر (ضَحٰی) ضَحًی، یَضْحُوْ، ضَحْوٌ، ضُحُوٌّ وضُحِیٌّ (ن) ظاہر ہونا، دھوپ میں آنا، دھوپ لگنا (ضُحًی: روشنی، دھوپ)۔

(تَلٰی) تَلًا، یَتْلُوْ، تُلُوٌّ (ن) پیچھے جانا۔

(جَلّٰی) جَلْیٌ، یُجَلِّیْ، تَجْلِیَةٌ (باب تفعیل) کھول دینا۔

(یَغْشٰی) غَشِیَ، یَغْشٰی، غَشَاوَةٌ (س) ڈھانکنا۔

(بَنٰی) بَنًی، یَبْنِیْ، بَنْیٌ وبِنًی وبِنَاءٌ وبُنْیَانٌ وبَنْیَةٌ وبِنَایَةٌ (ض) بنانا۔

(طَحٰی) طَحًا، یَطْحٰی، طَحْوٌ (ف) پھیلانا، بچھانا، پھیل جانا۔

(فُجُوْرٌ) فَجَرَ، یَفْجُرُ، فَجْرٌ وفُجُوْرٌ (ن) جھوٹ بولنا، زنا کرنا، گناہ کرنا۔

(خَابَ) خَابَ، یَخِیْبُ، خَیْبَةٌ (ض) ناکام ہونا۔

(دَسّٰی) دَسًّی، یُدَسِّیْ، تَدْسِیَةٌ (باب تفعیل) مٹی میں چھپا دینا، گاڑ دینا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا) سورج اور اس کی روشنی کی قسم (وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا) چاند کی قسم جب وہ سورج کا پیچھا کرے (وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا) دن کی قسم جب وہ سورج کو ظاہر کرے (وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا) رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانک لے (وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا) آسمان کی قسم اور (اس ذات کی قسم) جس نے اسے بنایا (وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا) زمین کی قسم اور (اس ذات کی قسم) جس نے اسے بچھایا (وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا)

نفس کی قسم اور (اس ذات کی قسم) جس نے اسے ٹھیک بنایا، فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا، پھر اسے بدعملی اور پرہیزگاری (دونوں چیزیں) سمجھا دیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے نیک اور بد دونوں راستے بتا دیے اور سمجھا دیا کہ نیک راستہ کے اختیار کرنے کے کیا فوائد ہیں اور برا راستہ اختیار کرنے کے کیا نقصانات ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○

(ھل اتیٰ ۔ ۳)

پھر ہم نے اسے (سیدھا) راستہ بتا دیا (پھر اسے اختیار دیا کہ وہ) چاہے تو شکرگزار بن جائے یا ناشکرا بن جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ○

(لا اقسم ۔ ۱۰)

اور (کیا ہم نے اس کو (اچھے اور برے) دونوں راستے نہیں بتائے۔

آگے بطور جواب قسم کے فرمایا (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا)، وہ شخص یقیناً کامیاب ہوگا جس نے نفس کو پاک کیا (وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا) اور وہ شخص یقیناً نامراد ہوگا جس نے اسے خاک میں ملا دیا (یعنی جس نے نفس کی پاکیزگی کے لئے عمل کیا وہ تو کامیاب ہوگا، جنت میں جائے گا اور جس نے نفس کی بربادی کا سامان کیا اور برے عمل کئے وہ ناکام و نامراد ہوگا اور دوزخ میں جائے گا)۔

عمل

اے ایمان والو، نیک عمل کر کے اپنے نفس کو پاک بنائیے، برے عمل سے بچئے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ
انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾
وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ترجمہ قوم ثمود نے اپنی سرکشی میں (مست ہوکر اپنے رسول کو) جھٹلایا ﴿۱۱﴾ جب ان میں وہ شخص جو سب سے بڑا بدبخت تھا (اونٹنی کو مارنے کے لئے) اٹھا ﴿۱۲﴾ تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے (کا خیال رکھنا) ﴿۱۳﴾ لیکن انہوں نے رسول کو جھٹلایا اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں تو ان کے رب نے ان پر ان کے گناہ کے سبب عذاب نازل کیا اور ان سب کو تہس نہس کر دیا ﴿۱۴﴾ اور اللہ ان کے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا ﴿۱۵﴾

معانی ومصادر (طَغْوٰی) طَغَا، يَطْغُوْ، طَغْوٌ طُغُوٌّ وطُغْوَانٌ (ن) طَغٰی، يَطْغٰى طَغْيٌ وطُغْيَانٌ (ض) طَغِيَ، يَطْغٰى، طَغًى وطُغْيَانٌ (س) سرکشی کرنا۔ (طَغْوٰی = سرکشی)۔
(اِنْبَعَثَ) اِنْبَعَثَ، يَنْبَعِثُ، اِنْبِعَاثٌ (باب انفعال) اٹھنا، اٹھانا، کھڑا ہونا۔

(سُقْیٰی) سَقٰی، یَسْقِیُ، سَقْیٌ عن) پلانا (سُقْیٰی = پلانا، پانی طلب کرنا)
(عَقْرُوْا) عَقَرَ، یَعْقِرُ، عَقْرٌ (ض) تلوار سے ٹانگیں کاٹ دینا، بانجھ ہونا۔
(دَمْدَمَ) دَمْدَمَ، یُدَمْدِمُ، دَمْدَمَةٌ (باب فَعْلَلَة) ہلاک کرنا، زمین کے برابر کر دینا۔
(عُقْبٰی) عَقَبَ، یَعْقِبُ، عَقْبٌ وعُقُوْبٌ وعَاقِبَةٌ (ض ون) پیچھے جانا، جانشین ہونا۔
(عُقْبٰی = انجام، آخرت)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا) ثمود نے اپنی سرکشی میں (مست ہو کر اپنے رسول کو) جھٹلایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ○ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ - ۲۳ تا ۲۵)

(قوم) ثمود نے بھی (اپنے) ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک آدمی کی پیروی کریں، اگر ہم ایسا کریں تو ہم یقیناً گمراہی اور جنون میں (مبتلا ہو گئے)۔ کیا ہم لوگوں میں بس یہی ایک رہ گئے تھے کہ ان پر نصیحت نازل کی گئی (نہیں، بات یہ نہیں ہے؛ بلکہ یہ جھوٹے اور شیخی خورے ہیں۔

آگے فرمایا (اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا) جب (قوم کے لوگوں نے اپنی ایک رفیق سے اونٹنی کو مارنے کے لئے کہا تو) ان میں سے جو سب سے بڑا بدبخت تھا (اونٹنی کو مارنے پر) آمادہ ہو گیا۔

(فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیٰهَا) تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا (یہ) اللہ کی اونٹنی (ہے اس کو برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پلانے (کا خیال رکھنا، اس پر پانی بند نہ کرنا ورنہ تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○

(الشعراء - ۱۵۵، ۱۵۶)

(صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا یہ اونٹنی (معجزہ ہے ایک مقررہ دن) اس کے پانی پینے کی باری ہو گی اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کی باری ہو گی اور (دیکھو) اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ بڑے دن کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا

اور اے میری قوم، یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○

(ھود۔ ۶۴)

(میری صداقت کی) ایک نشانی ہے اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں (جہاں سے چاہے) کھائے اور (دیکھو) اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تم بہت جلد کسی عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے

آگے فرمایا (فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا) لیکن انہوں نے (اللہ کے) رسول کو جھٹلایا (ان کا کہنا نہیں مانا) اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں (ٹانگیں کاٹنے والا اگرچہ ایک شخص تھا لیکن کیونکہ پوری قوم نے اسے اکسایا تھا لہذا پوری قوم اس کے اس کام میں حکماً شریک تھی) پھر ان کے رب نے ان پر ان کے گناہ کے سبب عذاب نازل کیا اور ان سب کو تہس نہس کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ○

(اقتربت الساعۃ۔ ۳۱)

ہم نے ان پر ایک زوردار آواز بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے کسی باڑ والے کی روندی ہوئی باڑ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○

(ھود۔ ۶۷ و ۶۸)

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت آواز نے پکڑ لیا پھر ان لوگوں کی ایسی حالت میں صبح ہوئی کہ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں گرے ہوئے (مُردہ) پڑے تھے (پھر وہ اس طرح نیست و نابود کر دیئے گئے) گویا وہ کبھی ان (گھروں) میں رہے ہی نہ تھے۔ خبردار ہو جاؤ ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، خبردار ہو جاؤ ثمود کو (رحمت سے) دور کر دیا گیا۔

آگے فرمایا (وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا) اور اللہ ان کے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا (اللہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے، اسے اپنے کام کے برے انجام کا اندیشہ نہیں ہوتا، اس کے تمام کاموں کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے، اس کا ہر کام ضرورت، حکمت اور مصلحت کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ نہیں ڈرتا کہ جس قوم کو میں عذاب سے نیست و نابود کر رہا ہوں یہ مجھ سے بدلہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے بدلہ کون لے سکتا ہے۔ اس کے سامنے سب عاجز اور بے بس ہیں)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ وَالّیلِ اِذَا یَغۡشٰی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ① وَالنَّہَارِ اِذَا
تَجَلّٰی ② وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ
وَالۡاُنۡثٰۤی ③ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ④
فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی ⑤ وَصَدَّقَ
بِالۡحُسۡنٰی ⑥ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ⑦
وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی ⑧

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝٩ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ
اِذَا تَرَدّٰى ۝١١ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝١٣
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَآ
اِلَّا الْاَشْقَى ۝١٥ الَّذِيْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝١٧
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝١٨ وَ
مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ

تُجْزٰى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجمہ رات کی قسم جب وہ (ہر چیز کو) ڈھانک دے (۱) دن کی قسم جب وہ ظاہر ہو جائے (۲) اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا (۳) تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں (۴) تو جس نے (اللہ کے راستہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی (۵) اور نیک بات کی تصدیق کی (۶) ہم اس کے لئے آسانی (وراحت) تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیں گے (۷) اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہی اختیار کی (۸) اور نیک بات کو جھٹلایا (۹) ہم اس کے لئے سختی (اور تکلیف) تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیں گے (۱۰) اور جب وہ (دوزخ میں) گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئیگا (۱۱) ہمارے ذمہ (تو بس) راہ بتا دینا ہے (۱۲) اور آخرت اور دنیا (دونوں) ہماری ہیں (۱۳) تو (اے لوگو) میں نے تو تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا (۱۴) اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہوگا (۱۵) (یعنی وہ شخص) جس نے (حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ پھیر لیا (۱۶) اور (جو) متقی ہوگا اس کو آگ سے بچا لیا جائے گا (۱۷) (یعنی اس شخص کو آگ سے بچا لیا جائے گا) جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے (۱۸) (اس لئے) نہیں (دیتا کہ) اس پر کسی کا احسان (ہے) جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (۱۹) بلکہ اس کو تو اپنے بلند و بالا رب کی رضا منظور ہے (۲۰) (تو ایسی صورت میں) وہ عنقریب راضی ہو جائے گا (۲۱)

معانی و مصادر

(یَغْشٰی) غَشِیَ، یَغْشٰی، غَشْیٌ وغِشَایَةٌ وغِشَاوَةٌ (س) ڈھانکنا۔
(تَجَلّٰی) تَجَلّٰی، یَتَجَلّٰی، تَجَلِّیٌ (باب تفعل) ظاہر ہونا۔
(شَتّٰی) شَتَّ، یَشِتُّ، شَتٌّ وشَتَاتٌ وشَتِیْتٌ (ض) متفرق ہونا (شَتّٰی = شَتِیْتٌ کی جمع۔ متفرق)۔
(یُسْرٰی) یَسُرَ، یَیْسُرُ، یُسْرٌ (ك) آسان ہونا (یُسْرٰی = اَیْسَرُ کا مؤنث، زیادہ آسان، الٹی) یَسَرَ، یَیْسِرُ، یَسَرٌ (ض) آسان ہونا۔
(عُسْرٰی) عَسِرَ، یَعْسَرُ، عُسْرٌ وعُسُرٌ وعَسَرٌ (س) مشکل ہونا (عُسْرٰی = اَعْسَرُ کا مؤنث، مشکل)۔

(تَرَدّٰی) تَرَدِّیٌ، یَتَرَدّٰی، تَرَدِّیْ (باب تفعل) گرنا۔
(تَلَظّٰی) تَلَظٍّ، یَتَلَظّٰی، تَلَظِّیْ (باب تفعل) بھڑکنا۔
(یُجَنَّبُ) جَنَّبَ، یُجَنِّبُ، تَجْنِیْبٌ (باب تفعیل) دور کرنا، دور ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی) رات کی قسم جب وہ (ہر چیز کو تاریکی سے) ڈھانک دے (وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی) دن کی قسم جب وہ ظاہر ہو جائے (یعنی خوب روشن ہو جائے) (وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی) اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا (اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی) تم (لوگوں) کی کوششیں مختلف ہیں (کوئی نیک عمل کر رہا ہے، کوئی برے عمل کر رہا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیتا ہے اور کوئی اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتا، بخل کرتا ہے) (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی) تو جس نے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی) (وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی) اور نیک بات کی تصدیق کی (فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی) تو ہم اس کے لئے آسانی (اور راحت) تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ، ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ○ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(الزمر۔ ۳۳ تا ۳۵)

اور جو شخص حق لے کر آئے اور (جو) اس کی تصدیق کرے (تو) ایسے لوگ متقی ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہو گی جو وہ چاہیں گے۔ نیکی کرنے والوں کا یہی بدلا ہے۔ (اللہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے) کہ ان لوگوں سے ان کے برے کاموں کو جو انہوں نے کئے تھے دور کر دے گا اور جو اچھے عمل انہوں نے کئے ان کا (اچھا) بدلا انہیں عطاء فرمائے گا۔

الغرض جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے، پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور نیک بات یعنی اسلام اور احکام الٰہی کی تصدیق کرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ منزل مقصود یعنی جنت تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس کو نیک کام آسان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ان صفات کے باعث بآسانی جنت حاصل کر لیتا ہے (وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی) اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہی اختیار کی (یعنی پرہیزگاری کی طرف سے لاپرواہی اختیار کی، جو چاہا کرتا رہا، احکام الٰہی کی تعمیل کی طرف کوئی توجہ نہیں کی) (وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی) اور نیکی یعنی اسلام اور احکام الٰہی کو جھٹلایا (فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی) ہم اس کے لئے سختی (اور تکلیف) تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

(الزمر ۳۲)

(اے رسول) اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس حق آئے تو اس کو جھٹلائے، کیا کافروں کے لئے دوزخ میں ٹھکانہ نہیں ہے؟

الغرض جو شخص بخل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتا، احکام الٰہی کی تعمیل سے غفلت برتتا ہے اور سچائی، اسلام اور احکام الٰہی کی تصدیق نہیں کرتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوزخ تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اس کو برے کام آسان معلوم ہوتے ہیں وہ ان خصائل خبیثہ کے باعث بآسانی دوزخ میں چلا جاتا ہے:۔

آگے فرمایا (وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى) اور جب وہ (بخیل شخص دوزخ میں) گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا (وہ مال کو جمع کرتا رہا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کیا تو وہ مال جو اس نے جمع کیا تھا اور دنیا میں چھوڑ کر چلا آیا تھا قیامت کے دن اس کے کچھ کام نہیں آئے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ اَلَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ○ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ○

(ویل لکل - ا تا ۴)

ہر غیبت کرنے والے اور منہ در منہ عیب نکالنے والے کی خرابی ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاودانی بخشے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ (یعنی آگ) میں پھینکا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○

(الھٰکم التکاثر - ا تا ۶)

مال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی حرص نے تمہیں (اللہ کے احکام سے) غافل کر دیا (اور تم اسی غفلت میں رہے) یہاں تک کہ قبروں میں جا پہنچے (تو تمہاری یہ غفلت) ہرگز (تمہارے لئے فائدہ مند) نہیں (ہوگی)، عنقریب تمہیں (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا (تمہاری خوش فہمیاں) ہرگز (تمہارے کام) نہیں (آئیں گی) اگر تمہیں اس کا یقینی علم ہوتا (تو تم کبھی غفلت نہ برتتے) تم (اپنی اس غفلت کی سزا میں) ضرور (ایک دن) دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب موعظة المحدث عند القبر جزء ۲ صـ ۱۲)

ہم بقیع میں ایک جنازے کے ساتھ تھے اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں (یعنی) کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ بہشت یا دوزخ میں نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیکبخت ہوگی یا بدبخت۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل کرنا (محنت اٹھانا) چھوڑ دیں کیونکہ جس کا نام نیک بختوں میں لکھا گیا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف مائل ہوگا اور جس کا نام بدبختوں میں لکھا گیا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا۔ آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ جو نیک بخت ہیں ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو بدبخت ہیں ان کو بدی کرنے کی توفیق ملے گی، پھر آپ نے سورۂ واللیل کی یہ آیتیں پڑھیں فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى اخیر تک۔

آگے فرمایا (إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى) ہمارا ذمہ (بس) راہ بتا دینا ہے (تو وہ ہم نے بتا دی ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی) (وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى) اور آخرت اور دنیا (دونوں) ہماری ہیں (دونوں جگہ ہماری حکومت ہے دونوں کے ہم مالک ہیں، نہ دنیا میں کوئی ہماری پکڑ سے بچ سکتا ہے اور نہ آخرت میں کوئی ہماری پکڑ سے بچ سکتا ہے) (فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى) تو (اے لوگو) میں نے تو تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا (تمہیں چاہئے کہ ڈر جاؤ اور اس سے بچنے کی کوشش کرو) (لَا يَصْلٰهَا إِلَّا الْأَشْقَى) اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہوگا (الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى) (یعنی وہ شخص) جس نے (اچھائی کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ پھیر لیا (وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى) اور (جو) متقی ہوگا اس کو آگ سے بچا لیا جائے گا (الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى) (یعنی اس کو) جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو

جائے (وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى) (اس لئے نہیں دیتا کہ) اس پر کسی کا احسان (ہے) جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى) بلکہ اپنے بلند و بالا رب کی رضا جوئی (کے لئے دیتا ہے) (وَلَسَوْفَ يَرْضٰى) (تو ایسی صورت میں) وہ عنقریب راضی ہو جائے گا (اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر دے گا کہ وہ خوش ہو جائے گا)۔

پہلے اللہ تعالیٰ نے سچائی کو جھٹلانے والے کا انجام بتایا (فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى) ہم اس کے لئے سختی تک پہنچنے کا راستہ آسان کر دیں گے آگے جل کر جھٹلانے والے کا انجام بتایا (فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى. لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى) میں نے تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا، اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہوگا۔ گویا عُسْرٰی سے مراد دوزخ ہے۔ یعنی بعد والی آیت پہلے والی آیت کی تفسیر ہے۔

اسی طرح پہلے فرمایا (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى) جس نے (اللہ کے راستہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔ بعد میں فرمایا (وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى. اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى) پرہیزگاری اختیار کرنے والے کو دوزخ سے بچا لیا جائے گا یعنی اس کو جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ یعنی دونوں صفتیں بخشش اور تقویٰ جو پہلی آیات میں بیان ہوئی ہیں بعد والی آیات میں بھی بیان ہوئی ہیں گویا (اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى) پہلی آیت کے الفاظ (اَعْطٰى وَاتَّقٰى) کی تشریح ہیں۔

پہلے فرمایا (فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى) ہم اس کے لئے آسانی کا راستہ آسان کر دیں گے۔ یہاں فرمایا (وَلَسَوْفَ يَرْضٰى) وہ عنقریب راضی ہوگا یعنی جنت میں اپنا اجر و ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔ گویا اوپر کی آیت میں (لِلْيُسْرٰى) سے مراد بندے کا راضی ہونا ہے یعنی (لِلْيُسْرٰى) سے مراد جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○

(الحاقۃ - ۲۱، ۲۲)

تو (اے رسول) وہ شخص (جس کی تولیں بھاری ہوں گی خاطر خواہ عیش (و راحت) میں ہوگا (اور) بلند و بالا جنتوں میں (وہ رہے گا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ○

(والفجر - ۲۷ تا ۳۰)

(اور جو سعید روح ہوگی اس سے کہا جائے گا) اے اطمینان والی روح، اپنے رب کی طرف چل، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

عمل

اے لوگو، حق کی تصدیق کیجئے ، اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کیجئے اور پرہیز گاری اختیار کیجئے۔

اے لوگو، حق کو نہ جھٹلائیے ، اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرنے میں بخل نہ کیجئے اور احکام الٰہی سے تغافل نہ برتئے۔

اے ایمان والو، جو کچھ آپ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کریں اسے صرف اس نیت سے خرچ کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے اور وہ صدقہ آپ کے لئے گناہوں سے پاک ہونے کا سبب بن جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ وَالضُّحٰی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالضُّحٰی ① وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ②
مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ③
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ④
وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ⑤
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ⑥ وَ
وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ⑦

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

ترجمہ (اے رسول) چاشت کے وقت کی قسم ① اور رات کی قسم جب پرسکون ہو جائے ② آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا، نہ آپ سے ناراض ہوا ③ اور (اے رسول) آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے ④ عنقریب آپ کا رب آپ کو (اتنا) دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ⑤ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا، پھر (آپ کو) جگہ دی ⑥ اور (اے رسول، یہی نہیں بلکہ) اس نے آپ کو راہِ حق کی تلاش میں سرگردان پایا پھر آپ کو ہدایت دی ⑦ آپ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا ⑧ تو (اے رسول) آپ یتیم پر سختی نہ کیا کریں ⑨ سائل کو جھڑکی نہ دیا کریں ⑩ اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہا کریں ⑪

معانی و مصادر
(سَجٰی) سَجًا، یَسْجُوْ، سَجْوٌ وسُجُوٌّ (ن) پرسکون ہونا۔
(وَدَّعَ) وَدَّعَ، یُوَدِّعُ، تَوْدِیْعٌ (باب تفعیل) چھوڑنا، گلے میں کوڑی ڈالنا۔
(قَلٰی) قَلٰی، یَقْلِیْ، قَلْیٌ (ض) ناراض ہونا، بغض رکھنا۔
(اُوْلٰی) اُوْلٰی = اول کا مؤنث۔
(عَائِلٌ) عَالَ، یَعُوْلُ، عَوْلٌ وعِیَالَةٌ (ن) عیال کا زیادہ ہونا، فقیر ہونا۔
(تَقْهَرْ) قَهَرَ، یَقْهَرُ، قَهْرٌ (ف) ذلیل کرنا، غلبہ پاکر ذلیل کرنا۔
(تَنْهَرْ) نَهَرَ، یَنْهَرُ، نَهْرٌ (ف) قوت سے بہنا، جھڑکنا، جاری کرنا۔

شانِ نزول

حضرت جندبؓ فرماتے ہیں :۔

اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَآءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۂ والضحیٰ جزء ۶ ص ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الجہاد باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین جزء ۲ ص ۱۰۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز ہوا تو آپ دو تین رات (تہجد کے لئے) نہیں اٹھے۔ ایک عورت آئی کہنے لگی : محمد میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا۔ دو تین رات سے میں نے اُسے تمہارے پاس آتے نہیں دیکھا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالضُّحٰى) (اے رسول) چاشت کے وقت کی قسم (وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى) اور رات کی قسم جب پرسکون ہو جائے (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے ناراض ہوا (وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى) اور (اے رسول) آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے (وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے (اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى) اور (دنیا میں بھی ہم نے کیا کچھ کم احسانات کئے ہیں) کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) جگہ دی (وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى) اور (اے رسول) یہی نہیں بلکہ) اس نے آپ کو حق کی تلاش میں سرگردان پایا پھر آپ کو ہدایت دی (وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى) اور اللہ نے آپ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔

ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تاریخ کا مختصر بیان ہے۔ بچپن میں آپ یتیم ہو گئے۔ کوئی سہارا نہیں رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سہارا عطاء فرمایا، آپ تنگ دست تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالدار کر دیا، آپ کو صراط مستقیم کی تلاش تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

سب سے پہلے جو وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی تو وہ اچھا خواب تھا۔ سوتے

فِی النَّوْمِ فَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ وَکَانَ یَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰی جَآءَهُ الْحَقُّ۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی جزء ۱ صـ۳)

میں جو خواب آپ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی لگنے لگی آپ غار حرا میں اکیلے رہتے اور وہاں قبل اس کے کہ آپ اپنی بیوی کے پاس آئیں اور اس کام کے لئے مزید توشہ لے جائیں کئی کئی رات عبادت کرتے اور (جب توشہ ختم ہو جاتا تو) پھر آپ خدیجہ کے پاس لوٹ کر آتے اور اتنا ہی توشہ پھر ساتھ لے جاتے (آپ اسی طرح کرتے رہے) یہانتک کہ آپ کے پاس حق آگیا۔

آگے فرمایا (فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ) تو (اے رسول) آپ یتیم پر سختی نہ کیا کریں۔

(نوٹ:۔ یتیم کے حقوق کے متعلق سورۃ النساء کی آیات ۳۶ اور ۱۲۷ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ) اور (اے رسول) سائل کو جھڑکی نہ دیا کریں۔

سائل کے متعلق ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○

(والذّٰریٰت - ۱۹)

(متقی لوگ اس لئے جنّت میں داخل کئے گئے کہ دنیاوی زندگی میں) ان کے مالوں میں سائل اور اس کا بھی حصّہ تھا جو (مانگتا نہیں اور) کما بھی نہیں سکتا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ○ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○

(سأل سآئل - ۲۴، ۲۵)

(نمازی بے صبرے نہیں ہوتے یعنی وہ نمازی بے صبرے نہیں ہوتے) جن کے مالوں میں (ایک) حصہ مقرر ہے۔ مانگنے والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو (مانگتا نہیں اور) کما بھی نہیں سکتا۔

سائل کے متعلق جملہ احکام

(۱) سائل کو جھڑکی نہ دے (یہ حکم اوپر گذر چکا ہے)

(۲) اپنے مال میں سائل کے لئے کچھ رقم مختص کر دے (یہ حکم اوپر گذر چکا ہے)۔

(۳) سائل کو چمٹ کر سوال نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا،

(البقرۃ ۔ ۲۷۳)

(تمہارے صدقات خاص طور پر ان) فقراء کے لئے ہونے چاہئیں جو اللہ کے راستہ میں روک لئے جاتے ہیں (روزی کمانے کے لئے) وہ ملک میں کہیں آجا نہیں سکتے، (وہ کسی سے سوال بھی نہیں کرتے اور) سوال نہ کرنے کی وجہ سے جاہل یہ سمجھتا ہے کہ وہ مالدار ہیں (حالانکہ وہ مالدار نہیں ہوتے) وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال بھی نہیں کرتے (کہ ان کے اس فعل سے ہی ان کو پہچان لیا جائے، (البتہ اے رسول) آپ کو ان کے چہروں سے پہچان سکتے ہیں۔

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ مَّسْئَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب النہی عن المسئلۃ ۱/۴۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں تو فقط خزانچی ہوں پھر جس کو میں دل کی خوشی سے دوں تو اس میں اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اس کے منانے سے دوں اس کا حال ایسا ہے کہ وہ کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب النہی عن المسئلۃ جزء اول ص۳۱۱)

تم چمٹ کر سوال نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ کی قسم مجھ سے جو شخص کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے وہ چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیوں کر ہوگی۔

(۴) جہاں تک ہو سکے سوال سے بچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ يَغْدُوَ اِحْبُلَهٗ ثُمَّ يَجِيْءَ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيْعَ فَيَاْكُلَ

اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر جائے، وہاں لکڑیاں چنے اور اس کو بیچ کر آپ کھائے

وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ: لا یسئلون الناس الحافا جزء ۲ صـ۱۵۲ عن ابی ھریرۃ)

اور خیرات بھی کرے تو یہ کام لوگوں سے سوال کرنے سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ جزء ۲ صـ۱۵۲ عن الزبیر)

اگر تم میں سے کوئی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے پھر اس کو بیچے اور (اس طرح) اللہ اس کی عزت و آبرو کو بچائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔
اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ جزء ۲ صـ۱۵۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل التعفف والصبر جزء ۲ صـ۴۲)

انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر ان کو دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس جو مال و دولت ہے وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا (تم کو دیتا رہوں گا)۔ جو کوئی سوال سے بچے تو اللہ بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کریگا اللہ اس کو بے پرواہ کرے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے۔ ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر ڈر ہے وہ دنیا کی زیب و

مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ تُكَلَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرَآءِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّاْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ علی الیتمی جزء ۲ صفحہ ۱۵۰ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب تخوف مایخرج من زھرۃ الدنیا جزء ۲ صفحہ ۴۱۹)

زینت ہے جو تم پر کھول دی جائے گی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوتی ہے؟ یہ سُنکر آپ خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے اس سے کہا تجھے کیا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے۔ آپ نے پیرہ سے پسینہ پونچھا پھر فرمایا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ گویا آپ کو اس کا پوچھنا اچھا معلوم ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا بیشک یہ صحیح ہے کہ اچھی چیز برائی نہیں لاتی مگر فصل ربیع جو گھاس اگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار بھی ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے لیکن وہ جانور جو ہری سبزی چرے پھر جب اس کی دونوں کوکھیں تن جائیں تو سورج کی طرف منہ کر کے لید کرے، پیشاب کرے اور پھر چرنے لگے (تو وہ نہیں مرتا اور نہ بیمار ہوتا ہے) اور یہ دنیا کا مال تو ہرا بھرا شیریں ہے تو مسلم کا وہ مال اچھا ہے جس مال میں سے وہ مسکین یتیم اور مسافر کو دیتا رہے جو کوئی ناجائز طور سے مال لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں:۔

سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا حکیم یہ مال ہرا بھرا (بہت) شیریں ہے لیکن جو شخص اس کو اپنے نفس کو سخی

نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ جزء ۲ صـ ۱۵۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلیٰ جزء اول صـ ۴۱۳)

کر کے لے تو اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جو شخص دل میں لالچ رکھ کر لے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جائے گی اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

⑤ بغیر سوال اور لالچ کے اگر مال ملے تو لے لے، رد نہ کرے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ، اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من عطاہ اللہ شیئا من غیر مسئلۃ جزء ۲ صـ ۱۵۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اباحۃ الاخذ لمن اعطی من غیر مسئلۃ جزء اول صـ ۴۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ مال مرحمت فرماتے۔ میں عرض کرتا اس کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہو۔ آپ فرماتے نہیں لے لو۔ جب تمہارے پاس دنیا کے مال میں سے کچھ آئے اور تم کو اس کا خیال نہ ہو اور نہ تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر ایسا نہ ہو تو نفس کو مال کے پیچھے نہ لگاؤ۔

⑥ زیادہ سوال ہرگز نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تکثرا جزء ۲ صـ ۱۵۳ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب کراھۃ المسالۃ الناس جزء اول صـ ۴۱۵)

(اگر کوئی) آدمی لوگوں سے برابر مانگتا رہے تو قیامت کے دن وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمْ ثَلَاثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ لایسألون الناس الحافا جزء ۲ ص۱۵۳)

اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں: ایک قیل وقال دوسرے روپیہ ضائع کرنا تیسرے بہت سوال کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب کراھۃ المسألۃ الناس جزء اول ص۳۱۵)

جو شخص دولت مند بننے کے لئے لوگوں سے ان کے اموال مانگتا ہے وہ گویا انگارہ مانگتا ہے تو اب وہ کم مانگے یا زیادہ مانگے۔

⑦ مال کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق بھی سوال نہ کرے۔

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں:۔
کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعَۃً اَوْ ثَمَانِیَۃً اَوْ سَبْعَۃً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکُنَّا حَدِیْثَ عَھْدٍ بِبَیْعَۃٍ فَقُلْنَا بَایَعْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقُلْنَا بَایَعْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَلَامَ نُبَایِعُکَ قَالَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِیْعُوْا (وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً) وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِکَ النَّفَرِ یَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِھِمْ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا یُنَاوِلُہٗ اِیَّاہُ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب کراھۃ المسألۃ الناس جزء اول ص۳۱۵)

ہم نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: تم اللہ کے رسول سے بیعت کیوں نہیں کرتے۔ ہمیں بیعت کئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی (لہذا) ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول، ہم تو آپ سے بیعت کر چکے۔ آپ نے پھر فرمایا تم اللہ کے رسول سے بیعت کیوں نہیں کرتے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول، ہم تو آپ سے بیعت کر چکے۔ آپ نے پھر فرمایا: تم اللہ کے رسول سے بیعت کیوں نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم تو آپ سے بیعت کر چکے اب کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا: اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کرو، پانچ نمازیں ادا کرو) اور اطاعت کرو (پھر آہستہ سے آپ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔

میں نے ان میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر اس کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے نہ کہتا کہ اٹھا کر اسے دے دے۔

(۸) سوال صرف تین آدمیوں کے لئے حلال ہے ان تین آدمیوں کی وضاحت مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔ ان تین آدمیوں کے علاوہ جو سوال کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

حضرت قبیصہؓ بن مخارق الہلالی فرماتے ہیں:۔

تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتًا يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب من تحل لہ المسالۃ جزء اول ص۳۱۶)

میں قرضدار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تاکہ (اس کی ادائیگی کے سلسلہ) میں آپ سے سوال کروں۔ (میں نے سوال کیا تو) آپ نے فرمایا تم ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے تو ہم تمہارے لئے صدقہ کا حکم دیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبیصہ، سوال کرنا تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے حلال نہیں: ایک تو وہ شخص جو قرضدار ہو گیا تو اس کے لئے سوال حلال ہو گیا یہاں تک اسے پا لے پھر سوال سے رُک جائے، دوسرا وہ شخص جو کسی آفت میں مبتلا ہو جائے اور اس کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے لئے سوال حلال ہو گیا یہاں تک کہ وہ خوش حال ہو جائے، تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو اور اس کی قوم کے تین سمجھ دار آدمی گواہی دیں کہ وہ واقعی فاقہ میں مبتلا ہے تو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ وہ خوشحالی تک پہنچ جائے۔ ان (تین آدمیوں) کے علاوہ کسی اور آدمی کا سوال کرنا حرام ہے، سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

(۹) سوال صرف امیر سے کرے۔ اگر کسی دوسرے سے سوال کرے تو سخت مجبوری میں کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِىْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ (رواہ الترمذی وصححہ

سوال کے ذریعہ آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سوائے اس صورت کے کہ آدمی امیر سے سوال کرے یا ایسے کام کے لئے سوال کرے کہ اس

فی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی النہی عن المسئلۃ جزء اول ص ۲۱۱)

کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

⑩ سائل کو کچھ نہ کچھ دیا جائے۔

اُمّ بُجید فرماتی ہیں:۔

اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحَرَّقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ۔ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی حق السائل جزء اول ص ۲۰۶)

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے دروازے پر فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم اس کو دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ سوائے جلے ہوئے کھُر کے تو اُسی کو اس کے ہاتھ میں رکھ دیا کرو۔

آگے فرمایا (وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) اور (اے رسول) آپ اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی نعمتوں سے نوازا تھا۔

① اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت و رسالت عطاء فرمائی اور قرآن مجید عطاء فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

(القصص - ۸۶)

اور (اے رسول) آپ کو تو توقع نہیں تھی کہ آپ کی طرف کتاب اتاری جائے گی، مگر یہ آپ کے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ کو نبی بنا کر آپ پر کتاب نازل فرمائی) لہٰذا آپ ہرگز کافروں کی طرفداری نہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا، مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا، وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (الشوریٰ - ۵۲)

اور (اے رسول) اسی طرح سے ہم نے آپ کی طرف اپنے احکام کی وحی بھیجی ہے، (اس سے پہلے) آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے البتہ ہم نے اس کتاب کو نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں

سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور (اے رسول) بے شک آپ بھی (لوگوں کو) سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب۔ ۵۶)

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو، تم بھی نبی کے لئے رحمت کی دعا کیا کرو اور ان کو سلام بھیجتے رہا کرو۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (الاحزاب۔ ۴۰)

(اے ایمان والو) محمد تم مردوں میں سے کسی (مرد) کے باپ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر فائز کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرآءیل۔ ۷۹)

ہوسکتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد اور سراج منیر (روشن چراغ) بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ (الاحزاب۔ ۴۵، ۴۶)

اے نبی، ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور (ہم نے آپ کو) اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیآء۔ ۱۰۷)

اور (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

⑦ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضل کبیر اور فضل عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○
(النسآء۔ ۱۱۳)

اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ایسی ایسی باتوں کی تعلیم دی ہے جن کو (پہلے) آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ○
(بنیٓ اسرآءیل۔ ۸۷)

بے شک آپ پر اس کا بڑا فضل ہے۔

⑧ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں پر لے گیا اور بہت سی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○
(بنیٓ اسرآءیل۔ ۱)

پاک ہے وہ (اللہ) جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے اردگرد (کے علاقہ) کو ہم نے (برکتوں سے) برکتوں سے نوازا ہے تاکہ اسے اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرائیں، بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ○ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○
(النجم۔ ۱۳ تا ۱۸)

انہوں نے اس (فرشتہ) کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے، سدرۃ المنتہیٰ کے قریب، جس کے قریب ہی جنت الماویٰ ہے جب اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ (ان کی) نظر نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ آگے بڑھی۔ انہوں نے یقیناً اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

⑨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے، اللہ تعالیٰ نے ٹھکانہ دیا اور پرورش کا بخوبی انتظام فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ○ (والضحیٰ۔ ۶)
کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا، پھر (آپ کو) جگہ دی۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کی تلاش میں سرگردان تھے، اللہ تعالیٰ نے راہ حق دکھائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ○ (والضحیٰ۔ ۷)
اور (اے رسول، یہی نہیں بلکہ) اس نے آپ کو راہ حق کی تلاش میں سرگردان پایا پھر آپ کو ہدایت دی۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی حالت اچھی نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشحال کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ (والضحیٰ۔ ۸)
(اللہ نے) آپ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ ایسی چیزیں دیں جو کسی کو نہیں دی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَآصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَآمَّةً (صحیح بخاری کتاب التیمم باب قول اللہ تعالیٰ فلم تجدوا ماءً فتیمموا جزء اول ص۹۱)
مجھے پانچ باتیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ ایک یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے (دشمن) پر میرا رعب پڑتا ہے، دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے لہٰذا میری امت کا ہر آدمی (جہاں) اس کو نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے تیسرے یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا، مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا، چوتھے یہ کہ مجھ کو شفاعت ملی، پانچویں یہ کہ ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سب لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی نعمتوں سے نوازا اور بہت سے احسانات کئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نعمتوں اور احسانات کا ذکر فخریہ طور پر نہیں بلکہ آیت زیر تفسیر کے حکم کے مطابق کیا کرتے تھے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کیجئے کہ اس نے ہمیں راہِ حق دکھائی اور ایمان سے سرفراز فرمایا۔

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا کیجئے، یتیم پر سختی نہ کیا کیجئے اور سائل کو جھڑکی نہ دیا کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲
اَلَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

ترجمہ

(اے رسول) کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا (۱) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ اتار دیا (۲) جس سے آپ کی کمر ٹوٹی جارہی تھی (۳) اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلندی عطا فرمائی (۴) بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (۵) یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (۶) تو جب آپ (رسالت کے فرائض سے) فارغ ہوا کریں تو (عبادت کے لئے) محنت کیا کریں (۷) اور اپنے رب سے لو لگایا کریں (۸)

معانی ومصادر

(نَشْرَحْ) شَرَحَ، یَشْرَحُ، شَرْحٌ (ف) کھولنا، واضح کرنا، وسیع کرنا، پاکیزہ کرنا۔

(وَضَعْنَا) وَضَعَ، یَضَعُ، وَضْعٌ (ف) ذلیل کرنا، ہٹانا، اتار دینا۔

(وِزْرٌ) وَزَرَ، یَزِرُ، وِزْرٌ (ض) اٹھانا (وِزْرٌ = بوجھ)۔

(اَنْقَضَ) اَنْقَضَ، یُنْقِضُ، اِنْقَاضٌ (باب افعال) پیٹھ کو اس طرح توڑنا کہ آواز نکلے، بوجھل ہونا۔

(عُسْرٌ) عَسِرَ، یَعْسَرُ، عَسْرٌ وعُسْرٌ وعَسَرٌ (س) مشکل ہونا۔

(یُسْرٌ) یَسُرَ، یَیْسُرُ، یُسْرٌ ویَسْرٌ (ك)۔ آسان ہونا۔

یَسِرَ، یَیْسَرُ، یَسَرٌ (س) آسان ہونا۔

(فَرَغْتَ) فَرَغَ، یَفْرَغُ وفَرِغَ، یَفْرَغُ، فَرَاغٌ وفُرُوْغٌ (ف، س) فارغ ہونا۔

(اِنْصَبْ) نَصِبَ، یَنْصَبُ، نَصَبٌ (س) تھک جانا، جدوجہد اور محنت کرنا۔

نَصَبَ، یَنْصِبُ، نَصْبٌ (ن وض) گاڑنا، پودا لگانا، مقرر کرنا، تکلیف پہنچانا۔

(اِرْغَبْ) رَغِبَ، یَرْغَبُ، رَغَبٌ ورُغْبٌ ورَغْبَةٌ (س) رغبت کرنا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ) (اے رسول) کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا (یعنی ہم نے آپ کا شرح صدر نہیں کر دیا، سینہ کو کشادہ نہیں کر دیا، دل کی تنگی کو دور نہیں کر دیا) (وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ اتار دیا۔ (اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ) (وہ بوجھ) جس سے آپ کی کمر ٹوٹی جارہی تھی (یعنی تبلیغ رسالت اور لوگوں کی اصلاح جو ایک بڑی بھاری ذمہ داری تھی اور جو ایک بہت ہی مشکل کام تھا ہم نے اس ذمہ داری کے بوجھ کو اتار دیا، اب وہ ذمہ داری بوجھ نہیں معلوم ہوتی، جو کام مشکل تھا

وہ آسان ہوگیا۔ آپ خوش دلی اور سینہ کی فراخی کے ساتھ تمام ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل ہو گئے۔ اب تبلیغ رسالت آپ کو مشکل معلوم نہیں ہوتی۔ جو ذمہ داری آپ پر ڈالی جاتی ہے اب اس سے آپ کا دل تنگ نہیں ہوتا بلکہ خوش دلی کے ساتھ آپ اس ذمہ داری کو قبول کر لیتے ہیں۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تمام ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے شرح صدر کی دعاء فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○

(طٰہٰ، ۲۵، ۲۶)

(موسیٰ نے) کہا اے میرے رب (اس کام کے) لئے میرا سینہ کھول دے۔ میرے لئے میرے کام کو آسان کر دے۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعاء سے آیات زیر تفسیر کا مطلب صاف سمجھ میں آجاتا ہے یعنی شرح صدر سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ رسالت کا کام آسان ہو جائے۔ آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے آپ کی خاطر، آپ کی دل جمعی کے لئے آپ کے سینہ کو فراخ کر دیا تو اب تبلیغ رسالت کا کام آپ کو بوجھ نہیں معلوم ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ،

(الانعام۔ ۱۲۶)

جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے (اسلام قبول کرنا اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس کا سینہ اسلام کے لئے کھل جائے اس کا راہِ راست پر آنا مشکل نہیں ہوتا لیکن جس کا سینہ اسلام کے لئے کھلے نہیں بلکہ تنگ ہو جائے اس کے لئے راہ ہدایت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ کھول دیا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تبلیغ کا کام آسان ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر نہ ہوتا تو واقعی وہ اتنی بڑی ذمہ داری تھی کہ پیٹھ اس کے بوجھ کی بمشکل ہی متحمل ہو سکتی تھی۔ اسی ذمہ داری کے بوجھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا۔

لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی)

مجھے اپنی جان کا خوف ہے (کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بوجھ میری کمر توڑ دے)۔

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء ا
ص۳ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب
بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جزء اول ص۹)

اس بوجھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

(الحشر۔ ۲۱)

(اے رسول) اگر اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے جھک جاتا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے، یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ وہ غور و فکر کریں۔

الغرض تبلیغ رسالت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسان کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات و احسانات میں سے یہ بھی ایک انعام و احسان تھا جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا۔ آگے فرمایا (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) اور ہم نے آپ کے لئے (آپ کی خاطر) آپ کے ذکر کو بلندی عطاء فرمائی ہے (جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ آئے، آپؐ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے، فرشتے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں اور ایمان والے بھی صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ کوئی نماز ایسی نہیں ہوتی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام نہ بھیجا جائے۔ کوئی اذان اور اقامت ایسی نہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی نہ لیا جائے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی ایک بیش بہا نعمت کا ذکر فرمایا۔ آگے فرمایا (فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (تبلیغ رسالت بے شک ایک مشکل کام تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسان کر دیا لہذا کسی مشکل سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اگر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مشکل سے نکل جانے کا راستہ بھی آسان کر دیتا ہے۔ بس صبر و استقامت کی ضرورت ہے۔

آگے فرمایا (فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ) تو (اے رسول) جب آپ (رسالت کے فرائض سے) فارغ ہوا کریں تو (عبادت کے لئے) محنت کیا کریں (یعنی خوب عبادت کیا کریں) (وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ) اور اپنے رب سے لو لگایا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً دن کو تبلیغ رسالت کے فرائض انجام دیا کرتے تھے لہذا دن کے وقت آپ کو فرصت نہیں ملتی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے یکسوئی کے ساتھ لو لگائیں اور یکسوئی کے ساتھ عبادت کریں۔ اسی مصروفیت کا ذکر کرتے ہوئے اور پھر یکسوئی کے ساتھ عبادت کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ○ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ○ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○

(المزمل۔ ۱تا۸)

اے کپڑا اوڑھنے والے، رات کو قیام کیا کیجئے مگر (ساری رات نہیں) تھوڑی رات۔ (یعنی) آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری حکم القاء کرنے والے ہیں۔ بے شک رات کا جاگنا (نفس کو) شدت کے ساتھ پامال کرنے اور بات کو استوار رکھنے کا باعث ہوتا ہے۔ دن کے وقت تو آپ بڑی بڑی دیر تک (دوسروں کی اصلاح میں) مصروف رہیں گے۔ (لہذا رات کے وقت) اپنے رب کے نام کا ورد کیا کیجئے اور سب کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جایا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

(بنی اسرآءیل۔ ۷۹)

اور (اے رسول) رات کے وقت بھی کچھ دیر کے لئے (نماز کے ساتھ) شب بیداری کیا کیجئے یہ نماز آپ کے لئے زائد ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے۔

اس حکم کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بڑی بڑی دیر تک نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدموں پر ورم آجاتا تھا۔

حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں:۔

اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا (صحیح بخاری کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبا قیام کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم یا آپ کی پنڈلیاں سوج جاتی تھیں۔ آپ سے کہا جاتا تھا کہ آپ اتنا طویل قیام کیوں کرتے ہیں،

الصلوٰۃ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ترم قدماہ جزء ۲ ص ۶۳)

آپ کے تو بڑے درجے ہیں، آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ ۲/۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا اور کوئی مہینہ گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے پہلے آپ چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کتنی حسین اور طویل ہوتی تھیں پھر آپ چار رکعت پڑھتے کچھ نہ پوچھو کتنی حسین اور طویل ہوتی تھیں پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۲۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۲۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دس رکعت پڑھتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:۔

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک رات کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهِ (قَالَ) وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل جزء اول ص ۲۱۲)

ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورہ بقرہ پڑھی۔ میں سمجھا سو آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے لیکن آپ آگے نکل گئے۔ میں سمجھا کہ پوری سورۂ بقرہ ایک رکعت میں پڑھیں گے پھر آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اور اسے ختم کیا پھر سورۂ آل عمران شروع کر دی اور اسے پورا پڑھ ڈالا۔ آپ بہت آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے۔ جب کسی ایسی آیت پر سے گذرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح پڑھتے، جب کسی سوال پر سے گذرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے کی آیت پر سے گذرتے تو پناہ طلب کرتے پھر آپ نے رکوع کیا۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے رہے۔ آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا پھر آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہ قیام تقریباً رکوع کے برابر تھا پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، پڑھتے رہے۔ آپ کا سجدہ تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيْلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ الیل جزء اول ص ۲۱۲)

میں نے (ایک رات) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے لمبی نماز پڑھی یہاں تک کہ میں نے بُرے کام کا ارادہ کیا۔ (ان سے) کہا گیا: آپ نے کس کام کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ② وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ④ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ⑤ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ
بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ
الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

ترجمہ انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم (۱) اور سینین پہاڑ کی قسم (۲) اور اس امن والے شہر کی قسم (۳) بے شک ہم نے انسان کو (رفعت بخشی کہ اس کو) اچھی صورت میں پیدا کیا (۴) پھر ہم ہی نے اس کو پست ترین (مخلوقات کے درجہ) میں پھیر دیا (۵) مگر (ان لوگوں کو نہیں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لئے تو غیر منقطع (اجر و ثواب) ہے (۶) (اے رسول) ان تمام باتوں کو سن لینے) کے بعد (آخر) کیا بات ہے کہ انسان (روز) جزاء کے سلسلہ میں آپ کو جھٹلاتا ہے (۷) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے (۸)

معانی و مصادر

(تِيْنٌ، تِيْنٌ = انجیر)
(زَيْتُوْنٌ، زَيْتُوْنٌ = ایک درخت کا نام ہے
(طُوْرٌ) طُوْرٌ = پہاڑ۔
(سِيْنِيْنَ) سِيْنِيْنَ = ایک پہاڑ کا نام ہے اُسے سَيْنَاءُ بھی کہتے ہیں۔
(اَمِيْنٌ) اَمِنَ، يَاْمَنُ، اَمْنٌ وَاَمَنٌ وَاَمَانٌ وَاَمَنَةٌ (س) مطمئن ہونا (اَمِيْنٌ = مطمئن، امن والا)۔
(بَلَدَ) بَلَدَا، يَبْلُدُ، بُلُوْدٌ (ن) مقیم ہونا (بَلَدٌ = شہر)۔
(تَقْوِيْمٌ) قَوَمَ، يُقَوِّمُ، تَقْوِيْمٌ (باب تفعیل) سیدھا کرنا (تَقْوِيْم = صورت، شہر کے طول اور عرض وغیرہ کا بیان)۔
(اَسْفَلَ) سَفَلَ، يَسْفُلُ، سُفُوْلٌ وَسَفَالٌ (ن) نیچے ہونا۔
(مَمْنُوْنٌ) مَنَّ، يَمُنُّ، مَنٌّ (ن) کاٹنا، منقطع کرنا۔
(اَحْكَمُ) (حَاكِمِيْنَ) حَكَمَ، يَحْكُمُ، حُكْمٌ وَحُكُوْمَةٌ (ن) حکم دینا، فیصلہ کرنا

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ) انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم (وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ) اور سینین پہاڑ کی قسم (یعنی کوہ طور کی قسم) (وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ) اور اس امن والے شہر کی قسم (یعنی شہر مکہ کی قسم)۔

اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم کھائی۔ انجیر طبی لحاظ سے ایک مفید دوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زیتون کی قسم کھائی۔ زیتون ایک درخت ہے جس سے تیل نکلتا ہے جو سالن وغیرہ کے کام آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ○ (المؤمنون ۔ ۲۰)

اور (ایک) درخت (ہے جو) کوہ سیناء پر پیدا ہوتا ہے اور کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے طور پہاڑ کی قسم کھائی۔ اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کی قسم ایک اور مقام پر بھی کھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالطُّوْرِ ○ (والطور۔۱) (اے رسول) طور کی قسم۔

طور پہاڑ ہی وہ مقدس مقام ہے جہاں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی تجلی نظر آئی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (القصص ۔ ۲۹، ۳۰)

پھر جب موسیٰ نے مقررہ مدت پوری کی اور اپنے اہل (و عیال) کو لے کر (وہاں سے) چلے تو (اثنائے راہ میں) انہوں نے (کوہ) طور کی طرف آگ دیکھی۔ انہوں نے اپنے اہل (وعیال) سے کہا تم یہاں ٹھہرو مجھے (طور کی جانب) آگ دکھائی دے رہی ہے شاید میں وہاں سے تمہارے پاس (راستہ کی) کوئی خبر لاؤں یا آگ میں سے کوئی انگارا لے آؤں تاکہ تم (آگ جلا کر اس سے) تاپو۔ پھر جب موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو انہیں ایک مبارک مقام میں وادی کی داہنی جانب سے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ، میں اللہ رب العالمین ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى

جب انہوں نے (دوران سفر ایک جگہ) آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا تم (یہاں) ٹھہرو میں نے (ایک

النَّارِ هُدًى ○ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○
(طٰہٰ - ۱۰)

جگہ) آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں اس میں سے تمہارے لئے کوئی انگارا لے آؤں یا (وہاں) آگ (کے مقام) پر (پہنچکر کسی سے) راستہ معلوم کرلوں۔ پھر جب وہ آگ کے مقام پر پہنچے تو انہیں آواز آئی اے موسٰی میں تمہارا رب ہوں تم اپنی جوتیاں اتار دو (اس لئے کہ اس وقت) تم طُوٰی (نامی ایک) مقدس وادی میں ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بلدِ امین یعنی شہر مکہ کی قسم کھائی۔ شہر مکہ ہمیشہ سے پُرامن مقام چلا آرہا ہے۔ یہاں خونریزی وغیرہ کرنا قطعاً حرام ہے (تفصیل کے لئے سورۂ لا اقسم بہذا البلد کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

انجیر، زیتون، کوہ طور اور شہر مکہ کی قسم کھانے کے بعد فرمایا (لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ) ہم نے انسان کو (رفعت بخشی کہ اس کو) بہت اچھی صورت میں پیدا کیا (گویا تمام مخلوقات میں اس کو بلند مرتبہ عطاء کیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ○
(بنی اسرآءیل - ۷۰)

اور (اے لوگو، یہ ہمارا کتنا بڑا احسان ہے کہ) ہم نے بنی آدم کو عزت دی خشکی و تری میں ان کو سواریاں بخشیں (کھانے کے لئے) پاکیزہ چیزیں انہیں عطاء کیں اور جتنی چیزیں ہم نے پیدا کی ہیں ان میں سے بہت سی چیزوں پر ان کو فضیلت دی۔

(ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ) پھر ہم نے انسان کو پست ترین (مخلوقات کے درجہ) میں لوٹا دیا (یعنی جن لوگوں نے کفر کیا ان کو ذلیل ترین مخلوق کے درجہ میں پہنچا دیا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ○
(لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب - ۶)

بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا، ذٰلِكَ

کیا انہیں نہیں معلوم کہ جو شخص اللہ اور رسول کی مخالفت کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے

الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ○
(التوبۃ ۔ ۶۳)

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، (اور) یہ (بہت بڑی) ذلت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ، قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ○
(النحل ۔ ۲۷)

پھر اللہ (تعالیٰ) قیامت کے دن انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان سے پوچھے گا بتاؤ (تم نے جو) میرے شریک بنا رکھے تھے جن کے معاملہ میں تم (مؤمنین سے) جھگڑتے رہتے تھے وہ کہاں ہیں؟ (اس وقت) وہ لوگ جن کو علم دیا گیا تھا کہیں گے آج کے دن کی ذلت اور خرابی (سب) کافروں کے لئے ہے۔

آگے فرمایا (اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ) مگر (ان لوگوں کو پست ترین مخلوق کے درجہ میں نہیں لوٹایا) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کے لئے تو غیر منقطع اجر (و ثواب) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ، نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○
(التحریم ۔ ۸)

اس دن اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داہنی طرف (ان کے ساتھ ساتھ) چل رہا ہوگا (اور) وہ (اس طرح) دعاء کر رہے ہوں گے:۔ اے ہمارے رب، ہمارے لئے ہمارے نور کو کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہیں وہ بدستور اعلیٰ ترین مخلوق میں شامل رہے۔ ان کو ذلیل نہیں کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ (قائم) رہنے والی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ○
(لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب - ۷،۸)

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے، یہ (بدلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

آگے فرمایا (فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ) تو (اے رسول) ان تمام باتوں کو سُن لینے کے بعد (آخر) کیا بات ہے کہ انسان (روز) جزا کے سلسلہ میں آپ کو جھٹلاتا ہے (کیا جس اللہ نے انسان کو پہلی بار خوبصورت شکل میں پیدا کیا وہ انسان کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ یقیناً پیدا کر سکتا ہے اور پیدا کرے گا پھر انسانوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم اور فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (وہ فیصلہ فرمائے گا اور بہت خوب فیصلہ فرمائیگا)۔

عمل

اے لوگو، اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے تاکہ قیامت کے روز آپ ذلیل و خوار نہ ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ①
خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ② اِقۡرَاۡ
وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ③ الَّذِیۡ عَلَّمَ
بِالۡقَلَمِ ④ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ
یَعۡلَمۡ ⑤

ترجمہ (اے رسول) اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا ① جس نے انسان کو خون سے پیدا کیا ② آپ پڑھیئے اور (اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیئے، بے شک) آپ کا رب بہت عزت والا ہے ③ (وہی ہے) جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم

دی ④ (اور) انسانوں کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا ⑤

معانی ومصادر

(اِقْرَاْ) قَرَاَ، یَقْرَاُ، قَرْءٌ وقِرَاءَۃٌ وقُرْاٰنٌ (ف) پڑھنا۔
(عَلَقٌ) عَلَقٌ = خون۔

شان نزول

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَالَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ

سب سے پہلے جو وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنی شروع ہوئی وہ نیند میں نیک خواب تھا۔ آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی لگنے لگی اور آپ حرا کے غار میں (جاکر) اکیلے ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے اور وہاں گھر آنے سے پہلے کئی کئی راتیں عبادت کرتے تھے۔ پھر گھر آکر اس کام کے لئے مزید توشہ لے جاتے اور (چند راتوں کے بعد) پھر خدیجہ کے پاس آتے اور (مزید) توشہ لے جاتے۔ (ایسا ہوتا رہا) یہاں تک کہ آپ غار حرا ہی میں تھے کہ آپ کے پاس حق آگیا۔ فرشتہ آیا۔ اس نے کہا پڑھیئے۔ آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ فرماتے ہیں پھر فرشتے نے مجھ کو پکڑ کر بھینچا اس کے ایسا کرنے سے مجھے قوت محسوس ہوئی پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے۔ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑا اور مجھے دوسری مرتبہ بھینچا۔ مجھے پھر قوت محسوس ہوئی۔ پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے پھر مجھ کو پکڑا اور تیسری بار بھینچا پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا اس پروردگار کے نام سے پڑھئے جس نے (سب چیزوں کو) پیدا کیا، اس نے آدمی کو خون سے بنایا۔ پڑھیئے اور آپ کا

خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِىَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِىَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِىْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِىْ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِىْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِىَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْىُ (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲۹۳ و صحیح مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۷۹ و ص۸۰)

رب تو بڑی عزت والا ہے یہ آیتیں سُن کر آپ لوٹے۔ آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ آپ حضرت خدیجہ (کے پاس) جو خویلد کی بیٹی تھیں گئے اور فرمانے لگے مجھے کمبل اڑھا دو۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔ آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ نے (حضرت) خدیجہؓ سے یہ قصہ بیان کر کے فرمایا مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ (حضرت) خدیجہؓ نے کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو رشتے کو جوڑتے ہیں، سچ بولتے ہیں، جو لوگ معاشرہ پر بوجھ ہوتے ہیں ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں، نادار کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمانداری کرتے ہیں اور حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں، پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس جو خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے لے کر گئیں وہ جاہلیت کے زمانے میں عیسائی ہو گئے تھے (وہ عبرانی زبان جانتے تھے) انجیل سے جو اللہ ان سے لکھوانا چاہتا وہ عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ وہ بوڑھے ضعیف ہو کر نابینا ہو گئے تھے، خدیجہ نے ان سے کہا اے میرے چچازاد بھائی (ذرا) اپنے بھتیجے کی بات تو سنو۔ ورقہ نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا تو ورقہ بن نوفل کہنے لگے یہ تو وہ رازدار فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا۔ کاش میں اِس وقت جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تم کو تمہاری قوم نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے؟

ورقہ نے کہا ہاں جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی تم کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ پھر بہت زمانہ نہیں گذرا تھا کہ ورقہ وفات پا گئے اور وحی کے آنے میں وقفہ ہو گیا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ) (اے رسول) اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ○ (الفرقان - ۲)

اس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا۔

(خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ) (جس نے) انسان کو خون سے بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ، فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ○

(المؤمنون - ۱۲ تا ۱۴)

اور (اے لوگو) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ مقام پر رکھا، پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اس کو دوسری (بالکل ہی نئی) مخلوق (کی شکل میں) بنا دیا، (واقعی) اللہ (جو تمام) بنانے والوں میں سب سے بہتر بنانے والا (ہے بڑا ہی) بابرکت ہے۔

آگے فرمایا (اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ) (اے رسول) پڑھئے (اور اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھئے بے شک) آپ کا رب بہت عزت والا ہے (اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) (وہی ہے) جس نے قلم کے ذریعہ (انسان کو) تعلیم دی (عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ) (اور) انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔

انسان جب پیدا ہوتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ پھر وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے بہت کچھ سیکھتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر، پھر کتابی طور پر، پھر انبیاء کے ذریعہ وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔

كَلَّآ إِنَّ الْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ۝٦ أَن
رَّءَاهُ اسْتَغْنَىٰ ۝٧ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ
الرُّجْعَىٰٓ ۝٨ أَرَءَيْتَ الَّذِى يَنْهَىٰ ۝٩
عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝١٠ أَرَءَيْتَ إِن
كَانَ عَلَى الْهُدَىٰٓ ۝١١ أَوْ أَمَرَ
بِالتَّقْوَىٰٓ ۝١٢ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ
وَتَوَلَّىٰٓ ۝١٣ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝١٤
كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا
بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ

خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾
سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا،
لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

ترجمہ

(اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کو علم دیا لیکن انسان اس کا شکر ادا) نہیں (کرتا) بلکہ سرکشی کرتا ہے ﴿٦﴾ (خصوصاً) جب وہ اپنے کو غنی دیکھتا ہے ﴿٧﴾ بیشک اسے اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے (وہاں اسے) اس کی سرکشی کی سزا مل جائے گی ﴿٨﴾ (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (نماز سے) روکتا ہے ﴿٩﴾ ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے ﴿١٠﴾ کیا آپ نے دیکھا اگر وہ ہدایت پر ہوتا ﴿١١﴾ اور تقوے کا حکم دیتا (تو اس کے حق میں کتنا اچھا ہوتا) ﴿١٢﴾ (اور) کیا آپ نے دیکھا اگر وہ جھٹلاتا ہے اور حق سے منہ موڑتا ہے ﴿١٣﴾ تو کیا اسے نہیں معلوم کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے ﴿١٤﴾ (وہ اللہ کی گرفت سے) ہرگز نہیں (بچ سکتا) اگر وہ باز نہیں آیا تو ہم ضرور اس کی پیشانی کو پکڑ کر گھسیٹیں گے ﴿١٥﴾ (وہ) پیشانی جو جھوٹی اور خطاکار ہے ﴿١٦﴾ تو اسے چاہئے کہ اپنی مجلس (کے رفقاء) کو (اپنی مدد کے لئے) بلائے ﴿١٧﴾ ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلالیں گے ﴿١٨﴾ (پھر اس کو) ہرگز (فلاح نصیب) نہیں (ہوگی، لہٰذا اے رسول) آپ اس کا کہنا نہ مانیں بلکہ (بدستور نماز پڑھتے رہیں) سجدے کرتے رہیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتے رہیں ﴿١٩﴾

معانی و مصادر

(یَطْغٰی) طَغٰی وطَغِیَ، یَطْغٰی، طَغْیٌ وطِغْیَانٌ وطُغْیَانٌ (ف و س) سرکشی کرنا، طغیانی پر آنا۔

(رُجْعٰی) رَجَعَ، یَرْجِعُ، رُجُوْعٌ ومَرْجِعٌ ورُجْعٰی ورُجْعَانٌ ومَرْجِعَةٌ (ض) لوٹنا۔

(کَلَّا) کَلَّا = ہرگز نہیں، بے شک۔

(یَنْتَهِ) اِنْتَهٰی، یَنْتَهِیْ، اِنْتِهَاءٌ (باب افتعال) باز آنا۔

(نَسْفَعًا) سَفَعَ، یَسْفَعُ، سَفْعٌ (ف) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹنا، طمانچہ مارنا۔

(لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ)

(خَاطِئَةٌ) خَطِئَ، يَخْطَأُ، خَطَأٌ (س) خطا کرنا۔
(نَادِیٌ) نَدَا، يَنْدُوُ، نَدْوٌ (ن) مجلس میں جمع ہونا (نَادِیٌ = مجلس)۔
(زَبَانِيَةٌ) زَبَنَ، يَزْبِنُ، زَبْنٌ (ض) دفع کرنا (زَبَانِيَةٌ = دوزخ کے فرشتے)۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ، سَنَدْعُ الزَّبَانِيَهٗ۔

(رواه الترمذی وصححه فی ابواب تفسیر القرآن باب تفسیر سورة اقرأ باسم ربك جزء ۲ صـ۱۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل آیا۔ اس نے تین بار کہا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اسے دھمکایا۔ ابوجہل نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شہر میں مجھ سے زیادہ کسی کے اصحاب مجلس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ، سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ، اسے چاہئے کہ اپنی مجلس کو بلائے، ہم دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى) (اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کو علم دیا) لیکن انسان (پھر بھی شکر ادا) نہیں (کرتا بلکہ) سرکشی کرتا ہے، (اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى) خصوصاً جب وہ اپنے کو غنی دیکھتا ہے۔

جب انسان اپنے کو خوشحال دیکھتا ہے تو مغرور اور سرکش ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرتابی کرتا ہے (اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى) (کیا وہ ڈرتا نہیں کہ اسے) یقیناً اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے (وہاں اسے اس کی سرکشی کی سزا مل جائے گی) (اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى) (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (نماز سے) روکتا ہے (عَبْدًا اِذَا صَلّٰى) (ہمارے) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے روکتا ہے)

احادیث میں شانِ نزول کے علاوہ ایک اور واقعہ ایسا ملتا ہے جس میں ابوجہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے روکنے کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ

ابوجہل نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر

وَاللّٰاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اَوْلَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِى التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ زَعَمَ لِيَطَاُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِىْ بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَ اَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْدَنَا مِنِّىْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا (صحیح مسلم کتاب صفة القیمة باب قوله ان الانسان لیطغٰی ان رآه استغنی جزء ۲ ص ۵۱۹)

رکھتے ہیں۔ کہا گیا ہاں۔ ابوجہل نے کہا: لات اور عزٰی کی قسم اگر میں نے انہیں ایسا کرتے دیکھ لیا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا اور ان کے چہرے کو مٹی میں لتھیڑ دوں گا۔ (پھر ایسا ہوا کہ) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی گردن روندنے کا ارادہ کیا لیکن پھر وہ اچانک آپ سے دور ہو گیا اور اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ آیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے (کسی چیز سے) بچ رہا تھا۔ اس سے کہا گیا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی، بڑا ہولناک منظر تھا اور بازو تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے اعضاء کو اچک لیتے۔

آگے فرمایا (اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى) (اے رسول) کیا آپ نے دیکھا اگر وہ ہدایت پر ہوتا (اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى) اور تقوٰی کا حکم دیتا (تو اس کے حق میں کتنا اچھا ہوتا) (اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى) اور (اے رسول) کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ (آپ کو) جھٹلاتا ہے (اور آپ کی تعلیمات سے) منہ موڑتا ہے (تو کیا وہ ہمارے عذاب سے بچ کر نکل جائے گا) (اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى) کیا اسے نہیں معلوم کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ) (لہٰذا وہ اللہ کی گرفت سے) ہرگز نہیں (بچ سکتا) اگر وہ (اپنی حرکتوں سے) باز نہیں آیا تو ہم ضرور اس کی پیشانی کو پکڑ کر گھسیٹیں گے۔

(نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ) (وہ) پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے۔

شانِ نزول کی روایت میں ہے کہ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ میری مجلس کے رفقاء بہت ہیں (میں اپنی مجلس کے رفقاء کو بلاؤں گا، تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے) اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا (فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ) (اگر اس نے یہ چیلنج کیا ہے) تو اسے چاہئے کہ اپنی مجلس (کے رفقاء کو اپنی مدد کے لئے) بلائے (سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

صحیح مسلم کی روایت جو اوپر گذری اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل نے فرشتے دیکھے تھے۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

وہ فرشتے گویا زبانیہ کی تفسیر ہیں۔

آگے فرمایا (كَلَّا، لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ) (اے رسول، وہ آپ کو نماز سے روکتا ہے، آپ) ہرگز (اس کا کہنا) نہ (مانیں بلکہ بدستور نماز پڑھتے رہیں) اور سجدے کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہیں۔

سجدۂ تلاوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب سجود التلاوۃ جزء اول ص۲۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

عمل

اے لوگو، آپ سب کو لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے لہٰذا اس کے احکام سے سرکشی نہ کیجئے۔ کسی کو اللہ کی عبادت سے نہ روکیے۔

اے ایمان والو، جب آپ اس سورت کی آخری آیت پڑھیں تو سجدۂ تلاوت کیا کیجئے۔

(نوٹ:۔ سجدۂ تلاوت کے جملہ مسائل کے لئے سورۂ الاعراف کی آیت ۲۰۶ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ وَمَاۤ
اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ
الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۳﴾
تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا
بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ مِّنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾
سَلٰمٌ ۟ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

ترجمہ ہم نے اس (قرآن) کو عظمت والی رات میں اتارا (۱) اور آپ کو کیا معلوم کہ عظمت والی رات کیا ہے (۲) عظمت والی رات ہزار مہینے سے بہتر ہے (۳) اس رات کو فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کے حکم سے (اپنے رب کے) تمام احکام (کو سرانجام دینے) کے لئے نازل ہوتے ہیں (۴) (وہ رات) سلامتی (کی رات) ہے۔ (اس کی سلامتی اور خیر و برکت) طلوع فجر تک (باقی رہتی ہے) (۵)

معانی و مصادر (قَدْرٌ) قَدَرَ، یَقْدُرُ، قَدْرٌ و قَدَارٌ (ض، ن) مقدرت ہونا، تنگ کرنا، تعظیم کرنا۔

(خَیْرٌ) خَارَ، یَخِیْرُ، خَیْرٌ (ض) خیر والا ہونا، بھلائی پہنچانا۔

(اِذْنٌ) اَذِنَ، یَاْذَنُ، اِذْنٌ و اَذِیْنٌ (س) اجازت دینا (اِذْنٌ = اجازت، حکم)

(اَمْرٌ) اَمَرَ، یَاْمُرُ، اَمْرٌ و اٰمِرَۃٌ و اِمَارٌ (ن) حکم دینا۔

(سَلْمٌ) سَلِمَ، یَسْلَمُ، سَلَامٌ و سَلَامَۃٌ (س) سلامت رہنا۔

(مَطْلَعٌ) طَلَعَ، یَطْلُعُ، طُلُوْعٌ و مَطْلِعٌ (ن) طلوع ہونا، ظاہر ہونا (مَطْلَعٌ = طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

(فَجْرٌ) فَجَرَ، یَفْجُرُ، فَجْرٌ (ن) بہانا، پھاڑنا، ظاہر کرنا، جھٹلانا، مخالفت کرنا، زنا کرنا،

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ) ہم نے اس (قرآن) کو عظمت والی رات میں اتارا (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ عظمت والی رات کیا ہے (اس کی کس قدر فضیلت ہے) (لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ) (پہلی فضیلت تو اس کی یہ ہے کہ وہ یعنی) عظمت والی رات ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے (ایک ہزار مہینے کی عبادت سے اس ایک رات کی عبادت بہتر ہے)۔

(تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ) (دوسری فضیلت اس کی یہ ہے کہ) اس رات کو فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کے حکم سے (اپنے رب کے) تمام احکام (کو سرانجام دینے) کے لئے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔

(سَلٰمٌ ہِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ) وہ رات سلامتی (کی رات) ہے (اس کی سلامتی خیر و برکت) طلوع فجر تک (باقی رہتی ہے)۔

قرآن مجید کا نزول قدر والی رات میں (شروع) ہوا۔ اس رات کو لیلۂ مبارکہ بھی کہتے ہیں، اس رات کو فرشتے احکام الٰہی لے کر ان کی انجام دہی کے لئے نازل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حٰمٓ ○ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ — حٰمٓ۔ اس روشن کتاب کی قسم، ہم نے

فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○
فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ
عِنْدِنَا، اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○ رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ، اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○
(الدخان۔ آیات ۱ تا ۶)

اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے (تاکہ اس کے ذریعہ ہم لوگوں کو ان کی بداعمالی کے انجام سے ڈرائیں) بے شک ہم (پہلے بھی) ڈراتے رہے ہیں۔ اسی رات کو (تمام) حکمت والے کاموں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ (اسی طرح اس رات کو ہم نے) اپنے پاس سے (یہ) حکم (یعنی قرآن) نازل فرمایا ہے (اور اس مقصد کے لئے) پہلے بھی ہم رسولوں کو بھیجتے رہے ہیں۔ (اور اے رسول، اس کتاب کا نزول) آپ کے رب کی طرف سے (دنیا والوں پر ایک بڑی) رحمت ہے، بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

قرآن مجید رمضان میں نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى
وَالْفُرْقَانِ۔
(البقرۃ۔ ۱۸۵)

رمضان ہی کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، (وہ قرآن) جس میں (تمام) لوگوں کے لئے رہنمائی ہے، اور جس میں ہدایت اور حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے کے واضح دلائل ہیں۔

کیونکہ قرآن مجید رمضان میں نازل ہوا لہٰذا شب قدر رمضان کی کوئی ایک رات ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ کونسی رات ہے البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ
الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ (صحیح بخاری
کتاب الصوم باب تحری لیلۃ القدر
فی الوتر من العشر الاواخر جزء ۳ صفحہ و
صحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل لیلۃ
القدر جزء اول صفحہ ۳۷۸)

شب قدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں :۔
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِيْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ حِيْنَ يُمْسِيْ مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً تَمْضِيْ وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَجَعَ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ (وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا) فَاَمَرَهُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَبَصُرَتْ عَيْنِيْ نَظَرْتُ اِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَّمَآءً (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر جزء ۳ ص ۶ وباب التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر جزء ۳ ص ۶ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبہا ۱/۴۷۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے جب بیسویں تاریخ گذرتی اور اکیسویں رات کی آمد آمد ہوتی تو شام کو آپ اپنے گھر لوٹ آتے اور جو لوگ اعتکاف میں آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی (اپنے گھروں) کو لوٹ جاتے تھے۔ ایک رمضان میں ایسا ہوا آپ جس تاریخ (کی شام) کو اعتکاف سے لوٹ آتے تھے اس تاریخ (کی صبح کو) آپ اعتکاف ہی میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا (صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ دیا) اور جو اللہ نے چاہا وہ ان کو حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھ کو مناسب معلوم ہوا کہ اخیر عشرہ میں اعتکاف کروں تو جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھ کو شب قدر دکھلائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ تم اس کو اخیر عشرہ میں تلاش کیا کرو اور طاق راتوں میں ڈھونڈا کرو اور میں نے دیکھا میں رات کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات کو یعنی اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں سے مسجد ٹپکی۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے اور آپ کے چہرہ انور پر گیلی مٹی لگی ہوئی تھی۔

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اکیسویں شب کو ہوتی ہے لیکن باوجود گیلی مٹی میں سجدہ کرنے کی علامت کے آپ نے کسی ایک خاص رات یا اکیسویں رات کو مخصوص نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر کسی ایک خاص رات میں نہیں ہوتی بلکہ وہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات کو ہوتی ہے اور ان راتوں میں گھومتی رہتی ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات کی علامت بتائی گئی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس علامت کو بھول گئے۔ اب پہلے سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ آنے والی رات شب قدر ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک علامت ایسی بتائی ہے کہ اس رات کے گذر جانے کے بعد ہمیں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آج کی رات شب قدر تھی۔

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں:۔

اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَھَا (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر جزء اول ص ۳۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی کہ اس کی صبح کو آفتاب اس حالت میں نکلتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

شب قدر کے گذر جانے کے بعد اس کی علامت سے کوئی خاص فائدہ نہیں البتہ اس رات کو جاگنے والے کے لئے ایک خوشخبری ضرور ہے۔ اگر شب قدر کے آنے سے پہلے لوگوں کو کسی علامت سے یہ معلوم ہو جاتا کہ آج شب قدر ہے تو پھر وہ صرف اسی رات جاگتے۔ اس علامت کے بھلا دینے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت ہے کہ لوگ اس کی تلاش میں پانچ راتیں جاگیں اور اجر و ثواب زیادہ حاصل کریں۔

اس رات کو عبادت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر جزء ۳ ص ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان ۱/۳۰۵)

جو شخص ایمان کے ساتھ اور احتساب کے ساتھ شب قدر میں قیام کرے تو اس کے گذشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

عمل

اے ایمان والو، شب قدر ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ
مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ②
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ أُمِرُوٓا
إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ
الْقَيِّمَةِ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِى
نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ، أُولٰٓئِكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝٨

ترجمہ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ (اپنے کفر سے کبھی) باز آنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس کوئی کھلی دلیل نہ آتی (۱) (یعنی جب تک) اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آتا جو پاکیزہ صحیفے پڑھتا ہو (۲) جن میں سیدھی اور صاف ہدایات لکھی ہوں (۳) اور (یہ جو) اہل کتاب متفرق ہوئے تھے تو کھلی دلیل کے آجانے کے بعد (متفرق ہوئے تھے) (۴) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ اللہ (اکیلے) کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی توحید پر مضبوطی سے قائم رہنے والی امت کا دین ہے (لیکن وہ اس واضح دین پر قائم نہیں رہے بلکہ اپنے اختلافات پر اڑ گئے) (۵) بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخ کی آگ میں (ڈالے جائیں گے اور اس) میں ہمیشہ رہیں گے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں (۶) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں (۷) ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ (قائم) رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ (بدلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (۸)

معانی ومصادر

(مُنْفَكِّيْنَ، اِنْفَكَّ، يَنْفَكُّ، اِنْفِكَاكٌ (باب انفعال) کھل جانا، علیحدہ ہو جانا، آزاد ہو جانا۔
(بَيِّنَةٌ) بَيَّنَ، يُبَيِّنُ، تَبْيِيْنٌ (باب تفعیل) واضح کرنا، واضح ہونا (بَيِّنَةٌ = دلیل)
(قَيِّمَةٌ) قَامَ، يَقُوْمُ، قَوْمٌ، قَوْمَةٌ وقِيَامٌ وقَامَةٌ (ن) کھڑا ہونا، ٹھہرنا (قَيِّمَةٌ = مستقیم)۔
(تَفَرَّقَ) تَفَرَّقَ، يَتَفَرَّقُ، تَفَرُّقٌ (باب تفعل) علیحدہ علیحدہ ہو جانا۔
(حُنَفَآءُ) حَنَفَ، يَحْنِفُ، حَنَفٌ (ض) مائل ہونا۔ (حُنَفَآءُ = حَنِيْفٌ کی جمع، موحد)۔
(بَرِيَّةٌ) بَرَى، يَبْرِيْ، بَرْيٌ (ض) بنانا (بَرِيَّةٌ = مخلوق)۔
(عَدْنٌ) عَدَنَ، يَعْدُنُ، عَدْنٌ وعُدُوْنٌ (ن وض) مقیم ہونا۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ) اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ (اپنے کفر سے) کبھی باز آنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس کوئی دلیل نہ آتی (رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً) (یعنی جب تک) اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آتا جو پاکیزہ صحیفے پڑھتا ہو۔ (فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ) جن میں سیدھی اور صاف باتیں لکھی ہوئی ہوں (کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ کافر کفر سے باز آجائیں لہذا اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول بنا کر بھیجا اور ان پر پاکیزہ صحیفے یعنی قرآن مجید کی سورتیں نازل فرمائیں جن میں بہت صاف واضح اور مضبوط باتیں لکھی ہوئی ہیں)۔

قرآن مجید کے مضامین کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ○ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○
(بنی اسرآءیل۔ ۹، ۱۰)

بے شک یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے (آخرت میں بہت) بڑا اجر ہے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (انہیں یہ بشارت دیتا ہے) کہ ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قرآن مجید کی پاکیزگی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ○ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ○ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○

نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے (اور جو چاہے اسے بھلا دے۔ یہ قرآن) بڑے عزت والے اوراق میں (لکھا

(عبس ۔ ۱۱ تا ۱۶)

ہوا) ہے (وہ ایسے اوراق ہیں) جن کو بلندی دی گئی ہے اور جو (نہایت ہی) پاکیزہ ہیں۔ (وہ) ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں (میں رہتے ہیں) جو (بڑے) باعزت اور (بہت) نیک ہیں۔

قرآن مجید کے مضامین بہت واضح اور صاف ہیں۔ ان میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے۔ ان کو پڑھ کر ہر شخص اگر چاہے تو بآسانی نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

(اور (اے لوگو) ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

(اقتربت الساعۃ ۔ ۲۲)

آگے فرمایا (وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ) اور (یہ ہو) اہل کتاب متفرق ہوئے تھے تو کھلی اور صاف دلیل آجانے کے بعد (متفرق ہوئے تھے)۔

کھلی اور واضح دلیل معلوم ہونے کے بعد وہ محض ضد اور ہٹ دھرمی سے اپنے اختلاف پر جمے رہے۔ کھلی دلیل کے باوجود انہوں نے اپنی غلطی سے رجوع نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ، وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(البقرۃ ۔ ۲۱۳)

(پہلے) سب لوگ ایک ہی جماعت تھے (ان میں کوئی اختلاف نہیں تھا)۔ پھر (جب انہوں نے اختلاف کیا اور فرقے بنا لئے تو) اللہ نے نبیوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر (ان کی اصلاح کے لئے) بھیجا اور ان نبیوں کے ساتھ حق کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ وہ کتاب ان لوگوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور یہ اختلاف دلائل آجانے کے بعد محض آپس کی ضد میں آکر ان لوگوں نے کیا تھا جن کو کتاب دی گئی تھی پھر جو لوگ (ان دلائل پر) ایمان لے آئے اللہ نے ان کو اپنے حکم سے اس امر حق میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے راہ حق دکھا دی اور اللہ جس کو چاہتا ہے

صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے (یعنی جو خلوص کے ساتھ راہ حق کا طلب گار ہوتا ہے اللہ اس کو راہ حق دکھا دیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ، وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

(آل عمران۔ ۱۰۵)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ، وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ○

(الشوریٰ۔ ۱۴)

اور (اے رسول) لوگ متفرق نہیں ہوئے مگر آپس کی ضد میں اور وہ بھی اس وقت جب ان کے پاس علم آچکا تھا اور اگر آپ کے رب کے فیصلہ کا پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان (لوگوں) کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا پھر ان کے بعد جو لوگ (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ (اپنے آباء اجداد کے اختلاف کے باعث ہی) شک و شبہ میں (مبتلا ہوئے)۔

الغرض اہل کتاب ہوں یا دوسرے کفار یہ لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے اور اختلاف کو ختم نہیں کیا۔

(وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ اللہ (اکیلے) کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی توحید کے سیدھے اور مضبوط راستے پر چلنے والی امت کا دین ہے۔

اہل کتاب کو جو تعلیم دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ دین کو خالص اللہ کے لئے مانیں۔ اس میں نہ اپنی رائے کو داخل کریں اور نہ کسی دوسرے کی رائے کو اس میں شامل کریں۔ دین بس اسی چیز کو مانیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دیا گیا تھا، نماز پڑھیں، زکوٰۃ ادا کریں لیکن اہل کتاب ان صاف اور سیدھی باتوں پر قائم نہیں رہے۔ اگر وہ عملاً مان لیتے کہ دین میں صرف اللہ تعالیٰ کی بات مانی جائے گی تو کبھی ضد نہ کرتے کبھی اختلاف نہ کرتے، اللہ تعالیٰ کا حکم ملتے ہی اپنی بات یا اپنے علماء کی بات کو ترک کر دیتے، اختلاف کو ختم کر دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اگرچہ عقیدتاً وہ اس کے قائل تھے اللہ تعالیٰ ان

کے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

(اٰل عمران - ۶۴)

(اے رسول، اللہ کے راستے کی طرف انہیں دعوت دیجئے، ان سے) کہئے: اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں پھر (اے ایمان والو) اگر یہ (اس دعوت سے) منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو (کہ اے اہل کتاب) تم گواہ رہنا ہم مسلم ہیں۔

اگرچہ ان کا یہ عقیدہ تھا لیکن وہ عملاً اس عقیدہ پر قائم نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اپنا رب بنا رکھا تھا۔ ان کے فتووں کو اللہ کے دین میں شامل کر کے انہوں نے اللہ کے دین کو آمیزہ بنا رکھا تھا۔ ان کا دین دین خالص نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(التوبۃ - ۳۱)

انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو اور عیسیٰ بن مریم کو بھی (اپنا) رب (اور معبود) بنا رکھا ہے حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک الٰہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (اور جو الٰہ نہیں وہ رب یا معبود کیسے ہو سکتے ہیں، یہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں) اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

علماء اور مشائخ کے فتووں میں عموماً اختلاف ہوا کرتا ہے۔ اس اختلاف نے اہل کتاب کو متفرق کر دیا، کسی نے کسی کا فتویٰ مانا اور کسی نے کسی کا۔ اس طرح وہ فرقوں میں تبدیل ہو گئے اور اس پر اس قدر سختی سے جمع ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حکم ان کو اس اختلاف سے نہ روک سکا۔ وہ اپنے فرقہ وارانہ مذاہب ہی پر عمل کرتے رہے۔

آگے فرمایا (اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا) بے شک جن لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے نازل کردہ دلائل کو نہ مان کر) کفر کیا (خواہ وہ) اہل کتاب میں سے (ہوں) یا مشرکین میں سے وہ دوزخ کی آگ میں (ڈالے جائیں گے اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے (اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ) یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) (لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○

(والتین والزیتون ۔ ۴ تا ۶)

بے شک ہم نے انسان کو (رفعت بخشی کہ اس کو) اچھی صورت میں پیدا کیا۔ پھر ہم ہی نے اس کو پست ترین (مخلوقات کے درجہ) میں لوٹا دیا مگر (ان لوگوں کو نہیں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لئے تو غیر منقطع اجر (و ثواب) ہے۔

آیات زیر تفسیر سے ثابت ہوا کہ کافر اور مشرک بدترین مخلوق ہیں اور ایمان لاکر عمل صالح کرنے والے بہترین مخلوق ہیں (جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ) ان کے لئے ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ (قائم) رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار جزء ۸ صـ۱۴۲ وصحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها باب احلال الرضوان علی اهل الجنة یسخط علیهم ابدًا جزء ۲ صـ۵۳۱)

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے اہل جنت وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب، ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (میرے اجر و ثواب سے) تم راضی ہو۔ وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہوا کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطاء فرمائی ہیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو عطاء نہیں فرمائیں۔ ارشاد ہوگا اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے میں تم کو سرفراز کرتا ہوں۔ وہ عرض کریں گے اے رب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی! ارشاد ہوگا: میں اپنی رضامندی تم پر نازل کرتا ہوں، اب میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

آگے فرمایا (ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ) یہ بدلہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○

(والنازعات ۔ ۴۰، ۴۱)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو (ناجائز) خواہش سے باز رکھا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ○ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ○

(عم یتساءلون ۔ ۳۱ تا ۳۴)

ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، ہم عمر نوجوان لڑکیاں، اور چھلکتے ہوئے جام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○

(الرحمٰن ۔ ۴۶)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی دلیل مل جانے کے بعد ہٹ دھرمی اور ضد نہ کیجئے۔ اپنے علماء اور مشائخ کے فتووں پر نہ اڑ جائیے۔ اللہ تعالیٰ کی بات مانئے۔ حق کو قبول کر لیجئے۔
اے لوگو، ایمان لائیے اور نیک عمل کیجئے۔

سورۂ لم یکن الذین کفروا کی فضیلت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب سورۂ لم یکن جزء ۶ صـ ۲۱۶ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب قراءۃ القرآن علی اھل الفضل جزء اول صـ ۳۲۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ بن کعب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تم کو سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا پڑھ کر سناؤں: حضرت ابی نے عرض کیا: کیا اللہ (جل جلالہٗ) نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابی یہ سن کر رونے لگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ①

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ②

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ③ يَوْمَئِذٍ

تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ④ بِاَنَّ رَبَّكَ

اَوْحٰى لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ

اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ⑦
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا
يَّرَهٗ ⑧

ترجمہ جب زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی (۱) اور جب زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی (۲) انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا (۳) اس دن وہ اپنی (تمام) خبریں بیان کرے گی (۴) یہ اس لئے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہو گا (۵) اس دن لوگ مختلف گروہوں (کی شکل) میں (میدانِ محشر میں) حاضر ہوں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں (۶) تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس (نیکی) کو (وہاں) دیکھ لے گا (۷) اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہو گی وہ اس (برائی) کو (وہاں) دیکھ لے گا (۸)

معانی و مصادر (زُلْزِلَتْ) زَلْزَلَ، يُزَلْزِلُ، زَلْزَلَةٌ (باب فعللة۔ رباعی مجرد) ہلانا۔

(اَثْقَالُ) ثَقُلَ، يَثْقُلُ، ثِقَلٌ وثَقَالَةٌ (ك) بھاری ہونا (اَثْقَالٌ۔ ثَقَلٌ کی جمع، مسافر کا سامان، بوجھ، دفینے)

(يَصْدُرُ) صَدَرَ، يَصْدُرُ، صَدْرٌ ومَصْدَرٌ (ن) لوٹنا، لوٹانا۔

صَدَرَ، يَصْدُرُ، صُدُوْرٌ ومَصْدَرٌ (ن، ض) واپس ہونا، لوٹنا۔

(اَشْتَاتٌ) شَتَّ، يَشِتُّ، شَتٌّ، شِتٌّ وشِتَاتٌ (ض) جدا جدا کرنا، جدا ہونا (اَشْتَاتٌ شَتٌّ کی جمع، متفرق)۔

(مِثْقَالٌ) مِثْقَالٌ = ایک وزن ہے۔

(شَرٌّ) شَرَّ، يَشِرُّ، شَرٌّ وشَرَارَةٌ وشَرَرٌ (ض، ن، ف) شر سے متصف ہونا، برائی پہنچنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا) جب زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ (النزعٰت ۔ ۶، ۷)

قیامت کا دن آکر رہے گا، جس دن زمین میں زلزلہ آئے گا پھر اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ (الحج ۔ ۱)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ○ (مزمل ۔ ۱۴)

جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے۔

(وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا) اور جب زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی (یعنی مُردے قبروں سے اور خزانے زمین سے باہر نکل آئیں گے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ○ (والعٰدیٰت ۔ ۹)

تو کیا اسے نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مُردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کرکے) باہر نکالا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ (اقتربت الساعة ۔ ۶، ۷)

تو (اے رسول) آپ ان سے روگردانی کریں (قیامت کے دن ان کو اس کا مزا معلوم ہو جائے گا) جس دن ایک پکارنے والا ایک ناگوار بات کی طرف بلائے گا (اس دن لوگوں کی) آنکھیں نیچی ہوں گی۔ وہ (اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ○ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ○ (اذا السمآء انشقت ۔ ۳، ۴)

جب زمین کھینچی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کو باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ○ (اذا السمآء انفطرت ۔ ۴)

جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
تَقِيُّ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان یوجد من یقبلھا جزء اول ص۳۲۰)

زمین سونے اور چاندی کے جگر پارے جو ستونوں کے مثل ہوں گے باہر ڈال دے گی۔ قاتل آئے گا اور کہے گا: اسی (مال کے سلسلہ میں) میں نے قتل کیا؛ رشتے کو توڑنے والا آئے گا، وہ کہے گا: میں نے اسی کی خاطر رشتہ توڑا، چور آئے گا، وہ کہے گا کیا اسی کی خاطر میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہ لیں گے۔

(وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا) انسان کہے گا اسے (یعنی زمین کو) کیا ہو گیا (اس نے مُردوں کو اور خزانوں کو باہر کیوں نکال دیا) (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) اس دن زمین اپنی (تمام) خبریں بیان کرے گی (بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا) اس لئے کہ آپ کے رب کا اسے یہی حکم ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں :۔
قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا۔ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب تفسیر القرآن باب سورۃ اذا زلزلت جزء ۳۰ ص۱۷۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) پھر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہوں گی؟ صحابہؓ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر بندے اور بندی کے ان عملوں کو بیان کرے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے ہوں گے۔ وہ کہے گی اس نے ایسا ایسا عمل کیا۔ یہ ہوں گی اس کی خبریں۔

(يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ) اس دن لوگ مختلف گروہوں (کی شکل) میں (میدان محشر میں) حاضر ہوں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○

اور (اے رسول) اس دن ہم ہر امت میں سے ایسے لوگوں کو فوج در فوج جمع کریں گے جو ہماری

(النمل ۔ ۸۳)

آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر ہم ان کے علیحدہ علیحدہ گروہ بنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ○

(اذا السماء انفطرت ۔ ۵)

(تو اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑ آیا تھا۔ اعمال نامے کھول کر سامنے رکھ دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ○ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ○ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ○ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ○

(اذا الشمس کورت ۔ ۱ تا ۱۴)

جب (اعمال کے) صحیفے کھولے جائیں گے، جب آسمان کی کھال کھینچی جائے گی، جب دوزخ دھکائی جائے گی، جب جنّت قریب لائی جائے گی (تو اس دن) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

(فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ) جس شخص نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس (نیکی) کو (وہاں) دیکھ لے گا (وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ) اور جس شخص نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہو گی وہ اس (برائی) کو (وہاں) دیکھ لے گا (نہ کوئی نیکی ضائع ہو گی اور نہ کوئی برائی ضائع ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ۔

(اٰل عمران ۔ ۳۰)

جس دن ہر شخص اپنے اچھے اعمال کو موجود پائے گا اور برے اعمال کو بھی موجود پائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا، وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○

(الکھف ۔ ۴۹)

پھر (اے رسول، ہر ایک کا) اعمال نامہ (اس کے سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار لوگ جو کچھ اس میں (تحریر) ہو گا اس (کو دیکھ کر اس کی سزا) سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے افسوس! یہ کیسا اعمال نامہ ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی، سب کو گن گن کر محفوظ کر لیا ہے، الغرض جو عمل انہوں نے

کئے ہوں گے وہ ان سب کو (اس میں) موجود پائیں گے اور (اے رسول) آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کریگا (بلکہ اس کے اعمال کے مطابق ہی اسے بدلہ دے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ، اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(لقمٰن - ۲۳)

اور (اے رسول) جو شخص کفر کرتا ہے تو اس کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے تھے، بے شک اللہ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا، وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا، وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ ○

(الانبیاء - ۴۷)

اور (اے رسول) قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے لہٰذا کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ اگر کسی نے رائی کے دانے کے برابر بھی عمل کیا ہوگا تو ہم اسے (ترازو میں) لاکر رکھ دیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

آیت زیر تفسیر بڑی جامع آیت ہے۔ اس نے تمام نیکیوں اور برائیوں کو گھیر لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ وَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کسی کے لئے باعث اجر، کسی کے لئے باعث ستر اور کسی کے لئے بوجھ۔ تو جس شخص کے لئے وہ باعث اجر و ثواب ہے وہ شخص ہے جس نے اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے کے لئے) باندھا، پھر اس کی رسی کو سبزہ زار یا کسی باغ میں دراز کر دیا تو اس کی رسی کی لمبائی میں سبزہ زار یا باغ سے (اسے) کچھ پہنچے تو وہ اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اگر وہ اپنی رسی کو تڑا کر ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چھلانگ لگائے تو اس

رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ كَذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب علامات النبوۃ فی الاسلام جزء ۴ وکتاب التفسیر باب سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالہا جزء ۶ صـ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول صـ۳۹۵)

کی لید اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی دریا پر سے گذرے، پھر پانی پئے اگرچہ مالک نے پانی پلانے کی نیت نہ کی ہو تاہم (اس کا پینا) اس کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ (دوسرا) وہ شخص جس نے گھوڑا اس لئے باندھا کہ وہ اس کے ذریعہ غنیٰ اور پردہ حاصل کرے اور سوال سے بچے اور اس کی گردن اور پیٹھ کے معاملہ میں اللہ کے حق کو نہ بھولے تو وہ اس کے لئے پردہ ہوگا اور (تیسرا وہ شخص) جس نے فخر، ریا اور اسلام کی دشمنی کے گھوڑا باندھا تو وہ اس کے لئے بوجھ ہوگا۔ پھر آپ سے گدھوں کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس سلسلہ میں مجھ پر کچھ نازل نہیں کیا گیا سوائے اس جامع اور بے نظیر آیت کے: جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

عمل

اے ایمان والو، ہر جگہ نیکی کیجئے، کسی جگہ بھی برائی نہ کیجئے۔ قیامت کے دن زمین آپ کے نیک اور برے اعمال سب بیان کر دے گی۔

اے ایمان والو، نیکیاں خوب کیجئے آپ کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ آپ کو ان کا اجر ملے گا۔ برائی بڑی ہو یا چھوٹی ہرگز نہ کیجئے۔ آپ کی تمام برائیاں قیامت کے دن آپ کے سامنے آجائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فیصلہ کریگا جو فیصلہ کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُورَةُ وَالْعَادِيَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان ، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ① فَالْمُوْرِيٰتِ
قَدْحًا ② فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ③
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ④ فَوَسَطْنَ بِهٖ
جَمْعًا ⑤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ⑥ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ⑦
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ⑧

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ (مجاہدین کے) ان گھوڑوں کی قسم جو تیز دوڑتے ہانپنے لگتے ہیں (۱) پھر (اپنی ٹاپوں سے) آگ (کی چنگاریاں) نکالتے ہیں (۲) پھر صبح کے وقت (دشمن پر) چھاپہ مارتے ہیں (۳) پھر (اپنی) اس بھاگ دوڑ) سے غبار اڑاتے ہیں (۴) پھر اسی (بھاگ دوڑ) کے ساتھ (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں (۵) بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے (۶) اور وہ خود بھی اس پر گواہ ہے (۷) بے شک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے (۸) تو کیا اسے نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کرکے) باہر نکالا جائے گا (۹) اور دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کر دیا جائیگا (۱۰) ان کا رب اس دن ان سے بخوبی واقف ہوگا (۱۱)

معانی و مصادر

(عَادِیٰتٌ) عَدَا، یَعْدُوْ، عَدْوٌ وعُدُوَانٌ وعُدُوٌّ (ن) دوڑنا، دوڑنا۔

(عَادِیَاتٌ) = چھاپہ مارنے والے گھوڑے)

(ضَبْحٌ) ضَبَحَ، یَضْبَحُ، ضَبْحٌ (ف) ہانپنا۔

(مُوْرِیٰتٌ) اَوْرٰی، یُوْرِیْ، اِیْرَاءٌ (باب افعال) آگ نکالنا۔

(قَدْحٌ) قَدَحَ، یَقْدَحُ، قَدْحٌ (ف) آگ نکالنا۔

(مُغِیْرَاتٌ) اَغَارَ، یُغِیْرُ، اِغَارَةٌ (باب افعال) خوب زیادہ کرنا، غیرت سے حملہ کرنا، چھاپہ مارنا۔

(صُبْحٌ) صَبَحَ، یَصْبَحُ، صَبْحٌ (ف) صبح کے وقت آنا۔

(اَثَرْنَ) اَثَرَ، یَاْثُرُ، اَثْرٌ (ن) نقل کرنا۔

(نَقْعٌ) نَقَعَ، یَنْقَعُ، نَقْعٌ (ف) آواز بلند کرنا (نَقْعٌ = غبار)۔

(وَسَطٌ) وَسَطَ، یَسِطُ، وَسْطٌ وسِطَۃٌ (ض) بیچ میں ہونا۔
(جَمْعٌ) جَمَعَ، یَجْمَعُ، جَمْعٌ (ف) جمع کرنا۔
(کَنُوْدٌ) کَنَدَ، یَکْنُدُ، کُنُوْدٌ (ن) ناشکری کرنا۔ (کَنُوْدٌ = ناشکرا)
(حُبٌّ) حَبَّ، یَحِبُّ، حُبٌّ وحِبٌّ (ض) محبت کرنا۔
حَبَّ، یَحَبُّ، حُبٌّ (ف) حَبُبَ، یَحْبُبُ، حُبٌّ (ک) محبوب ہوجانا۔
(شَدِیْدٌ) شَدَّ، یَشِدُّ، شِدَّۃٌ (ض) قوی ہونا۔ شَدَّ (ن، ض) قوت دینا۔
(بُعْثِرَ) بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ، بَعْثَرَۃٌ (باب فعللۃ) کھول دینا۔
(حُصِّلَ) حَصَّلَ، یُحَصِّلُ، تَحْصِیْلٌ (باب تفعیل) حاصل کرنا۔
(خَبِیْرٌ) خَبُرَ، یَخْبُرُ، خَبْرٌ وخِبْرٌ وخِبْرَۃٌ ومَخْبَرَۃٌ (ک) حقیقت سے باخبر ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے (وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا) (مجاہدین کے) گھوڑوں کی قسم جو تیز دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگتے ہیں (فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا) پھر (اپنی ٹاپوں سے) آگ (کی چنگاریاں) نکالتے ہیں (یعنی جب ان کی نعلیں پتھر سے رگڑ کھاتی ہیں تو چنگاریاں نکلتی ہیں جس طرح دو پتھروں کے رگڑنے سے چنگاریاں نکلتی ہیں) (فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا) پھر صبح کے وقت (دشمن پر) چھاپہ مارتے ہیں (فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا) پھر (اپنی) اس (بھاگ دوڑ) سے غبار اڑاتے ہیں (فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا) پھر اسی (بھاگ دوڑ) کے ساتھ (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں (اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَکَنُوْدٌ) بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے اسے بے شمار نعمتیں دیں لیکن وہ ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کرتا، اس کے قانون سے وفاداری نہیں کرتا) (وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ) اور وہ بھی اس پر گواہ ہے (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا خاطر خواہ شکر ادا نہیں کرتا) (وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ) اور مال کی محبت میں بہت سخت ہے (مال کی محبت میں ایسا گرفتار ہوجاتا ہے کہ حق وناحق، حلال وحرام، جائز وناجائز کی پرواہ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرلیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ (والفجر۔۲۰) اور تم مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو۔
آگے فرمایا (اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ) کیا اسے نہیں معلوم کہ جب قبروں میں جو مُردے دفن ہیں) انہیں (زندہ کرکے) باہر نکالا جائے گا (وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ) اور دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کردیا جائیگا (دلوں کا شرک، حسد، ہٹ دھرمی، حق پوشی، بدظنی، کینہ وغیرہ سب ظاہر ہوجائے گا) (اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ) ان کا رب ان سے اس دن بخوبی واقف ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ انسانوں کے اعمال وخیالات سے بخوبی واقف ہوگا اور ان اعمال

خیالات ہی کی بنیاد پر جزا و سزا کا فیصلہ فرمائے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ، وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(البقرۃ - ۲۸۴)

آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے (بھلا جو اتنی بڑی بادشاہت کا مالک ہو کیا اس سے کوئی بات مخفی رہ سکتی ہے، ہرگز نہیں لہٰذا) اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ (کو بہر حال اس کا علم ہوگا اور وہ) تم سے اس کا محاسبہ کرے گا، پھر وہ جس کو چاہے گا معاف کر دیگا اور جس کو چاہے گا سزا دیگا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے اس سے درحقیقت مجاہدین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جہاد افضل اعمال میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں :۔

قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد والسیر جزء ۴ ص۱۷)

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے افضل کونسا عمل ہے ؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا ؟ آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :۔

قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَآ اَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد والسیر جزء ۴ ص۱۸)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔ آپؐ نے فرمایا ایسا کوئی کام میں نہیں پاتا۔ پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑا رہے ذرا دم نہ لے، برابر روزے رکھے جائے افطار نہ کرے۔ اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب افضل الناس مؤمن یجاھد بنفسہ و مالہ فی سبیل اللہ جزء ۴ ص۱۸ و صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضل الجہاد والرباط جزء ۲ ص۱۵)

لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہے، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِہٖ کَمَثَلِ الْقَائِمِ وَتَوَکَّلَ اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِہٖ بِاَنْ یَّتَوَفَّاہُ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرْجِعَہٗ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ وَغَنِیْمَۃٍ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب افضل الناس مؤمن یجاھد بنفسہ ومالہ جزء ۴ ص۱۸)

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن کو روزہ دار رہے اور رات کو نمازیں کھڑا رہے اور اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ذمہ لیا ہے اگر اس کو مارے گا تو جنت میں داخل کرے گا ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور غنیمت کا مال دلا کر اس کو گھر لوٹائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْہِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَابَیْنَ

جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز کو قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو بہشت میں داخل کرے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اسی ملک میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، ہم کیوں نہ لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں۔ آپ نے فرمایا جنت میں

الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ۔
(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب درجات المجاهدین فی سبیل الله جزء۱۲ ص۱۹)

سو درجے ہیں جن کو اللہ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الغدوة والروحة فی سبیل الله جزء۱۲ ص۲ وصحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله جزء۱۲ ص۱۲۸)

اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الغدوة والروحة فی سبیل الله جزء۱۲ ص۲)

جنت میں ایک کمان برابر جگہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب من یخرج فی سبیل الله عزوجل جزء۱۲ ص۲۲ وصحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الجهاد ج۲ ص۱۴۶)

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی (ہونے کی حالت میں) آئے گا (زخم کا) رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب اغبرت

اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گرد آلود ہوں پھر اس کو آگ چھوئے (یہ نہیں ہو سکتا)۔

قدماہ فی سبیل اللہ جزء ۱۲ ص ۲۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الجنة تحت بارقة السیوف جزء ۱۲ ص ۲۷)

لوگو، یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(الصف - ۱۰ تا ۱۲)

اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے۔ (وہ یہ کہ) تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور (ایسے) پاکیزہ محلوں میں داخل کرے گا جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں (بنائے گئے) ہیں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ (صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الرباط فی سبیل اللہ عزوجل جزء ۲ ص ۱۶)

اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ دینا مہینہ بھر روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے۔ اگر مرجائے تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کیا کرتا تھا، رزق جاری ہوجائے گا اور وہ فتنہ سے امن میں رہے گا۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ کے راستے میں جہاد کیجئے، جہاد کی بڑی فضیلت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ قارعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان۔ نہایت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلْقَارِعَةُ ① مَا الْقَارِعَةُ ② وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ③ يَوْمَ
يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ④
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوْشِ ⑤ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ ⑥ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩
وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ
حَامِيَةٌ ۝١١

ترجمہ کھٹکھٹانے والی (۱) کیا ہے وہ کھٹکھٹانے والی (۲) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے (۳) اس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی مانند (بکھرے ہوئے) ہوں گے (۴) اور پہاڑ ایسے ہوجائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون (۵) تو (اس دن) جس کے اوزان بھاری ہوں گے (۶) تو وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا (۷) اور جس کے اوزان ہلکے ہوں گے (۸) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگی (۹) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ ہاویہ کیا چیز ہے (۱۰) وہ دہکتی ہوئی آگ ہے (۱۱)

معانی ومصادر (فَارِعَةٌ) قَرَعَ، يَقْرَعُ، قَرْعٌ (ف) مارنا، کھٹکھٹانا۔
(فَرَاشٌ) فَرَاشٌ = فَرَاشَةٌ کی جمع، پتنگے، پروانے۔
(مَبْثُوثٌ) بَثَّ، يَبُثُّ، بَثٌّ (ن وض) پھیلانا، اڑانا۔
عِهْنٌ = اُون
(عِيشَةٌ) عَاشَ، يَعِيشُ، عَيْشٌ ومَعَاشٌ و عِيشَةٌ ومَعِيشَةٌ (ض) زندہ ہونا۔
(عِيشَةٌ = زندگی میں انسان کی حالت)
(هَاوِيَةٌ، هَوٰى) يَهْوِي، هُوِيٌّ وهَوَيَانٌ (ض) گرنا (هَاوِيَةٌ = دوزخ کا نام)
(حَامِيَةٌ) حَمَّ، يَحُمُّ، حَمٌّ (ن) گرم کرنا، پگھلانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے (اَلْقَارِعَةُ) کھٹکھٹانے والی (مَا الْقَارِعَةُ) کیا ہے کھٹکھٹانے والی (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ) اور اے رسول، آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے (وہ کیسی بلائے ناگہانی ہے، اس کی ہولناکیاں کس قدر شدید ہیں، اس کی آوازیں کس قدر دہشتناک ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○

(عبس۔ ۳۳ تا ۳۷)

تو جب شور مچانے والی آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھاگے گا) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھاگے گا)، الغرض اس دن ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو اسے (سب سے) بے نیاز کر دے گی۔

(يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ) اس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کے مانند (بکھرے ہوئے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○

(اقتربت الساعة۔ ۷)

(اس دن لوگوں کی) آنکھیں نیچی ہوں گی (وہ اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

(وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ) اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○

(طٰہٰ، ۱۰۵)

اور (اے رسول) لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو چورا چورا کر دیگا۔

(فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) تو (اس دن) جس (کے نیک اعمال) کے اوزان بھاری ہوں گے (فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ) تو وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا (وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ) اور جس کے (نیک اعمال کے) اوزان ہلکے ہوں گے (فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگی (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ وہ (یعنی ہاویہ) کیا چیز ہے (نَارٌ حَامِيَةٌ) (وہ) دہکتی ہوئی آگ (ہے)

آیات زیر تفسیر سے معلوم ہوا کہ اعمال تولے جائیں گے۔ اگر کسی شخص کے نیک اعمال کا وزن

برے اعمال کے وزن سے زیادہ ہوگا تو اس کو جنّت میں عیش و آرام کی زندگی میسر ہوگی اور اگر برے اعمال نیک اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گے تو اس کو دوزخ کی جلتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الاعراف۔ ۸)

اس دن (اعمال کا) تولا جانا بالکل سچ ہے، تو جن لوگوں کی (نیکیوں کی) تولیں بھاری ہوں گی وہ لوگ فلاح پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ، وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ، وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ ○

(الانبیآء۔ ۴۷)

اور (اے رسول) قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے لہٰذا کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ اگر کسی کا رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے (ترازو میں) لاکر رکھ دیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○

(المؤمنون۔ ۱۰۱ تا ۱۰۴)

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو (لوگ) آپس میں نہ رشتوں کا لحاظ کریں گے اور نہ ایک دوسرے کے پرسان حال ہوں گے۔ (اس دن) تو (بس) جن کی تولیں بھاری ہوں گی وہی فلاح پائیں گے اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنا نقصان کیا (اور اب وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور آگ میں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔

عمل

اے لوگو، قیامت ضرور آئے گی، اس پر ایمان لائیے۔

اے ایمان والو، نیکیاں خوب کیجئے۔ برے اعمال سے بچئے تاکہ آپ کے نیک اعمال کا وزن برے اعمال کے وزن سے بڑھ جائے اور آپ جنت میں عیش و راحت کی زندگی گزاریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ
الۡمَقَابِرَ ۚ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾
ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾
لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑧

ترجمہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی حرص نے تمہیں (اللہ کے احکام سے) غافل کر دیا ① (اور تم اسی غفلت میں رہے) یہاں تک کہ قبروں میں جا پہنچے ② (تمہاری یہ غفلت) ہرگز (تمہارے لئے فائدہ مند) نہیں (ہوگی)، عنقریب تمہیں (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا ③ پھر (سن لو تمہاری یہ غفلت) ہرگز (تمہارے لئے فائدہ مند) نہیں (ہوگی) تمہیں عنقریب (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا ④ (تمہاری خوش فہمیاں) ہرگز (تمہارے کام) نہیں (آئیں گی اگر تمہیں اس کا یقینی علم ہوتا (تو تم کبھی غفلت نہ برتتے) ⑤ تم (اپنی غفلت کی سزا میں) ضرور دوزخ کو دیکھو گے (تمہارا وہ دیکھنا) یقینی دیکھنا (ہوگا) ⑦ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ تم نے کہاں تک ان کا شکر ادا کیا) ⑧

معانی و مصادر (اَلْهٰى، اَلْهٰى، يُلْهِيْ، اِلْهَاءٌ (باب افعال) مشغول رکھنا، غافل کرنا۔

(تَكَاثُرٌ) تَكَاثَرَ، يَتَكَاثَرُ، تَكَاثُرٌ (باب تفاعل) زیادہ ہونا، کثرت میں ایک دوسرے پر غالب آنا۔

(زُرْتُمْ) زَارَ، يَزُوْرُ، زَوْرٌ وزِيَارَةٌ وَمَزَارٌ ومَزَارٌ وزُوَارَةٌ (ن) ملاقات کے لئے جانا۔

(مَقَابِرَ) قَبَرَ، يَقْبُرُ، قَبْرٌ ومَقْبَرٌ (ن) دفن کرنا (مَقَابِرُ = مَقْبُرَةٌ ومِقْبَرَةٌ کی جمع، قبروں کی جگہ)۔

(يَقِيْنٌ) يَقِنَ، يَيْقَنُ، يَقْنٌ ويَقَنٌ (س) واضح اور ثابت ہونا (يَقِيْنٌ = ثابت)

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ) (اے لوگو) مال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی حرص نے تمہیں (اللہ تعالیٰ کے احکام سے) غافل کر دیا۔ (حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ) (اور تم اسی حال میں رہے) یہاں تک کہ قبروں میں جا پہنچے (یعنی موت کے وقت تک تمہاری حرص اور لالچ میں کوئی فرق نہیں آیا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى

آدمی کے پاس اگر دو جنگل مال ہو تو (اس پر بھی قناعت نہ کرے گا) تیسرا جنگل ڈھونڈے گا اور آدمی کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی سوائے

مَنْ تَابَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب ما یتقی من فتنة المال جزء ۸ ص۱۱۵ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰة باب لو ان لابن آدم وادیین جزء اول ص۲۱۸)

مٹی کے اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْ اَنَّ ابْنَ آدَمَ اُعْطِیَ وَادِیًا مَلْاً مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَیْهِ ثَانِیًا وَلَوْ اُعْطِیَ ثَانِیًا اَحَبَّ اِلَیْهِ ثَالِثًا وَلَا یَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب ما یتقی من فتنة المال جزء ۸ ص۱۱۵)

اگر ایک آدمی کو سونے سے بھرا ہوا جنگل مل جائے (تب بھی وہ قناعت نہیں کرے گا) دوسرے جنگل کی خواہش کرے گا دوسرا مل جائے تو تیسرے کی خواہش کریگا۔ آدمی کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی سوائے (قبر کی) مٹی کے اور اللہ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَلْبُ الشَّیْخِ شَابٌّ عَلٰی حُبِّ اثْنَتَیْنِ حُبِّ الْعَیْشِ وَالْمَالِ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰة باب کراهة الحرص علی الدنیا جزء اول ص۲۱۷)

دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت اور مال کی محبت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یَکْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَیَکْبَرُ مَعَهٗ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب من بلغ ستین سنة ۸/۱۱۱)

آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو باتیں اس میں زیادہ ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی محبت دوسرے طول عمر کی خواہش۔

آگے فرمایا (کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (تمہاری یہ غفلت ہرگز تمہارے لئے فائدہ مند نہیں (ہو گی)، عنقریب تمہیں (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا (ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) پھر (سن لو تمہاری یہ غفلت تمہارے لئے) ہرگز (فائدہ مند) نہیں (ہو گی تمہیں عنقریب (اس غفلت کا انجام) معلوم ہو جائے گا (کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ) (تمہاری خوش فہمیاں) ہرگز (تمہارے کام نہیں آئیں گی) اگر تمہیں اس کا یقینی علم ہوتا (تو تم کبھی غفلت نہ برتتے)۔ (لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ) تم (اس غفلت کی سزا میں) ضرور دوزخ کو دیکھو گے (ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ) پھر (سن لو کہ) تم ضرور اسے دیکھو گے (تمہارا وہ دیکھنا) یقینی دیکھنا (ہو گا، کسی قسم کا شبہ نہیں ہو گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○
(قٓ ۔ ۲۲)

(پھر اس سے کہا جائے گا) تو اس دن سے (بڑا) غافل رہا، (تیری آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا آج) ہم نے تیرے (اس) پردے کو تیرے سامنے سے ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے (تجھے آج وہ تمام چیزیں نظر آ رہی ہیں جن سے تجھ کو ڈرایا گیا تھا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ○ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○
(والنّٰزعٰت ۔ ۳۵ تا ۳۹)

اس دن انسان کو (اپنے) اعمال یاد آئیں گے۔ اس دن دوزخ دیکھنے والے کے سامنے لائی جائے گی تو جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ جزء اول صلا؟)

تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ بات کرے گا۔ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اس کو کچھ نظر نہیں آئے گا سوائے ان اعمال کے جو اس نے آگے بھیج دئے ہوں گے۔ بائیں طرف دیکھے گا تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا سوائے ان اعمال کے جو اس نے آگے بھیج دئے ہوں گے اور آگے دیکھے گا تو کچھ نہ دکھائی دیگا سوائے دوزخ کے جو اس کے منہ کے سامنے ہوگی لہٰذا بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر ہی سہی۔

آگے فرمایا (ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ تم نے کہاں تک ان کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی)

ابو مطرفؓ فرماتے ہیں:۔

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ "الھٰکم التکاثر" تلاوت فرما رہے

ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَ هَلْ لَكَ
یَابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ
فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ
فَاَمْضَیْتَ (صحیح مسلم کتاب الزھد
والرقاق جزء ۱ صـ۵۸۳)

تھے۔ آپ نے فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا
مال، میرا مال اور اے آدم کے بیٹے تیرا مال کیا
ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا
یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور آگے بھیج دیا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ مَا
اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُیُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ
قَالَا الْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیَ الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا
قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ
قَالَتْ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ
قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ
اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ
الْیَوْمَ اَكْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ
فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَّرُطَبٌ
فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِیَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ
وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا
وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک
رات باہر نکلے۔ آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو ان سے پوچھا: تمہیں کس
چیز نے اس وقت باہر نکالا۔ انہوں نے کہا اے
اللہ کے رسول، بھوک نے ہمیں باہر نکالا۔ آپ
نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے مجھے بھی اسی چیز نے باہر نکالا ہے۔ چلو پھر وہ
آپ کے ساتھ چلے۔ آپ ایک انصاری کے گھر
پر آئے۔ وہ اپنے گھر میں نہیں تھے ان کی بیوی
نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگیں آئیے آپ اچھے آئے،
اپنے لوگوں میں (آئے)۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص
کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے لئے میٹھا پانی
لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ انصاری آگئے۔ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے اللہ کا آج
کے دن کسی کے ہاں ایسے عزت والے مہمان
نہیں ہیں جیسے میرے ہاں ہیں۔ پھر وہ گئے اور
کھجور کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں گدری،
سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں۔ انہوں نے کہا اس
میں سے کھائیے۔ پھر انہوں نے چھری لی۔ آپ
نے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ انہوں
نے ایک بکری ذبح کی پھر سب نے اسکا گوشت

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ (صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب جواز استتباعۃ غیرہ جزء ۲ ص ۲۱۳)

کھایا، کھجور کھائی اور پانی پیا۔ جب وہ کھانے اور پینے سے سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا تم اپنے گھروں سے بھوکے نکلے پھر تم نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔

عمل

اے ایمان والو، مال کی حرص نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ عَصْر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ۔

وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ②
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③

ترجمہ زمانے کی قسم ① بے شک (تمام) انسان نقصان میں ہیں ② سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ایک دوسرے کو حق کی وصیّت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے ③

معانی و مصادر (عَصْرٌ) عَصْرٌ = زمانہ، دن کا آخری حصّہ۔
(خُسْرٌ) خَسِرَ، يَخْسَرُ، خُسْرٌ وخَسْرٌ وخَسَرٌ وخُسْرٌ وخَسَارٌ و خَسَارَةٌ وخُسْرَانٌ (س) نقصان اٹھانا۔
(تَوَاصَوْا) تَوْصٰى، يَتَوَاصٰى، تَوَاصٍ (باب تفاعل) ایک دوسرے کو وصیّت کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالْعَصْرِ) زمانے کی قسم (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ) بے شک (تمام) انسان نقصان میں ہیں (اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا

بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے، ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انسان نقصان میں رہیں گے، انہیں فلاح نصیب نہ ہوگی۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی دنیاوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی شیطان کی اطاعت کرتے رہے، ایمان نہیں لائے، نیک عمل نہیں کئے، حق کی تبلیغ نہیں کی اور صبر کی تلقین نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○

(النسآء۔ ۱۱۹)

اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ صریح نقصان میں جا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۲۷)

ان لوگوں کو جو اللہ سے مضبوط عہد کر لینے کے بعد اس عہد کو توڑ دیتے ہیں، جو اس چیز کو قطع کرتے ہیں جس چیز کو ملانے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے اور جو زمین میں فساد مچاتے ہیں ایسے ہی لوگ (درحقیقت) نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(المآئدۃ ۔ ۵)

اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے (یعنی حرام کاموں کو حلال سمجھے) تو اس کے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔ وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

نقصان اٹھانے والے انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا جن میں مندرجہ ذیل صفات پائی جائیں۔

① <u>ایمان لانا۔</u>

ایمان لانا بڑا ضروری ہے۔ ایمان کے بغیر نجات نہیں۔ بغیر ایمان کے سارے اعمال صالحہ بیکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○
(النسآء ۔ ۱۲۴)

اور جو شخص نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر تل برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○
(بنی اسرآءیل ۔ ۱۹)

اور جو شخص آخرت کا طلب گار ہو، اس کے لئے (ایسی) کوشش کرے (جیسی) کوشش (کہ اس کے حصول کے لئے ضروری ہے) اور وہ مؤمن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی۔

(۲) نیک عمل کرنا۔

نیک عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ قیامت کے روز نیک اعمال ہی کام آئیں گے۔ جس کے نیک اعمال کا پلڑا جھک جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا، لَا يَسْتَوٗنَ ○ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○
(الٓمّٓ تنزیل ۔ ۱۷ تا ۲۰)

تو ایسے لوگوں کے لئے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچانے والی جو (نعمتیں) ہم نے چھپا رکھی ہیں انہیں کوئی شخص نہیں جانتا۔ یہ ان کے (ان) اعمال کا بدلا ہوگا جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اور اے رسول) کیا جو شخص مؤمن ہو وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ (نہیں، دونوں) برابر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا ٹھکانہ باغات ہیں۔ یہ ان کی مہمانی ہوگی ان اعمال کے بدلے میں جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، جب کبھی وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دئے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ○
(ھل اتیٰ۔ ۲۱، ۲۲)

ان کے (جسم) پر سبز ریشمی (لباس) اور دبیز کے کپڑے ہوں گے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (ان سے کہا جائے گا) یہ تمہارا بدلہ ہے، تمہارے عمل (اللہ کے ہاں) مقبول ہوئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○
(الحاقۃ۔ ۲۴)

(ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم نے گذشتہ ایام میں آگے بھیج دئے تھے ان کے بدلہ میں بغیر مشقت کھاؤ اور پیو۔

③ تیسری صفت جو نقصان سے بچنے کے لئے ضروری ہے وہ ہے "حق کی وصیت کرنا" یعنی جو حق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کو لوگوں تک پہنچانا، اس کے مطابق عمل کرنے کی نصیحت اور وصیت کرنا۔

اگر کوئی شخص ایمان بھی لاتا ہے اور نیک عمل بھی کرتا ہے لیکن اسلام کی تبلیغ نہیں کرتا اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام نہیں دیتا تو وہ نقصان میں رہے گا۔ صرف مسلم ہونا کافی نہیں بلکہ اسلام کی دعوت دینا نیک کام کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا، اس کے بعد فرمایا :۔
فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ (صحیح بخاری کتاب الحج باب الخطبۃ ایام منیٰ جزء ۲ ص ۲۱۶)۔

جو یہاں موجود ہے وہ اس کو جو موجود نہیں (میری بات) پہنچا دے کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کو پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم۔ ۶)

اے ایمان والو! اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس پر (ایسے) فرشتے (مقرر) ہیں جو (بڑے) تند خو اور سخت مزاج ہیں، جو حکم بھی اللہ ان کو

دے وہ (اس کی تعمیل کرتے ہیں اور کبھی) اللہ
کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہی کرتے ہیں جس کا
انہیں حکم ملتا ہے۔

۴) صبر کی وصیت کرنا۔

چوتھی صفت جو نقصان سے بچنے کے لئے ضروری ہے وہ ہے "صبر کی وصیت کرنا"
حق کی وصیت یعنی تبلیغ کا کام بہت مشکل ہے۔ اس راہ میں بہت سے رکاوٹیں آتی ہیں، بہت
سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں، بہت سی دل آزار باتیں سننی پڑتی ہیں۔ ان مصائب کو برداشت کرنا صبر کے
بغیر ممکن نہیں اور یہ چیز بغیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ممکن نہیں۔ اس راہ میں بہت سے لوگوں کے پیر پھسل
جاتے ہیں، بہت سے ڈگمگانے لگتے ہیں اور ہمت ہار جاتے ہیں ایسی صورت میں ایسے لوگوں کو صبر کی
تلقین کرنا بھی بہت ضروری ہے یعنی صرف تبلیغ ہی کرنا ضروری نہیں بلکہ تبلیغ کرنے والوں کو صبر و استقامت
کی نصیحت کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ پامردی کے ساتھ تبلیغ میں مصروف رہیں۔

الغرض قیامت کے دن نقصان سے بچنے کا یہ ایک مختصر نسخہ ہے جس کے مندرجہ بالا چار اجزاء
ہیں۔ ان چاروں اجزاء کو ساتھ لے کر چلنے سے نسخہ مکمل ہوتا ہے۔ اگر اس نسخہ کے اجزاء میں سے ایک
بھی جزء معدوم ہو تو قیامت کے دن نقصان اٹھانا پڑے گا۔

عمل

اے ایمان والو، ایمان پر قائم رہئے، نیک عمل کرتے رہئے اور اسلام کی تبلیغ کرتے رہیئے۔
دین کی تبلیغ کرنے والے اگر آزمائش کی تاب نہ لاسکیں تو ان کو صبر کی تلقین کرتے رہیئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سُوۡرَۃُ وَیۡلٌ لِّکُلِّ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾
اَلَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾
یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾
کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَةِ ۚ﴿۴﴾
وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾
نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ
مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

ترجمہ ہر غیبت کرنے والے اور منہ در منہ عیب نکالنے والے کی (بڑی) خرابی ہے (۱) جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے (۲) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاودانی بخشے گا (۳) ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا (۴) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا چیز ہے (۵) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (۶) جو دلوں تک کی خبر لے گی (۷) وہ ان پر بند کر دی جائے گی (۸) لمبے لمبے ستونوں میں (۹)

معانی و مصادر (هُمَزَةٌ) هَمَزَ، يَهْمِزُ، هَمْزٌ (ن، ض) مارنا، بھینچنا، دبانا، دفع کرنا، غیبت کرنا۔ هَمْزٌ = جنون۔ اس کا اسم فاعل هَامِزٌ ہے اور اس کی جمع هُمَّازٌ ہے۔

هُمَزَةٌ = فُعَلَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ هَمَّازٌ کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔

(لُمَزَةٌ) لَمَزَ، يَلْمِزُ، لَمْزٌ (ن وض) مارنا، عیب لگانا، آنکھ مارنا، (لُمَزَةٌ = لَمَّازٌ منہ در منہ عیب نکالنے والا) یہ بھی فُعَلَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

(حُطَمَةٌ) حَطَمَ، يَحْطِمُ، حَطْمٌ (ض) توڑنا (حُطَمَةٌ = دوزخ، شدید آگ)۔

(مُوْقَدَةٌ) اَوْقَدَ، يُوْقِدُ، اِيْقَادٌ (باب افعال) سلگانا، بھڑکانا۔

(اَفْـِٕدَةٌ) اَفْـِٕدَةٌ = فُؤَادٌ کی جمع، دل۔

(تَطَّلِعُ) اِطَّلَعَ، يَطَّلِعُ، اِطِّلَاعٌ (باب افتعال) مطلع ہونا۔

(مُّؤْصَدَةٌ) اَوْصَدَ، يُوْصِدُ، اِيْصَادٌ (باب افعال) بند کرنا۔

(عَمَدٌ) عَمَدَ، يَعْمِدُ، عَمْدٌ (ض) ستون پر کھڑا کرنا، قصد کرنا (عَمَدٌ = عِمَادٌ کی جمع، ستون)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ) ہر غیبت کرنے والے اور ہر منہ در منہ عیب نکالنے والے کی بڑی خرابی ہے۔ غیبت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ، اَيُحِبُّ اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو، کیا تم

اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

(الحجرات۔ ۱۲)

میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو کیا تم کو اس سے کراہت (نہیں) آئے گی اور (دیکھو) اللہ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کرلو) بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا (اور) بہت رحم کرنے والا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الغیبة جزء ۲ صـ ۳۲۲)

تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرو کہ (اگر وہ سنے تو) اس کو ناگوار گذرے۔ کسی نے کہا اے اللہ کے رسول، اگر اس میں وہ عیب موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ عیب موجود ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے غیبت کی اور اگر اس میں وہ عیب موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

آیت زیر تفسیر سے ثابت ہوا کہ پیٹھ پیچھے برا کہنا آخرت میں تباہی اور بربادی کا سبب ہے اسی طرح منہ در منہ برا کہنا بھی تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ (صحیح بخاری کتاب الادب باب ماینهی من السباب واللعن جزء ۸ صـ ۱۸)

مسلم کو گالی دینا گناہ ہے اور لڑنا کفر ہے۔

آگے فرمایا (اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ) جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے (یعنی غیبت کرنے اور منہ در منہ برا کہنے کی خصلت اس شخص میں زیادہ پائی جاتی ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اسے بار بار گنتا رہتا ہے، جو مال جمع کرنے کی حرص میں سرگرداں رہتا ہے، جس کو مال جمع کرنے اور اس کو بڑھانے کی فکر ہر وقت دامنگیر رہتی ہے، جو اپنی دوکان کو چمکانے کے لئے دوسروں کی برائی کرتا ہے، دوسروں کے عیوب ظاہر کرتا ہے تاکہ لوگ ان کی طرف مائل نہ ہوں، جس نے مال ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے (یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیاتِ جاودانی

بخشے گا (كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ) ہرگز نہیں (اس کا خیال صحیح نہیں) وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا (وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ) اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا چیز ہے (نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ) وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (اَلَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ) جو دلوں تک کی خبر لے گی (یعنی اس کی شدت اتنی ہوگی کہ دل تک پہنچے گی)۔

دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستّر گنا تیز ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة النار جزء ۳ ص۱۲۷ وصحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها باب فی شدة حر نار جهنم جزء ۸ ص۵۳۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آگ دوزخ کی آگ کے ستّر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، یہی آگ کافی تھی۔ فرمایا وہ اس آگ سے ۶۹ گنا زیادہ تیز ہے اس کا ہر جزء دنیا کی آگ کے مثل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفُ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا (صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها باب شدة حر نار جهنم جزء ۲ ص۵۳۵)

قیامت کے دن دوزخ کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ جو اسے کھینچ کر لائیں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔ (صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ نے ایک دھماکے کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: تم جانتے یہ کیسی آواز ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو ستر سال پہلے دوزخ میں ڈالا گیا تھا، وہ دوزخ میں گرتا رہا یہاں تک اب اس وقت وہ اس کے پیندے میں پہنچا ہے۔

باب فی شدۃ حر نار جھنم جزء ۲ ص ۵۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا باب فی شدۃ حر نار جھنم جزء ۲ ص ۵۳۶)

ان میں سے بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر تک اور بعض کو ہنسلی تک پکڑے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔ (صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار باب صبغ انعم اھل الدنیا فی النار جزء ۲ ص ۵۲۳)

قیامت کے دن دوزخ کے مستحق لوگوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت خوشحال تھا، پھر اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم کیا تو نے کبھی خیر دیکھی! کیا تجھ پر کبھی خوشحالی کا دور گذرا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب، اللہ کی قسم نہیں، پھر جنت کے مستحق لوگوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ برے حال میں تھا۔ اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا اے ابن آدم کیا تو نے کبھی برائی دیکھی! کیا تجھ پر کبھی سختی گذری؟ وہ کہے گا: اے میرے رب، اللہ کی قسم، مجھ پر کبھی کوئی برائی نہیں گذری اور نہ میں نے کبھی سختی دیکھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ، (ملک۔ ۸)

(ایسا معلوم ہوگا گویا) دوزخ غیظ (و غضب کے جوش) میں پھٹنے والی ہے۔

آگے فرمایا (إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ) (یعنی آگ) ان پر بند کر دی جائے گی (فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ) لمبے لمبے ستونوں میں۔

آگ کو بند کر دیا جائے گا یعنی اس کی بھاپ کو بھی باہر نکلنے کا راستہ نہ ملے گا۔ دوزخ کی پوری گرمی اندر ہی رہے گی، باہر نہ نکلنے پائے گی۔ دوزخ میں ستون ہوں گے جن کے درمیان کی جگہ کو بند کر کے آگ کو بند کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ○

(لا اقسم۔ ۱۹، ۲۰)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان پر آگ بند کر دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

(ھود۔ ۱۵، ۱۶)

(اور اگر تم دنیا کی خاطر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ) جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوتے ہیں تو ہم ان کو ان کے اعمال کا صلہ دنیا ہی میں پورا پورا دے دیتے ہیں، ان کے صلہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی، (لیکن) ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔ جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے تھے سب رائیگاں گئے اور جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے سب باطل (و بے سود) تھا۔

عمل

اے ایمان والو، نہ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کیجئے اور نہ کسی کو منہ در منہ برا کہئے۔ مال کی حرص نہ کیجئے، یہ نہ سمجھئے کہ مال ہمیشہ آپ کو اسی طرح عیش و راحت کی زندگی عطاء کرے گا۔ مال کی حرص دوزخ میں جانے کا سبب ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةُ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ
الْفِيْلِ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَضْلِيْلٍ ② وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا
اَبَابِيْلَ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ
سِجِّيْلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ
مَّاْكُوْلٍ ⑤

ترجمہ (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ① کیا اس نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں کر دیا ② اس نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرند بھیج دئے ③ جنہوں نے ان پر سنگ گل کے سنگریزے برسائے ④ پھر انہیں ایسا کر دیا جیسا کھایا ہوا بھوسا ⑤

معانی و مصادر (تَضْلِیْلٌ) ضَلَّلَ، یُضَلِّلُ، تَضْلِیْلٌ (باب تفعیل) گمراہ کرنا، گمراہی کی طرف منسوب کرنا۔
(طَیْرٌ) طَارَ، یَطِیْرُ، طَیْرٌ وَطَیَرَانٌ وَطَیْرُوْرَۃٌ (ض) اڑنا۔
(اَبَابِیْلُ) اَبَابِیْلُ = جھنڈ کے جھنڈ، یہ اسم جمع ہے، اس کا واحد نہیں ہے (مادہ: ء ب ل)
(سِجِّیْلٌ) سِجِّیْلٌ = کنکر۔
(عَصْفٌ) عَصَفَ، یَعْصِفُ، عَصْفٌ (ض) ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، تیز ہونا (عَصْفٌ = بھوسا)۔

تفسیر اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے حرمت والا شہر قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَھِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنَ الدَّھْرِ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ زمن الفتح جزء ۵ ص ۱۹۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم مکۃ وصیدھا جزء اول ص ۴۳۸ واللفظ للبخاری)

اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے مکہ کو حرمت والا قرار دیا۔ وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہے گا۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَّاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ (صحیح بخاری کتاب اللقطۃ باب کیف تعرف لقطۃ اھل مکۃ جزء ۳ ص ۱۶۴ وصحیح مسلم کتاب

اللہ نے (اصحاب) فیل کو مکہ سے روک لیا اور اپنے رسول اور مؤمنین کو مکہ پر غلبہ دیا۔ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا، اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا (یعنی مکہ میں لڑائی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ

الحج باب تحریم مکۃ وصیدھا جزء اول صـ ۵۶۹)

حضرت مسورؓ فرماتے ہیں:۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ، فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ، فَقَالُوْا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَ لٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ (صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد جزء ۳ صـ ۲۵۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلح) حدیبیہ کے زمانہ میں (مدینہ سے) باہر نکلے (آپ چلتے رہے) یہاں تک کہ آپ راستہ کے کسی خاص حصہ پر پہنچے تو فرمایا خالد بن ولید قریش کے رسالہ کے ساتھ غمیم میں فروکش ہیں لہذا تم داہنی طرف کا راستہ اختیار کرو۔ اللہ کی قسم، خالد کو خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ (اسلامی) لشکر کا غبار انہیں دکھائی دیا (ان میں سے) فوراً ایک شخص قریش کو اطلاع دینے کے لئے روانہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلتے رہے یہاں تک کہ آپ اس گھاٹی پر پہنچے، جہاں سے ان پر اترا جائے تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا حَلْ حَلْ لیکن وہ نہیں اٹھی۔ لوگوں نے کہا قصواء بیٹھ گئی، قصواء نہیں بیٹھتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نہیں بیٹھی، قصواء نہیں بیٹھی اور نہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ہستی نے روک دیا ہے جس ہستی نے ہاتھی (والوں) کو روک دیا تھا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو یعنی ہاتھی والوں کو جبکہ مکہ مکرمہ پر کسی تخریبی کارروائی کے لئے حملہ آور ہوئے تھے روک دیا تھا، ان کے ارادے کو ناکام کر دیا تھا، وہ مکہ معظمہ کو فتح نہ کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین کو مکہ معظمہ میں ایک گھڑی کے لئے لڑنے کی اجازت دی اور آپ کو اور مؤمنین کو مکہ معظمہ پر تسلط دیا۔

آیات زیر تفسیر میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ) (اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا (یعنی کیا آپ کو نہیں معلوم) کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا (اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ) کیا اللہ نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں کر دیا (وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ) اللہ نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرند بھیج دئے (تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ

سِجِّيْلٍ) جنہوں نے ان پر کنکر برسائے (فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ) پھر انہیں ایسا کر دیا جیسا کھایا ہوا بھوسا (یعنی ان کنکروں نے حملہ کرنے والے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا)

اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو جو حرمت عطاء فرمائی تھی اس کو برقرار رکھا اور تخریبی کارروائی کے ارادے سے آنے والوں کو پامال کر دیا۔

عمل

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے شعائر کی حرمت کو ملحوظ رکھا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی کبھی بے حرمتی نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی تدبیروں سے ڈرتے رہئے۔

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا رکھئے۔ وہ پرندوں کے ذریعہ بھی مدد کر سکتا ہے اور اپنے دین کو سربلند رکھ سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ آپ اس کے راستہ میں نکل کھڑے ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام کے ساتھ — بہت رحم کرنے والے — بے حد مہربان

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ
الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا
رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ
مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

ترجمہ اس سبب سے کہ (اللہ نے) قریش (کے دلوں) میں محبت ڈال دی ہے ① یعنی ان کے (دلوں میں) سردی اور گرمی کے سفر کی محبت ڈال دی ہے (وہ ہر موسم میں بے خوف و خطر سفر کرتے ہیں) ② تو انہیں چاہئے کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں ③ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور (لوٹ مار کے) خوف سے امن دیا ④

معانی و مصادر (اِیۡلَافٌ) اٰلَفَ، یُؤۡلِفُ، اِیۡلَافٌ (باب افعال) محبت کرنا، محبت ڈالنا، خوگر بنانا۔

(رِحْلَةٌ) رَحَلَ، يَرْحَلُ، رَحْلٌ ورَحِيلٌ وتَرْحَالٌ (ف) چھوڑنا، منتقل ہونا (رِحْلَةٌ۔ منتقلی، سفر)
(شِتَآءٌ) شَتَا، يَشْتُوْ، شَتْوٌ (ن) جاڑوں میں قیام کرنا۔ (شِتَآءٌ، جاڑا، سردی کا موسم)۔
(صَيْفٌ) صَافَ، يَصِيْفُ، صَيْفٌ (ض) موسم گرما میں قیام کرنا (صَيْفٌ = گرمی کا موسم)
(جُوْعٌ) جَاعَ، يَجُوْعُ، جَوْعٌ ومَجَاعَةٌ (ن) بھوکا ہونا (جُوْعٌ = بھوک)
(اَمَنَ) اَمَنَ، يُؤْمِنُ، اِيْمَانٌ (ن) امن دینا۔ ایمان لانا۔
(خَوْفٌ) خَافَ، يَخَافُ، خَوْفٌ وخَيْفٌ ومَخَافَةٌ وخِيْفَةٌ (ف) ڈرنا۔

تفسیر قبیلہ قریش کے لوگ مکہ معظمہ میں آباد تھے۔ یہ لوگ کعبہ کے متولی تھے۔ کعبہ کے متولی اور حرم مکہ کے باشندے ہونے کے سبب اطراف واکناف کے تمام لوگ ان کا احترام کرتے تھے، نہ ان کو لوٹتے تھے اور نہ ان کو قتل کرتے تھے۔ قریش کے لوگ بے خوف وخطر سفر کرتے تھے اور تجارت سے خوب فائدہ اٹھاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ، اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ○
(العنکبوت۔ ۶۷)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا ہے حالانکہ ان کے گرد ونواح سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ (پھر بھی) باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

امن وامان کی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کی گئی تھی لیکن وہ اس کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرتے تھے، وہ اللہ اکیلے کو الٰہ ومعبود حقیقی تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ معبودان باطل پر بھی ان کا ایمان تھا۔ انہیں چاہئے تو یہ تھا کہ جس اللہ نے انہیں اس نعمت سے مستفیض فرمایا صرف اسی کے ہو جاتے دوسروں کو اس کی صفات اور اس کے حقوق میں شریک نہ کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

دوسرا احسان اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ کیا تھا کہ ان کے کھانے کا بہترین انتظام فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
(القصص۔ ۵۷)

(اے رسول) کیا ہم نے ان کو حرم میں جہاں (ہر طرح کا) امن ہے استحکام نہیں بخشا اور جہاں ہر قسم کے پھل (ان کے) کھانے کے لئے ہماری طرف سے ان کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اللہ کو ہر قسم

کی قدرت ہے)۔

ان دونوں احسانوں کا ذکر فرما کر آیات زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو صرف اپنی عبادت کی ترغیب دی گویا اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ) اس سبب سے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں الفت ڈال دی ہے (اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ) یعنی اس سبب سے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں سردی اور گرمی کے سفر کی الفت ڈال دی ہے (انہیں امن وامان کی وجہ سے سفر سے کسی قسم کی وحشت نہیں ہوتی۔ انہیں حرمت والے مہینوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا وہ ہر موسم میں بے کھٹکے سفر کرتے رہتے ہیں، تجارت کرتے رہتے ہیں اور خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ سب نعمتیں انہیں اللہ کے گھر کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے حاصل ہیں (فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ) تو انہیں چاہیئے کہ جس گھر کی وجہ سے انہیں یہ نعمتیں حاصل ہیں اس گھر کے مالک کی عبادت کریں۔ اس گھر کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ تو صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کا گھر ہے۔ گھر کی خصوصیت ذاتی نہیں بلکہ اضافی ہے یعنی یہ خصوصیت اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کی وجہ سے ہے لہذا اصل نعمت وبرکت کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہوا تو جس ہستی کی وجہ سے انہیں یہ نعمتیں حاصل ہیں انہیں چاہیئے کہ اس ہستی کی عبادت کریں (اَلَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ) جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا (یعنی ان کے پیٹ بھرنے کے لئے پھلوں کا اہتمام کیا) اور (لوٹ مار کے) خوف سے انہیں امن دیا۔

عمل

اے ایمان والو تمام نعمتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے لہذا اسی کا احسان مانیئے، اسی کی عبادت کیجئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ اَرَءَيْتَ الَّذِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ①
فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ②
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ④ الَّذِيْنَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥ وَيَمْنَعُوْنَ

اَلْمَاعُوْنَ ⑦

ترجمہ (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (۲) اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (۳) اور (اے رسول) ان نمازیوں کی بڑی خرابی ہے (۴) جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں (۵) جو ریاکاری کرتے ہیں (۶) اور جو (اتنے بداخلاق ہیں کہ) برتنے کی چیز عاریۃً نہیں دیتے (۷)

معانی ومصادر (یَدُعُّ) دَعَّ، یَدُعُّ، دَعٌّ (ن) دھکے دینا۔
(یَتِیْمٌ) یَتَمَ، یَیْتِمُ، یُتْمٌ و یَتْمٌ (ض، س، ک) بے باپ ہونا۔
(یَحُضُّ) حَضَّ، یَحُضُّ، حَضٌّ (ن) اُکسانا، ترغیب دینا۔
(مِسْکِیْنٌ) سَکَنَ، یَسْکُنُ، سُکُوْنٌ (ن) قرار پکڑنا، مسکین ہونا۔
سَکُنَ، یَسْکُنُ، سُکُوْنَۃٌ (ک) مسکین ہونا۔
(سَاھُوْنَ) سَہَا، یَسْہُوْ، سَہْوٌ و سُہُوٌّ (ن) غافل ہونا (سَاھُوْنَ = سَاہٍ کی جمع، بھولنے والے)
(یُرَآءُوْنَ) رَاءَا، یُرَائِیْ، مُرَاءَاۃٌ و رِئَاءٌ (باب مفاعلہ) دکھانا۔
(مَاعُوْنَ) ماعُوْنَ = بارش، پانی، گھر کی ضروریات مثلاً کلہاڑی، ہتھوڑی، ڈول وغیرہ۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ) (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ جزاء کو جھٹلاتا ہے (فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ) یہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ) اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

آیات زیرِ تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے روزِ جزا کو جھٹلانے والوں کی دو نشانیاں بتائی ہیں:۔

① یتیم کو دھکے دینا
② مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔

جو شخص یتیم کو دھکے دیتا ہے یا مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا وہ گویا عملاً روزِ جزاء کو جھٹلا رہا ہے۔ اگر روزِ جزاء پر اس کا یقین ہوتا تو ایسا کبھی نہیں کرتا۔ ڈرتا کہ ایسا کرنے سے مجھے قیامت کے دن سزا ملے گی۔ قیامت کے دن کے عذاب کا تصور اور عقیدہ اس کو ان حرکتوں سے باز رکھتا۔ اس کا یتیم کو دھکے دینا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا صاف بتا رہا ہے کہ وہ قیامت کے

دن کے عذاب سے نہیں ڈرتا گویا قیامت پر اس کا ایمان نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ○ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ○ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○

(والفجر۔ ۱۶ تا ۱۸)

اور جب اللہ انسان کو آزماتا ہے اور اس پر اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ (اللہ بلاوجہ) ہرگز (ایسا) نہیں (کرتا) بلکہ (ایسا اسی وقت کرتا ہے جب) تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یتیم کی عزت نہ کرنا۔ اس کو دھکے دینا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا رزق کی تنگی کا باعث ہوتا ہے۔

(نوٹ :۔ یتیم اور مسکین کے متعلق جملہ مسائل کے لئے سورۂ نسآء کی آیت نمبر ۳۶ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ) اور (اے رسول) ان نمازیوں کی بڑی خرابی ہے (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ) جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں (نہ نماز کے وقت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ نماز کے ارکان و آداب کا)۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے اوقات مقرر کر دئے ہیں لہذا نماز اوقات مقررہ ہی میں پڑھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النسآء۔ ۱۰۳)

بے شک مؤمنین پر نماز کا مقررہ اوقات پر پڑھنا فرض کر دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں :۔

سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتہا جزء اول ص ۷۲)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا کام؟ فرمایا پھر ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ

یہ نماز منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا

الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَھَا اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب التکبیر بالعصر جزء اول ص۲۵)

رہتا ہے۔ جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو اُٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اس میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

نماز کا طریقہ بھی مقرر ہے۔ نماز اسی مقررہ طریقہ سے ہی پڑھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ○ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرۃ - ۲۳۸ و ۲۳۹)

تمام نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے رہو: خصوصاً بیچ والی نماز (یعنی نماز عصر) کی اور نماز میں اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ پھر اگر تمہیں (دشمن) کا خوف ہو اور تم اس کو اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا نہ کر سکو تو پیدل یا سواری پر (جس طرح ہو سکے نماز پڑھ لو) پھر جب تمہیں امن نصیب ہو تو اللہ کا ذکر اسی طریقہ سے کرو جس طریقہ سے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اور جس کو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْھَانٌ وَّلَا نَجَاۃٌ وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ (رواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرؓ رجالہ ثقات بلوغ جزء ۲ ص۲۳۳ وسندہ صحیح)

جس نے نماز کی محافظت کی تو وہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نور ہو گی، دلیل ہو گی اور (باعث) نجات ہو گی اور جس نے اس کی محافظت نہ کی تو نہ اس کے لئے نور ہو گا، نہ دلیل ہو گی اور نہ نجات۔ وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی

پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ عزّ وجلّ نے فرض کیا۔ جو شخص اچھی طرح ان کے واسطے وضو کرے، وقت پر ہر ایک کو ادا کرے، رکوع پورا کرے،

اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی المحافظۃ علی الصلوت جلد اول ص۶۲ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص۳۷۲)

اور خشوع سے پڑھے تو اس کے لئے اللہ کا عہد ہوگا کہ اُسے بخش دے اور جو ایسا نہ کرے گا اس کے لئے اللہ کا کوئی عہد نہیں ہوگا چاہے اس کو بخشے، چاہے عذاب کرے۔

نمازوں کو ضائع کرنے والوں کا انجام بُرا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ○

(مریم۔ ۵۹، ۶۰)

پھر ان کے بعد ان کے جانشین ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے، تو عنقریب ان کو اپنی ہلاکت اور تباہی کا سامنا کرنا ہوگا۔ مگر جس نے توبہ کر لی ایمان لے آیا اور نیک عمل کرتا رہا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا سا بھی ظلم نہ ہوگا۔

آگے فرمایا (اَلَّذِیْنَ ہُمْ یُرَآءُوْنَ) (ان نمازیوں کی بھی خرابی ہے) جو ریاکاری کرتے ہیں (دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں یا دکھانے کے لئے نماز کے حسن کو دوبالا کر دیتے ہیں)۔

تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ○

(البقرۃ۔ ۱۳۹)

ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم دین کو خالص اس کے لئے مانتے ہوئے خالص طور پر اسی (واحد الٰہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْیَسِیْرُ مِنَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص۱)

ذرا سی ریاکاری بھی شرک ہے۔

آگے فرمایا (وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ) اور (ان نمازیوں کی بھی خرابی ہے) جو برتنے کی چیز عاریۃً نہیں دیتے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نمازی کو بداخلاق نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایسی ضرورت کی چیزیں جو عموماً ہر گھر میں نہیں ہوتیں کوئی شخص عاریۃً مانگے تو اس کے دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

ڈول وغیرہ عاریۃً دینا بڑا ضروری ہے۔ اسی طرح مادہ کو گیا بھن کرانے کے لئے نر کو عاریۃً دینا بھی ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهٗ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطِحُهٗ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَآءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب اثم مانع الزکوۃ ۱/۳۹۶)

جو اونٹ والا، گائے والا اور بکری والا ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جائے گا۔ کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا، سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا اس دن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کا حق کیا ہے۔ فرمایا: اس کے نر کو جست کے لئے دینا، اس کے ڈول کو عاریۃً دینا اور اس کو دودھ پینے کے لئے عاریۃً دینا اور جب پانی پلانے لے جائیں تو اس کا دودھ دوہ کر (غریبوں کو) پلانا اور اللہ کی راہ میں سواری اور بوجھ لادنے کے لئے دینا اور جو صاحبِ مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجا اژدہا بن جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا۔ مال اس سے بھاگے گا۔ اس وقت کہا جائے گا یہ وہی مال ہے جس میں تو بخل کرتا تھا۔ پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا اژدہا اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالے گا جس طرح اونٹ چباتا ہے۔

عمل

اے ایمان والو، یتیم کو دھکے نہ دیا کیجئے، اس کی عزت کیا کیجئے، مسکین کو کھانا کھلانے کی

ترغیب دیا کیجئے۔

اے ایمان والو، نماز کے اوقات وارکان کا خیال رکھا کیجئے۔ نماز وقت پر اور کامل طور پر سنت کے مطابق ادا کیا کیجئے۔ ریاکاری نہ کیا کیجئے، جو نیک عمل بھی آپ کریں اس کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا کیجئے کسی دوسرے کو دکھانے یا کسی دوسرے کی خوشنودی کے لئے نہ کیا کیجئے ورنہ وہ عمل قبول نہیں ہوگا اور شرک لازم آئے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب من اشرک فی عمل غیر اللہ جزء ۲ ص ۵۹۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک (کے کام) کو چھوڑ دیتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ یُّسَمِّعْ یُسَمِّعِ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَآئِیْ یُرَآئِی اللّٰہُ بِہٖ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب من اشرک فی عملہ غیر اللہ جزء ۲ ص ۵۹۳)

جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس (کی برائی لوگوں) کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لئے (عبادت) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی (لوگوں) کو دکھائے گا۔

اے ایمان والو، برتنے کی چیزیں اگر کوئی شخص عاریۃً استعمال کے لئے مانگے تو انکار نہ کیا کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③

ترجمہ (اے رسول) ہم نے آپ کو (حوض) کوثر دیا ہے ① لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کیجئے اور قربانی کیا کیجئے ② بے شک آپ کا دشمن ہی مقطوع الذکر ہوگا یعنی اس کا کوئی نام لیوا نہیں ہوگا ③

معانی و مصادر (کَوْثَرٌ) کَثُرَ، یَکْثُرُ، کَثْرَةٌ وکَثَارَةٌ (لک) زیادہ ہونا۔
(اِنْحَرْ) نَحَرَ، یَنْحَرُ، نَحْرٌ و تَنْحَارٌ (ف) سامنے آنا، ہنسلی پر سے ذبح کرنا۔
(شَانِئٌ) شَنَأَ، یَشْنَأُ، شُنْأٌ وشَنْأَةٌ وشَنْاٰنٌ (ف) دشمنی رکھنا، بغض رکھنا۔
(اَبْتَرُ) بَتَرَ، یَبْتُرُ، بَتْرٌ (ن) کاٹنا (اَبْتَرُ = کٹا ہوا، دُم کٹا)
بَتِرَ، یَبْتَرُ، بَتَرٌ (س) کٹ جانا۔

نزول اور تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ) (اے رسول) ہم نے آپ کو (حوض) کوثر دیا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذْ اَغْفٰى اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ، فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ، اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ، ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَّهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَكَ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حجۃ من قال البسملۃ اٰیۃ من اول کل سورۃ سوی براءۃ جزء اول ص۱۷۰)

ایک دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر ایک غفلت سی طاری ہوئی۔ پھر مسکراتے ہوئے آپ نے سر اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، آپ کو کس چیز پر ہنسی آرہی ہے؟ ارشاد ہوا مجھ پر ابھی ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں بہت خیر ہے۔ بروز محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کے لئے آئیں گے۔ اس حوض پر اتنے گلاس ہوں گے جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا۔ اے اللہ، یہ میرا امتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ اس نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعتیں نکالیں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں:۔

صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد اُحد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مُردوں کو رخصت کرتا ہے پھر وہاں سے آکر آپ منبر پر چڑھے۔ فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں میں تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور

الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ مِنْ مَّقَامِیْ ھٰذَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْھَا (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد جزء ۵ ص۱۲ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۲۱۸)

میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے۔ میں اپنے اس مقام سے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو اب اس کا ڈر نہیں رہا کہ تم شرک کرو گے بلکہ مجھ کو جو ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے (اور ایسے کام کر گذرو گے جو ناپسندیدہ ہوں گے)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ (رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَتَیْتُ عَلٰی نَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ انا اعطینٰک الکوثر جزء ۶ ص۲۱۹)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا میں ایک نہر پر پہنچا۔ اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَیُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْکُمْ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جزء ۸ ص۱۲۸ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ۲/۳۲۰)

میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے ایسے ہوں گے جو حوض کوثر پر لائے جائیں گے اتنے میں وہ ہٹا دئے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے رب یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ آپ سے کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعتیں نکالی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَمَامَکُمْ حَوْضٌ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جزء ۸ ص۱۲۹ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۳۱۹)

تمہارے آگے (میرا) حوض ہے یعنی تم حوض کوثر پر وارد ہو گے وہ جرباء اور اذرح کے مابین فاصلہ کے برابر (چوڑا) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَآؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جزء ۸ صـ۱۲۹ و صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ۲/۳۱۷)

میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر لمبا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشگوار ہے۔ اس پر رکھے ہوئے آبخوروں کی تعداد آسمان کے تاروں جیسی ہے جو شخص اس حوض کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ اَوْ طِیْبُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جزء ۸ صـ۱۲۹)

میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر دکھائی دی جس کے کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے، پھر میں نے دیکھا اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (بہت) خوشبودار مشک جیسی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ. (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جزء ۸ صـ۱۵۱)

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (زمین کا جو ٹکڑا ہے) یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے) دن میرے حوض پر رکھا جائے گا۔

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں:۔
سَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ وَّرَدَہٗ شَرِبَ مِنْہُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَہٗ اَبَدًا لَیَرِدُ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ وَیَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ

میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو اس پر وارد ہوگا اس میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے میں انہیں

فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي (صحیح بخاری کتاب الفتن باب ماجاء فی قول اللہ تعالٰی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ وما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحذر من الفتن جزء ۹ ص۵۹ وصحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۳۱۶)

پہچان لوں گا، وہ مجھے پہچان لیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی جائے گی۔ میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر رہا تھا۔ نعمان بن ابی عیاش نے یہ حدیث مجھے بیان کرتے ہوئے سنی تو کہنے لگے: کیا تم نے سہل سے اسی طرح سُنا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ نعمان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری سے یہ حدیث سنی۔ وہ اس میں یہ بھی بیان کرتے تھے کہ میں کہوں گا: یہ مجھ سے ہیں۔ مجھ سے جواب میں کہا جائے گا: آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیسی کیسی تبدیلیاں کر لی تھیں۔ میں کہوں گا جن لوگوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلی کی وہ (مجھ) سے دور ہو جائیں، وہ (مجھ سے) دور ہو جائیں۔

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں:۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ ص۳۱۹)

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں خبردار اس رات کے تارے جو اندھیری بے بدلی کی رات ہو۔ جنت کے برتن (تعداد میں ان سے بھی زیادہ ہیں) جو اس میں سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (اس دن کے) آخر تک۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں (پھر سن لو) جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ سَعَتَهُ مَا بَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَآنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي لَمَّا دَنَوْا مِنِّي خَرَجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ فَمَالَ بِهِمْ عَنِّي ثُمَّ أَقْبَلَتْ زُمْرَةٌ أُخْرَى فَفَعَلَ بِهِمْ كَذَلِكَ فَلَمْ يَفْلِتْ مِنْهُمْ إِلَّا كَمَثَلِ النَّعَمِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَعَلِّي مِنْهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُمْ يَخْرُجُونَ بَعْدَكُمْ وَيَمْشُونَ الْقَهْقَرَى (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی المستدرک جلد ۱ ص۷۸)

اے لوگو، میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اس حوض کی وسعت اتنی ہے جتنی وسعت کوفہ سے حجر اسود کے درمیان ہے۔ اس کے گلاس ستاروں کی تعداد کے مثل ہیں۔ میں دیکھوں گا کہ میری امت کے کچھ لوگ جب میرے قریب ہوں گے تو ایک شخص نمودار ہو گا وہ ان کا رخ میری طرف سے پھیر دے گا پھر ایک اور جماعت سامنے آئے گی۔ ان کے ساتھ بھی وہ ایسا ہی کرے گا ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑے گا وہ ان کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح بکریاں ہنکائی جاتی ہیں۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں کیا ان میں سے ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (تم ان میں سے نہیں ہو) یہ لوگ تو تمہارے بعد نکلیں گے اور الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "اصحابی" سے مراد اصحاب امت ہیں نہ کہ صحابۂ کرام یعنی وہ لوگ جو بدعات کے ارتکاب کی وجہ سے حوض کوثر سے دور کر دئے جائیں گے صحابہ کرام کے بعد پیدا ہوں گے۔

آگے فرمایا (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) لہذا آپ نماز پڑھا کیجئے اور قربانی کیا کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن پہلے نماز پڑھتے تھے پھر قربانی کرتے تھے اور اسی ترتیب کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت انس فرماتے ہیں :۔

قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے ذبح کرے (اسے چاہیئے کہ (نماز کے بعد) دوبارہ قربانی کرے۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول، اس دن تو گوشت کھانے کا شوق ہوتا ہے پھر انہوں نے اپنے ہمسایوں کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰی كَبْشَيْنِ يَعْنِیْ فَذَبَحَ هُمَا ثُمَّ انْكَفَاَ النَّاسُ اِلٰی غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوْهَا (صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب من ذبح قبل الصلوٰۃ اعاد جزء ۷ ص ۱۳۲)

حال بیان کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر قبول کر لیا۔ اس نے کہا (اب) میرے پاس بھیڑ کا ایک سال کا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ نے اس کو اس بچہ کو ذبح کرنے کی اجازت دی۔ میں نہیں جانتا کہ دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں۔ غرض نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ذبح کیا۔ لوگ بھی بکریوں کے ایک گلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ذبح کیا۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں:۔

خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ نَسَكْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِیْ بَيْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم النحر جزء ۲ ص ۱۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ سنایا پھر فرمایا جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے ہونے کی وجہ سے قربانی نہیں۔ ابوبردہ بن نیارؓ نے جو براء بن عازبؓ کے ماموں تھے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ہی ذبح کر ڈالی اور مجھے یہ خیال رہا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری ذبح ہو۔ اس لئے میں نے اپنی بکری ذبح کر دی اور نماز کے لئے آنے سے پہلے کھا بھی لی۔ آپ نے فرمایا تیری بکری تو گوشت کی بکری ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

آگے فرمایا: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بے شک آپ کا دشمن ہی مقطوع ہوگا یعنی اس کا کوئی نام لیوا نہیں ہوگا۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آپ کو حوض کوثر دیا ہے، آپ کے دشمن مٹ جائیں گے، ان کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا۔ آپ کا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلندی عطا فرمائی۔

(الم نشرح ۔ ۴)

حوض کوثر کی بشارت دے کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نماز پڑھا کیجئے اور قربانی کیا کیجئے۔

عمل

اے ایمان والو، نماز پڑھا کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانی کیا کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③ وَلَآ
اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَآ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو (۱) تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا (۲) اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی عبادت تم نہیں کرتے (۳) اور نہ (آئندہ) میں ان کی عبادت کروں گا جن کی عبادت تم نے کی (اور کر رہے ہو) (۴) اور نہ تم ہی اس کی عبادت کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں (۵) تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین (۶)

معانی و مصادر (کٰفِرُوْنَ) کَفَرَ، یَکْفُرُ، کُفْرٌ و کُفُوْرٌ (ن) ڈھانکنا، انکار کرنا۔ (اَعْبُدُ) عَبَدَ، یَعْبُدُ، عِبَادَۃٌ و عُبُوْدَۃٌ و عُبُوْدِیَّۃٌ و مَعْبَدٌ و مَعْبَدَۃٌ (ن) عبادت کرنا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو (لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ) تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا (وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ) اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں (وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ) اور نہ (آئندہ) میں ان کی عبادت کروں گا جن کی عبادت تم نے کی (اور کر رہے ہو) (وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ) اور نہ تم ہی اس کی عبادت کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں (توحید کے معاملہ میں میرے اور تمہارے درمیان کسی قسم کی مفاہمت نہیں ہو سکتی (لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ) تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین (تم اپنے دین پر عمل کرتے رہو میں اپنے دین پر عمل کرتا رہوں گا۔ میں تمہاری خاطر اپنے دین اور توحید میں کسی قسم کی لچک پیدا نہیں کر سکتا۔ میں تمہارے مذہب، عقیدے اور عمل سے قطعی بیزار ہوں اور کسی حالت میں بھی اس کی طرف جھک نہیں سکتا)۔

اسی قسم کا جواب اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ○

(البقرۃ ۔ ۱۳۹)

(اور اے رسول، ان سے) پوچھئے کیا تم اللہ (کے معاملہ) میں ہم سے جھگڑ رہے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور (اگر تم اس کے معاملہ میں شرک سے باز نہیں آتے تو سن لو) ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم تو (بہرحال) خالص طور پر اسی (واحد الٰہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○

(القصص - ۵۵)

اور مؤمنین اہل کتاب جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اُس سے روگردانی کرتے ہیں اور (اس طرح) کہتے ہیں ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ (ہمارا تو) تم کو سلام ہے، ہم نادانوں سے جھگڑنا نہیں چاہتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ، اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ، لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ، لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

(الشوریٰ - ۱۵)

تو (اے رسول، اگر آپ کی دعوت ان کو گراں گذرتی ہے تو آپ ان کی پرواہ نہ کیجئے بلکہ) اسی دین کی طرف بلائیے (جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے) اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر استقامت اختیار کیجئے، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور (صاف صاف) کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل کی ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم لوگوں کے درمیان انصاف کروں، اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم لوگوں میں اور تم لوگوں میں کوئی جھگڑا نہیں، اللہ ہم کو اور تم کو (ایک دن) جمع کرے گا اور اسی کی طرف (ہم سب کو) لوٹ کر جانا ہے (وہی اس دن فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر)

فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کو طواف کعبہ کی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں :۔

ثُمَّ نَفَذَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ (وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم علیہ السلام پر آئے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) [اور اے ایمان والو، مقام ابراہیم (علیہ السلام) کو مصلی بنالو] پھر آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرلیا۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کی تلاوت کی۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں :۔

ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَءَ فِيهِمَا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ ص۹۱ وسندہ صحیح بلوغ ۱۲/۷۲)

پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں اور ان میں قل یٰایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَ
رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ، اِنَّهٗ كَانَ
تَوَّابًا ③

ترجمہ (اے رسول) جب اللہ کی (طرف سے) مدد اور فتح آگئی (۱) اور آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں (۲) تو (اب) آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ خوب تسبیح پڑھتے رہیئے اور اس سے معافی مانگتے رہیئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول

کرنے والا (یعنی معافی دینے والا) ہے ③

معانی و مصادر (اَفْوَاجًا) فَاجَ، یَفُوْجُ، فَوْجٌ (ن) پھیل جانا۔
(دِیْنٌ) دَانَ، یَدِیْنُ، دِیْنٌ و دِیَانَۃٌ (ض) کسی دین کو اپنانا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ) (اے رسول) جب اللہ کی طرف سے مدد اور فتح آگئی۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعدد جنگوں میں مدد بھی آئی اور فتح بھی نصیب ہوئی لیکن آیت زیر تفسیر میں فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں فتح ہوا یعنی آپ کے انتقال سے تقریباً ۲½ سال پہلے۔ اس فتح سے گویا آپ کی بعثت کا بنیادی مقصد پورا ہو گیا۔ پورے عرب پر اسلامی جھنڈا لہرانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنی طرف بلانے کی خبر دی۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:۔

لَمَّا نَزَلَتْ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ بِاَنَّہٗ مَقْبُوْضٌ فِیْ تِلْکَ السَّنَۃِ (مسند امام احمد بلوغ جزء ۱۸ ص ۳۸۰ سندہ صحیح)

جب (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر دی گئی ہے کہ میں اس سال وفات پانے والا ہوں۔

فتح مکّہ کا مختصر حال

صلح حدیبیہ کے بعد کفار مکہ کے مظالم کم نہیں ہوئے۔ وہ ان کمزور مسلمین پر جو مکہ معظمہ میں قید تھے ظلم کرتے رہتے تھے۔ ان مظلوم مسلمین کی نجات کے لئے جہاد ضروری تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا لَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا

اور (اے ایمان والو) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اور ان بے بس (مسلم) مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر (کافروں سے) جنگ نہیں کرتے جو اس طرح دعائیں کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس ظالم بستی سے نجات

مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○
(النسآء۔ ۷۵)

دے جہاں کے رہنے والے (ہم پر) ظلم کر رہے ہیں، ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حامی بنادے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مدد گار بنادے۔

صلح حدیبیہ کے بعد ہی کفار مکہ نے صلح نامہ کی خلاف ورزیاں شروع کر دی تھیں۔ ان بدعہدیوں کی وجہ سے بھی ضروری ہو گیا تھا کہ کفار مکہ سے بھرپور جنگ کر کے ان کی قوت اور شرارتوں کا استیصال کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○
(توبہ ۔ ۱۳ تا ۱۵)

(اور تم) ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا، رسول کو (مکہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور (عہد شکنی کے معاملہ میں) تم سے پہلے ابتداء کی۔ (اے ایمان والو) کیا تم ان سے ڈرتے ہو (تمہیں ان سے ڈرنا نہیں چاہئے بلکہ) اگر تم مؤمن ہو تو اللہ ہی حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ (اے ایمان والو) ان (کافروں) سے لڑو، اللہ ان کو تمہارے ہی ہاتھوں سے عذاب دیگا، انہیں ذلیل و خوار کریگا، ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور (اس طرح) ایمان والوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔ یعنی ان کے دلوں کے غصہ کو دور کر دیگا اور (اللہ اپنے علم اور اپنی حکمت کی بنیاد پر) جس شخص کی چاہے گا توبہ قبول کرے گا، (بے شک) وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کی منشاء کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ پر حملہ کرنے کا عزم کیا۔

اسلامی فوج کی مکہ کی طرف روانگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ عَشَرَۃُ اٰلَافٍ وَّذٰلِکَ عَلٰی رَاْسِ ثَمَانِ سِنِیْنَ وَ نِصْفٍ مِّنْ مَّقْدَمِہِ الْمَدِیْنَۃَ فَسَارَ ھُوَ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی مَکَّۃَ یَصُوْمُ وَیَصُوْمُوْنَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ وَھُوَ مَآءٌ بَیْنَ عُسْفَانَ وَقُدَیْدٍ اَفْطَرَ وَاَفْطَرُوْا۔
(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح فی رمضان جزء ۵ صـ۱۸۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے ارادے سے) رمضان کے مہینے میں مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس ہزار آدمی تھے۔ اس وقت آپ کو مدینہ میں آئے ہوئے آٹھویں سال کا نصف ہونے والا تھا۔ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمین تھے مکہ کی طرف روانہ ہوئے آپ اور مسلمین کدید تک روزے رکھتے رہے جب کدید پر پہنچے (جو) ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان وہاں آپ نے افطار کیا اور مسلمین نے بھی افطار کیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ نَھَارًا لِیُرِیَہُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّۃَ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح فی رمضان جزء ۵ صـ۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان جزء اول صـ۳۵۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں سفر کیا اور روزے رکھتے رہے جب عسفان پہنچے تو پانی کا برتن منگوایا اور علانیہ دن کے وقت پانی پی لیا تاکہ آپ لوگوں کو دکھائیں (اور وہ بھی افطار کرلیں)۔ پھر آپ افطار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ مکہ پہنچے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے ختم ہونے تک کوئی روزہ نہیں رکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

فَلَمْ یَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰی انْسَلَخَ الشَّھْرُ۔
(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح فی رمضان جزء ۵ صـ۱۸۵)

پھر آپ نے مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔

سوائے پند کے تمام مجاہدین نے افطار کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ کھولنے والوں کے متعلق فرمایا یہ گنہگار ہیں (اس لئے کہ انہوں نے سنت کی پیروی نہیں کی)۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ

جس سال مکہ فتح ہوا اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ (صحیح مسلم کتاب الصوم باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان جزء اول ص۳۵۲)

نے روزہ رکھا یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگایا پھر اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر آپ نے پانی پی لیا۔ اس کے بعد لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ بعض لوگ اب بھی روزہ سے ہیں آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں وہ گنہگار ہیں۔

اسلامی فوج مکہ معظمہ کے قریب

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے قریب پہنچے تو حضرت اسامہ نے سوال کیا۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ (صحیح بخاری کتاب الحج باب توریث دور مکۃ جزء ۲ ص۱۸۱)

اے اللہ کے رسول، آپ (مکہ میں) کہاں نزول فرمائیں گے کیا مکہ میں اپنے گھر میں (قیام فرمائیں گے)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے کوئی ٹھکانہ یا گھر چھوڑا بھی ہے (کہ اس میں قیام کروں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح ۵/۱۸۸)

کل انشاء اللہ ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی (یعنی مقاطعہ کی قسم کھائی تھی)۔

اسلامی فوج مرّ الظہران میں

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ الظہران پہنچے تو آپ کو خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ

ہم نے مرّ الظہران میں ایک خرگوش بھگایا لوگ

فَلَغَبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَاشَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ باب قبول ھدیۃ الصید جزء ۳ صـ ۲۰۲)

اس کے پیچھے بھاگے لیکن تھک گئے (اور اسے پکڑ نہ سکے)۔ میں اس تک پہنچا اور اُسے پکڑ لیا اور اس کو ابوطلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا ایک کولہا یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیں۔ آپ نے اسے قبول کیا اور اس میں سے کھایا۔

کفار مکّہ پر حملہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحَسَرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِيْ بِالْاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوْا بِهٖ وَتَبَشَّتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَّهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے ایک جانب زبیرؓ کو بھیجا اور دوسری جانب خالد بن الولیدؓ کو اور عبیدہ بنؓ الجراح کو ان لوگوں کا سردار مقرر کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں، انہوں نے گھاٹی کے اندر سے راستہ اختیار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک ٹکڑے میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا (اے) ابوہریرہ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول، میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا انصار کو پکار دو اور (اس بات کا خیال رکھو کہ) میرے پاس کوئی نہ آئے سوائے انصار کے۔ وہ سب آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ قریش نے بھی اپنے اوباش اور اپنے تابع لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو جو کچھ ہم سے مانگا جائے گا ہم دے

ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَآءَ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهٗ وَمَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَآءَ اَبُوْسُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَجَآءَ الْوَحْيُ وَكَانَ اِذَا جَآءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا فَاِذَا جَآءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکۃ جزء ۲ ص ۹۵)

دیں گے۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کے اوباش لوگوں کو اور ان کے تابع لوگوں کو۔ پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر جھکایا اور فرمایا تم مجھ سے صفا پر ملنا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم چلے ہم میں جو شخص ان میں سے کسی کو مارنا چاہتا وہ اسے مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ ابوسفیان آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول، قریش کا گروہ تباہ ہوگیا۔ اب آج کے بعد قریش نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جائے اس کو امن ہے۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر نرمی کر رہے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اتنے میں) وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ الغرض جب وحی ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے یہ کہا تھا اس شخص کو اپنی بستی کی الفت آگئی۔ انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى

جس دن مکہ فتح ہوا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے خالد بن الولیدؓ کو میمنہ کا سردار بنایا اور زبیرؓ کو میسرہ کا اور

وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى
الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْبَيَادِقَةِ وَبَطْنِ
الْوَادِي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ
فَدَعَوْتُهُمْ فَجَآءُوْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوْا
نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ
تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَّاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ
يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ
الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ
اَحَدٌ اِلَّآ اَنَامَهٗ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَ
جَآءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَآءَ
اَبُوْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اُبِيْدَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ
بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ
وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ. فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ
وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ
اَمَّا الرَّجُلُ قَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ
وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اِسْمِيْ اِذًا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ
هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ
وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا
اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو عبیدہؓ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر
سے جانے کو کہا۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ،
انصار کو بلاؤ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے
آئے۔ آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو تم
دیکھتے ہو قریش کے اوباشوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں۔
آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو کاٹ
کر رکھ دینا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے
بتایا یعنی داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا پھر فرمایا
اب تم مجھ سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ ابوہریرہؓ نے کہا
تو اس روز جو کوئی دکھلائی دیا انہوں نے اس کو
سلا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر
چڑھے۔ انصار آئے اور انہوں نے صفا پہاڑ کو
گھیر لیا۔ اتنے میں ابوسفیان آئے اور کہنے لگے یا
رسول اللہ قریش کا جتھا ٹوٹ گیا۔ اب آج کے
بعد قریش نہ رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا
جائے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے
اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر لے
اس کو بھی امن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے
عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنی بستی کی رغبت
پیدا ہو گئی۔ اسی اثنا میں وحی اترنے لگی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کہا تھا مجھ کو کنبے
والوں کی محبت آ گئی اور اپنی بستی کی الفت پیدا ہو گئی۔
تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے آپ نے تین بار فرمایا
پھر فرمایا میں محمد ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا
رسول ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری
طرف ہجرت کی ہے تو اب میری زندگی تمہاری
زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے

وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ (صحیح مسلم کتاب الجهاد باب فتح مکہ جزء ۲ ص۹۱)

(یعنی اب میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہو گی)۔ انصار نے کہا اللہ کی قسم ہم نے یہ بات اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے کہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

مکہ معظمہ میں فاتحانہ داخلہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح جزء ۵ ص۱۸۸)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ عبداللہ ابن خطل کعبے کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں:۔

دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِیْ يَدِهٖ وَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح جزء ۵ ص۱۸۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے۔ کعبہ (کے اندر) چاروں طرف تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ہر بت کے لکڑی چبھوتے اور فرماتے حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ حق آگیا اور باطل نہ کسی چیز کی ابتداء کر سکتا ہے اور نہ (فنا کے بعد) اسے لوٹا سکتا ہے۔

آگے فرمایا (وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا) اور (اے رسول) آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔

عمرو بن سلمہؓ فرماتے ہیں :۔

كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّمَا يُغَرَّى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ زمن الفتح جزء ۵ صـ ۱۹۱)

ہم پانی کے مقام پر رہا کرتے تھے۔ ادھر سے مسافر سوار گذرا کرتے تھے۔ ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے کہ لوگوں کا کیا حال ہے، اس شخص کی کیا کیفیت ہے؟ وہ کہتے وہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے یا اس پر یہ وحی بھیجی ہے۔ میں اس وحی کو یاد کر لیتا تھا گویا وہ میرے سینے میں جم جاتی تھی۔ عرب کے لوگ اسلام کے سلسلہ میں مکہ کی فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہتے تھے انہیں اور ان کی قوم کو چھوڑ دو اگر وہ ان پر غالب آ گئے تو وہ سچے پیغمبر ہیں۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام لانے میں سبقت کی۔ میرے باپ نے بھی اسلام قبول کرنے میں میری قوم کے مقابلہ میں سبقت کی۔ وہ آئے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم میں سچے پیغمبر سے مل کر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ آپ نے یہ فرمایا فلاں وقت اس طرح نماز پڑھو، فلاں وقت اس طرح نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جس کو زیادہ قرآن (مجید) یاد ہو وہ نماز پڑھائے۔ میری قوم کے لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن (مجید) یاد نہ تھا کیوں کہ میں (مسافر) سواروں سے سُن سُن کر (قرآن مجید) بہت یاد کر چکا تھا' انہوں نے مجھ ہی کو امام بنایا اس وقت میری عمر چھ سات برس کی تھی۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد لوگوں نے کثرت سے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث گویا يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا کی تفسیر ہے۔

آگے فرمایا (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ، إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (نصرت آ چکی مکہ فتح ہو گیا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے) تو اے رسول، اب) آپ اپنے رب کی حمد

کے ساتھ (خوب) تسبیح پڑھتے رہئے اور اس سے معافی مانگتے رہئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (یعنی معافی دینے والا) ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں کثرت سے "سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" پڑھنے لگے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح جزء ۶ ص۲۳۳ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود جزء اول ص۲۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ بہت پڑھتے تھے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ آپ قرآن (مجید) میں جو حکم دیا گیا تھا اس کی تعمیل کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ خَبَّرَنِیْ رَبِّیْ اَنِّیْ سَاَرٰی عَلَامَةً فِیْ اُمَّتِیْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَدْ رَاَيْتُهَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود جزء اول ص۲۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ"۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، میں دیکھتی ہوں کہ آپ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" (بہت) زیادہ پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے بیان کیا کہ میں اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا۔ تو جب میں نے اس نشانی کو دیکھ لیا تو میں یہ تسبیح پڑھتا ہوں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" یعنی وہ نشانی میں نے دیکھ لی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ یعنی میں نے مکہ کی فتح دیکھ لی اور (یہ بھی) دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ

آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو (اب) آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھا کیجئے اور اس سے معافی مانگا کیجئے بے شک وہ معاف کرنے والا ہے (تو اس کے حکم کی تعمیل میں میں کثرت سے یہ تسبیح پڑھتا ہوں)۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گنہ گار نہیں تھے تو پھر استغفار کا حکم کیوں دیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ نہ ہوتے ہوئے بھی معافی طلب کرنا عاجزی، انکساری اور کسر نفسی ہے اور یہ بندے کی بڑی خوبی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو و التواضع جزء ۲ صفحہ ۳۲۲)

دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

الغرض تواضع اور انکساری سے عزت بڑھتی ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ (الحج ۔ ۳۴)

اے رسول عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

عمل

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہا کیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سورۂ تَبَّتۡ یَدَآ اَبِیۡ لَہَبٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

تَبَّتۡ یَدَآ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ
اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ②
سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ③
وَّامۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ④
فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ⑤

ترجمہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا ① نہ تو اس کا مال ہی اس کے کام آئے گا اور نہ اس کی کمائی (اس کے کام آئے گی) ② عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا ③ اور اس کی بیوی بھی جو اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لاتی ہے ④ اس کی گردن میں بٹی

ہوئی رسّی ہوگی ⑤

معانی ومصادر

(تَبَّتْ) تَبَّ، یَتُبُّ، تَبٌّ (ن) ہلاک ہونا، ہلاک کرنا، کٹ جانا، کاٹ دینا۔

تَبَّ، یَتُبُّ، تَبٌّ و تَبَبٌ وتَبَابٌ وتَبِیْبٌ (ن) ہلاک ہونا۔

(لَهَبٌ) لَهِبَ، یَلْهَبُ، لَهْبٌ، لَهَبٌ ولُهَابٌ ولَهَبَانٌ ولَهِیْبٌ (س) بھڑکنا۔

(حَمَّالَةٌ) حَمَلَ، یَحْمِلُ، حَمْلٌ وحُمْلَانٌ (من) اٹھانا، پیٹھ پر اٹھانا۔

(حَطَبٌ) حَطَبَ، یَحْطِبُ، حَطْبٌ (من) لکڑیاں جمع کرنا (حَطَبٌ = ایندھن، جلانے کی لکڑی)

(جِیْدٌ) جِیْدٌ = گردن۔

(حَبْلٌ) حَبَلَ، یَحْبُلُ، حَبْلٌ (ن) رسّی سے باندھنا (حَبْلٌ، رسّی)

(مَسَدٌ) مَسَدَ، یَمْسُدُ، مَسْدٌ (ن) بٹنا (مَسَدٌ = چھال)

شانِ نزول

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ یَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْهِ فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَیْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَیْكَ كَذِبًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَا جَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ تبت یدا ابی لهب جزء ۶ صـ ۲۲۱)

جب یہ آیت اتری "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، صفا پہاڑ پر چڑھے پھر آپ نے پکار کر کہا یَا صَبَاحَاهُ مکہ والے کہنے لگے یہ کون ہے؟ وہ سب جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکلنے والے ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے۔ انہوں نے کہا (بے شک) کیونکہ ہم نے آج تک آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو آگے آنے والے (قیامت کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں، یہ سُنکر ابولہب کہنے لگا تم تباہ ہو جاؤ تم نے ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا آپ کھڑے ہوئے تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ"۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ) ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا (یعنی ابولہب نامراد اور ناکام ہوگیا، وہ سراسر نقصان میں رہا، اس نے بے ادبی کی لہٰذا وہ اس کی سزا بھگتے گا)۔

(مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ) نہ تو اس کا مال ہی اس کے کام آئے گا اور نہ اس کی کمائی (اس کے کام آئے گی)۔

آخرت میں نہ دولت کام آئے گی اور نہ جاہ وحشمت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○

(الحاقۃ۔ ۲۵ تا ۲۹)

اور جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش میرا (اعمال) نامہ مجھے نہ دیا جاتا اور نہ میں یہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش (مجھے) موت آگئی ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ میری قوت میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ، وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ○ (اٰل عمران۔ ۱۰)

(اس دن) جو لوگ کافر ہیں ان کو ان کے مال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے ذرا سا بھی نہیں بچا سکتے۔ یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

آگے فرمایا (سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ) عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا (وَامْرَاَتُهٗ، حَمَّالَةَ الْحَطَبِ) اور اس کی بیوی بھی جو اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لاتی ہے (فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ) (ایک وقت آنے والا ہے کہ) اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسّی ہوگی (اس رسّی سے اُسے آگ میں گھسیٹا جائے گا)

عمل

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخی نہ کیجئے ورنہ آپ تباہ و برباد ہو جائیں گے اور دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلیں گے۔

اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ②

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

ترجمہ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے ① وہ بے پرواہ ہے (نہ اسے کسی چیز کی پرواہ ہے اور نہ کسی چیز کی ضرورت) ② نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے ③ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ④

معانی و مصادر (اَحَدٌ) وَحَدَ، يَحِدُ، وَحْدٌ و وَحْدَةٌ و وِحْدَةٌ و وُحُوْدٌ (ض) اکیلا ہونا۔

(وَحَدٌ = وَحِدٌ = وَحِيْدٌ = اکیلا۔ وَحَدٌ کی واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اَحَدٌ بنتا ہے)۔

(صَمَدَ) صَمَدَ، يَصْمُدُ، صَمْدٌ (ن) اعتماد کرنا، کسی کا قصد کرنا (صَمَدٌ = وہ سردار جس کی طرف ہر معاملہ میں قصد یا رجوع کیا جائے)۔

(يَلِدُ، يُوْلَدُ) وَلَدَ، يَلِدُ، لِدَةٌ و وِلَادَةٌ و وِلَادٌ و اِلَادَةٌ و مَوْلِدٌ (ض) جننا۔

(کُفُوٌ) کُفُوٌ = مثل۔

فضائل

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یُرَدِّدُھَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ وَکَاَنَّ الرَّجُلَ یَتَقَالُّھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھواللہ احد ۶/۲۳۳)

ایک شخص نے ایک آدمی کو سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو بار بار پڑھتے ہوئے سُنا۔ وہ سننے والا اس کی قدر کم سمجھتا تھا لہٰذا جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کا ذکر آپ سے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ (سورت) تہائی قرآن (مجید) کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَۃٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَقَالُوْا اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھواللہ احد جزء ۶ ص ۲۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات کو تہائی قرآن (مجید) پڑھ لیا کرے؟ یہ سوال ان پر گراں گذرا۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا سورۂ اللہ الواحد الصمد تہائی قرآن (مجید) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَءَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَءُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل قل ھو اللہ احد جزء اول ص ۳۲۳)

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات کو تہائی قرآن (مجید) پڑھ لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا تہائی قرآن (مجید) کیسے پڑھے؟ آپ نے فرمایا "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" تہائی قرآن (مجید) کے برابر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَءُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن (مجید)

الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اِنِّيْ اَرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَآءَهُ مِنَ السَّمَآءِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَدْخَلَهٗ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ لَكُمْ سَاَقْرَءُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَآ اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل قل ھو اللہ احد جزء اول ص ۲۷۳)

پڑھوں تو جن کو جمع ہونا تھا جمع ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپؐ نے قل ھو اللہ احد پڑھی اور پھر اندر چلے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لئے آپؐ اندر گئے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے سامنے تہائی قرآن (مجید) پڑھوں گا تو خبردار ہو جاؤ یہ سورت تہائی قرآن (مجید) کے برابر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب ماجآء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہٗ الی توحید اللہ تبارک و تعالیٰ جزء ۹ ص ۱۴۱ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل قل ھو اللہ احد ۱/۳۲۴)

بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ وہ نماز میں اپنی قرأت "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پر ختم کرتا تھا۔ جب لشکر کے لوگ لوٹ کر مدینہ میں آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا اس سورت میں رحمٰن کی صفت ہے لہٰذا مجھ کو اس کا پڑھنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ (رواہ الترمذی

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے ایک شخص کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی میں نے کہا کیا واجب ہو گئی؟ فرمایا جنت۔

وصححہ فی ابواب فضائل القرآن
باب ماجآء فی سورۃ الاخلاص ۲/۳۰۵)

شانِ نزول | حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا مُحَمَّدُ انْسُبْ لَنَا رَبَّکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (رواہ الحاکم فی کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الاخلاص وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ ص ۵۴۲)

مشرکین نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

تفسیر | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ (تعالیٰ) ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ○

(الانعام۔ ۱۹)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی ایک الٰہ ہے اور میں تمہارے شرک سے جو تم کر رہے ہو (بالکل) بیزار ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ○

(الرعد۔ ۱۶)

آپ کہہ دیجئے (کسی نے کچھ نہیں بنایا) تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے، وہ ایک ہے اور (سب پر) غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(الانبیآء۔ ۱۰۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تمہارا الٰہ تو بس ایک الٰہ ہے تو (بتاؤ اب) تم مسلم ہوتے ہو یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ ○

(والصّٰفّٰت۔ ۴ تا ۶)

بے شک تمہارا الٰہ ایک ہے ○ (جو) آسمانوں کا، زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان سب کا رب ہے اور (جو ان) تمام مشرقوں کا بھی رب ہے (جہاں سے سورج اور دوسرے

اجرام فلکی طلوع ہوتے ہیں)۔ بے شک ہم ہی نے
آسمانِ (دنیا) کو ستاروں سے مزین کر رکھا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ ایک ہے، اکیلا ہے، وہی اکیلا کائنات کا خالق ہے، پوری کائنات اسی اکیلے کے ہاتھ میں ہے، وہ ہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے، وہی اکیلا قادرِ مطلق ہے، وہی اکیلا مددگار اور حاجت روا ہے۔ دعائیں وہی سنتا ہے، مرادیں وہی پوری کرتا ہے۔

(اَللّٰهُ الصَّمَدُ) اللہ بے نیاز ہے، بے پرواہ ہے، نہ اسے کسی چیز کی پرواہ ہے اور نہ اسے کسی چیز کی ضرورت۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

(الکہف - ا تا ۵)

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں رکھی۔ وہ ایک سیدھی (اور صاف راہ بتانے والی کتاب) ہے تاکہ اللہ (نافرمانوں) کو اپنے عذاب شدید سے ڈرائے اور ان مؤمنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لئے (بہت) اچھا اجر (وثواب) ہے، وہ اس اجر (وثواب کی نعمتوں) میں ہمیشہ رہیں گے اور (اللہ نے یہ کتاب اس لئے بھی صاف اور واضح بنائی ہے تاکہ) اللہ ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد بنائی ہے۔ اس سلسلہ میں نہ ان کو کوئی علم ہے اور نہ ان کے آباء (واجداد) کو علم تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے وہ جو کچھ کہتے ہیں (سراسر) جھوٹ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے (آپ ان سے کہئے کہ) یہ تو تم بُری بات (زبان پر) لاتے ہو۔ (یہ اتنی بُری بات ہے کہ)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

(مریم - ۸۸ تا ۹۵)

اس (کی وجہ) سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ (محض اس وجہ سے) کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا تجویز کیا حالانکہ رحمٰن کے شایانِ شان نہیں کہ (کسی کو) بیٹا بنائے۔ آسمانوں میں اور زمین میں جتنے لوگ بھی ہیں سب رحمٰن کے سامنے بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔ اللہ نے ان سب کو گھیر رکھا ہے اور ان سب کو گن بھی رکھا ہے، اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے پاس تن تنہا آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝

(الحج - ۳۲)

اور جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر یا تو پرندے اس کو اچک لے جائیں یا ہوا اس کو کسی دور دراز مقام پر لے جا کر ڈال دے۔

(وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

وہ واحد ہے، یکتا و بے ہمتا ہے، نہ اس کا کوئی نظیر ہے نہ عدیل۔ نہ اس کے کوئی مثل ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

عمل

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے ایک مانیئے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجئے، نہ ذات میں، نہ صفات میں اور نہ حقوق میں۔

اے لوگو، نہ اللہ تعالیٰ کو کسی کا بیٹا مانیئے اور نہ کسی کو اس کا بیٹا یا بیٹی مانیئے، اس کو اس کی ذات میں واحد مانیئے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو کامل مانیئے اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ کیجئے۔

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے حقوق میں کسی کو شریک نہ کیجئے، عبادت، صرف اس کا حق ہے۔ اس کے حق کو پہچانیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

ترجمہ (اے رسول) آپ (اس طرح) کہا کیجئے میں مخلوق کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں ① مخلوق کی برائی سے ② چاند کی برائی سے جب اس میں گہن لگ جائے ③ گرہوں میں پھونکنے والی عورتوں کی برائی سے ④ اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے ⑤

معانی ومصادر

(فَلَقٌ) فَلَقَ، یَفْلِقُ، فَلْقٌ (ض) پھاڑنا، صبح ظاہر کرنا (فَلَقٌ = صبح، مخلوق)

(غَاسِقٍ) غَسَقَ، یَغْسِقُ، غَسْقٌ وغَسَقٌ وغَسَقَانٌ (ض) زیادہ تاریک ہونا (غَاسِقٌ = چاند، رات)

(وَقَبَ) وَقَبَ، یَقِبُ، وَقْبٌ ووُقُوْبٌ (ض) غروب ہونا، چاند گرہن ہونا۔

(نَفّٰثٰتٌ) نَفَثَ، یَنْفُثُ، نَفْثٌ ونَفَثَانٌ (ن، ض) تھوکنا، ظاہر کرنا، لکھنا، جادو کرنا، الہام کرنا، ڈالنا۔

(عُقَدٌ) عَقَدَ، یَعْقِدُ، عَقْدٌ (ض) مجاہدہ کرنا، گرہ لگانا، مستحکم کرنا۔

(عُقَدٌ = عُقْدَةٌ کی جمع، گرہیں)۔

(حَسَدٌ) حَسَدَ، یَحْسُدُ، حَسَدٌ وحَسَادَةٌ (ن وض) رشک کرنا، دوسرے کے لئے زوالِ نعمت کی تمنا کرنا۔

شانِ نزول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل قراءۃ المعوذتین جزء اول ص ۳۲۴)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات ایسی آیتیں اتری ہیں کہ ان کے مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ آیتیں "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) (اے رسول) آپ (اس طرح) کہا کیجئے میں مخلوق کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں (مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) مخلوق کی برائی سے (وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ) چاند کی برائی سے جب اس میں گہن لگ جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رواہ الترمذی وصححه فی ابواب تفسیر القرآن باب من سورۃ المعوذتین جزء ۲ ص ۲۷۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا تو فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو اس لئے کہ یہی غاسق ہے جب اس میں گہن لگے۔

(نوٹ۔ چاند کے متعلق جملہ مسائل کے لئے سورۂ یونس کی آیت ۵ اور سورۂ البقرہ کی آیت ۱۸۹ کی تفاسیر

ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ) گرہوں میں پھونکنے والی عورتوں کی برائی سے (یعنی اے رب میں جادوگرنیوں کے جادو سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں)۔

جادو بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے باذن اللہ نفع و نقصان پہنچ سکتا ہے، ذہن متاثر ہو سکتے ہیں، لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے۔

جادو اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے بھی جادو نہیں کرنا چاہئے یعنی جادو زدہ کا علاج جادو سے نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (ابوداؤد کتاب الطب باب فی النشرۃ جزء ۲ صـ۱۸۲ سندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صـ۱۲۸۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطانی کام ہے۔

(نوٹ: جادو کے متعلق سورۂ بقرہ کی آیت صـ۱۰۲ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)۔

آگے فرمایا (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔ (یعنی اے رب میں حسد کرنے والے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

حسد کرنے والا دوسرے کے لئے برائی اور زوالِ نعمت کا خواہاں ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھائے اور کسی قسم کی شرارت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کی شرارت سے میری پناہ طلب کیا کرو۔

حسد بہت بری چیز ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَلَا تَحَاسَدُوْا (صحیح بخاری کتاب الادب باب مَا ینہی من التحاسد والتدابر جزء ۸ صـ۲۳ وصحیح مسلم کتاب البر والصلۃ جزء ۲ صـ۳۲۲)

آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کیا کرو۔

خلاصہ

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل چار چیزوں کی برائی سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

① مخلوق۔
② چاند جب اس میں گہن لگ جائے۔
③ جادوگرنیوں کا جادو۔
④ حاسد کا حسد۔

عمل

اے ایمان والو، مخلوق، چاند گرہن، جادو اور حسد کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہا کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بے حد مہربان، بہت رحم کرنے والے اللہ کے نام کے ساتھ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ
النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

ترجمہ (اے رسول) آپ (اس طرح) کہا کیجئے کہ میں پناہ طلب کرتا ہوں لوگوں کے رب کی ① لوگوں کے بادشاہ کی (اور) ② لوگوں کے الٰہ کی ③ شیطان کے وسوسے کی برائی سے ④ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے ⑤ (جو) جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں

میں سے بھی (۶)

معانی ومصادر

(أَعُوْذُ) عَاذَ، يَعُوْذُ، عَوْذٌ وعِيَاذٌ ومَعَاذٌ ومَعَاذَةٌ (ن) پناہ مانگنا۔

(رَبٌّ) رَبَّ، يَرُبُّ، رَبٌّ (ن) سردار ہونا، زیادہ کرنا، اصلاح کرنا، پرورش کرنا۔
اَلنَّاسُ = الانسان کی جمع، لوگ۔

(شَرٌّ) شَرَّ، يَشُرُّ، شَرٌّ و شَرَارَةٌ وشَرَرٌ (ن وض) برائی صادر ہونا۔
(يُوَسْوِسُ) وَسْوَسَ، يُوَسْوِسُ، وَسْوَسَةٌ (باب فعللة) وسوسہ ڈالنا (وَسْوَاسٌ = اس مصدر سے اسم ہے، وسوسہ)۔
(خَنَّاسٌ) خَنَسَ، يَخْنِسُ، خَنْسٌ وخُنُوْسٌ (ن وض) پیچھے ہٹ جانا، علیٰحدہ ہوجانا، قبض کرنا، پیچھے کردینا
(خَنَّاسٌ = شیطان)۔

نزول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل قراءۃ المعوذتین جزء اول ص۳۲۲)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات کو ایسی آیتیں اتری ہیں کہ ان کے مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) (اے رسول اس طرح) کہا کیجئے: میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی (مَلِكِ النَّاسِ) لوگوں کے بادشاہ کی (اِلٰهِ النَّاسِ) (اور) لوگوں کے الٰہ کی (مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ) شیطان کے وسوسہ کی برائی سے (اَلَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ) جو لوگوں کے سینوں میں یعنی دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ) (جو) جنات میں سے بھی (ہوتا ہے) اور انسانوں میں سے بھی۔

اس سورت کی آخری آیت سے معلوم ہوا کہ شیطان جنات میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا، وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ (الانعام۔۱۱۲)

اور (اے رسول، جس طرح یہ کفار مکہ آپ سے دشمنی کر رہے ہیں) اس طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا تھا، یہ شیاطین دھوکہ دینے

(الانعام - ۱۱۳)

کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے دلوں میں خوشنما باتیں القا کیا کرتے تھے اور اے رسول اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے لیکن اللہ کے تمام کام فطری قوانین کے مطابق ہوتے ہیں، کسی پر زبردستی نہیں ہوتی) لہٰذا (اے رسول) آپ ان (کفار) کو اور جو کچھ افترا پردازیاں یہ کر رہے ہیں ان کو چھوڑ دیجئے (ان کی پرواہ نہ کیجئے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۔ (الاعراف - ۲۷)

وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں اس جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

حضرت علی بن حسینؓ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ) فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

حضرت صفیہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مسجد میں آئیں۔ آپ رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف میں تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لئے اٹھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے جہاں ام المؤمنین ام سلمہؓ کا دروازہ تھا تو وہاں دو انصاری مرد ملے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کر کے آگے نکل گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حی (میری بیوی) ہیں۔ وہ کہنے لگے سبحان اللہ! آپ کا یہ فرمانا ان پر شاق گذرا۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں گردش کرتا ہے میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں کچھ وسوسہ نہ ڈالے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ما جاء فی بیوت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۴ ص۱ وکتاب الاعتکاف باب زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہ جزء ۳ ص۶۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِيَ ثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس جزء ۴ ص۱۵)

جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر ریاح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بات یاد کر۔ فلاں بات یاد کر (اس طرح) وہ آدمی دوسری باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے اور) بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار تو (اے لوگو) جب یاد نہ رہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں: تین یا چار تو سہو کے دو سجدے کر لیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ (صحیح مسلم کتاب صفۃ القیمۃ باب تحریش الشیطان ۲/۵۲۶)

ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر (لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے) اپنے دستے روانہ کرتا ہے پھر مرتبہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ اپنے قریب اس کو کرتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے میں نے یہ کیا، وہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ان میں سے کوئی آتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس کو نہیں چھوڑا (بہکاتا ہی رہا) یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی تو ابلیس اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو نے (واقعی بڑا کارنامہ انجام دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ (صحیح مسلم کتاب صفة القیمة باب تحریش الشیطان جزء ۲ صـ۵۲۷)

تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ اس کے ساتھ جنات میں سے اس کا ساتھی مقرر نہ کیا گیا ہو۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، آپ کے ساتھ بھی (جن مقرر کیا گیا ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ بھی (مقرر کیا گیا ہے) مگر (میری یہ خصوصیت ہے) کہ اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی تو وہ مسلم ہو گیا ہے لہذا وہ مجھے سوائے خیر کے اور کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔

وہ شیطان جو انسانوں میں سے ہوتا ہے وہ اس شیطان کا دوست ہوتا ہے جو جنوں میں سے ہوتا ہے۔ شیطان جن اپنے دوست انسان کے دل میں اشکال پیدا کرتا ہے اور پھر وہ انسان مسلمین کو بہکانے کے لئے آتا ہے اور طرح طرح کے شیطانی اشکال پیش کر کے مسلمین کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○ (الانعام۔ ۱۲۲)

شیاطین تو اپنے دوستوں کے دلوں میں القاء کرتے ہی رہتے ہیں کہ وہ تم سے کج بحثی کریں (لیکن تم ان کا کہنا نہ ماننا) اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو پھر تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

شیطان کے دوست بے ایمان لوگ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف۔ ۲۷)

ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کی خصوصیات

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں:۔

اِتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةَ هُوْدٍ وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا جا رہا تھا۔ آپ اس وقت (کسی سواری پر) سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا دیجئے

عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (نسائی کتاب الصلوٰۃ باب الفضل فی قراءۃ المعوذتین جزء اول ص۱۱۱ ۔ سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں پڑھو گے جو اللہ کے نزدیک قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے زیادہ (اللہ کے قریب) پہنچانے والی ہو۔

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں :۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا (ترمذی ابواب الطب باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین جزء ۲ ص۶۴) سندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۲ ص۱۲۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے (بعض کلمات کے ذریعہ اللہ کی) پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔ پھر جب یہ نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور ان کے علاوہ (دوسرے کلمات) کو چھوڑ دیا۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کی خصوصیات

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب المعوذات جزء ۶ ص۲۳۳)

جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے نفس پر مُعَوِّذَات (یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھ کر دم کر لیا کرتے تھے پھر جب درد و کرب کی شدت ہوتی تو میں آپ (کے ہاتھ) پر پڑھ کر دم کرتی اور آپ کے ہاتھ کی برکت کی امید رکھتے ہوئے آپ ہی کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے

اَوَى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب المعوذات ۶/۲۳۳)

بستر پر آتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرتے پھر ان میں پھونکتے یعنی ان میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر (پھونکتے) پھر ان ہتھیلیوں سے اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے۔ مسح کرنے کی ابتداء سر سے کرتے اور (پھر) اپنے چہرہ پر اور جسم کے سامنے کے حصے پر مسح کرتے۔ اس طرح تین دفعہ کرتے۔

وسوسہ کے متعلق جملہ احکام

① اگر دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آئے تو اس کو زبان سے نہ نکالے اور نہ اس پر عمل کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ۔ (صحیح بخاری کتاب العتق باب الخطاء والنسیان فی العتاقۃ جزء ۳ ص ۱۹ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس جزء اول ص ۷۵)

بے شک اللہ نے میری خاطر میری امت کے سینوں میں پیدا ہونے والے وسوسے معاف کر دئے ہیں جب تک عمل نہ کریں یا منہ سے نکالیں۔

② اگر دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا تو اس خیال کو دفع کرے، اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے یعنی "اعوذ باللہ" پڑھے پھر یہ پڑھے "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ" (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس جزء ۴ ص ۱۲۹ وصحیح مسلم کتاب

شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے یہ کس نے پیدا کیا، وہ کس نے پیدا کیا! یہاں تک کہ وہ کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا! جب شیطان کسی شخص کے دل میں ایسا وسوسہ ڈالے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ" پڑھے

باب بیان الوسوسة فی الایمان جزء اول
ص ۶۷)

"اور شیطانی خیال سے باز رہے (یعنی اس وسوسہ کو دل سے نکال دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الوسوسة فی الایمان جزء اول ص ۶۷)

لوگ ہمیشہ پوچھتے رہیں گے (فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا، فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا) یہاں تک کہ کہا جائے گا اللہ نے تو سب کو پیدا کیا، اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ پھر جو کوئی اس قسم کا وسوسہ دل میں پائے تو کہے " اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

(۳) اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور اس کا خیال دل میں آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے۔ اس طرح شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَاَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِهٖ (صحیح مسلم کتاب النکاح باب ندب من رای امراۃ فوقعت فی نفسه جزء اول ص ۵۸۵)

جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے اور اس کا خیال دل میں جاگزین ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے، اس سے جماع کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال ختم ہو جائے گا۔

تَمَّ تفسیر القرآن العزیز، فللہ الحمد
۱۹/ شوال ۱۴۱۳ھ